لا اله الا الله محمد رسول الله

طالبین راہ حق کو مژدہ ہو کہ آئینہ جمال احمدیہ و مصدق رسالت محمدیہ

بشارات محمدی

یعنی

آئینہ فی اثبات الرسالۃ الاحمدیہ

معروف بہ

بشارت نامہ

حسب فرمائش جناب مصنف مولانا مولوی رحم الٰہی صاحب منگلوری عم فیضہ

مطبع انوار محمدی لکھنؤ میں طبع ہوا

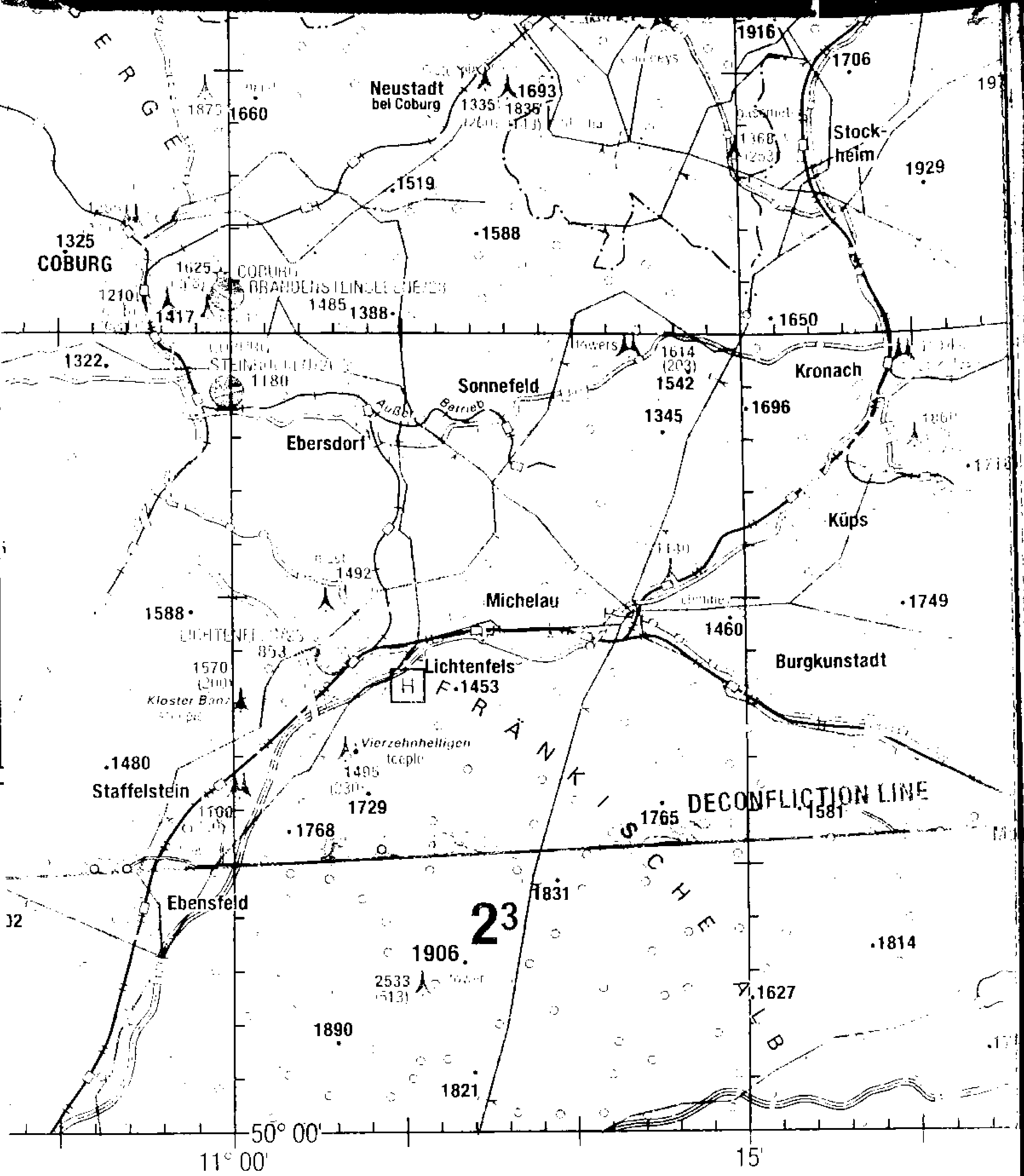

IC (AIR)

Marfat.com

29°00′
1657ft
OSTAN E BALUCHESTAN VA SISTAN
OSTAN E KERMAN
27
29
2192ft
30′

Marfat.com

29°00'
2641ft
2405ft
2129ft
DISSECTED TERRAIN
31
34
2093ft
Dissected terrain
2628ft
2326ft
33km
29
2622ft
36
3192ft

Marfat.com

س
۹۶

Marfat.com

58593

دعوت عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد تمام اہل کتاب کی خدمت میں التماس ہے کہ دنیا چند روزہ ہے آخر کار لقای اللہ جلشانہ ہر شخص کو ضرور ہے پس اس دنیا ئے فانی کو مطلوب اصلی اپنا تصور کرکے عقبیٰ کو ہاتھ سے نہ دیں اور تقلید ناجائز اور ناروا سے اپنے آپ کو آزاد کرکے راہ حق ڈھونڈھیں جو بعد بعثت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب باری میں مقبول ہے ضرور ہے مصداق من جد وجد کی اس راہ کو پائیں اور حق تک پہنچ جائیں اور وہ راہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور رسالت شاہ دو عالم کی آپ کے معجزات سے اخلاق سے احکام سے اقوال سے افعال سے ہر طرح سے ایسی روشن اور ثابت ہے جیسی کہ ٹھیک دوپہر میں آفتاب اور جو شخص کبھی ایک طرف بھی امور مذکورہ سے توجہ کرے تو یقیناً معلوم کرلے کہ یہہ بات بغیر وحی اور تائید الٰہی اور مقبولیت کے ممکن نہیں ہے لیکن ایک طریقہ خاص بشارات رسل و انبیاء سابقین علیہم السلام سے بھی آپکی رسالت کا اثبات کرنی جسکو آپ خوب سمجھ سکتے ہیں اور قرآن مجید اور احادیث شریف میں بھی اس طریقہ اثبات رسالت کا جا بجا ذکر ہے آپ کے سامنے بطور مشتی (نمونہ از خروارے) بذریعہ اس رسالہ حجت اللہ کے پیش کیا جاتا ہے۔

امید ہے کہ آپ صاحب بحق کتب الٰہی و انبیاء علیہم السلام کے تعصب سے علیحدہ ہوکر اس رسالہ کو دیکھیں اور سچے موسوی اور مسیحی بنجائیں اور بہ رنگ صبغۃ اللہ کے رنگین ہوں اور تمام پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاہ دو عالم سے زندگی ابدی حاصل کریں وما علینا الا البلاغ ربا جمی ما نصیحت بجای خود کردیم روزگاری درین بسر بردیم ۔ گر نیاید بگوش رغبت کس ۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس

Marfat.com

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله العلی العظیم الاعظم الذی لم یتخذ صاحبة ولا ولدا ولا شریک فی ملکه ولم یکن له کفوا
احدا واصلی واسلم علی رسوله وحبیبه الذی بشر به فی التورٰیة والانجیل وعرفه اهل العلم
بمعرفة الابناء بلا ریب وتاویل اعنی شفیعنا ونبینا سیدنا عبد الله احمد ن المجتبی محمد ن المصطفی
صلی الله علیه وسلم الی یوم الدین وعلی آله واصحابه الذین اختارهم الله لصحبة نبیه الجلیل
ولعنة بهم الیتامی کتب اصفیاء الله الجلیل اما بعد حمد وصلوٰة کے واضح ہو کہ اس
خاکسار غفر له بمقتضاه ناصر الدین محمد رحم الٰہی ابن سید نثار علی ابن سید بہادر علی
ابن سید غالب علی ابن سید عباس خان رضی الله عنهم جمیعا ساکن قصبه منگلور
ضلع سہارنپور نے ایک وقت میں اپنی استاد سلمه الله سے سنا تھا کہ عالم رویا میں
سیدنا محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم نے مجھسے فرمایا ہے کہ تیری بشارت کہ علم
کہلاتے ہو میں آیت میں ہے مگر یہ خاکسار نہ مانتی نہیں پس ایک روز میں نے اس خواب
کا تذکرہ حامی دین نبوی اخوی سید حافظ قاضی محمد عنایت علی صاحب سے کیا
آپ نے فرمایا ضرور آپکی ارشاد کا مصداق میں ہی ہونگا اور سمیٰ بالاسم کرنا چاہتا ہوں

Marfat.com

موافق ارشاد جناب موصوف کی اس قصد سی مینی مطالعہ بیبل کا شروع کیا اور
و احسانہ الاتم لبشارت ممدوحہ کامعہ اور بشارات ہوی محمدی صلی اللہ علیہ و
کی نشان پاکر یہ رسالہ مسمی بہ براہین رحیمیہ فی اثبات الرسالۃ المحمدیہ الملقب بحجۃ اللہ
معروف بہ بشارات محمدی تالیف کیا اور مضمون آیت کریمہ الذین اتیناہم الکتاب یعرفونہ
ابناءہم کو محض اوسکی فضل او ر تائید سی ثابت کرکے دکھلا دیا مقدمہ ۰۰۰۰ میں
مین فصل ہین فصل اول اس بیان مین کہ واسطی ثبوت نبوت جناب
رسول اللہ کی سرپہلی بشارت کی ضرورت نہین ہی اسلئی معجزات اور اخلاق جو خارج
قوت عامہ بشری سی اونکی ذات بابرکات مین پای جاتی ہین وہی ثبوت نبوت اور رسالت
کی لئی کافی اور وافی ہین اور اگر بالفرض ضرورہی تو فرمائی کہ حضرت نوح اور حضرت
ابراہیم علیہما السلام کی بشارت کونسی ہی حالانکہ باتفاق نبی ہین اور موسی
علیہ السلام کی بھی بشارت نہین ملتی توریت سی پہلی کوئی کتاب ہی میل مین نہین
پہر بشارت کہان ہوتی اور نیز درصورت ضرورت مخذور دور یا تسلسل لازم آئیگا
اور چونکہ مخذور دور اوس عبارت مین جو پیدایش کی پندرہوین اور پچاسوین باب
مین ہی اور اوسکو شاید کوی بشارت موسوی کہی لازم آتا ہی پس وہ اس مخذور کی
وجہ سی بشارت موسوی نہین ہوسکتی اور وہ عبارت یہ ہی باب ۱۵ اورس ۱۲
جب آفتاب غروب ہونی لگی تو ابرام پر بڑی نیند غالب آئی اور دیکھہ ایک ہولناک
تاریکی اوس پر آئی ۱۳ اور اوس نی ابرام سی کہا کہ یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک
مین جو انکا نہین پردیسی ہونگی اور وہان کی لوگون کی غلام بنین گی اور وی چار سو
برس تک اونہین دکھہ دینگی ۱۴ لیکن مین اوس قوم کی بھی جس کی وی غلام
ہونگی عدالت کرونگا اور وی بعد اوسکی بڑی دولت لیکی نکلین گے ایضا باب ۵۰ ورس
۲۴ اور یوسف نی اپنی بہائیون سی کہا مین مرتا ہون اور خدا انکو یقیناً یاد کریگا اور

اوس سرزمین مین سی جسکی بابت اوسنی ابراہام اور اضحاق اور یعقوب سی قسم
کھائی پیدایش ۵۰ باب ۲۵ اور یوسف نی بنی اسرائیل سی قسم لیکی کہا خدا یقیناً تمہین یاد
کریگا اور تم میری ہڈیان یہانسی لیجائیو اور علاوہ اسکی اس عبارت مین شفاعت کا
ذکر بھی نہین لیکن اگر تخصیص نجات کی وجہ سی بشارت کہیے تو یہ اور بہت نبیون کی
اور نیز اسمین پیشین گوئی کی وقت پایا گیا سو برس تک مصر مین رہنی کی اور کتاب
خروج مین ہی کہ وہ مصر مین چار سو تیس برس تک رہی کتاب خروج باب ۱۲ اور س ۴۰
اور بنی اسرائیل جو مصر کی باشندی تھی اون کی بود و باش چار سو تیس برس تک
تھی ۴۱ اور چار سو تیس برس کی آخر مین یہہ ہوا کہ ٹھیک اوسی دن خداوند کی ساری
فوجین زمین مصر سی نکل گئین پس یہہ پیشین گوئی بھی صحیح نہوئی اور بعض مورخین
اور مفسرین بیان کرتی ہین کہ مدت اقامت بنی اسرائیل کی مصر مین اڑہائی سو برس
تہی واللہ اعلم اور اگر یہہ کہو کہ نبی کی لئی بشارت کا ہونا ضروری نہین مگر شفیع کی
لئی ضروری ہی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نزدیک شفیع ہین
تو جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ حال سی خالی نہین ہی کہ ضرورت بشارت یا نبی ہونی
کی یا اس شفاعت کی لئی ہی اور یا واسطی عقیدہ شفاعت اوس شفیع کی شق
اول ظاہر البطلان ہی اسواسطی کہ شفیع ہونا کسی کا اوسکی کمال ذاتی پر موقوف ہوگا
نہ بشارت کی مقدم پر اسکو اس سی کیا علاقہ اور شق ثانی بھی ضرورت
نہین ہی کیونکہ صورت مین قول اوسی شفیع نبی کا عقیدہ اوس شفیع کی
لئی کافی اور وافی ہوگا ہان اگر دعوی شفاعت کا کسی ایسی ذات پاک کی طرف
کیا جاوی جو قول و فعل اوسکی دعوی عملی قوی کی بموجب فرمان ان ہو الا وحی یوحی
البتہ ان ضرورت دوسری نبی کی قول سی اوس دعوی کا ثابت کرنا [illegible]
[illegible] بشارت [illegible] مسئلہ ہمارے مذہب کی موافق ہی

Marfat.com

اپنی ماباپ کی شفاعت کرائین گی لیکن یہہ عقیدہ اونکی قول سی نہین ہی بلکہ یہہ
سید المرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری فصل اس
مین کہ مسیح علیہ السلام خاتم النبین نہین ہین بلکہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ ع
وسلم خاتم النبین ہین اور اس دعوی کی چند شاہد ہین شاہد اول آپ کی نزدیک خو
مسیح علیہ السلام کا رتبہ موسی علیہ السلام سی بڑہ کر ہی اور وہ رسول ہین اور عہد
جدید مین بعد مسیح علیہ السلام کی انبیاء برحق کا ذکر ہی اگر نبوت ختم ہو چکی تہی تو وہ
اور یہہ نبی کیسی ہوی اور وہ ورس جن مین اون انبیا کا ذکر ہی یہہ مین کتاب اعمال
باب ۱۱ ورس ۲۷ اون دنون کئی ایک نبی یروسلم سی انطاکیہ مین آئی اور اونمین سی
ایک نی روح کی ہدایت سی ظاہر کیا کہ تمام مملکت مین کال پڑیگا جو قلودیوس قیصر کی وقت
مین واقع ہوا شاہد دوم انجیل یوحنا کی پہلی باب مین ہی ورس ۱۹ اور یوحنا یعنی
حضرت یحیی کی گواہی یہہ تہی کہ جب یہودیون نی یروسلم سی کاہنون اور لاویون کو بہیجا
کہ اوس سی پوچہین کہ تو کون ہی اور اوسنی اقرار کیا اور انکار نکیا بلکہ اقرار کیا کہ مین
مسیح نہین ہون تب اونہون نی اوس سی پوچہا کیا تو الیاس ہی اوسنی کہا کہ مین نہین
ہون پس آیا تو وہ نبی ہی اوسنی جواب دیا نہین ۲۲ تب اونہون نی اوس سی کہا کہ تو
کون ہی تاکہ ہم اون کو جنہون نی ہمین بہیجا ہی کوئی جواب دین تو اپنی حق مین کیا
کہتا ہی ۲۳ اوس نی کہا مین جیسا یسعیاہ نبی نی کہا بیابان مین ایک پکارنی والی
کی آواز ہون کہ تم خداوند کی راہ کو درست کرو ۲۴ اور یہہ فریسیون کی طرف سی
بہیجی گئی تہی اور اونہون نی اوس سی سوال کیا اور کہا کہ اگر تو نہ مسیح ہی نہ الیاس
نہ وہ نبی پس کیون بپتسمہ دیتا ہی ۲۶ یوحنا نی جواب مین کہا مین پانی سی بپتسمہ دیتا
ہون پر تمہاری درمیان ایک کہڑا ہی جسی تم نہین جانتی ۲۷ یہہ وہ ہی جو میری پیچہی آنی
والا تہا اور مجہسی مقدم تہا جسکی جوتی کا تسمہ مین کہولنی کی لایق نہین ہون اور

Marfat.com

مسافرین [illegible] اور لوگوں میں [illegible]
تکرار تھی [illegible] ایک شخص اٹھا [illegible] تھی کہ میں [illegible] بلکہ [illegible]
انکار کرتا ہی [illegible] ورس [illegible] میں سی [illegible] کہا فی الحقیقت
[illegible] ۱۲ اور [illegible] مسیح [illegible] کہا کہ مسیح [illegible]
[illegible] بات نہیں کہ مسیح [illegible]
[illegible] اس شاہد [illegible] کہ اگر مسیح علیہ السلام [illegible]
[illegible] سوال [illegible] کیا گیا اور جواب [illegible]
[illegible] رسول مصطفی کی باقی تھی کہ وہ [illegible]
مشہور تھی کہ [illegible] ایام کی [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] واسطے [illegible] اور [illegible]
[illegible] ختم ہو جاتی البتہ [illegible] ختم نبوت [illegible]
ہو گیا [illegible] مقدمہ ترجمہ [illegible] ۱۸۴۴ [illegible] دونوں
[illegible] باب [illegible] کی بشارت مثل [illegible] طرف اشارہ کیا
ہی [illegible] کوشش [illegible] امریکہ کی پادری [illegible]
اونکی [illegible] سے معلوم ہوا کہ وہ بشارت ان کی نزدیک بھی عیسی علیہ السلام کی
نہیں [illegible] ہی شاہد سیوم صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام [illegible]
باب کی ۲۲ ورس [illegible] اور [illegible] یروشلم کو ایک بشارت [illegible] ورس
ورس میں بشارت عیسوی [illegible] اور یہہ ورس ثابت کرتا ہی کہ حضرت مسیح [illegible]
کا وصف مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ہی اور یہہ وصف [illegible]
پس یہ دونوں [illegible] آپ کی ذات پاک میں جمع ہوئی سوال [illegible]
باب [illegible] جھوٹے نبیوں سی خبردار رہو [illegible] تمہاری [illegible]

Marfat.com

وہی روز دو شنبہ تو ان پر یہ پیشین گوئی ہی اور اس وقت ایسا ہو کہ خداوند کا کلام اوس نبی پر جو اوسکو پھیر لایا تھا نازل ہوا ۲۱
اور اوس نبی نے اوس مرد کو جو یہودا سے آیا تھا پکار کے کہا خداوند یون فرماتا ہی اسلئے کہ تو نے خداوند کے کلام سے
نافرمانی کی اور اوس حکم کو جو خداوند تیرے خدا نے تجھے دیا تھا عمل نہ کیا ۲۲ بلکہ تو پھر آیا اور تو نے اوس جگہ جہان خداوند نے
تجھے فرمایا تھا کہ [illegible] روٹی کھائی اور پانی پیا سو تیری لاش تیرے باپ دادون کی قبر میں نہ پہنچیگی
۲۳ اور ایسا ہوا کہ جب وہ روٹی کھا چکا اور پانی پی چکا تو اوس نے اپنی گدھے پر اوس نبی کے لیے جسے وہ پھیر لایا تھا زین باندھا
[illegible] اور ایک شیر [illegible] اور اوسے مار ڈالا اور یہ بات [illegible] معلوم ہو جا کہ جو نبی خداوند کریم پر جھوٹ بولکر
[illegible] تو اوسکا انجام [illegible] نہیں کہ [illegible] وحی آئی ہو [illegible] کلمہ تخرج من افواههم ان یقولون الا
کذبا [illegible] سلاطین کی پہلی کتاب میں قصہ جھوٹ بولنے والا سو نبیونکا مذکور ہے اور اوسکا نتیجہ [illegible] کہ جہان جھوٹے
[illegible] اور اس [illegible] ایسا لفظ [illegible] نسبت [illegible] کو نہیں کہ جس سے [illegible] انبیا آتے تو [illegible]
[illegible] کہ [illegible] یہ [illegible] ہمارے دین [illegible] گستاخی کر کر
[illegible] نہیں دیا اور معبودونکا نام [illegible] تو وہ نبی قتل کیا جا اور [illegible] انبیا آتے تو نہیں [illegible]
[illegible] سلاطین کی کتاب [illegible] کہ اون جھوٹے نبی [illegible] بولا اور قتل نہو بلکہ [illegible] وحی کی تو [illegible]
[illegible] ہوگا اور جب [illegible] حال ہو تو یہ بھی جانچ رسو نبی اگر جھوٹے نبی ہوتے تو قتل ہوتے لیکن مقتول نہیں ہیں معلوم ہوا
[illegible] اور [illegible] جگہ یعنی [illegible] ایک [illegible] کا ہی ذکر ہے اور [illegible]
[illegible] جو بولا گو وہ صحیح صحیح بیان کیا حاصل یہ کہ انکی بائبل کی موافق بھی خدا پر جھوٹ بولا کرتے تھے
[illegible] حاجت تحریر ما بعد نہی چوتھی برہان موافق اقرار مسیحیان [illegible] ایلہامی [illegible] مقدم
[illegible] الہامی تھین [illegible] نکال ڈالا [illegible] مشہور کر دین [illegible] بعد اس اقرار کی اور اقرار کرانی کی
[illegible] پانچوین برہان فقط عہد جدید مین علما مسیحی [illegible] چالیس ہزار یا تیس ہزار
[illegible] عبارت [illegible] اقرار کرتی ہین [illegible] نہین سکتی کہ اصلی عبارت کونسی ہی اور اسیکا نام ہم لوگ تحریف
[illegible] مسلمات [illegible] یسعیاہ علیہ السلام کی کتاب مین باب ۲۴ ورس ۵ [illegible]
[illegible] عہد کو [illegible] کیا [illegible] عہد ابدی کو توڑا [illegible] نکال ڈالا اور [illegible]
[illegible] رہ گئی [illegible] خطا [illegible] کی خرابی کا ذکر [illegible] اظلم [illegible]

پہلی ان پانچ کتابوں کا جو عہد عتیق میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف نسبت کرتی ہیں
اور شلہ ایک غلطی کہ کتاب کی مصنف بھی موسیٰ علیہ السلام کو ہی بتلاتے ہیں اور اب
دعوی اس امر کی ہیں کہ تمام جملے میں ایک حرف کم زیادہ کسی نے نہیں کیا جیسی مصنف نے لکھا تہا
ویسا ہی ہے اور حالانکہ اون ہی کتابوں کی پانچویں کتاب میں یعنی استثنا کے باب ۳۴ میں یہہ عبارت
ہی ورس ۵ سو خداوند کا بندہ موسیٰ خداوند کے حکم کے موافق مواب کی سرزمین میں مرگیا ٦
اور اوسنے اوسی مواب کی ایک وادی میں بیت فغور کے مقابل گاڑا پر آج تک کوئی اوسکی
قبر کو نہیں جانتا ہے اور موسیٰ اپنے مرنیکے وقت ایکسو بیس ۱۲۰ برس کا تہا کہ نہ اوسکی آنکھیں دہندلائیں
اور نہ اوسکی تازگی جاتی رہی ۸ سو بنی اسرائیل موسیٰ کے لئے مواب کے میدانوں میں تیس دن
تک رو دیا کئے اور اون کے رونے پیٹنے کے دن موسیٰ کے لئے آخر ہوئے ورس ۱۰ اب تک
بنی اسرائیل میں موسیٰ کے مانند کوئی نبی نہیں اوٹہا جس سے خداوند روبرو آشنائی کرتا
اور یہہ عبارت یقیناً ملحق ہے محرف کوئی کیوں نہو اور عہد قدیم میں بڑے سرکار اجن
پیدار احکام بھی پانچ کتابیں ہیں حالانکہ یہہ بھی محرف نکلیں اور بعد اونکے یشوع علیہ السلام
کی کتاب ہے اور اونکی کتاب کے بھی چوبیسویں باب میں اونکے انتقال کا حال لکہا ہے
باب ۲۴ ورس ۲۹ اور ایسا ہوا کہ بعد آن باتوں کے نون کا بیٹا یشوع خداوند کا بندہ جو
ایکسو دس ۱۱۰ برس کا تہا رحلت کر گیا اور اونہوں نے اوسی کی میراث کے سوانے میں تمنت سرہ
میں جو کوہ افرائیم کی اوتر طرف ہے اوسے دفن کیا الی آخر الباب اور بعد یشوع کے کتاب ججز
قاضیوں کی کتاب ہے اور ابتدا اوس میں مابعد یشوع کا حال مذکور ہے اور بعد اوسکے روت
کا قصہ ہے اور ان دونوں کتابوں کو حضرت سموئیل علیہ السلام کی طرف بے دلیل نسبت
کرلیا ہے اور حقیقت اسی قصہ روت کا انجیل میں داخل کرنا بہت بڑی دلیل تحریف
کی ہے اور بعد اوسکے حضرت سموئیل علیہ السلام کی دو کتابیں ہیں اور پہلی کتاب کی پچیسویں
باب کا شروع یہہ ہے اور سموئیل مر گیا اور ساری اسرائیل جمع ہوکے اوسپر روئے

Marfat.com

اور رامہ مین اوسکی گہر کرے اوسے گاڑا تو انکا بہی حال مثل اون کتابون کے جو یشوع
علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہین ہوا اور بعد اونکے سلاطین کی دو کتابین ملاکر لکہی
ہین اونہین سلاطین بنی اسرائیل کا غالباً احوال مذکور ہے اور اونہین سے بہت سے
ہے اور اونہین کتابون مین حضرت داود علیہ السلام کی طرف نسبت زنا بحلیلہ جابرہ مذکور
اونہین مین ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیبیون کی خاطر بتخانے بنوائے
اور اونہین مین وہ قصہ جو اوپر مذکور ہوا یعنی جہوٹہ بولنا بوڑہی نبی کا مذکور ہے پس جب
یہہ قصے غلط ہین تو مدعا عدم اعتماد اور بیبل و وقوع تحریف ثابت ہے اور یا صحیح ہین تو تمام
انبیاء بنی اسرائیل کے قول و فعل کا اعتبار جاتا ہے مگر بموجب مثل مشہور اذا ابتلی ببلیتین فاختر
اہونہما آپ شق اول کو اختیار فرماوینگے خیر ہمارا مطلب تب بہی ہاتھ سے نہین جاتا
ان کتابون کے بعد عزرا علیہ السلام کی کتاب ہے اور اوسمین فقط بنی اسرائیل کے بابل
سے آنیکا بیان ہے اور اس اسیری مین وہ فقرہ یسعیاہ علیہ السلام کی کتاب کا نقل
ہو چکا تو یہہ کتاب بہی اوسی تحریف کی مثبت ہے اوسکے بعد نحمیاہ کی کتاب ہے اور اوسمین
بہی باقی اوسیکا بیان ہے اور اوسی تحریف کا مثبت ہے اور بعد ازان ایک قصہ صحیح نکلنی
یہود کا قتل ایک بادشاہ سے مذکور ہے اور اوسکے بعد ایوب علیہ السلام کی کتاب ہے
جسکو موسی علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہین اور یہہ تحقیق نہین ہوا کہ ایوب اسم
فرضی ہے یا کوئی شخص بہی تہا اور بعد اوسکے زبور داود علیہ السلام ہے ہم زبور کو فقط
داود علیہ السلام کی ہی جانتے تہے یہ اور دونکو بہی اوسمین شریک تبلاتے ہین داود کو
زانی و فاسق و فاجر تبلاتے ہین مصرع جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی بعد اوسکے
امثال اور واعظ کی کتاب اور غزل الغزلات یہہ تین کتابین ہین اور انکا مصنف
سلیمان علیہ السلام کو بتلاتے ہین اور معاذ اللہ تہا اور فاسق اور اوسکا اپنی خدا
کی طرف دل کامل نہ تہا انکی نسبت تحریر فرماتے ہین بعد ازان یسعیاہ علیہ السلام کی

Marfat.com

کتاب ہی اور اوس سے دہ ورس مثبت تحریف جیسٹی برہان مین نقل ہوچکا اور
بعد ازان یرمیاہ علیہ السلام کی کتاب اور نوحہ ہی اور بعد ازان حزقیل علیہ السلام
اور دانیل علیہ السلام کی دو کتابین ہین اور ان سب کتابون مین اکثر ذکر خرابی
بنوکد نصر کا ہی اور وہ خود سزای تحریف ہی تہی چنانچہ چیسٹی برہان سے ثبوت اس امر
کا ظاہر ہے انکے بعد اور انبیاء کی چہوٹے چہوٹے صحیفے ہین اور سا تہہ عدم عصمت
تبلیغی کی تمام انبیاء علیہم السلام متہم ہین اب تمام عہد عتیق تو غیر معتمد ظاہر ہوا عہد جدید
کا حال سنیے انجیل متی باب ۱۷ مین حواریون کی نسبت حضرت مسیح علیہ السلام کا ارشاد
یہہ مذکور ہے ورس ۱۹ تب شاگردونے الگ یسوع پاس آکے کہا ہم کیون اوسکو نہ
نکال سکے ۲۰ یسوع نے اونہین کہا اپنی بے ایمانی کی سبب کیونکہ مین تمہین سچ سچ
کہتا ہون کہ اگر تمہین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اوس پہاڑ سے کہتے
یہان سے وہان چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہاری ناممکن نہوتی اور جسوقت
حواریون کا یہہ حال تہا تو تابعیون کا کیا کچہہ نہوگا اور ایسے شخصون کی تحریر کا کیا اعتماد
اور پہر پولس لاعن مسیح ہی اور یہودا اسکریوطی چند درہم لیکر اپنے استاد کو سولی دلانے
والا ہے اور پطرس بہی لاعن مسیح ہی حاصل کلام یہہ ہے کہ اس تقریر سے بہی بیبل غیر
معتمد ہوگیا وہو المطلوب سوال جسوقت بیبل ہی معتمد نہین پہر بشارت کا کیا اعتبار
جواب اس بیبل مین تین قسم کے مضمون ہین ایک وہ کہ جو قطعاً محال ہین مثل خدائی
ونسبت حضرت مسیح علیہ السلام وجواز کذب فی التبلیغ ونسبت تعمیر بتخانہ ہا بسلیمان
علیہ السلام وہ یقیناً دروغ اور یکتبون الکتب بایدیہم مین سے ہین اور تردید
انکی اللہ عز وجل نے کلام اللہ شریف مین فرمائی مثلاً تکذیب قصہ صلیب مسیح علیہ السلام
مین فرمایا وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم وکذا دوسرے وہ ہین کہ جنکی تصدیق
شریعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوگئی مثل تصدیق رسالت سیدنا موسیٰ وعیسیٰ و

Marfat.com

نبوۃ تا انبیاء آخر علیہم السلام بایں تشبیہ [illegible]

سوا نقل بشارت احمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہو جیسا کہ کلام الٰہی [illegible]

الفاظ منزل سے ہوں اور کہیں تحریف بھی ہو گئی ہو اور کوئی کتاب الٰہی [illegible]

نقل ہوئی اسمیں داخل ہی ہوئی ہوں گر وہ کلام نبوت ہو اور وہ معتمد سے [illegible]

تیسری قسم وہ امور ہیں کہ جن پر وہ تعریف صادق آتی ہے نہ یہ یعنی نہ ثبیان کو کسی

امر کی ہو تا کہ اسکا صدق و کذب اب معلوم ہو اور نہ ایسے امور ہیں کہ جنکی تصدیق یا تکذیب

اس شریعت میں ہوئی ہو وہ مسکوت عنہ ہیں ایسے امور کی نسبت کلام اللہ شریف

میں یہ ارشاد ہے (سورۂ بقر) قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل

الی ابراھیم واسمعیل واسحاق ویعقوب والاسباط وما اوتی

موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون

اور بخاری شریف کی کتاب التفسیر کے باب قول اللہ تعالیٰ قولوا آمنا باللہ

وما انزل الینا میں نسبت ایسے امور کے یہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

مروی ہے عن ابی ہریرۃ قال کان اہل الکتب یقرءون التوریۃ بالعبرانیۃ ویفسرونہا

بالعربیۃ لاہل الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصدقوا

اہل الکتب ولا تکذبوھم وقولوا آمنا باللہ وما انزل الآیۃ

اور تخصیص ارشاد سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے مضامین کتب [illegible]

کی نسبت تکذیب وحی الٰہی کی امور قسم اول کو اور تصدیق قسم ثانی [illegible]

باب اول اس بیان میں کہ سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

کی رسالت عامہ اور خاتم النبیین ہونا اور ان کتابوں [illegible]

[illegible]

کی اولاد میں ایک نبی کا پیدا ہونا [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دلیل اول بشارت ابجدیہ کتاب پیدایش باب ۱۷ ورس ۲۰ اور
اسماعیل کے حق مین بہی مین نے تیری سنی دیکہ مین اوسے برکت دونگا اور اوسے بہت بڑہاونگا
اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اوسے بڑی قوم بناونگا انتہی اس بشارت
سے کئی وجہ سے اپنا مدعا ثابت کرتا ہون پہلی وجہ اسمٰعیل علیہ السلام کے حق مین ابراہیم
علیہ السلام نے دعا کی اور گواہ اوسکا یہ جملہ اور اسماعیل کے حق مین بہی مین نے تیری سنی ہے
اور قبولیت دعا کی یہہ سند دی گئی اور ابراہیم علیہ السلام نے یہہ دعا اوسوقت کی
تہی کہ اونکو اسحاق علیہ السلام کی بشارت ان الفاظ سے ملی تہی کتاب پیدایش باب
۱۷ ورس ۱۵ اور خدا نے ابراہام سے کہا تیری جورو سری جو ہے تو اوسکو سری مت کہا کر
بلکہ وہ سرہ ہی یعنی بیگم ۱۶ - اور مین اوسے برکت دونگا اور اوس سے بہی تجہی ایک
بیٹا بخشونگا یقینا مین اوسے برکت دونگا اور وہ قومون کی ماہوگی اور ملکون کے
بادشاہ اوس سے پیدا ہونگے ۱۷ تب ابراہام منہ کے بل گرا اور ہنس کے دلمین کہا کیا
سو برس کے مرد کے بیٹا پیدا ہوگا اور کیا سرہ جو نوے برس کی ہے جنیگی ۱۸ - اور ابراہام
نے خدا سے کہا کاش کہ اسماعیل تیرے حضور جیتا رہے ۱۹ تب خدا نے کہا
بیشک تیری جورو سرہ تیرے لیے بیٹا جنیگی تو اوسکا نام اضحاق رکہنا اور مین اوس سے
اور بعد اوسکے اوسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہی قائم کرونگا ۲۰ - اور اسماعیل
کے حق مین بہی تیری سنی الخ اور اس برکت مذکورہ ورس ۲۰ سے باتفاق بعثت انبیا و رسل
مراد ہے کما فی ما نحن فیہ اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے باتفاق محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پہلے ایسا نبی جسکی یہہ بشارت ہو سکی کوئی مبعوث نہین ہوا اور نہ آپکے بعد ہو
پس بجز بعثت عام و خاص بعثت سید الرسل کی ہوئی وہو المطلوب - دوسری وجہ اس بشارت
میں جو اسماعیل علیہ السلام کے حق مین فرمایا کہ مین اوسے بڑی قوم بناونگا اور بشیر گوئی کی
خدا تعالیٰ نے جسکی بحیثیت ابدی ہو فرمایا کتاب یرمیاہ باب ۴۸ ورس ۴۰ جسطرح

Marfat.com

خدا نے سدوم اور عمورہ اور اوسکی نواحی کے شہروں کو اولٹ دیا خداوند کہتا ہے
اسی طرح کوئی آدمی وہاں نہ بسیگا نہ آدم زاد اوسمین رہیگا۔ اہم دیکھ ایک قوم
ایک بڑے گروہ اوتر سے آوی گی اور بہتیرے بادشاہ زمین کی سرحدوں سے بر پا کیے جاوینگے
اور بڑی قوم اور بڑے گروہ ہر دو ہم معنی ہین اور حضرت داؤد علیہ السلام نے ان خراب
کرنے والون بابل کو مبارک فرمایا زبور ۱۳۷ ورس ۸ ۔ اے بابل کی بیٹی جو خارتگر ہے
مبارک وہ جو تجھسے اوس سلوک کا جو تو نے ہمسے کیا انتقام لیوے ۹ مبارک وہ جو تیری
لڑکون کو پکڑکے پتہرون پر پٹک دیوے اور خرابی بابل بحیثیت ابدی بحیثیت بت شکنی
کہ جسکو جملہ پتہرون پر پٹک دیوے و بحیثیت قتل رجال وسبی نسا جس کو جملہ جو تیرے لڑکونکو بیان
کرے ہے زمانہ خلافت نبوت یعنی خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین ہوئی پس
حضرت عمر خلیفہ برحق و مبارک اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول حق وہو المطلوب ۔
تیسری وجہ اس بشارت مین آپ کا نام پاک محمد کا بیان کیا ہے مگر بہ پردہ ابجد شعر
خوشتر آن باشد کہ سر دلبران ؛ گفتہ آید در حدیث دیگران ؛ بماد ماد اور لغوی عدول
مین نام پاک آپکا محمد اصل کتاب مین مذکور ہے اور ہندی مین بماد ماد کا ترجمہ بہت
بڑا ہو نگا ہی اور ترجمہ لغوی عدول کا بڑی قوم بنا ؤنگا ہے اور عین عبرانی مین جیم کی جگہ
ہے اور اوسکے تین عدد لیے جاتے ہین اظہار الحق مین ہے امام قرطبی نے اپنی کتاب
کی دوسری قسم کے پہلی قسم سے ذکر کیا ہے بعض اطباع نے جو زبان عبرانی سے
واقف تھے اور یہود کی کتابین بھی پڑھے ہین نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو جگہ
عبارت مذکورہ سے بطرز ابجد و استعمال یہود نکالا ہے اول جگہ جدا سے اسکا پہلا
ترجمہ بماد ماد کا ہے اور اوس کلمہ کے عدد ۹۲ ہین اسلئے کہ با اور میم ۲ ۔ ۲ ۔ اور الف
اور دو دال ہین اور حاصل جمع انکا بارہ ہے اور عشرات مین دو میم ہین اور حاصل
جمع انکی ہے اور ان دونوں کا حاصل جمع بانوے ہین اور ایسے آپ کے نام پاک محمد

مین احاد کے عدد بارہ اور عشرات کے اسی اور مجموع اونکا وہی بانوین نکتہ
بیان احاد مین ذکر خلیفہ اثنا عشر کردیا جیسا آگے الفاظ مین ذکر فرمانیگے اور حضرت
کی اسم مبارک مین وہی رعایت رہی اور دونون جگہہ خلافت خلفاء اربعہ کے طرف
بہی اشارہ بحرف دال فرمادیا دوم شعب کبیر ترجمہ لغوی عدول کلمہ عبرانی کا ہے اور
غین سے یمن عدد سمجھیگا کہ اس بولی مین جیم نہین ہے جیم کی جگہہ عین ہی مستعمل ہے
اور اس مین احاد کی بائیس عدد اور عشرات کے ستر اور مجموع انکا وہی بانوی علیہ السلام
عالم یہود نے جو زمانہ سلطان مرحوم بایزید مین مشرف باسلام ہوا ایک رسالہ
مسمی بالرسالۃ الہادیہ تصنیف کیا ہے اور اوسمین اوسنے بیان کیا ہے بیشک
اکثر دلیلین علمای یہود کی جمل کبیر کے حروف سے ہین اور وہ حروف ابجد ہین
پس تحقیق علمای یہود جسوقت مین کہ سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس بنایا جمع
ہوی اور اونہون نے لفظ بزات کو حساب کرکے کہا یہہ عمارت چارسو دس برس
رہیگی اوسکے بعد خراب ہوجائیگی اور اوسینے ذکر کیا ہے کہ یہود نے اس دلیل ابجد پر
اسطرح اعتراض کیا ہے کہ بابماد ماد مین نفس کلمہ کی نہین ہے بلکہ حرف صلہ ہے پس
اگر نکالا جای اس سے اسم محمد حاجت ہوگی ساتھہ ایک اور باکی واین ذلک جواب
اس شبہہ کا اوسنے یہہ دیا ہے کہ قاعدہ عام اونکے یہان جاری ہے کہ وقت جمع ہوتے
دو باکی جسمین ایک جزو کلمہ ہو اور ایک زائد صلہ کی لئی ہو بارہ صلہ کو حذف کردیتے ہین اور
با نفس کلمہ کو باقی رکہتے ہین اور یہہ قاعدہ انکے یہان اتنا مشہور ہے کہ حاجت مثال دینکی نہیں
پس یہان بہی حقیقت مین دو باتہین ایک حرف صلہ اور دوسری جزو کلمہ یا حرف صلہ
کو حذف کردیا اور جزو کلمہ کو باقی رکہا پس اب حاجت اور باکی نہین رہی یہان تک
علیہ السلام کا کلام تہا پہر امام نے فرمایا اقول تحقیق تصریح کی علمای نے اس امر کے
ناموں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے … اور شفاء قاضی عیاض رحمہ اللہ مین

[illegible] سے اشتی مین لکہا [illegible]
مین بہی لکہا ابجد نام محمد [illegible]
[illegible]
[illegible] نام [illegible] عدد [illegible]
مین دیا اور ایک کا ف اور ایک میم [illegible] اشتی حاصل جمع وہی باقی [illegible]
مین اعداد ابجد کہان لگے گئے ہین کہ تو نے بیان [illegible] اب مجہ سے پہلے بہی [illegible]
عالم سلطنت روم نے فتح مصر مین جو سلاطین [illegible] اس سلطنت عثمانیہ [illegible] عدد
ایک کلمہ کی لیکر بشارت فتح مصر دیتا تہا اور وہ مطابق واقع کے نکلی اور [illegible]
ہوئی اور اس جگہہ مین تو خاص شاہ عبد القادر صاحب [illegible]
آیت کریمہ تہبا انک لتعلم ما نحن و ما نعلن مین لکہا ہے [illegible]
اولاد کیواسطے اور دلین دعا منظور تہی [illegible] الزمان [illegible]
[illegible] اور [illegible] رکہیا [illegible]
بارہ سو [illegible] پیدا ہونگے ہے پس واضح ہو کہ اس [illegible] کتاب [illegible]
بات مین مصداق اسکا فرزندان اسمعیل علیہ السلام کو قرار دیا ہے [illegible]
[illegible] کے درس [illegible] عبارت [illegible]
[illegible] اس فقرہ مین اشارہ طرف [illegible]
[illegible] قلب سلیم مصداق الا من اتی اللہ بقلب سلیم [illegible]
[illegible] اور [illegible]
صبح قاسمی قلب سلیم مین [illegible]
[illegible]
[illegible] قریش [illegible]

اور خلافت بہی گویا جزو نبوت ہی کہ تمامون ہی مین کبہی کسیطرح اور کبہی کسی روش سے
اوسکی طرف اشارہ فرماتے ہین اور کامون خلفار کو انکی ذات کیطرف نسبت کرتی
ہین اور اپنے کامون کو اونکے سپرد فرماتی ہین پس بعد تمہید مقدمہ ہذا میرے
نزدیک ان بارہ سردارون مذکورہ درس مذکورسے یہی بارہ خلیفہ مراد ہین اور اب
معنے اس کلام کے یہہ ہوئی کہ اول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسماعیل علیہ السلام
کے آل شریف سے مبعوث ہون گے اور بعد اونکے بارہ خلیفہ بخلافت نبوت اور
خلافت ملکی کا کیا ذکر ہے اور یہہ خلفار بازمنہ مختلفہ تا قیام قیامت پورے ہوجائینگے
اور اگر باعتبار قوت اسلام و قرب زمانہ نبوت لیجے تو پوری ہو چکے والحمد للہ فائدہ
خلاصہ صولۃ الضیغم مین ان بارہ سردارون سے ائمہ اثنا عشر رضوان اللہ علیہم اجمعین مراد
لئے ہین مگر میرے نزدیک اس وجہ سے کہ اگرچہ سب ائمہ اثنا عشر قطب باطن ہین لیکن
خلیفہ ظاہر سب نہین ہین اور یہان لفظ سردار واقع ہے جو بمعنی سید ہے اور سرداری کو
حکومت لازم ہے ائمہ اثنا عشر مراد نہین ہین ورنہ فرزندان اسماعیل ع ہی کیون نہ مراد ہون ہان
اگر بطور عموم مجاز لیا جاوے تو تینون قسم کے سردار مذکور شامل ہو سکتے ہین دوسری دلیل بشارت
توریت سفر اول یعنی پیدائش باب ۲۱ درس ۹ - اور سرہ نے دیکہا کہ ہاجرہ مصری
کا بیٹا جو وہ ابرہام سے جنی تہی ٹہٹہے مارتا ہے ۱۰ تب اوسنے ابرہام سے کہا کہ اس
لونڈی اور اسکی بیٹے کو نکالدے کیونکہ اس لونڈی کا بیٹا میری بیٹے اضحاق کے
ساتہہ وارث نہوگا ۱۱ - پر اپنے بیٹے کے خاطر یہ بات ابرہام کی نظر مین نہایت
بری معلوم ہوئی ۱۲ پر خدا نے ابرہام سے کہا کہ وہ بات اس لڑکے کی اور تیری
لونڈی کی بابت تیری نظر مین بری نہ معلوم ہو ہر ایک بات [illegible] مین جو سرہ نے
تجہہ کہی اوسکی آواز پر کان رکہہ کیونکہ تیری نسل اضحاق سے کہلائیگی ۱۳ - اور اس
لونڈی کی بیٹے سے بہی مین ایک قوم پیدا کرونگا اسلئے کہ وہ بہی تیری نسل ہے

۱۴ ۔ تب ابرہام نے صبح سویرے اوٹھکر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کو
اوسکی کاندہے پہ دہر کر دی اور اس لڑکی کو بہی اور اوسے رخصت کیا اور وہ روانہ ہوئی اور
بیر سبع کے بیابان مین بہٹکتے پہرتے تہی ۱۵ ۔ اور جب مشک کا پانی چک گیا تب اوس نے
اوس لڑکی کو ایک جہاڑی کے نیچے ڈال دیا ۱۶ ۔ اور آپ اوسکے سامنے ایک تیر کی ٹپے
پر دور جا بیٹھے کیونکہ اوسنے کہا کہ مین لڑکی کا مرنا نہ دیکہون سو وہ سامنے بیٹھی اور
چلا چلا کے روئی ۱۷ ۔ تب خدا نے اوس لڑکی کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے
ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے کہا کہ اے ہاجرہ تجہ کو کیا ہوا مت ڈر کہ اوس لڑکی کی آواز
جہان وہ پڑا ہے خدا نے سنی ۱۸ ۔ اوٹہہ اور لڑکے کو اوٹہا اور اپنے ہاتہ سے سنبہال
کہ مین اسکو ایک بڑی قوم بناونگا ۔ واضح ہو کہ یہ بشارت نسبت اسماعیل علیہ السلام کہ بواسطہ
دعای ابراہیم کے ان الفاظ سے ہے کہ مین اسے بڑی قوم بناونگا اور بشارت ہذا بہی نسبت
اسماعیل علیہ السلام کی ہے مگر بلا واسطہ اور کلمہ بڑی قوم یہان بہی موجود ہے اور تقریر اسکی
علی ما تقدم امۃ محمدیہ ہے وہو المطلوب تنبیہ مصداق اتمام جواب اوسکا یہانسے شروع ہو گیا
کہ باب ۲۱ کی یہ تیرہوین آیت ہے اور مین اس لونڈی کی بیٹی سے بہی ایک قوم پیدا کرونگا
اسلیے کہ وہ بہی تیری نسل ہے اور قوم اور بڑی قوم امت محمدیہ کے سوا اور کون ہے
اور اسی امت کا ساتہ برکت اسحاقی کے مقابلہ صحیح ہو سکتا ہے نکتہ بعد گذرنے
تیرہوین[۱۳] سن نبوت کے ہجرت ہوئی ہے اور اوسیوقت سے لفظ قومیت اہل اسلام
پر صادق آیا پس اسلیے تیرہوین ورس مین اس مضمون کو ادا کیا اور سن اٹہارہ[۱۸] نبوت مین
اہل اسلام ایک بڑی سی قوم بن گئی پس اس واسطے اس مضمون کو اٹہارہوین[۱۸] ورس مین ادا
فرمایا واللہ اعلم اور انشاء اللہ دلائل کثیرہ آیندہ اس نکتہ کا یقین حاصل کرادینگی تنبیہ
آخر اس بشارت مین تحریف بہی ہوئی ہے اور وہ بیان عمر حضرت اسماعیل علیہ السلام
کا ہے حقیقت کہ آپ زمین شام سے کعبہ شریف کو روانہ ہوئے اور دلیل اس دعوی سے خود اقرار

Marfat.com

مدعا علیہ ہے اورصورت اوسکی یہہ ہے کہ اسی پیدایش کے سترھوین باب مین ہی
تب ابرہام نے اپنے بیٹے اسماعیل اور اپنے سب خانہ زادون اور اپنے سب زرخریدون
یعنے ابرہام کے گہر کے لوگون مین جتنے مرد تہے سبکو لیا اور اوسی روز اونکا ختنہ کیا جسطرح
خدانے اوسکو فرمایا تہا ۲۳ اجسوقت ابرہام کا ختنہ ہوا وہ ننانوے ۹۹ برس کا تہا ۲۵ ا
اور جب اوسکے بیٹے اسماعیل کا ختنہ ہوا وہ تیرہ ۱۳ برس کا تہا ۲۶ ا- سو اوسی روز ابرہام اور
اوسکے بیٹے اسماعیل کا ختنہ ہوا ۲۷ ا- اور اوسکے گہر کے مرد کیا گہر کے پیدا کیا پردیسیون سے
خریدے سب کا اوسکے ساتہہ ختنہ کیا ان ورسون سے معلوم ہوا کہ جسوقت حضرت
ابرہیم کی ننانوے ۹۹ برس کی عمر تہی حضرت اسماعیل تیرہ ۱۳ برس کے تہے اور اب آگے
سنئے باب ۲۱ ورس ۵ ا- اور جب اوسکا بیٹا اضحٰق اوس سے پیدا ہوا تو ابرہام سو ۱۰۰
برس کا تہا تو اب حضرت اسماعیل کی چودہ ۱۴ برس کی عمر ہوئی اور رخصت حضرت اسماعیل
وحضرت ہاجرہ علیہا السلام کے بعد پیدایش اسحاق علیہ السلام کے بسبب ٹہٹہے مارنے
اسماعیل علیہ السلام کی ہوئی ہے پس لابد عمر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی وقت رخصت
کے چودہ ۱۴ برس سے زیادہ ہوا اور اس بشارت توریہ سفر دوم مین ہے ورس ۱۵ ا- اور
جب مشک کا پانی چک گیا تب اوسنے اوس لڑکے کو ایک جہاڑی کے نیچے ڈالدیا
الخ ورس ۱۸ ا- اوٹہہ اور لڑکے کو اوٹہا الخ ان ورسون سے معلوم ہوتا ہے کہ
اسماعیل علیہ السلام وقت پہونچنے مکہ معظمہ کی عمر شیرخوارگی مین تہی پس صحت ان
دونون عبارت کی بجز تسلیم وحدت عدد چودہ ۱۴ اور دو ۲ کے نہین بنتی مان لو کیا حرج ہے
آخر مسئلہ تثلیث مین تین اور دو اور ایک مین باوجود مباینت حقیقیہ کی بھی وحدت
حقیقی کی قائل ہو گئی ہو تتمہ آخر اسی ورس ۱۸ اسکے بعد ہی ورس ۱۹ پہر خدا نے اوسکی
آنکہین کہولین اور اوسنے پانی کا ایک کنوان دیکہا اور جا کر اوس مشک کو
پانی سے بہر لیا اور لڑکے کو پلایا اور یہہ ورس ظہور آب زمزم کی بطور ارہاص ہوت

اسماعیل کی خبر دی ہے تنبیہ آخر اس ورس کے بعد ہی ورس ۲۰ خدا اوس لڑکے کے ساتھ
تھا اور وہ بڑھا اور بیابان مین رہا کیا اور تیر انداز ہو گیا اور یہہ ورس اسماعیل علیہ السلام کی
نبوت کو اور مضمون قدامت سنت تیر اندازی کو مثبت ہے تنبیہ آخر اس ورس کے بعد ہی
اور وہ فاران کے بیابان مین رہا یہہ جملہ بیان کرتے ہے کہ مکہ معظمہ کے نامون سے
فاران بہی ہے اس جملہ کے بعد ہی اور اوسکی مانی ملک مصر سے ایک عورت اوسکو بیاہنے کو لی
بظاہر یہان تحریف ہے اسلیئے کہ حدیث صحیح بخاری شریف مین قبیلہ جرہم کو آپ کی سسرال
بیان کیا ہے اور وہ عرب کر رہنے والے تہے نہ مصر کے فائدہ اس بشارت مین آیا ہی کہ تیری نسل اضحاق سے
کہلائیگی اور خطاب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہے اور یہہ فقرہ بظاہر موہم ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی آل تم سے ہے الا اسماعیل ع
لہذا کہ ابراہیم علیہ السلام خارج ہوا اسلیئے اس فقرہ کے معنی بیان کرنی ضرور ہوی پس ظاہر ہے
کہ اسماعیل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام سے پیدا ہوے اسلیئے کہ سولہوین باب مین پیدائش
کی ہے اور سری ابرام کی جورو کوئی لڑکا نہ جنی اور اوسکی ایک مصری لونڈی تہی جسکا نام ہاجرہ
تہا ۲ - اور سرہ نی ابرام سے کہا کہ دیکہ خداوند نے مجہے جنے سے باز رکہا آپ میری لونڈی
کے پاس جائیئے شاید کہ اوس سے میرا گہر آباد ہووے اور ابرام نے سری کی بات سنی ۳ ہو
ابرام کی جورو سری نے بعد دس برس کے ابرام کنعان کی زمین مین رہتا تہا
اپنی مصری لونڈی لی کی اپنی شوہر ابرام کو دی کہ اوسکی جورو ہووے ۴ - اور وہ ہاجرہ کے
پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور جب اوس نے معلوم کیا کہ مین حاملہ ہون تو اپنی
بی بی کو حقیر جانا ۵ تب سری نی ابرام سے کہا کہ ناانصافی جو مجہہ پر ہوئی تیرے ذمہ
ہے مین نے اپنی لونڈی تجہے دی اور اب جو اوسنے اپنے آپ کو حاملہ دیکہا تو مین اوسکی
نظرون مین حقیر ہو گئی میرا اور تیرا انصاف خداوند کرے ۶ ابرام نے سری سے
کہا کہ تیری لونڈی تیرے ہاتہہ مین ہے جو تیری نگاہ مین اچہا ہو سو اوسکے ساتہہ کر
تب سری نی اوسپر سختی کی اور وہ اوسکے سامنے سے بہاگ گئی ۷ - اور خداوند کے

Marfat.com

فرشتے نے اوسی میدان مین پانی کے ایک چشمے کے پاس پایا یعنی اوس چشمے کے پاس
جو سور کی راہ پر ہے ۸۔ اور اوس نے کہا اے سری کی لونڈی ہاجرہ تو کہان سے
آئی اور تو کدہر جاتی ہے اور وہ بولی مین اپنی بی بی سری کے سامنے سے بہاگی ہون
۹۔ اور خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا کہ تو اپنی بی بی کے پاس پہر جا اور اوسکی
تابع رہ ۱۰ پہر خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا مین تیری اولاد کو بہت بڑہاؤنگا
کہ وہ کثرت سے گنی نہ جائے ۱۱۔ اور پہر خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا تو حاملہ
ہے اور ایک بیٹا جنیگی اوسکا نام اسماعیل رکہنا کہ خداوند نے تیرا دکہ سن لیا ۱۲ وہ وحشی آدمی
ہوگا اوسکا ہاتہ سب کا اور سب کے ہاتہ اوسکے برخلاف ہونگے اور وہ اپنی سب
بہائیون کے سامنے بود و باش کریگا پس اگر یہی آل اسماعیل کی آل ابراہیم سے ممکن نہین
البتہ نفی فضل و فخر کرین تو ممکن بالذات مگر اوپر یہ بشارات ممتنع بالغیر بشارت ایجد یہ لکہ رکہی
اور اس باب مین بشارت رسالت مستقلہ اس جملہ کے ساتہ اوسکا ہاتہ سب کے اور سبکے ہاتہ
اوسکے برخلاف ہونگے اور یہہ جملہ جیسی رسالت اسماعیل علیہ السلام پر دلالت کرتا ہے
ویسا ہی آپکی آل کے نسبت بہی یہہ خبر دیتا ہے کہ قیامت تک شریعت اونکی علیحدہ ہوگی
اور کوئی رسول بنی اسحاق اونکی طرف مبعوث نہوگا بلکہ رسالت رسل بنی اسرائیل کی بنی اسرائیل
کے ساتہہ ہی خاص ہوگی اور ایسے ہی ظہور اوسکا ہوا اور اس بشارت مین تحریف معنوی
کرکے لیتے یہہ معنی کہتے کہ اون کی اولاد رہزن ہوگی الضمان کی گردن مانی ہے اور
وجہ اوسکی یہہ ہے کہ اس بشارت مین اولاً و بالذات بیان حال بشر بہ یعنی اسماعیل
علیہ السلام کا ہے پس اگر اوسکے یہہ معنے ہون تو یہہ وصف رہزنی اونکے اوپر اولاً
و بالذات صادق آنا چاہیے اور یہہ صدق محال ہے کہ پیدائش کے اکیسوین باب
مین نسبت آپکے . . مذکور ہے ورس ۱۷ تب خدا نے اوس لڑکی کی آواز سنی
اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے کہا اے ہاجرہ

Marfat.com

تجھکو کیا ہوا مت ڈر کہ اوس لڑکی کی آواز جہان وہ پڑا ہے خدا نے سنی ورس ۲۰ اور
خدا اوس لڑکے کے ساتھ تھا اور وہ بڑھا اور بیابان میں رہا کیا اور تیرانداز ہو گیا پہلی ورس میں
بیان ارہاص رسالۂ اسماعیلی ہے اور اس ورس میں آپ کے رسالہ کا بیان ہے اگر
رسول ہادی کو رہزن کہو گے تو مرسل خود سمجھ لے گا اور نیز اظہر من الشمس وابین من الامس
ہے کہ یہہ بشارت بیان بزرگی وکرامت حال ہاجر علیہا السلام کی ہے نہ بیان نقص و عیب فائدہ
حاصل اسوجہ سے کہ حق پوشی اہل کتاب مخلوق خدا کو بہکانے میں اور بشارات اسحاقیہ کو غلط
کرکے نبوت انبیاء اسرائیلیہ پر استدلال کرتے ہیں اور بشارات اسماعیلیہ کو در پردہ
تحریف چھپاتے ہیں اور بشارات مطلقہ کو جنہیں آل اسماعیل علیہ السلام بطریق اولیٰ داخل
ہیں گو اور بیٹوں ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اس سبب سے کہ آپ نے اونکو اپنی زندگی
میں خارج کر دیا اور نیز کوئی بشارت بھی اونکے حق میں نہیں خارج ہوں بشارات
اسحاقیہ بتلاتے ہیں یہہ مناسب معلوم ہوا کہ بشارات مطلقہ علیحدہ اور بشارات اسحاقیہ
علیحدہ اور بشارات اسماعیلیہ علیحدہ کرکے افضلیت و مساوات وکمی بشارات اسماعیلیہ
اور اسحاقیہ میں گنکر لکھا دے تاکہ ناظر کو حق پوشی حق پوشوں کی معلوم ہو

بیان بشارات مطلقہ کتاب پیدایش باب ۱۵ ورس ۱۸ اوسی دن خداوند
نے ابراہام سے عہد کرکے کہا کہ میں تیری اولاد کو یہہ ملک دونگا مصر کی ندی سے
لیکر بڑی ندی تک جو فرات کی ندی ہے ایضاً باب ۱۷ ورس ۲ اب میں اپنے
اور تیرے درمیان عہد کرتا ہوں کہ میں تجھے نہایت بڑھاونگا ۳ تب ابراہام مونہہ
کے بل گرا اور خدا اوس سے ہمکلام ہو کر بولا ۴ کہ دیکھ میں جو ہوں میرا عہد تیرے ساتھ
ہے اور تو بہت قوموں کا باپ ہوگا ۵ اور تیرا نام پھر ابرام نہ کہلایگا بلکہ تیرا نام
ابراہام ہوگا کیونکہ میں نے تجھے بہت قوموں کا باپ ٹھہرایا ہے ۶ اور میں تجھے بہت برومند
کرتا ہوں اور قومیں تجھ سے پیدا ہونگی اور بادشاہ تجھ سے نکلیں گے ۷ اور تیری نسل

58593

Marfat.com

کے لیئے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے کرتا ہون کہ مین تیرا اور تیرے بعد تیری نسل
کا خدا ہونگا ۸ اور مین تجکو اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جس مین
تو پردیسی ہے دیتا ہون کہ ہمیشہ کے لیئے ملک ہو اور مین اونکا خدا ہونگا ۹ پھر
خدا نے ابراہم سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو نگاہ رکھین
۱۰ اور میرا عہد جو میرے اور تمھارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان
ہے جسے تم یاد رکھو سو یہہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جاوے
۱۱ اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کرو اور یہہ اوس عہد کا نشان ہوگا جو میرے
اور تمھارے درمیان ہے ۱۲ تمھاری پشت در پشت لڑکے کا جب وہ اٹھ روز کا ہو
ختنہ کیا جائیگا کیا گھر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہوا جو تیری نسل سے نہین ۱۳
لازم ہے کہ تیری خانہ زاد اور تیری زرخرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمھارے
جسمون مین عہد ابدی ہوگا ۱۴ اور وہ فرزند نرینہ جس کا ختنہ نہین ہوا وہی
شخص اپنے لوگون مین سے کٹ جائے کہ اوس نے میرا عہد توڑا ایضاً باب ۱۸ اور
۱۷ اور خداوند نے کہا یہہ جو مین کرتا ہون کیا ابرہام سے چھپاؤن ۱۸ ابرہام تو
یقیناً ایک بڑی اور بزرگ قوم ہوگا اور زمین کی سب قومین اوس سے برکت
پاوینگی ایضاً باب ۲۲ ورس ۱۵ تب خداوند کا فرشتہ نے دوبارہ آسمان
پر سے ابرہام کو پکارا اور کہا کہ خداوند فرماتا ہے اسلیئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور
اپنا بیٹا ہان اپنا اکلوتا بیٹا بھی دریغ نہ رکھا مین نے اپنی قسم کھائی کہ مین برکت
دیتے ہی تجھے برکت دونگا اور بڑھاتے ہی تیری نسل کو آسمان کے ستارون اور
دریا کے کنارے کی ریت کی مانند بڑھاؤنگا اور تیری نسل اپنے دشمنون کے دروازہ پر قابض
ہوگی اور تیری نسل سے زمین کی ساری قومین برکت پاوینگی کیونکہ تو نے میری
بات مانی پس یہہ چارون بشارتین ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے عموماً آل کی نسبت تھین

Marfat.com

نسبت وارد ہوتی ہین اور کسی بی بی کے اولاد کی انہین تخصیص نہین ہے اور جب سبب
اسکے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے زندگی مین اور حرمون کی اولاد کو علیحدہ کر دیا
تہا وہ بلاتفاق خارج ہوگئے فقط حضرت ہاجرہ اور حضرت سارہ علیہا السلام کی
اولاد باقی رہی اور انہین کے ساتہہ عہد وعدے پوری ہوے رسالۃ اور نبوت اور
سلطنت اور کثرت انہین مین ہوئی اور زمین کنعان بہی انہین کے قبضہ مین رہی
پہلے اسحاق علیہ السلام کی اولاد کی امت کے قبضہ مین رہی اور اب اسماعیل علیہ السلام
کی اولاد کی امت کے قبضہ مین ہے اور بسبب بجالانے اس امت کے شرط ختنہ اور توحید
کے اقرار رسالت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ زمین جس مین شیرہ شہد بہتا ہے
ان شاء اللہ انہین کے قبضہ مین قیام قیامت تک رہیگی اور اللہ جل شانہ کے
نزدیک اسی طرف کی زمین کی کچہ قدر و منزلت ہے اور سلطنت اسی طرف کی
زمین کے قابل فخر و ناز عند اللہ ہے بیان بشارات اسحاقیہ کتاب پیدائش
باب ۱۵ جب آفتاب غروب ہونے لگا تو ابرام پر بڑی نیند غالب ہوئی اور
دیکہا ایک بڑی ہولناک تاریکی اوسپر آئی ۱۳ - اور اوس نے ابرام سے کہا کہ
یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک مین جو انکا نہین پردیسی ہون گے اور وہان کے
لوگون کے غلام بنین گے اور وے چارسو برس تک اونہین دکہہ دین گے ۱۴
لیکن مین اس قوم کی بہی جسکی وے غلام ہون گے عدالت کرون گا اور وے
بعد اوسکے بڑی دولت لیکے نکلین گے ایضا باب ۱۷ اورس ۱۵ - اور خدا
نے ابرہام سے کہا تیری جورو سری جو ہے تو اوسکو سری مت کہا کر بلکہ
اوسکا نام سرہ ہے یعنی بیگم ۱۶ - اور مین اوسے برکت دون گا اور اوس سے
بہی تجہے ایک بیٹا بخشون گا یقیناً مین اوسے برکت دونگا اور وہ قومون کی مان
ہوگی اور ملکون کے بادشاہ اوس سے پیدا ہون گے ۱۷ - تب ابرہام مونہہ

Marfat.com

تب ابرہام منہ کے بل گرا اور ہنس کے دل مین کہا کیا سو برس کے مرد کو بیٹا پیدا ہوگا اور کیا سرہ جو نوّے
برس کی ہے جنے گی ۱۸۔ اور ابراہام نے خدا سے کہا کاش کہ اسمعیل تیرے حضور جیتا رہے
۱۹ تب خدا نے کہا کہ بیشک تیری جورو سرہ تیرے لئے ایک بیٹا جنے گی تو اوسکا نام
اضحاق رکہنا اور مین اوس سے اور بعد اوسکے اوسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ
عہد ہے قائم کرونگا ۲۰۔ اور اسماعیل کے حق مین مین نے تیری سنی دیکھہ مین اوسے برکت
دونگا اور اوسے برومند کرونگا اور اوسے بہت بڑھاونگا اور اوس سے بارہ سردار
پیدا ہونگے اور مین اوسے بڑی قوم بناونگا ۲۱۔ لیکن مین اضحاق سے جسکو دوسرے
سال اس وقت مین سرہ جنے گی اپنا عہد قائم کرونگا۔ پہلی بشارت مین ذکر خدمت
کرنی بنی اسرائیل کا مصریون کی ہی اور اسیکو ساتھہ غلامی سلطنت کے تعبیر کیا ہے اور یہہ خدمت
بنی اسرائیل کی ساتھہ بیٹے اضحاق کی ہین خصوصیت رکہتی ہے اور ورس اخیر مین بنی
اسرائیل کی مصر سے نکلنے کا ذکر ہے اور نبوت اور رسالۃ وغیرہ کا مطلقاً ذکر نہین اور دوسری
بشارت مین گو سیاق عبارت اسحاق علیہ السلام کی واسطے ہی مگر کئی ورسون مین ذکر
اسماعیل علیہ السلام و آل اسماعیل علیہ السلام ہی ہوا چنانچہ بشارت اسجدیہ مین اوسکی تشریح
مذکور ہوئی اور اس بشارت اسحاقی مین کہین نبوت اور رسالۃ کا ذکر نہین اور اگر لفظ
برکت سے استدلال ہوگا تو وہ دونون جگہہ موجود ہے اور واسطے اوس شخص کے
جو اس حکم کو بجا نہ لاوے قوم سے کٹ جانے کا وعید مذکور ہی حالانکہ اس جگہہ معنی
ابدیت تمہارے نزدیک اپنے موقع پر نہی فکذا ما نحن فیہ اور باوجود ان سب امور
کے انہین دو بشارت سے استدلال نبوت انبیاء بنی اسرائیل کرتے ہین۔

بیان بشارات اسماعیلیہ کتاب پیدائش باب ۱۶ ورس ۱۰ پہر خداوند
کے فرشتہ نے اوس سے کہا کہ مین تیری اولاد کو بہت بڑھاونگا کہ وہ کثرت سے
گنی نجائیگی ۱۱۔ اور خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنے گی

Marfat.com

اوسکا نام اسماعیل رکہنا کہ خداوند نے تیرا دکہہ سن لیا ۱۲ اور وہ وحشی آدمی ہوگا
اوسکا ہاتہہ سب کے اور سب کے ہاتہہ اوسکے برخلاف ہونگے اور وہ اپنے سب بہائیون
کے سامنے بود وباش کریگا ایضاً باب ۲۱ ورس ۱۲ خدا نے ابرہام سے کہا کہ وہ بات
اس لڑکے اور تیری لونڈی کی بابت تیری نظرمین بری نہ معلوم ہو ہر ایک بات کی
حق مین جو سارہ نے تجہکو کہی اوسکی آواز پر کان رکہہ کیونکہ تیری نسل اضحاق سے کہلائی گی ۱۲
اور اس لونڈی کی بیٹے سے بہی مین ایک قوم پیدا کرونگا اسلیئے کہ وہ بہی تیری نسل
ہے ایضاً ورس ۱۷ تب خدا نے اوس لڑکی کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے
آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے کہا اے ہاجرہ تجہے کیا ہوا مت ڈر کہ
اوس لڑکے کی آواز جہان وہ پڑا ہے خدا نے سنی ۱۸ ۔ اوٹہہ اور لڑکے کو اوٹہا
اور اوسے اپنے ہاتہہ سے سنبہال کہ مین اوسکو ایک بڑی قوم بناؤنگا ۱۹ پہر خدا نے
اوسکی آنکہین کہولین اور اوسنے پانی کا ایک کنوان دیکہا اور جا کر اوس مشک کو پانی
سے بہر لیا اور لڑکے کو پلایا ۲۰ ۔ اور خدا اوس لڑکے کے ساتہہ تہا وہ بڑہا اور بیابان
مین رہا کیا اور تیرانداز ہوگیا ۔ ۲۱ ۔ اور وہ فاران کے بیابان مین رہا اور اوسکی
ماں نے ملک مصر سے ایک عورت اوسکے بیاہنے کو لی ایضاً باب ۱۷ ۔ ورس ۲۰ اور
اسماعیل کے حق مین بہی تیری سنی دیکہہ مین اوسے برکت دونگا اور اوسے برومند کرونگا
اور اوسے بہت بڑہاؤنگا اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اوسے بڑی قوم بناؤنگا ایضاً باب ۱۷ ورس ۲۳
تب ابرہام نے اپنے بیٹے اسماعیل اور سب خانہ زادون اور اپنے سب زرخریدون
کو یعنے ابرہام کے گہر کے لوگون مین جتنے مرد تہے سب کو لیا اور اوسی روز اونکا
ختنہ کیا جس طرح خدا نے اوسکو فرمایا تہا جب وقت ابرہام کا ختنہ ہوا وہ ننانوی برس
کا تہا اور جب اوسکے بیٹے اسماعیل کا ختنہ ہوئے تب وہ تیرہ برس کا تہا ۔ بشارات
مطلقہ سے قطع نظر کر کے بشارات اسحاقی و اسماعیلی کو منزلین عدل مین رکہکر

نظر ڈالی اور دیکھئے کہ کس کا پلہ بھاری ہے بشارت اسحاقی مین ہے مین اوسے
برکت دونگا اور بشارت اسماعیلی مین ہے دیکھ مین اوسے برکت دونگا
اور برومند کرونگا الخ اس بیان برکت مین بشارت اسحاقی مین عموم برکت
کو اپنے عموم پر چھوڑا اور بشارت اسماعیلی مین اوس برکت کو بذات پاک محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلیفون اثنا عشر کے شانہ مخصوص
کیا کما بینا ہ اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ اولاد اسحاق علیہ السلام مین انبیا باکثرت
پیدا ہونے والے تھے پس کس کس کا نام لیتے اور یہان فقط پیدایش اکمل رسل
عظیم باعث ایجاد کل سید رسل صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدر تھی اور آپ کے خلیفہ اثنا عشر
بھی بہرہ ور نور نبوت سے مثل ستارون کے ہین اس سبب سے ایکا اور آپ کے
خلیفون کا ذکر فرمایا اور جو بشارت اسحاقیہ مین ہے مین اپنا عہد اوس سے اور
اوسکی نسل سے جو ہمیشہ کا عہد ہے قائم کرونگا معنے اسکے یہ نہین ہوسکتی
کہ اسحاق کے آل مین ہمیشہ نبوت رہی اسلئے کہ اوسکی بعد موجود ہے کہ اسماعیل کے
حق مینے تیری سنی دیکھ مین اوسے برکت دونگا الخ اور اس بشارت مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک محمد بھی مذکور کردیا اور نیز بشارات بھی ہویا
ختم نبوت کا محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم اسماعیلی قیداری پر ثابت ہے پر حضرت
اسحاق کی اولاد مین کسطرح نبوت ہمیشہ رہ سکے پس یا تو لفظ ہمیشہ اپنے معنی
مشہور پر نہین ہے بلکہ بمعنے مدت کثیر ہی اور یا لفظ عہد سے نبوت مراد نہین
ہے بلکہ بمعنے عہد ایمان نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے جسکا ذکر
صحف انبیاء علیہ السلام مین بہت جگہ ہے اور یعقوب علیہ السلام اور داود علیہ السلام
نے اپنی وفات کے وقت اوسکی ساتھ بنی اسرائیل کو جمع کرکے وصیت فرمائی اور
سیدنا مسیح علیہ السلام نے وقت رفع اوسکی ساتھ تاکید کی اور قرآن شریف مین

Marfat.com

بید جگہہ اسکا ذکر فرمایا ہے مگر دوام باعتبار رسالۃ نہو بلکہ باعتبار لقا ذات رسول او رعیسی
علیہ السلام ظہور علامات کبری قیامت زندہ رہین گے گو اوسوقت مین یعنے بوقت خروج
مسیح دجال رسول نبی اعظم رسل کے نہون گے بلکہ ایک امتی سرور رسل محمد رسول اللہ علیہ وسلم
کے ہون گے اور اس تقریر پر کوئی خدشہ نہین وارد ہوتا ہے نہ بشارات احمدی کی منافی
او نہ ظاہر لفظ ہمیشہ اور عہد کی مخالف بشارت اسحاقیہ مین یہہ دوام تھا جسکا مین نے بیان کیا بشارت
اسماعیلیہ مین او رہبی ہین مین اوسے ایک بڑی قوم بناونگا یہہ تو بمقابلہ عہد مذکور
ہی اور اوسکے سوا اوس لڑکی کی آواز جہان وہ پڑا ہے خدا نے سنی یہہ بیان
رہا ص رسالۃ اسماعیلی ہی خدا اوس لڑکی کے ساتھ تھا یہہ بیان رسالۃ اسماعیلی ہی تنبیہہ
حضرت اسماعیل علیہ السلام سبط اکبر ابراہیم علیہ السلام کو جیسا کہ قصہ ختنہ مین اور خاندان
سے علیحدہ ذکر فرمایا ہے یہی قاعدہ اس توریت مین ہر جگہہ مرعی ہے پس تخصیص فقرہ
تیری نسل اسحاق سے کہلائی گی نہ از روئے نسب ٹھیک نہ باعتبار حسب ورشتہ مگر ہان یہہ معنی
ہو سکتے ہین اور یہی یہہ ہین تیری نسل اسحاق سے کہلائیگی یعنے سلسلہ وار برابر
نبوت حقیقی سے یعنے نبوت آل اسحاق مین ہوگی لیکن زمانہ اخیر مین خاتم النبیین اور خاتم
الامم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اوسکے امۃ کو کرونگا اور یہہ مضمون اوس
ورس کا ہے جو اس فقرہ کے بعد ہے لیکن مین اوس لونڈی کے بیٹے سے بھی ایک قوم بناؤنگا
اور اس معنی پر نہ کوئی اعتراض وارد اور نہ کوئی خرابی فخر اسحاقی مین آوی انصاف وہی
ہی کہ اعطا کل ذی حق حقہ پر عمل ہو سوال حضرت اسماعیل سبط اکبر تھا بموافق قاعدہ
اکبریت کارخانہ نبوت اول خاندان اسماعیلی مین ہونا چاہیے تھا خاندان اسحاقی مین کیون
ہوا جواب مقتضای اکبریت یہہ ہی کہ حکم انکا مانا جاوے یعنے وہ حاکم ہون اور دوسرا او نکا
محکوم ہون پس اسصورت مین ضرور ہوا کہ شریعت حضرت اسماعیل علیہ السلام کا خاندان
کا کوئی محکوم بالذات ذی شریعت خاندان اسحاق کے [illegible]

یعنی سبط اصغر مین بہی نبوت ہونی چاہئی پس ان دونون لحاظ سے سبط اصغر کو مقدم کیا یعنی انکی اولاد کو اولاً کارخانہ نبوت عطا کیا اور سبط اکبر کو موخر تیغ اونکی آل حکم نسخ احکام شریعت خاندان سبط اصغر دیا و ہو عین الصواب **سوال** برای سبط اکبر کی مقتضی اس امر کی تہی کہ اونکی اولاد مین پیغمبر بکثرت ہوں پس ایک ذات پاک احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کیون بس ہوا **جواب** سید المرسلین و خاتم النبیین اور ناسخ تمام ادیان ایکہی رسول ہو سکتا ہی اور چونکہ انبیا کی حفاظت مین بہی لگی تہی خداوند کریم نے حفاظت قران شریف اور دین احمدی کی اپنے ذمہ لی اور اجماع امت بہی قایم مقام ایک نبی کے ہی اور وہ نہین مریگا قیامت تک اللہ کی فضل سے زندہ ہی **سوال** غلام امامت نماز کی عہدہ امام نہین ہی اور نیز غلام کسی شی کا مالک نہین ہوتا خلیفہ عامہ نہین ہو سکتا نکاح وغیرہ تصرفات حریت بذات خود نہین کر سکتا اور حکم اولاد کا مثل اوسکی اصل کی ہوتا ہی پس اب غور سے سنیی کہ حضرت ہاجرہ لونڈی حضرت سارہ کی ہین اور اونکا حضرت سارہ کی لونڈی ہونا عند الفریقین مسلم الثبوت ہی اور حکم فرع کا مثل اصل کی ہوتا ہی یعنی اگر اصل غلام ہی تو غلام اور اگر ازاد ہی تو ازاد اور یہان اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کی اصل غلام نکلی تو فرع مین بہی یہ غلامی سرایت کر گئی اور تمام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کو غلام اور باندی سارہ اور اونکی اولاد کا کر دی گئی نبوت تو نبوت لائق امامت نماز و خلافت وغیرہ بہی نہ رہی اور تمام فخر اکبریت کہو دیگی **جواب اول** یہ اعتراض جب وارد ہوتا ہی کہ ہاجرہ کا باندی اصطلاحی ہونا سب کے نزدیک مسلم ہو جاتا کیونکہ ہم کہتی ہین کہ ہاجرہ تو ایک امیر کی بیٹی ہین اور اس ظالم نے انکو بہی مثل سارہ کے چہین لیا تہا مگر عصمت الہی نے اونکو شیطان لعین سی محفوظ رکہا اور وہ اوپر قابو نہ پا سکتا تہا اور وقت رخصت کرنے سارہ کی انکو بہی آپکی ساتہہ کر دیا کہ اوس ظالم کے نزدیک مثل انکی سلوک معلوم ہوتی تہین اور تاریخ سمرقندی مین مذکور ہی کہ حضرت اسحاق علی نبینا و علیہ السلام نے ایک مرتبہ حضرت اسماعیل کو کوئی کلمہ حقارت کا سنا دیا تہا اسوقت وحی الہی سے یہ کل قصہ منکشف ہوا اور حدیث شریف مین اصدقہا ہاجر وارد ہوا اور اس لفظ مبارک سے عبدیت اصطلاحی لازم نہین آتی نہین تو یہان لفظ غلامی صراحۃً کو رہی

Marfat.com

وہان کیا ہوگا جواب دوم لکہو یہ باب مین کتاب پیدائش کی ہی ورس ۳ سو ابرام کی جورو سرہ نے اوسکی کہ ابرام کنعان کی زمین مین دس برس رہا تہا اپنی مصری لونڈی ہاجرہ کو لیکر اپنی شوہر ابرام کو دی کہ اوسکی جورو ہو اس ورس سے ثابت ہوا کہ سارہ علیہا السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ ہبہ کردین پس ملکیت سارہ علیہا السلام اوٹہہ گئی اور اگر یہہ نہوتا تو ہم بستری ممکن نہتھی نہ بغیر نکاح نہ بنکاح کہ بی بی کی لونڈی سے صحبت جائز نہین ہی بلکہ حرام ہی اور نیز نکاح بہی لونڈی سے حرہ پر جائز نہین البتہ اگر یہہ کہو کہ حضرت سارہ نے پہلے ہبہ کردیا اور پہر حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ کو اوسکو آزاد کیا اور پہر نکاح کیا تو ہو سکتا ہی اور ترجمہ فارسیہ مین ہی درس ۳ وسارہ زن ابرام ہاجر مصری کنیز خود را بعد از انکہ ابرام دہ سال در کنعان بسر برد بگرفتہ او را بابرام در نکاح درآورد اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بعد حمل ہاجرہ علیہا السلام کی حضرت سارہ سے یہہ کہنا کہ ہاجرہ تیری لونڈی ہی جو چاہی ادسے کر وہ باعتبار اصل کے ہی اور نیز موجب ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کے سلوک کہ یہہ قول اپنی حقیقی معنی پر محمول نہین ہو سکتا کہ بعد آزادگی پہر غلامی کی کوئی وجہ نہین پائی جاتی پس یہہ اعتراض کہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی اولاد سارہ علیہا السلام کی غلام ہوئی اصل سے اوٹہہ گیا اور اونکی آزادی بہی متحقق ہوگئی اور آزاد کی اولاد مین امامت اور خلافت جائز ہی فکذا الرسالۃ والنبوۃ اور بعد جواز رسالت حضرت ہاجرہ ع کی اولاد کی بشارات سے ایک رسول عظیم کا اونکی اولاد مین پیدا ہونا بعد اسماعیل ع کے واجب ہوگیا اور دلیل جواز رسالت آل معتق یہہ ہی کہ یعقوب ع کی بلہہ اور زلفہ سے جو بیبیان تہین اور یہہ دونون باندیان ہین اور اون چارون کی اولاد منجملہ اسباط اثنی عشر سے ہوئی مثل اورونکی کہ معرفہ منتظم گنی جاتی ہی اور اونسے عیب نبی کو کوئی معیوب نجانتا تہا لکن عینی ہانتا اور قصہ حضرت یوسف ع کا مشہور و معروف ہی اور فضیلت باطنی مین تو حضرت ہاجرہ شاید حضرت سارہ سے بہی آگے قدم رکہتی ہین اور کتاب پیدائش سے یہہ ظاہر ہی سوال تو ہاجرہ علیہا السلام بوجہ یہہ حضرت ابراہیم ع کی ملک ہو کر اونکی آزاد ہو کر سارہ علیہا السلام کی ساتہہ دم مساوات بہرنے لگین مگر آخر ان پر لفظ غلام سے تو الزام ہو گیا جواب لفظ غلامی ان پر کیا بطور پیشین گوئی تمام اولیاء بنی اسرائیل پر ہی

اگر رسالت اسماعیل علیہ السلام کی ہی بشارات سے ثابت ہی … سلمہ

Marfat.com

آگیا ہے کتاب پیدایش باب ۱۵ ورس ۱۲ — جب آفتاب غروب ہونے لگا
تو ابرام پر بڑی نیند غالب ہوئی اور دیکھو ایک بڑی ہولناک تاریکی اوسپر آئی ۱۳
اور اوسنے ابرام سے کہا یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک مین جو اونکا نہین پردیسی
ہونگے اور وہان ان سب کے لوگون کے غلام بنین گے اور وے چارسو برس تک
اونہین دُکھ دینگے یہہ ذکر خدمت فرعون و ہامان کا ہے جو بنی اسرائیل نے مصر مین رہکر
کی اور لفظ غلامی یہان موجود ہے اور اب بوجہ غضب بر غضب معاملہ برعکس ہوا
اور بشارات مین اسکا بہی ذکر ہے تیسری دلیل بشارت مثلیہ کتاب استثنا
باب ۱۸ ورس ۱۵ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی
بہائیون مین سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا تم اوسکی طرف کان دہریو ۱۶ اوس
سب کے مانند جو تو نے خداوند اپنے خدا سے مجمع کے دن مانگا اور کہا کہ ایسا
نہو کہ مین خداوند اپنے خدا کی آواز پہر سنون اور ایسی شدت کی آگ مین پہر دیکہون
تاکہ مین مر نہ جاؤن ۱۷ اور خداوند نے مجہے کہا اونہون نے جو کچھ کہا سو اچہا کہا ۱۸
مین اونکے لئے اونکے بہائیون مین سے تجہسا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام
اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اوسے فرماؤنگا وہ سب اونہین کہیگا
۱۹ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہین وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا
تو مین اوسکا حساب اوس سے لونگا ۲۰ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ
کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا مین نے اسے حکم نہین دیا اور جو اور معبودون کے نام سے
کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے ۲۱ اور اگر تو اپنے دل مین کہے کہ مین کیونکر جانون
کہ یہہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہین ۲۲ تو جان رکہہ کہ جب نبی خداوند کے نام سے
کچھ کہے اور وہ جو اوسنے کہا ہے واقع نہو یا پورا نہو تو وہ بات خداوند کی نہین
کہی بلکہ اوس نبی نے گستاخی سے کہی تو اوس سے مت ڈر انتہی ۔ اس بشارت سے

اپنا مدعا ثابت کرنے کے لیے چند شاہد پیش کرتا ہون شاہد اول قول پطرس
مسیح علیہ السلام کے حواری کا ہے اور اونکا قول تمام نصرانیون کے لیے کافی ہے
کتاب اعمال باب ۳ ورس ۱۷ اب ای بہائیو مین جانتا ہون کہ تمنے یہہ نادانی سے
کیا جیسا تمہارے سرداروں نے بہی ۱۸ پر جن باتون کی خدانے اپنی سب نبیون کی
زبانی آگے سے خبر دی ہے کہ مسیح دکہہ اوٹہاویگا سو پوری کین ۱۹ پس توبہ کرو
اور متوجہ ہو کہ تمہاری گناہ مٹائے جاوین تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش
ایام آوین ۲۰ اور یسوع مسیح کو پہر بہیجے جسکی منادی تم لوگون کے درمیان آگے سے
ہوئی ۲۱ ضرور ہے کہ آسمان اوسے لئے رہے اوس وقت تک کہ سب چیزین جنکا ذکر
خدانے اپنی پاک نبیون کی زبانی شروع کیا اپنی حالت پر آوین ۲۲ کیونکہ موسیٰ
نے باپ دادون سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہاری بہائیون میں سے
تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اوٹہاویگا جو کچہ وہ تمہین کہے اوس کی سب سنو
اور ایسا ہوگا کہ جو اوس نبی کی نہ سنیگا وہ قوم سے کٹ جائیگا ۲۴ بلکہ سب نبیون
نے سموئیل سے لیکے پچہلون تک ان دنون کی خبر دی ہے ۲۵ تم نبیون کی اولاد ہو
اور اوس عہد کے ہو جو خدانے باپ دادون سے باندہا جب ابراہیم سے کہا تیری
اولاد سے دنیا کی ساری گہرانی برکت پاوینگی ۲۶ تمہارے پاس خدانے اپنے بیٹے
یسوع کو اوٹہا کے پہلے بہیجا کہ تم مین سے ہر ایک کو اسکی بدیون سے پہیر کی برکت دے
اس شاہد سے چند امر بیان کئے پہلی یہہ کہ مسیح علیہ السلام کی بشارات مین تکلیف
اوٹہانی مسیح علیہ السلام کا بہی بیان کیا ہے اور دکہہ اوٹہانا اور شے ہے اور قتل
اور شے دوسری یہہ کہ تازگی بخش ایام آنے والے ہین اور وہ دن ہین کہ مسیح علیہ السلام
پہر نازل ہون اور مخبر بہ احاطہ کرنے جمیع نوع انسان کو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کی ہے کما ورد فی الحدیث تیسری یہہ کہ آپ آسمان پر ہین اور آسمان جو محل حق

Marfat.com

چوتھی یہہ کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ اعتدال ہوگا اور پہلی شریعتون
مین جو وہ آئین تلخ بسبب تغیر مزاج کے ملائی گئی تہین یعنے احکام سخت مقرر
تھے وہ موقوف ہو جاوینگی پانچوین یہہ کہ اس اعتدال سے اعتدال شریعت
مراد ہے اور نبی مطہر اور معصوم ہوتی ہین چھٹے یہہ کہ موسی علیہ السلام نے ایک بشارت
بنی اسرائیل کو دی تھی کہ خداوند تمہارا خدا تمہارے بہائیون مین سے ایک نبی میرے مانند اوٹھا دیگا
ساتوین یہہ کہ سوای موسی علیہ السلام کے سموئیل سے پہلی نبیون تک سبھون نے زمانہ اوس
نبی کی خبر دی ہے آٹھوین یہہ کہ وہ عہد جو خدا نے ابراہام سے کیا تھا کہ تجھسے دنیا کے ساری
گھرانی برکت پاوینگے وہ اس نبی کے وقت مین پورا ہوگا نوین یہہ کہ وہ نبی اب تک
نہین ہوے دسوین یہہ کہ حضرت عیسی علیہ السلام پہلے ان نبی سے واسطے تصفیہ
باطن بنی اسرائیل کے آئے تھے کہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین کہین بلا دینی
سے ہلاک نہو جاوین اور بشریت بہی ایک جزو اسی تعلیم کا ہے گیارہوین یہہ کہ بشارت
موسوی مین جملہ تمہارے بہائیون مین سے ہے اور جملہ تیرے درمیان نہین ہے اگر ہو تو تحریف
پایا ہے پس ان امور سے مدعا میرا بخوبی ثابت ہو گیا والحمد للہ اور یہہ شاہد بہی ایک
بشارت ہے اور نام اسکا بشارت پطرس ہے سوا سوال بنی عیص اور بنی انبیا ابراہیم
علیہ السلام بہی بنی اسرائیل کے بہائی مثل بنی اسماعیل کے ہین اور اس شاہد سے پیدا ہونا
اوس نبی کا کسی ایک کی اولاد سے بالتخصیص بنی اسماعیل کے ثابت ہوا اور مدعا ثبوت بعثت اوس
نبی کا بہ تخصیص بنی اسماعیل کے ہے جواب تخصیص اولاد ابراہیم سے ہو گئی ہے بنو عیص اس
خصوص سے بوجہ مبغوضیت اور تنافی بغض و تخالج ہوئی اور سند مبغوضیت کی تمہارے
رسول پولس کا قول ہے رومیون کا نوان خط درس ۱۳ جیسا لکہا ہے کہ مین نے یعقوب
سے محبت رکہی اور عیص سے عداوت اور نیز بوجہ ڈالنے اپنے حصہ نبوت کو جو
بوجہ بڑائی آپ کو حاصل تہا یعقوب کے ہاتہ در شکستگی بشری کا یہہ بہی کتاب

Marfat.com

پیدائش باب ۲۵ ورس ۲۹۔ اور یعقوب نے لبنی پکائی اور عیسو جنگل سے آیا اور
وہ ماندہ ہوگیا تہا ۳۰۔ اور عیسو نے یعقوب سے کہا اس لال لال مین سے مجہکو بہی کچہہ
کہانے کو دے اسلیئے اوسکا نام ادوم ہوا ۳۱۔ تب یعقوب نے کہا آج ہی اپنے
پہلوٹہی ہونیکا حق میرے ہاتہہ بیچ ۳۲۔ عیسو نے کہا دیکہہ مین تو مرنے پر ہون
پہلوٹہا ہونا میرے کس کام آوے گا ۳۳۔ تب یعقوب نے کہا آج ہی مجہہ سے قسم
کہا اوس نے اوس پاس قسم کہائی اور اوس نے اپنی پہلوٹہی ہونیکا حق یعقوب کے
ہاتہہ بیچا ۳۴۔ یعقوب نے عیسو کو روٹی اور مسور کی دال دی اوسنے کہایا اور پیا اور
اوٹہہ کر چلا گیا سو عیسو نے اپنی پہلوٹہی ہونیکا حق ناچیز جانا اور نیز بسبب اوڑانے لینے
یعقوب علیہ السلام کے حق مالقی عیص علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام سے اور سند
اس امر کی یہہ ہے کتاب پیدائش باب ۲۷ ۱ اور یون ہوا کہ جب اضحاق بوڑہا ہوا
اور اوسکی آنکہین دہندلا گئین ایسا کہ وہ دیکہہ نسکتا تہا تو اوسنے بڑے بیٹے عیسو
کو بلایا اور کہا اے میرے بیٹے وہ بولا دیکہہ مین حاضر ہون ۲ تب اوسنے کہا اب دیکہہ
مین بوڑہا ہوا اور مین اپنے مرنے کا دن نہین جانتا ۳ سو اب مین تجہہ سے منت
کرتا ہون کہ اپنے ہتہیار اپنا ترکش اور اپنی کمان لے جنگل کو جا اور میرے لئے شکار
کر ۴ اور میرے لئے لذیذ کہانا جیسا کہ مین چاہتا ہون تیار کر اور میرے آگے
لا کہ مین کہاؤن تا کہ مین جی سے اپنے مرنے کے آگے تجہے برکت بخشون ۵
اور جب اضحاق اپنے بیٹے عیسو سے باتین کرتا تہا تب رفقہ نے سنا اور عیسو جنگل
کو گیا کہ شکار مارے اور لے آوے ۶ تب رفقہ نے اپنے بیٹے یعقوب سے مخاطب ہو کر
کہا کہ دیکہہ مین نے تیرے باپ کی بات سنی کہ تیرے بہائی عیسو سے مخاطب
ہو کر کہا کہ ۷ میرے لئے شکار لا اور میرے لئے لذیذ کہانا تیار کر تا کہ مین
کہاؤن اور اپنے مرنے سے پیشتر خداوند کے آگے تجہے برکت دون

Marfat.com

اب میرے بیٹے اوس حکم کے مطابق جو مین تجھے دیتی ہون میری بات کو مان ۹ اب گلّے
مین جا کے وہان سے بکری کے دو اچھے اچھے بچے میرے پاس لا اور مین تیرے باپ
کے لئے اوس سے لذیذ کہانا جیسا کہ وہ چاہتا ہے پکاؤنگی ۱۰ اور تو اوسے
اپنے باپ کے پاس لائیو تاکہ وہ کہاوے اور اپنے مرنے سے پیشتر تجھے برکت بخشے
۱۱ تب یعقوب نے اپنی ما ربقہ سے کہا کہ دیکہہ میرے بہائی عیسو کے بدن پر بال
ہین اور میرا بدن صاف ہے ۱۲ شاید میرا باپ مجھے چہووے اور مین اوس پاس
دغاباز سا ٹہروں اور برکت نہین بلکہ لعنت اپنے اوپر لاؤن ۱۳ اوسکی مانی
اوس سے کہا کہ تیری لعنت مجھپر ہووے اے میرے بیٹے تو صرف میری بات مان
اور جا کے میرے لئے اونہین لا ۱۴ تب وہ گیا اور اونہین اپنی مان پاس لے آیا
اور اوسکی مانی لذیذ کہانا جیسا کہ اوسکا باپ چاہتا تہا پکایا ۱۵ اور ربقہ نے اپنے
بڑے بیٹے عیسو کی نفیس پوشاکین جو گہر مین اوس پاس تہین لین اور چہوٹے بیٹے یعقوب کو
پہنائین ۱۶ اور بکری کے بچون کی کہال اوسکے ہاتہون اور اوسکی گردن پر جہان بال
نہ تہے لپیٹی ۱۷ اور اوس لذیذ کہانے اور روٹی کو جو اوس نے طیار کی تہی اپنے بیٹے یعقوب
کے ہاتہہ دی ۱۸ تب اوس نے اپنے باپ پاس آکے کہا اے باپ میرے وہ بولا دیکہہ
مین ہون تو کون ہے میرے بیٹے ۱۹ یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ مین عیسو ہون
تیرا پلوٹہا جیسا تو نے مجھے کہا مین نے ویسا کیا اوٹہہ بیٹہہ اور میری شکار مین سے
کچہہ کہائیے تاکہ تو جی سے مجھے برکت بخشے ۲۰ تب اضحاق نے اپنے بیٹے سے کہا کہ یہ کیونکر
ہوا کہ تو نے ایسا جلد پایا ہے اے میرے بیٹے وہ بولا اسلئے کہ خداوند تیرا خدا میرے
آگے لایا ۲۱ تب اضحاق نے یعقوب کو کہا کہ اے میرے بیٹے نزدیک آ مین تجہے چہوؤن
کہ تو میرا بیٹا عیسو ہے کہ نہین ۲۲ اور یعقوب اپنے باپ اضحاق کے پاس گیا اور
اوسنے اوسے چہو کے کہا آواز تو یعقوب کی سی ہے پہ ہاتہہ عیسو کے ہین ۲۳ اور

Marfat.com

اور اوس نے اوسے نہ پہچانا اسلیئے کہ اوسکے ہاتھون پر اوسکے بھائی عیسو کی طرح
بال تھے سو اوسنے اوسے برکت دی ۲۴ اور کہا تو میرا وہی بیٹا عیسو ہے وہ بولا کہ مین وہی
ہون ۲۵ تب اوسنے کہا کہ تو میرے پاس لا کہ مین اپنے بیٹے کے شکار سے کچھ کہاون تا کہ جی سے
تجھے برکت دون سو وہ اوسکے پاس لایا اور اوسنے کہایا اور وہ اوسکے لیئے مے بھی لایا اور
اوسنے پی ۲۶ پھر اوسکے باپ اضحاق نے اوسے کہا کہ ابھی قریب آ بیٹے اب نزدیک آ
اور مجھے چوم ۲۷ اور وہ نزدیک گیا اور اوسے چوما تب اوسنے اوسکے لباس کی بو
پائی اور اوسے برکت دیکے کہا کہ دیکھ میرے بیٹے کی بو اوس کھیت کی بو کی مانند ہے جسے
خداوند نے برکت بخشی ہے ۲۸ خدا آسمان کی اوس سے اور زمین کی چکنائی اور اناج اور
مے کی زیادتی تجھے بخشی ۲۹ قومین تیری خدمت کرین گروہ تیرے آگے جھکین تو اپنے بھائیون
کا خداوند ہو اور تیری مان کے بیٹے تیرے آگے خم ہوویں ہر ایک جو تجھپر لعنت کرے ملعون ہووے
مگر وہ جو تیرے لیئے برکت چاہے مبارک ہووے ۳۰ اور یون ہوا کہ جون اضحاق یعقوب
کو برکت دے چکا اور یعقوب اپنے باپ اضحاق کے حضور سے آگے چلا وونہین اوسکا بھائی
عیسو اپنے شکار سے پھرا ۳۱ اوسنے بھی لذیذ کہانا پکایا تھا اور اوسے اپنے باپ
پاس لایا اور اپنے باپ سے کہا کہ میرے باپ اٹھیے اور اپنے بیٹے کا شکار کہائیے
تا کہ آپ جی سے مجھے برکت دیوین ۳۲ اوسکے باپ اضحاق نے اوس سے پوچھا
کہ تو کون ہے وہ بولا مین عیسو تیرا پہلوٹھا بیٹا ہون ۳۳ تب اضحاق نہایت کانپا اور
بولا وہ کون تھا اور کہان ہے جسنے شکار کرکے میرے پاس لایا اور مین نے سب
مین سے تیرے آنے سے آگے کہایا اور اوسے برکت دی ہان وہ مبارک
ہوگا ۳۴ عیسو نے اپنے باپ کی باتین سنتے ہی نہایت بلند اور تلخ آواز سے چلایا اور
پھوٹ پھوٹ کر رویا اور اپنے باپ سے کہا مجھے بھی برکت دیجیے اے میرے باپ ۳۵ وہ بولا تیرا بھائی
دغا سے آیا اور تیری برکت لے گیا ۳۶ تب وہ بولا کیا اوسکا نام یعقوب ٹھیک نہین کہ اوسنے

پکارا اوسنے میری پہلوٹہی ہونیکا حق لے لیا اور دیکھو اب اوسنے میری برکت لے لی
پھر اوسنے کہا کیا تونے میرے لئے کوئی برکت نہین رکھہ چھوڑی ۳۷ ۔ اضحاق نے
عیسو کو جواب دیا اور کہا کہ دیکھہ مینے اوسے تیرا خداوند کیا اور اوسکے سب بہائیون کو اوسکی
چاکری مین دیا اور اناج اور مے اوسے بخشی اب میرے بیٹے تیرے لئے مین کیا کرون ۳۸
تب عیسو نے باپ سے کہا کیا آپ پاس ایک ہی برکت تہی اے میرے باپ مجھے بہی برکت
دیجئے اے میرے باپ اور عیسو چلا چلا کے رویا ۳۹ تب اوسکے باپ اضحاق نے جواب دیا
اور اوسے کہا کہ دیکھہ زمین کی چکنائی سے اور اوپر کے آسمان کی اوس سے
تیرا قیام ہوگا ۴۰ ۔ اور تو اپنی تلوار سے زندگانی بسر کریگا اور اپنے بہائی کی خدمت
کریگا اور یون ہوگا کہ جب تو تردد مین پڑے گا تو اوسکا جوا اپنی گردن سے
توڑ کے پہینک دیگا ۴۱ ۔ اور عیسو نے یعقوب سے اوس برکت کے سبب جو اوسکے
باپ نے اوسے بخشی کینہ رکھا اور عیسو نے اپنے دلمین کہا کہ میرے باپ کے غم کے دن نزدیک
ہین تب مین اپنے بہائی یعقوب کو مار ڈالونگا ۴۲ ۔ اور ربقہ کو اوسکے بڑے بیٹے عیسو کی
یہہ باتین کہی گئین تب اوسنے اپنے چہوٹے بیٹے یعقوب کو بلا بہیجا اور اوس سے کہا کہ دیکھہ تیرا بہائی
تیری بابت اپنی تسلی کرتا ہے کہ تجہے مار ڈالے ۴۳ سو اسلئے اے میرے بیٹے تو میری بات مان اوٹہہ اور
حاران مین میرے بہائی لابن کے پاس بہاگ جا ۴۴ ۔ اور تہوڑے دن اوسکے ساتہہ رہ جبتک کہ تیرے
بہائی کی جہنجلاہٹ جاتی نرہے ۴۵ اور تیرے بہائی کا غصہ تجہسے نہ پہرے اور جو تونے اوس سے
کیا ہے سو بہول جاوے تب مین تجہے وہان سے بلا بہیجونگی مین کیون ایک ہی دن تم دونون کو کہوؤن
ان سب ایسی خرید غضب کہ حضرت عیص اس عموم سے خارج ہوئی اور اولاد ابراہیم
علیہ السلام کی بوجہ اخراج ابراہیم علیہ السلام کی خارج ہی ہین پس ایسبلین دلائل کے اس
لفظ سے خاص بنی اسماعیل سے مراد ہوئی وہو المطلوب ۲ دوسرا
بشارت یوحنا پہلا باب ورس ۲۰ ۔ اور یوحنا کی گواہی یہہ ہی کہ جب یہودیون نے

Marfat.com

به وسلم نے کاہنون اور لاویون کو بهیجا کہ اوس سے پوچهین تو کون ہی جب اوس نے اقرار
کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مین مسیح نہین ہون الخ تب اونہون نے اوس سے پوچها کیا
تو الیاس ہے اوس نے کہا مین نہین ہون پس آیا تو وہ نبی ہے اوسنے جواب دیا نہین
الخ پوچها حضرت یحیی سے یہودیون نے تین سوال کئے سوال اول دعوی مسیحیت
تها اور دوسرا سوال دعوی الیاسیت ہی اور ان دونون سے حضرت یحیی نے انکار کیا
تیسرے ایک نبی کے ساته لفظ ہی کا سوال کیا اور یہ لفظ مخرج ہے کہ وہ نبی اون کتاب
مین مشہور تہے اور اوسے ترجمہ سندیہ مطبوعہ امریکہ مین اس لفظ ہی کا سی بشارت مثلیہ کی
طرف اشارہ کیا ہے پس حضرت یحیی اور علمای یہود اور پادریان امریکہ کے نزدیک مبشر
بہ بشارت مثلیہ ایک رسول غیر مسیح ہے اور وہ سوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
کون ہے اور تیسرا سوال یہود کا باوجودیکہ بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی اسمعیل
اور بنی قیدار اور مکہ معظمہ مین معین اور مشہور تہے اونکے زعم باطل کے موافق تہا کہ وہ نبی ہم
مین پیدا ہون گے اور آیات اللہ کی مخالفت سے اونکو کیا غرض حق حضرت عیسی علیہ السلام
کی بہی بشارتین کتاب الہی مین موجود تہین مگر ایمان نہ لائے اور آیات اللہ کی مخالفت سی
نہ ڈرے پاسنا تا سوال کیا کہ اگر یہ دعوی کرین گے کہ مین وہ نبی ہون تو اون بشارات
سے جنمین مقام پیدایش اور زمان پیدایش اور توصیف اوس کی بیان ہے اونکی تکذیب
کرینگے تیسرا شاہد اس بشارت مین ایک کلمہ میری مانند ہے [illegible] اس امر کو بیان
کیا ہی کہ رسول موسی علیہ السلام کی مثل ہون گے پس اظہار اس شاہد کا یہ ہے کہ حضرت موسی
علیہ السلام کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام تک بنی اسرائیل مین بہی انبیا جو گذرے ہیں اور
بنی اسماعیل مین سوای ذات مطہر کے کوئی ایسا نبی اول و آخر [illegible] نہین [illegible]
علیہ السلام کے مثل ہو ہی نہین سکتے کہ تابع کو متبوع سے [illegible]
رہی ذات پاک سیدنا عیسی علیہ السلام سو کار خانہ [illegible]

Marfat.com

بخلاف ہی تثلیث کا کیا ذکر دیکھیے عیسی علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئے آپ کے
نزدیک مصلوب ہوئے آپ کے رسول پولس کے نزدیک حضرت عیسی علیہ السلام کو اسطے
بعد رحمت ثابت ہے اور نیز آپکے نزدیک تین روز تک دوزخ مین رہے اور وہان
آپ لوگون کے واسطے تکلیف اوٹھائی حضرت عیسی علیہ السلام سزا و جزا کے لئے
نہین آئے ہین آپ شریعت عیسوی مین سوای ایک دو حکم کے تمہارے رسول پولس نے
کوئی حکم باقی نہین چھوڑا حکم ختنہ کو جسکی نسبت قید ابدیت لگی ہوئی ہے اور یہہ بہی کتاب
الہی مین مذکور ہے کہ جو اس حکم کو بجا نہ لاوے گا وہ اپنی قوم سے کٹ جائیگا تمہارے
رسول پولس ذی لعنت موقوف کردیا آپ نے نکاح نہین کیا آپکو آپکی امت نے آپکو خدا
کہا آپ سے کوئی معجزہ جس سے دریا کا پانی ہٹ جائے یا کم ہو جائے یا سوکھ جائے نہین ہوا
مثلہ معجزہ آپ نے کسی شی سے پانی جاری نہین کیا آپ کی ہجرت مستقلہ نہین کی آپکی امت
مین کوئی فرعون نہ تہا آپکی بعد زمین کا کوئی خلیفہ نہین ہوا انتقال سے پہلے آپ کو
کوئی زمین نہین دکھائی گئی کہ آپکی وفات ہی نہین ہوئی آپکی لئے ہوا کسی سے مسخر نہین ہوی آپ برابر سایہ نہین
کئے رہتا تہا آپ کے یہان عصا اعجازنہ تہا آپکے یہان دشمن سے قتل برس کے بعد انتقام
لینے کی صورت نظر نہین آتی اور بارگاہ موسوی مین تمام کارخانہ اسکے خلاف ہے اسلئے کہ
حضرت موسی علیہ السلام مان باپ سے پیدا ہوئے نہ مصلوب ہوئے اور نہ منسوب
الیہ لعنت و دوزخ مین داخل نہین ہوے صاحب سزا و جزا تہے ہزارون حکم شریعت
موسوی مین ہین اور کتاب احبار مین یہہ احکام منقول ہین حکم ختنہ شریعت موسوی مین
باقی ہے اور یہود اس حکم کو بجالاتے ہین آپ نے نکاح کیا اور آپ کی اولاد بہی ہوئی
اور دس برس تک ظاہر الوجہ نکاح شعیب علیہ السلام کی خدمت مین رہے آپ کی
امت نے آپکو عبد الہی رکہا کو کلمہ خداسا اس توریت مین آپ کی نسبت لکہا ہے۔
یعنی یہ کہ خداوند نے موسی سے کہا دیکہ مین نے تجہے فرعون کے لئے خدا سا بنایا

Marfat.com

اور تیرا بھائی ہارون تیرا پیغمبر ہوگا اس عبارت میں باوجودیکہ حضرت موسی علیہ السلام فرعون
کا خدا بنایا گیا اور آپ سمجھے گئے پیغمبری ہارون علیہ السلام کی نسبت کہا گیا ہے عیسائیوں
نے بوجہ محال ہونے معنی حقیقی اور کالحقیقی کے اوس لفظ کو معنی مجازی پر حمل کیا حالانکہ
لفظ سے اس امر کی طرف اشارہ ہے اور ان نادانوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کے فقط ایک
بے باپ پیدا ہونیکی وجہ سے آپکو خدا کا بیٹا قرار دیدیا اور رحمان کے غضب سے نہ ڈرے
نہ معلوم کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام فقط بے باپ پیدا ہونیکے سبب سے خدا کے بیٹے
ٹھہرے حضرت آدم علیہ السلام جنکی نہ ماں ہے نہ باپ اور انکو اپنے ہاتھ سے اللہ نے بنایا اور اپنی
اپنی روح پھونکی کیا ٹھہرینگے معجزہ شق قلزم اور خشکی راہ قلزم مشہور ہے اور حجر موسی
سے پانی کا جاری ہونا بھی طشت از بام ہے انکا فرعون مشہور ہے اور یکل فرعون موسی
ضرب المثل ہے اور آپ نے ہجرت مدین کی طرف بسبب اوسکے کی تھی حضرت یوشع
علیہ السلام آپکے بعد خلیفہ ہوئے وقت رحلت زمین شام آپکو دکھلائی گئی کہ آپکی
امت کو بشرط اطاعت یہ زمین عطا ہوگی کتاب استثنا باب ۳۴ اور موسی
مواب کے میدانوں سے نبو کی پہاڑ پر پسگہ کی چوٹی پر جو یریحو کے مقابل ہے چڑھ گیا اور
خداوند نے ساری زمین جلعاد سے لیکے دان تک اوسکو دکھلائی جس میں قلزم خشک ہوا
- اوسکے خشک کرنیکے واسطے آپکے لئے ہوا مسخر ہوئی اور سلوی بھی ہوا ہی لاتی تھی
اور تیہ میں ابر سایہ کئے رہتا تھا مدین سے دس برس کے بعد آکر فرعون سے انتقام لینا
شروع کیا قارون کو بحکم موسی زمین نگل گئی اور جیسی بارگاہ موسوی میں یہ امور
موجود ہیں بواسطہ اسی مماثلت کے جسکو کلمہ سے ہو مانند بیان کرتے ہیں بارگاہ احمدی میں
بھی موجود ہیں آنحضرت دو شنبہ کے دن سے پیدا ہوئے اور [illegible]
جسمیں سے اللہ [illegible] شریعت احمدی میں سزا [illegible]
سے ارشاد [illegible] کتب فقہ میں احکام [illegible] اکثر احکام [illegible]
[illegible]

اور جو خلافت ہو وہی باطل ہے مسلمانوں میں شادی حضرت عمر کی اور اکثر مثل اسماعیل
علیہ السلام اکثر مورخین پر اس امر کو بجا لاتے ہیں مقدمہ نکاح میں حدیث النکاح من
سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی مذکور ہے اور آپ نے نکاح بھی کیا اور آپ کی آل نسل بعض میں
اور دنیا میں موجود ہیں اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ہمارا کلمہ ہے
اور اسلام ایسی ہماری جان کو خبر ہوگی اور خشکی دریا اور جاری ہونا پانی کا معجزہ حضرت علاوہ
آپ کا ایک تو علاء ابن حضرمی سے بخلافت صدیق رضی اللہ عنہ میں ہوا اور دوسرا اسمعیل
پکڑی ہوا اور بعد حدیث ایک کی خلافت حضرت [illegible] میں بعد انتقال [illegible] بحرین
نواح بحرین کو مرتد ہوگیا اور کہنے لگا کہ اب جب یہ نبی ہوتی تو موت آپ پر طاری نہ ہوتی نبوت
کو خدائی سمجھے تھے اور بعد ارتداد مرتد ہو گیا تو دار الاسلام تھا محاصرہ کیا حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ نے بعد اطلاع پانے حضرت علاء ابن حضرمی کو سپہ سالار مقرر کر کے لشکر
اوس طرف روانہ فرمایا ایک روز اس سفر میں وقت قیام لشکر کو قریب [illegible] اونٹ
مع اسباب واسطے [illegible] لشکر کو بہت تکلیف ہوئی آخر حضرت علاء ابن حضرمی [illegible]
صبح طلوع آفتاب تک مشغول دعا رہے تیسری مرتبہ اونکے [illegible] چشمہ جاری پایا
سے ایک زمین پر پانی موجود ہوا علی اختلاف الروایتین ورنہ [illegible] سب لوگوں نے
پیا اور اونٹ بھی مع سامان واسباب کے آگئے ایک تو یہ کرامت مثل معجزہ موسی علیہ السلام
جاری ہونا پانی کے پتھر سے ضرب عصا یا مثل من و سلوی کے ہوئی اور دوسری [illegible]
یہ ہوئی کہ مرتدوں پر فتح پائی وہ بھاگ کر موضع دارین میں مقیم ہوئے حکم سپہ سالار سے
لشکر نے پیچھا کیا راستہ میں دریائے عمیق تھا [illegible] کشتی میں خوف بہاؤ کا تھا [illegible]
کا ہوا پس حضرت علاء نے اپنا گھوڑا دریا میں ڈالدیا اور یہ پڑھتے لگے یا رحمن
یا رحیم یا کریم یا واحد یا صمد یا حی یا قیوم لا الہ الا انت یا ربنا انا عبید کی فی سبیلک فاجعل
لنا السبیل الیہم [illegible] پانی اتنا بھی نہ رہا کہ جانوروں کے کھر بھی بھیگے سارا دین اسیطرح

Marfat.com

تمام لشکر دریا سے پار ہوا اور پہر تنہا آیا اور دریا کو ویسا ہی طور پر عبور کر کے اپنی مقام پر ڈیرہ کیا اور حضرت یوشع علیہ السلام سے یہ معجزہ ہوا ہے اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خلیفہ تھا اور یہاں حضرت صدیق کے وقت میں یہ امت موسیٰ اور آ سید نامحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہزاروں آدمیوں میں کئی دفعہ یہ معجزہ ہوا کہ آپ نے ایک پیالہ میں پانی لیکر اوس میں اپنا ہاتھ مبارک رکہدیا اور انگلیوں کے بیچ سے مثل چشمے کے پانی بہنے لگا اور تمام لشکر سیراب ہو گیا حضرت صدیق آپ کے بعد خلیفہ ہوئے اور تا قیامت انشاء اللہ خلافت قایم رہیگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مثل گیند کے زمین رکہکر دکہلائی گئی اور آپ نے فرمایا وسیبلغ ملک امتی ما زوی لی منہا اور یہ ویسا ہی ہوا اور معجزہ ہوئی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابر سایہ کئے رہتا تہا اور آپ کا یہاں عصا اعجاز تہا جسوقت وہ کہو یا گیا قریش کی سلطنت جاتی رہی ہجرت سے دس برس کے بعد کفار سے انتقام لیا اور مکہ معظمہ فتح کیا پس ان وجوہ ثابت ہوا کہ اشعیا آخر باب میں کلمہ میرے مانند یہہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور مخالفت کا خانہ موسوی وعیسوی کو باب میں شرع کی تین امر کافی ہیں اور جو یہ سے کہ عیاذاً باللہ خدا یا ابن خدا اور بندہ میں کیا مناسبت چوتہا شاہد بشارت مذکور کا بیسواں ورس ہے لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا میں نے اوسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے اس ورس کا بطریق فرض گویا انبیاء برحق سلام اللہ علیہم اجمعین پر ہمارے طور پر حمل ہو سکتا ہے مگر موافق بیان کے کہ قصہ اوس نبی کے جہوٹ بولنے کا اور پہر اونکے باوجود اس حکم کے نہ قتل ہونیکا بلکہ اوسی وقت وحی نازل ہونیکے جیسے بیان ہو چکا حمل نہیں ہو سکتا ہے اور بصورت تحقیق ہمارے نزدیک بہی حمل نہیں ہو سکتا ہے اور اس حمل سے بصورت فرض کوئی فائدہ اسکے ذکر کا نظر نہیں آتا اور ثبات کلام

الٰہی میں کما اتیناہ لیس ان جو دو اس [illegible] میں انبیاء کے لئے دجالوں کا بیان ہے
اور یہی خدا جھوٹ بولتے میں اس سے زیادہ اور کیا جھوٹ ہوگا کہ بغیر رسالت کے دعوے
رسالت کرتے ہیں اور بعد تسلیم مقدمہ ہذا کے مسیح علیہ السلام کی یہ بشارت کیونکر ہو سکتی ہے
کہ ہمارے تعلیمی او ہنوں نے اپنی خدائی اور روح قدس ہونے کے خدائی کا دعویٰ کیا اور اپنی اور
روح القدس کی طرف دعوت کی اور روح القدس کا نام [illegible] کہا کہ [illegible] بالعدل
من ہذا القول ہی جو بات ٹھہری اور پھر تم کہتے ہو کہ وہ قتل بھی کئے گئے تو وعدہ الٰہی بھی پورا ہوا
اب کیا شبہ ہے کہ قول ابن امریم باقی رہتا ہے پس وہ تو اس وقت کے مطابق نبی برحق سے
نہ ہے اور اور کوئی نبی موسیٰ علیہ السلام کی مثل ہو نہیں سکتا پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہی مبشر بہ بشارت ہذا ٹھہرے وہو المطلب سوال بالتحقیق اور [illegible] نزدیک حضرت مسیح
علیہ وعلی امہ السلام رسول برحق ہیں [illegible] اللہ [illegible] کلام اللہ
میں نازل ہے اور روح القدس [illegible] مقرب اللہ کے [illegible] ہیں اور انہوں نے دعویٰ
اپنی خدائی کا کیا اور نہ روح القدس کی طرف دعوت کی بلکہ [illegible] فرمانا
شروع کیا انی عبد اللہ آتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی
بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیا اور یہ [illegible] بل رفعہ اللہ الیہ آپ کی حق میں
قرآن شریف میں نازل ہے اور نہ انہوں نے [illegible] کہا کہ بشارت [illegible] میں
برات کو اس نبی کی موجود ہے اور کلام اللہ شریف میں [illegible] سورہ مائدہ کے آخر رکوع میں
اذ قال اللہ یعیسی ابن مریم اسی برات سے نازل ہوا اور [illegible] کلام اللہ شریف
اور احادیث میں بنا انکی ثابت ہے اور بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک
بڑا کام یہ بھی تھا کہ [illegible] حضرت مسیح علیہ السلام
کے حق میں یہ [illegible] نہیں ہو سکتا تو اب [illegible]
ثابت کیا جواب حسب قول مشہور [illegible]

ہمیشہ مقابلہ حق و لشکر باطل سے ضرور ہوا ہے مگر ان الباطل کان زہوقا ایسے ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مقابلہ حق و باطل تھا باطل نے بھی اپنا سامان لشکر
و سردار بنا کے مقابلہ کیا اور آخر ہلاک ہوا سردار اس لشکر باطل کے مسیلمہ کذاب اور اسود
عنسی تھے اول انہوں نے شروع شروع میں بہت کچھ زور شور کیا اسود عنسی نے جسکا نام
عیہلہ تھا اخیر زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بعد ارتداد دعوی نبوت کیا اور شیاطین نے اوسکو
سامنے کر کے مقابلہ چاہا اور بہت کچھ شعبدے ظاہر کیے اور بعض الناس کالانعام نے اوسکی
اطاعت قبول کی اور سات سو آدمی جمع کر کے لڑائی شروع کی اور تھوڑے زمانہ میں ملک
یمن لے لیا پس اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امراء یمن کو فرمان واجب الاذعان
لکھا کہ اسکو قتل کرنا چاہیے چنانچہ فیروز اور قیس اور داذویہ نے اوسکو دار البوار میں پہونچایا
اور ہر چند شیطان نے ساتھ دیا مگر اللہ کے سامنے کیا پیش جاوے چند بار اونکے ارادہ سے
خبر دی اور جسوقت نقب دیکر اوسکے گھر میں گھس گئے تب بھی اوسے جگا دیا مگر وعدہ الٰہی پورا
ہونا تھا کسی طرح نہ بچتا اور پس اسکا سر کٹتے ہی تمام لشکر باطل جسنے اوسے اپنا سپہ سالار بنایا
تھا اوڑ گیا اور آوازہ حق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بلند ہوا الحق یعلو ولا یعلی مسیلمہ کذاب
سے مقام عقربا میں لڑائی ہوئی اور حضرت خالد خلدہ اللہ فی دار الخلود سردار لشکر اہل اسلام
کے تھے اول باطل نے بہت کچھ زور مارا مگر حق کے بل سے آخر حق نے غلبہ پایا اور باطل مغلوب
ہوا اور مسیلمہ کذاب کو جبیر ابن مطعم کے غلام وحشی ابن حرب نے اپنے سانگ سے زخمی
کیا اور سماک ابن خراشہ نے سر اوسکے تن ناپاک سے جدا کر کے دار جہنم کو پہونچایا کہ
دس ہزار یا اکیس ہزار کافر علی اختلاف الروایتین جو اس لڑائی میں کفار وہاں پہونچے
اور انکا سردار انجا پس یہ ورق انہیں کا بیان حال ہے تا کہ تمیز حق و باطل میں ہو جاوے
اور مسیلمہ کی پیشین گوئی تھی کہ ہمارا ملک عراق تک پہونچے گا کہ نہ پہونچا سیدھا
دوزخ میں گیا اور چند آنکی خرق عادات میں جن منجملہ کے سروں پر ہاتھ پھیر کے

Marfat.com

زبان باہر نکل پڑی کوئی مر گیا کسی کو تشنج ہو گیا ایک شخص کی آنکھ میں درد تھا برکت ہاتھ
مبارک سے بہوت گئی ایک درخت سبز کے نیچے اپنی وضو کی خشک ہو گیا اور مختار ثقفی جو ہوتا
نبی تھا بعد زمانہ خلافت نبوت ہوا اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی
تھی وہ بھی اسیطرح مارا گیا من صدق من اللہ قیلا سوال اس ورس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی سرجوع قتل
نہیں ہوتا اور ہو تو وہ مبطل نبوت ہے جواب اول مبطل نبوت قتل مع دعوت الی
غیر اللہ ہے نہ فقط قتل جواب دوم یہان نبی یعنی رسول ہے اور کوئی رسول قتل نہیں ہوا
اور نہ ہو ہم علی اللہ بعض نبی بر حق شہید ہوئے ہیں سوال بایہ لا استبعاد شہادت نبی اور رسول
مین کیا شی ہے کہ اول جائز ہے اور دوسرے ممنوع جواب شبہہ حقیقت شریعت و عدم سے قتل
رسول لیسے شبہ پڑتا ہے اور قتل نبی کہ جو تابع شریعت ہے شبہہ نہیں پڑ سکتا اور سوای
دلیل عقلی کی استقراء تام اور تمام فرقان مجید میں ہے اس دعوے کی دلیل ہے سوال
باب انجیل یوحنا میں ہے ورس ۴۶ کیونکہ اگر تم موسی پر ایمان لاتے تو مجھ پر بھی ایمان لاتے کہ
اوسنے میرے حق میں لکھا ہے ۴۷ لیکن جس حال کہ تم اوسکی نوشتونکو یقین نہ کرو گے تو میری
باتونکو کیونکر یقین کرو گے جواب یہہ بشارت بقول پطرس اسکا مشار الیہ نہیں
اور مشار الیہ اسکا بشارت طلوعی ہے اور وہ استثنا کی باب تینتیسوین مین اسطرح
ہے اور یہہ وہ برکت ہے جو موسی مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی اور اوسنے
کہا خداوند سینا سے آیا اور سعیر سے طلوع ہوا اور فاران کے ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا او
انہیں بجملہ سعیر سے طلوع ہوا مین بیان رسالۂ مسیح کا ہے اور یہہ قول موسی ہے جو ہمارے
حق مین لکھا ہے کی [illegible] چوتھی دلیل بشارت ہمہ کی قومیہ کتاب خروج باب ۳۲ ورس
تب خداوند نے موسی کو کہا اوتر جا کیونکہ تیرے لوگ جنہیں تو مصر کے ملک سے نکال لایا ہے
ہو گئے ہیں وے اوس راہ سے جو مین نے انہیں فرمایا جلد پھر گئے ہین اونہون نے اپنے لئے
ڈھالا ہوا بچھڑا بنایا اور اوسے پوجا اور اوسکے لئے قربانی ذبح کر کے کہا اے اسرائیل یہہ

Marfat.com

ین کو سوا ہی قوم کی قلزم مین غرق کیا چنانچہ فرمایا فاوحینا الی موسی ان اضرب بعصاک البحر فانفلق فکان کل فرق

...ہونے بعد مصر کی ملک نہ پہیر الاباد ۹ پہر خداوند نے موسی سے کہا کہ مین اس قوم کو
ن کہ ایک گردن کش امت قوم ہی تو مجہکو چہوڑ کہ میرا غضب ونپر بہڑکی اور مین اونہیں بہسم
ر تجہسے ایک بڑی قوم بناونگا انتہی بڑی قوم سے بہی امتہ عظیمہ یہ ہی مراد ہے
برہان بیان خرابی بابل مین جو کہ اوسی بڑی قوم خراب کرگئی اور اوسکو امت
لیا دوسری برہان بمقابلہ بنی اسرائیل فخریہ امر توحید مین کلمہ بڑی قوم سوای
اور کسی پر صادق ہوہی نہین سکتا تیسری برہان کلمہ بڑی قوم بناونگا ثبت الیسی حول
علیہ السلام ہی افضل ہون اوس قوم مین چاہیے اور یہہ امر اسی امت پر صادق آتا ہی
برہان بنار نگا اسکے بیان کرتی ہی کہ بغیر اسکی کوئی اوس قوم کو پہلی سے ایسا گمان
نہ تھا لقدرت اپنی کہ اوس قوم کو پیدا کرونگا اور وہ اسی امتہ پر صادق ہے اور بیان
ن کا اور بشارات مین بالتصریح آیا ہی پانچوین برہان ظہر بشارت اس بات کو ان
ہ زمانہ نبوت و خلافت اسوقت مین بنی اسرائیل سے چہین لیا جاویگا اور وہ کالعدم
گی اور وہ اسی زمانہ مین ہوا اور اس کا بیان بہی اور بشارات مین صراحتہ آیا ہی -
ری فصل میں بیان مین کہ جیسی یہہ بات ثابت ہی کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام
مین ایک رسول عظیم پیدا ہوگا ایسی ہی یہہ بہی ثابت ہی کہ وہ بنی اسماعیل قیداری
ر انکا قیداری ہونا کئی دلیل سے ثابت ہی دلیل اول صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۲۱
ت جملہ بدرے اور یہہ بشارت تین نسخون عربی و فارسی و اردو سے ترجمہ ہوئین
نقل ہوگی اور اوسکے بعد یہہ فقط نسخہ ترجمہ ہندیہ مطبوعہ مرزاپور
اسلئے کہ اور جہون سی نقل کی ہی اس ورس کی بعض درست نہین ہی نسخہ عربی مطبوعہ
ہی اور نسخہ فارسی مطبوعہ ۱۸۴۶ اور نسخہ ہندی مطبوعہ ۱۸۲۵ ہی سندی ہیواہ تی
یا کہ جا اپنی مکان پر نگہبان بٹہلا جو کچہ دیکہی چہی بتلاوی فارسی یہہ خداوند مرا چنین
ست کہ برو دیدبانی برپا نما تا ہرچہ بیند اطلاع دہد عربی قال لی الرب

کل قوم کو باد صرصر سی ہلاک کیا چنانچہ سورہ ...

اخبر الم رأت دیداز الذی برایہ بیشعیہ ہندی ورس ۱۸ اور ایک نگاہ مجی اور دوسرا
ایک تو گرکین سوار اور دوسرا اونٹ پر سوار اور اپنی ہمہ نظر نگاہ رکھی اور کہا وہ گرا
دیکھی پیمبری سوار دیگر یہ شتر و اشیار تمام ہشیار است عربی وتنظیر فارسی یک پیچین
اسے بار ایک سوار آخرت جمل سے سوا اسما کا کیشر او بس ۸ اور جو کی شیر کہنا یا امیر
خداوند میں ہمارے نزاد خیمہ پر قایم ہوں اور تمام شب میں اپنے مکان پر بیٹھا رہا فارسی و جامی
فریاد بر کشید و گفت اے خداوند بر حراست خود تمامی روز ایستادہ و بر تمامی شب در مکان
خود قرار گرفتم عربی ور عاد ویدیۃ الربۃ قال فصرخت کل حین ایام و علی المحکر فنیت آناد
اللیل کلہ ہندی ورس ۹ اور دیکھ اون سواروں سے ایک آدمی آتا ہے اور کہتا ہے بابل گر گیا
بابل گر گیا اور اوسکے بتونکی ساری کہودی ہوئی مورتین زمین پر توڑی گئیں فارسی و اینک
سوار از یہ باد و سوار دیگر میرسند پس جواب میگوید بابل افتاد بابل افتاد و ہمہ اشکال تراشیدہ
زمین ریزہ ریزہ شد عربی و اذا ہو اقبل اکد من الاثنین و اجاب قال سقطت بابل
وکل منحوتات الہتہا کسرتہ علی الارض ہندی ورس ۱۰ اے میری کہلیان اور
میرے انبار کی غلہ جو کچہ میں نے سنا ہے لشکروں کے خدا اسرائیل کے خدا سے تجہ سے کہہ دیا فارسی
اے خرمن کاہ و اے غلہ انبار من ہر چہ من از خداوند خدای افواج خدای اسرائیل شنیدم
بر شما آشکار کردم عربی اسمعوا ایہا المتقون المتوجون اسمعوا ما سمعت من قبل رب الجنود
الہ اسرائیل اخبرکم ہندی ورس ۱۱ ادوم کا بوجہ وہ مجہ سا سعیر سے بلاتا ہے کہ نگہبان
رات کی کیا خبر اے پاسبان رات کا کیا ماجرا ہے فارسی آیت در باب دومہ ندای از سعیر بوجہ
من رسید ماجرای شب چیست اے حارس ماجرای شب چیست العجرۃ فی ادوم والی سائل الذی
ھم موسی ادعونی من سعیر احفظوا اللیل ہندی پاسبان بولا صبح ہوتی ہے اور رات
بہی تم پوچہتے ہو پوچہو فارسی پاسبان جواب میگوید کہ صبح میرسد و شب نیز گرمی میرسد
تیہ سید عربی احفظ بالعد اذا تطلب اطلب ہندی ورس ۱۲ عرب کا بوجہ اے سفر کرنیوالو

اني فاقلوتم عرب اسيد اين مين ہو فارسی آيت درباب عرب اي كاروانهاي وبداني
قت شام منزل كنيد عربي النبوة في العرب وبني قيدار وعندي اسكن من الغاب
نطحيه مسافران طريق دادان ترجمه ہندي مطبوعه مرزاپور ۱۸۶۸ ع ورس ۱۴ ا پاني ليكي
ہي كا استقبال كرو اي تيما كي سرزمين كي باشندو روٹي ليكي بھاگنے والي كي ملني كو نكلو
يونكه وي تلوارونكي سامني سي ننگي تلوار سي اور كھنچي ہوئي كمان سي اور جنگ كي شدت سي بھاگي
ہين خداوند نے مجھكو يون فرمايا ہنوز ايك برس ہان مزدور كي ٹھيك ايك برس
ن قيدار كي ساري حشمت جاتي رہيگي اور تير اندازون كي جو باقي رہي قيدار كي بہادر لوگ گھٹ جائيگي
نداوند اسرائيل كي خدا نے يون فرمايا ہي انتہی يہہ بشارت سيد الرسل محمد رسول اللہ صلي اللہ
عليه وسلم كي بہت بڑي ہے اور حضرت مسيح عليه السلام كي رسالت كي بھي اسمين بشارت
ور دليل اس دعوي كي يہہ ہي كه متي كي انجيل كي اكيسوين باب مين يہہ قصه مذكور ہي اور جب
روشلم كي نزديك پہونچي بيت فگا مين زيتون كي پہاڑ كي پاس آئي تب يسوع ني دو شاگردونكو
يہہ كہكي بھيجا كه سامني كي بستي مين جاؤ وہان ايك گدہي اور اوسكي ساتھه بچه پاؤگي
ول كي ميري پاس لاؤ اور اگر كوئي تمكو كچھ كہي تو كہيو كه خداوند كو يہه دركار ہين كه وہ اوسيدم
ہين بھيجديگا سو يہہ سب كچھ ہوا تاكه جو نبي ني كہا تھا پورا ہو كه صيہون كي بيٹي كو كہو
يہہ تيرا بادشاہ فروتني سي گدہي پر بلكه گدہي كي بچي پر سوار ہو كي تيري پاس آتا ہي انتہی اور
ن سي معلوم ہوا كه راكب حمار كيساته كتب انبياء بني اسرائيل عليهم السلام مين حضرت مسيح
عليه السلام كي خبر ہي اور صيہون كي بيٹي كو يہي علامت بتلائي گئي ہي اور اسي لئي حضرت
مسيح عليه السلام ني اس گدہي اور اوسكي بچي كو منگوايا تو اب يہان بھي دو سرا راكب جمال سي
ہي ذات فيض آيات مراد ہوگي اور خواب بشارت ہوگي نه اضغاث احلام پھر دوسري
بشارت سوارہ ہي رسول اور نبي ہونگي اور وہ بمقابله در رسالت مسيح كي بجز ذات اطہر سيدنا محمد
رسول اللہ صلي اللہ عليه وسلم اور كون ہي اور پھر وہي الا النبوة في اولادہم الخ مين ہي

يہہ خصوص ہي كه بشارتين سب سولہ كي قصص نبوت ہمارا ذكر اور ہمني واسطي تمہاري تسلي كي نازل

اسی بشارت راکب الحمار کی تصریح کی اور فرمایا النبوۃ فی ادوم واہل ساعیر الذی منہم
نبوۃ یسی یعنی راکب الحمار سے مراد انہی حضرت مسیح علیہ السلام مراد ہین اور یہہ سواری گویا کہ
آپکی خواص سے تہی اور ورس ۱۳ النبوۃ فی العرب نبی قیدار مین تصریح ان راکب الجمل
کی فرمائی یعنی وہ رسول البلدین ہین جو عربی مولداً اور قیداری نسباً ہونگے اور قیدار
ایک فرزند اسماعیل علیہ السلام کا نام ہے اور آپکی بارہ بیٹے تہے اور بشارت مصطفائیہ مین
بیان اونکا ہوگا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عربی قیداری ہین عربی ہونا تو معلوم
ہے اور ثبوت قیداریت کی بیچ نسب نامہ سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا انشاء اللہ آگے منقول
ہوگا اور اس تقریر پر آپ لفظ نبوت کو بمعنی نبوۃ اور رسالۃ الٰہی کہئے یا خبر زمانہ ایلیون اول
درسون سے قطع فرمائے اور اگر بالفرض قطع فرمائیگا تو فقط عبارت خبط ہو جائیگی
اور مترجم نے نبوت ہم نوعیسی [illegible] دنیاد رصورت ہونے نبوت کے بمعنی خبر [illegible] ہوگا مگر
اتنا بین کچہ [illegible] ہوگا [illegible] کہ ورس النبوۃ فی العرب یعنی قیدار کی قبل [illegible] سید الرسل
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بہت مذکور ہین اول یہہ کہ نوین ورس مین [illegible] انما
الخ اور یہہ خبر خرابی بابل زمانہ فاروق کی ہے اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ لفظ انما اس بات پر
دلالت کرتا ہے کہ وہ بالکل نیست و نابود ہو جاوے اور پہر کبہی آباد نہو جیسا کہ اور جگہہ
مصرح ہے اور بابل کی ایسی خرابی زمانہ خلیفہ ثانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین ہوئی
اور ایسی ہی جملہ وہہ اشکال تماثیل برزمین ریزہ ریزہ شد نا اس بات پر دلالت کرتا
ہے کہ بابل کی موجدان الٰہی جو ہو اور وہ بت شکنی کہ وہان کا [illegible] ہین اور تمام
اونکی بت توڑ ڈالا جاوے اور یہہ صفت صحیح مین بابل کے سوای حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کی اور کسی مین نہین پائی جاتی اور نیز دو حال سے خالی نہین کہ بشارت دینی والی
خرابی بابل کی یا مسیح علیہ السلام ہین اور یا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شق اول بسبب قول مسیحی مین تبشیر اور خرابی لیے نہین آیا صحیح نہین ہے [illegible]

دوسری بھی صحیح ہی اور اب سیاق عبارت حالات زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ہی مفہوم ہوتا ہے کہ یہہ خرابی بابل ہی آپکی زمانہ مین ہو چنانچہ زمانہ خلافت میں ظہور
ہوئی اور بشارت بابلیہ مین انشاء اللہ ذکر اسکا آئیگا دوسری یہہ کہ ورس ۱۳ و ۱۴
مین ذکر ہجرت سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم طابہ یعنی مدینہ منورہ کیجانب کا ہی اور آپ کو اس سفر
مین شدت تشنگی پیش آئی تہی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بکری کا دودھ جو ابھی
دوہا گیا تھا پلا کر جانو الماحیات بخش السرجان کو پلائی ہی اور موافق ارشاد اسی ورس کے
تیما کی سرزمین کی باشندو روٹی لیکی بہاگنے والے کے ملنے کو نکلو اور پیاسی کا استقبال کرنے والے
جن دنون مین کہ اپکی تشریف آوری کی خبر گرم تھی تیما یعنی طیبہ والے ہر روز آپکے استقبال
کو واسطے آتے اور راستے مکہ معظمہ پر طلوع روشنی جمال احمدی کے پہر دن چڑھے تک
منتظر بیٹھے رہتے اور جس دن آپ رونق افروز ہوئی اسکے واسطے تو یہہ سوچ کر کہ بنی النجار
بھی استقبال احمدی کو آتی آتی اور وہ اس شعر کو ساتھ ترنم ہی پڑہتی تہین شعر نحن جوار من بنی النجار
یا حبذا محمد من جار ؛ اور پردہ نشین مستورات انصار دروازون اور بالاخانون وغیرہ پر
چڑھ کر یہہ شعر پڑہتی تہین شعر طلع البدر علینا من ثنیات الوداع ؛ وجب الشکر علینا
ما دعا للہ داع ؛ تیسری یہہ کہ یہہ ورس ۱۵ کیونکہ وے تلوارونکی سامنے سی الخ مین بیان
سبب ہجرت کا ہی اور وہ یہی تہا جو کہ بیان فرمایا اسلئے کہ تمام قبائل عرب کے ایک ہوجانا مین
جو محال ہی شریک ہوگئی تہی اور وہ ہزارون تلوارین گویا کہ ایک تلوار واحد بنگئی تہی اس سبب
سی جمع کو صیغہ واحد کے ساتھ تعبیر کیا اور نیز بلفظ جمع بہاگے ہین مشعر معیت صدیق رضی اللہ
عنہ اور رہادی کے ہی ہی ؛ چوتھی یہہ کہ ورس ۱۶ سو لہ خدا نے الخ مین مراد اس ارادہ
بد کلامیاں ہی اور وہ یہہ ہی کہ یہہ لوگ ہجرت سی برس روز کے بعد ہلاک ہونگی چنانچہ ٹھیک مزدور
کیسی ایک برس کی بعد ہجرت سے غزوہ بدر ہوا اور اسمین ستر سردار قیداریان کی مارے گئے اور ستر
قید ہوئی نکتہ اس بیان زمانہ غزوہ بدر سے ساتھہ ہجرت کی معلوم ہوا کہ امۃ احمدی مین

سن ہجری شمار ہوا کرین کی تنبیہ اس بشارت مین بہتون نے جہون مین بہت اختلاف
ہے مگر مخل اصل مقصود نہین ہے اور ہمین اس مقام پر اسکی اختلافات بیان کرنیسے کچھ
مطلب نہین ہے تنبیہ جیسی اس بشارت دینے فتح بابل اپنی حضرت مسیح علیہ السلام سیدنا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی ایسی ہی فتح اسکندریہ مین حضرت مسیح
نے علیہ السلام نے اپنی حیات مین ارسطوطیس بادشاہ اسکندریہ کو نصیحت کی اور حکم اللہ
فرمایا واقدی نے ... مین ہی روایت ہے کہ بادشاہ اسکندریہ ارسطولیس ذکائی بانی ...
دانشمند ایک ... ممکین تہا پس جب غرق ہوا وہ دریای خوابین اور بند ہو گئین ...
دیکہا اوسنے اپنے خواب مین کہ سامنے آیا اوسکی ایک شخص سرخ وسفید خوبصورت ... کا
جوڑا اور اوسکی ساتھ ایک شخص اور بنی ظاہر خوبی اور پاکیزگی کا بہت نور والا ... صورت
نیک پیدا ... نورانی صاحب ہیبت و بزرگی پس کہا اوس مرد سرخ وسفید نے ارسطولیس
سے کہ ای بادشاہ مین مسیح عیسی ابن مریم کا ہون اور یہ جو میرے پہلو مین وہی نبی عربی ...
مینے بشارت دی تہی قبل مبعوث ہونیکی محمد عربی سردار پیغمبرونکا ...
کہ جو اوس پر ایمان لاویگا ہدایت پاویگا اور جو انکار کریگا ...
بہٹکا پہریگا اور تحقیق آئی ہین ہم واسطے مدد دینی اونکی اصحاب کی اور ... ہمارا ...
جو برج ... پس اگر تو میری امت سے ایمان لاوے ... بشارت
مصطفائیہ کتاب یسعیا باب ۴۲ دیکہو میرا بندہ میرا برگزیدہ ...
مین نے اپنی روح اوس پر رکھی وہ قومون کے درمیان عدالت جاری کریگا وہ
نہ چلائیگا اور اپنی صدا بلند نہ کریگا اور اپنی آواز بازارونمین نہ سنائیگا ...
نیٹے کو نہ توڑیگا اور دہمکتی ہوئی بتی کو نہ بجہا دیگا وہ عدالت کو جاری کرا دیگا کہ
دایم رہے اوسکا زوال نہوگا اور نہ مسلا جائیگا جب تک راستی کو زمین پر قایم نکرے
اور بحری ممالک اوسکی شریعت کی راہ تکین ۵ خداوند خدا جو آسمانون کو خلق کرتا او

Marfat.com

اور اوہنین تانتا جو زمین کو اور اونکو جو اوسمین سی نکلتے ہین پہیلاتا اور اون لوگون کو
جو اوسپر ہین سانس دیتا اور اونکو جو اوسپر چلتے ہین روح بخشتا یون فرماتا ہی ۶ مین
خداوند نے تجہے صداقت کی لئے بلایا مین ہی تیرا ہاتہ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا اور
لوگونکی عہد اور قومونکی نور کی لئے تجہی دونگا ۷ کہ تو اندہونکی آنکہین کہولی اور بندونکو قید
سی نکالی اور اونکو جو اندہیرین بیٹہی ہین قیدخانے سی چہڑاوے ۸ یہوواہ مین ہون یہ میرا
نام ہی اور اپنی شوکت دوسریکو نہ دونگا اور وہ ستایش جو میرے لیے ہے کہدی مورتون
کو لئی ہوئی نہ دونگا ۹ دیکہو تو سابق پیشین گوئیان برآئین اور مین نئی باتین بتلاتا ہون
اوس سی پیشتر کہ واقع ہون مین تمسی بیان کرتا ہون ۱۰ خداوند کی لیے ایک نیا گیت گاو
ای تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اوس مین بستے ہو ای بحری ممالک اور اونکی باشندو
تم زمین پر سرتاسر اوسکی ستایش کرو ۱۱ بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کی آباد دیہات
اپنی آواز بلند کرینگی سلع کی بسنیوالی ایک گیت گائینگے اور بحری ممالک مین اوسکی
ثناخوانی کرینگی ۱۳ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو
اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کی لیے بلائیگا وہ اپنی دشمنون پر بہادری کریگا
۱۴ مین بہت مدت سے چپ رہا اور مین خاموش رہا اور آپکو روکتا گیا پر اب
مین اوس عورت کی طرح جیسی دردزہ ہو چلاؤنگا اور ہانپونگا اور زور زور سی ٹہنڈی
سانس بہی لونگا ۱۵ مین پہاڑون اور ٹیلون کو ویران کرڈالونگا اور اونکی سبزہ
زارونکو خشک کرونگا اور اونکی ندیان بستی کی لائق زمین بناونگا اور تالابونکو سوکہا دونگا
۱۶ اور اندہونکو اوس راہ سی کہ جسی وی نہین جانتے لیجاونگا مین اونہین اون
رستون پر جنسی وی آگاہ نہین لیچلونگا مین اونکی آگے تاریکی کو روشنی اور اونچی
نیچی جگہونکو میدان کردونگا مین اونسی یہ سلوک کرونگا اور اونہین ترک نہ کرونگا ۱۷
اور پیچہے ہٹین اور نہایت پشیمان ہون جو کہدی مورتون کا بہروسا کرتے ہین

Marfat.com

اور ڈہالی ہوئی تونکو کہتے ہین تم ہمارے الہ ہو ۱۸ اے بہرو سنو اور اے اندہو تاکہ
تم دیکہو ۱۹ اندہا کون ہے مگر میرا بندہ اور کون ایسا بہرا ہے جیسا میرا رسول جسے مین
بہیجونگا اندہا کون ہے جیسا کہ وہ جو کامل ہے اور بہرا جیسا خداوند کا خادم
ہے ۲۰ اندہا کون ہے تو نے بہت چیزین دیکہی ہین پر اونکا لحاظ نہین رکہا اور
کان تو کہلے ہین پر کچہ نہین سنا ۲۱ خداوند اپنی صداقت کے سبب راضی ہے وہ شریعت کو
بزرگی دیگا اور اوسے عزت بخشیگا ۲۲ لیکن یہہ ایک گروہ ہے جو لوٹی گئی اور تاراج
کی گئی وے سب زندانون مین پہنسے ہوئے اور قیدخانون مین چہپائی گئی ہین وے شکار ہوئے
اور کوئی نہین بچاتا وے لوٹی گئین اور کوئی نہین کہتا پہیر دو ۲۳ کون تم مین سے اس
پر کان دہریگا اور جی لگاویگا اور آیندہ مین سنیگا ۲۴ کس نے یعقوب کو حوالے
کیا کہ غنیمت ہووین اور اسرائیل کو لوٹیرون کے ہاتہ مین دیا کیا خداوند نے نہین
جسکے مخالف ہم نے گناہ کیا کیونکہ اونہون نے نہ چاہا کہ اوسکی راہون پر چلین
اور وے اوسکی شریعت کے شنوا نہین ہوئے ۲۵ اسلئے اوسنے اپنے قہر کی شدت اور جنگ کی
شدت اوس پر اونڈیلی اور اوسے ہر طرف آگ لگی پر وہ اوسے دریافت نہ کیا اور وہ
جل گیا تب بہی اوسنے خاطر مین نہ لایا ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم واضح ہو کہ یہہ بشارت بہی
البشارت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور قبل شروع کرنے اس
دعوی کے چند امر واجب العرض ہین اول یہہ کہ یہ کتابین یعنی مجموعہ [illegible] ہے اور کوئی
قول اوسکا بسبب ترجمہ تمام نہین ہو سکتا اور تیسری فصل مقدمہ رسالہ ہذا مین یہہ دعوی
مدلل ہو چکا پس اب کوئی قول کسی حواری کی طرف منسوب ہو یا قول پولوس کا کہ یہہ بشارت
مسیح ہی کی علاوہ دلائل اخری جو انشاء اللہ آگے ذکر ہونگے ہم پر تمام نہین دوسری
یہہ کہ اس بشارت مین کچہ تحریف بہی ہے بموجب بیان فصل اول مقدمہ رسالہ
ہذا [illegible] اگر کسی بشارت مین دشمنون نے تحریف بہی کی ہو لیکن مطالب اصلی خرچ

ہنوا ہو تو وہ بشارت ساقط الاعتبار نہین ہوتی یہہ بشارت ساقط الاعتبار نہین
سوم یہہ کہ مثیل مین سوای تحریف کی ایک اور ایسا خلل ہے کہ جس سے فہم اصل
مطلب مین دقت پڑتی ہی اور وہ نامون کا ترجمہ ہے یا عداوت سے جیسا کہ سرور
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نامون مبارک مین یا بسبب جہل اور عادت کی جیسا اکثر اور
مقامون مین اور اس ترجمہ سی اصل مطلب غالباً خبط ہو جاتا ہی اور تعیین مسمی مین تو دقت
ہی ہو جاتی ہے کہ سوای ذات کی عوارض شخصیہ کا لحاظ کرنا پڑتا ہی اور براہین اس دعوی
کے بیشمار ہین بشارت الجدیہ مین بجاد ماد اور لغوی تعدول کا ترجمہ کرکے مطلب
اصلی کو خراب کیا پیدایش کی باب ۲۲ کا ورس ۱۴ ہے اور ابرہام نے اوس
مقام کا نام یہواہ یری رکھا چنانچہ یہانتک کہا جاتا ہی کہ خداوند کی پہاڑ پر دیکھا جائیگا یہواہ
یری کا ترجمہ کرکے اصل مسمی کا نام مٹا دیا لیس اصل نام کا ترجمہ عین اسم کی جگہہ ہی اب بعد
تمہید ذکر براہین ہی برہان اول پہلا ورس ہے میرا بندہ جسے مین سنبھالتا میرا برگزیدہ
برگزیدہ ترجمہ مصطفی ہی اور مصطفے لقب خاص محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور میرا بندہ مشہور
نام عبد اللہ ہی جو آپ کا اور آپ کی والد ماجد کا لقب اور نام ہی اور بمقابلہ اسرائیل کی سلسلہ
نبوت حقیقی کی ابرہیم علیہ السلام سے یہہ لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو ا برہان
دوم بشارت مسطور کی اسی ورس کا دوسرا جملہ ہے جس سے میرا جی راضی
ہے اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ بعد حضرت یسعیا علیہ السلام مبشر اس بشارت کے بشرط
رسالہ سینہ اس بشارت کی جملہ میرا رسول جسے مین بھیجونگا یہہ جملہ اوکسی پر صادق نہین
آتا کہ باتفاق بعد مبشر کے رسول اللہ یا مسیح علیہ السلام ہین یا محمد رسول اللہ
صلی اللہ وسلم اور موافق قول پولیس کے مندرضا کی مسیح علیہ السلام کیواسطی ثابت نہی
خطوط گلتیون کی تیسری خط کا تیرہوان ورس ہے مسیح نے ہمین اصول لعنت
کی لعنت سی چھڑایا کہ وہ ہماری بدلی لعنت ہوا کیونکہ لکھا ہی کہ جو کوئی کاٹھہ پر لٹکایا گیا

Marfat.com

سو نفتی ہے اور سا اس قول باطل کے رفع الہی سے ہو۔ دعوی رضای الہی کا محال
ہے پس مصداق اسکی بہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہین اور اللہ عزوجل انہی سے راضی
ہے بلکہ آپکے طفیل سے مومنین سے بہی راضی ہوا اور لقد رضی اللہ عن المومنین آخر تک
انہین کی شان مین نازل فرمایا وہو المطلوب برہان سوم تیسرے ورس کا ایک جملہ ہے
وہ عدالت کو جاری کرائیگا کہ دائم رہے اور مصداق اسکی بہی ذات پاک مسیح علیہ السلام
اور ذات اطہر سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی نہین ہے
اسلئے کہ تمام انبیا بنی اسرائیل سوای حضرت عیسی علیہ السلام کے تابع عدالت یعنی شریعت
موسوی کے تہے پس یہ خبر کلمہ اجرای صادق نہین آتا اور پہر دوام کہان پس مسیح اور مشبہ
صلوات اللہ علیہما باقی رہے لیکن خود خاصیت ہے منافی خاتمیت کو ہی اور دوسری
فصل مقدمہ مین ثبوت اسکا گذر گیا اس سبب حضرت مسیح علیہ السلام ہی مصداق اسکی ہوئی
اور حضرت سید الرسل شافع کل محمد رسول اللہ صلعم خاتم النبیین ہین کہ لفظ دائم سے بھی خبر دی گئی
اور گو اس دعوی کا ثبوت مجملاً گذر گیا مگر تفصیلاً انشاء اللہ آگے آتا ہے پس آپ ہی مصداق
اسکی ٹہہری وہو المطلوب برہان چہارم چوتھی ورس مین ہے اوسکا زوال نہوگا اور
نہ مسلا جائیگا جب تک راستی کو زمین پر قائم نکرے اور مصداق اسکے بہی
یا مسیح علیہ السلام ہین یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر مسیح علیہ السلام نہین ہوسکتے
اسلئے کہ تمہارے نزدیک تو مصلوب ہوئے پہر نہ مسلا جائیگا کہان رہا اور ہمارے نزدیک
تو آپکی شان پاک مین وما قتلوہ نازل ہے لیکن زوال رفع ہی جسکا بل رفعہ اللہ مبین
ہے صادق ہے اور یہان عدم زوال ہے پہر دونون کسطرح جمع ہوسکین اور
یہ زوال ظاہر کہ پورا ابہی نہین ہوا اور وہ راستی کا قائم کرنا ہے کہ شمشیر ساتہ حکومت اوس
شریعت کے ہو اور نیز قیام شریعت عیسوی کا منفی ساتہہ قتل مسیح کذاب اور یہود
نا بہبود کے ہے اور وہ اسوقت مین نہین ہوا بلکہ اپنی وقت پر ہوگا خیر بہر صورت

Marfat.com

بهی مسیح علیہ السلام پر صادق نہین ہے تو اب غیر ذات احمد باقی نرہی اور آپ ہی
اسکی مصداق ہین اور آپ ہی کا نہ زوال ہوا اور نہ مسلی گئی جب تک کہ راستی یعنی شریعت
کو زمین پہ قائم نکیا اور اپنی دشمنون یعنی کفار قریش کو تہ تیغ نکیا اور ام القری مکہ فتح ہوا
اور اسی باب مین سورہ نصر نازل ہوئی وللہ الحمد نکتہ یہہ فقرہ چوتھی ورس کا اوسکا زوال نہوگا
اور نہ مسلا جائیگا جب تک راستی کو زمین پر قائم نکرے ایک اور امر یعنی خلافت صدیقی کی
خبر دی ہی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت ظاہری مین جب تک راستی علی
طریقہ زید عدل یعنی راستا عنی صدیق کو نماز کیواسطے جو اشارہ بیان خلافت ہے
قایم نکرلین گو حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا چند بار درخواست امامت حضرت فاروق
فرماوین لیکن آپ جبتک اون کی عرض قبول نفرماکر اسکام کو نکرلین اوسوقت
تک آپ کی وفات نہوگی چنانچہ آپ نے اسکام کو اوسی مرض مین کیا اور آپکی وفات ہوئی
پس اس تقریر سے یہہ ورس بیان عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادی ہے وللہ الحمد
اور سال مولد شریف وسفر شام قبل بعثت انشاء اللہ آگے ثابت ہوگا پانچین
یہان چھٹی ورس ہی مین تیری حفاظت کرونگا تمہاری قول کے موافق آپ [illegible] پس
حفاظت کہان ہوئی اور ہماری نزدیک گو محفوظ تو رہے مگر اور شرائط مثل عدم زوال
و اجرای حکومت وغیرہ نہین پائی جاتی اور آنحضرت مین اون شرائط کی محفوظ رہی پس آپ ہی مصداق
اسکی ہوئی دہو المقصود چھٹی برہان نو یہی لقب توصیفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہے اور جملہ قومون کی نور کیلیے سمجھے دونگا مین اس طرف اشارہ ہے ساتوین برہان
بیابان اور اسکی بستیان قیدار کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے قیدار حضرت
اسماعیل علیہ السلام کی ایک بیٹی کا نام ہے کتاب پیدایش باب ۲۵ ۔ اور
یہ اسماعیل کی بیٹون کے نام ہین مطابق اونکے نامون اور پشتون کی فہرست کی
اسماعیل کا پلوٹھا نبیت اور قیدار ۔ اور ادبئیل ۔ اور مبسام ۱۴ ۔ اور مشماع اور

Marfat.com

اور دومہ اور مسا اور حدار اور تیمہ اور یطور اور نفیس اور قدمہ یہ بارہ بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کے
ہیں اور بیچ کوئی مخالفین کے نزدیک بھی قیدار کا بیان وہی قیدار اسمٰعیل کا ہے مرتبہ بیابان انکا
مسکن جس کا بیان ابھی کتاب پیدائش میں ہے مراد ہوگا پیدائش باب ۲۱ ورس ۲۱- اور
وہ یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام فاران کی بیابان میں رہا اور اوسکی ماں نے ملک مصر
سے ایک عورت اوسکی بیاہنے کو لی اور بالاتفاق چاہ زمزم قصہ اسماعیل علیہ السلام و ہاجرہ
علیہا السلام پینے وقت تشریف لانے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے مع اسماعیل
علیہ السلام کے مکہ معظمہ میں ظاہر ہوا پس مسکن انکا وہ ہے یعنی مکہ معظمہ ہی ہوگا اور وہی یعنی
مکہ معظمہ بشارت مصطفائیہ میں مراد ہوگا پس یہی اس ورس کے معنی ہیں کہ اہل
مکہ معظمہ وغیرہ اپنی آواز بلند کرینگے اور آباد دیہات بھی اس بیابان قیدار میں مکہ معظمہ
ہے اور وہین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور سب نے اپنی
آوازیں بلند کیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ہر طرف شور وغل ہونے لگا اور
آوازہ دین بلند ہوا اور میرے نزدیک آباد دیہات بالتحقیق ام القری کا ترجمہ کیا ہے
اور کلام مجید میں تسمیہ ام القری بھی اسلیے شاید فرمایا ہے تنبیہ میں نے یہ بشارت
اس جگہ نبوت قیداری یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی تھی
اور تقریب نام اوسکی یہہ ہی کہ ثابت ہوگیا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارہ بیٹے
تھے اور بڑی [illegible] بیٹے تھے اور قیدار سے یقیناً چھوٹے تھے اور [illegible] کا حق انکے پہلے بہت بڑا
ہے پس اگر اس لحاظ سے انکا نام ذکر کرتے پس اونکا نام ترک کرنا [illegible] وجہ الترجیح اور [illegible] انکا نام ذکر کیا
بلحاظ کلام النبی پس صاف یہہ ہی مدعا ہے جو قیدارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے
یہہ المطلوب آپ قیداری ہیں چنانچہ انکی نقل نسب نامہ سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم کی آتی ہے
آٹھوین برہان گیارہوین ورس مین ہی سلع کے بستی والے انکی [illegible]
سلع نام ایک پہاڑ مدینہ منورہ علی صاحبہا الف صلوات وتسلیمات کا ہے اور اوسی سلع کی جانب

غیرہ وہ خندق مین جسکا ذکر بشارات ہیمیں سے بیان غزوات مین از
آپکا خندق کہدی تہی اور یہ پہاڑ مدینہ مشہور ہی تگ پکست خصم کی ہوئی تہی
ضرور ہی قاموس کی باب العین فصل السین مین ہی وسلع جبل فی المدینہ
سلع ایک پہاڑ ہی مدینہ منورہ مین اور بخاری شریف کی باب الاستسقا مین
یہہ حدیث منقول ہی عن انس بن مالک ان رجلا دخل المسجد یوم الجمعۃ من باب
نحو دار القضاء و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب فاستقبل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قائما ثم قال یا رسول اللہ ہلکت الاموال و انقطعت السبل فادع اللہ یغیثنا فرفع
صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ ثم قال اللہم اغثنا اللہم اغثنا اللہم اغثنا قال انس ولا واللہ ما نری فی السماء
من سحاب ولا قزعۃ وما بیننا وبین سلع من بیت ولا دار الخ مجمع البحار مین ہی جملہ ما بیننا وبین سلع پر لکہا ہے
بفتح سین وسکون لام جبل بالمدینۃ پس معنی اس فقرہ کی یہ ہو نگے کہ بعد
کلام الہی کما ہو فی محاورا تہم مدینہ منورہ مین ہی نازل ہو گا اور رسول اللہ
وہان ہجرت فرماوینگے اور ثبوت ہجرت اور بشارات سے انشاء اللہ
گا چنانچہ آپنے ہجرت فرمائی اور کلام اللہ وہان ہی نازل ہوا اور بیان
اسکا انشاء اللہ باب دوم رسالہ ہذا مین آوے گا **نوین بشارت** ورس
(۱۳) خداوند ایک پہادر کی مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو
اوسکائیگا الخ مین بیان جہاد ہی اور وہ بقید بیت کما ہو مذکور فی ہذہ البشارۃ
بعد بشیر بشارت ہذا ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہی **دسوین بشارت**
ورس (۱۹) اندھا کون ہی اور کون ایسا بہرا ہی جیسا میرا رسول جسی مین بہیجونگا اندھا کون
ہی جیسا کہ وہ جو کامل ہی اور خداوند کی خادم کی مانند اندھا کون ہی (۲۰) تو نے بہت چیزین
دیکہی پر او نپر لحاظ نہین رکہا اور کان تو کہلے ہین پر کچہہ نہین سنتا ظاہرا اس عبارت کی ترجمہ مین غلطی ہی
اور شیخ جناب مولوی محمد یعقوب صاحب نانوتوی سے سنا ہی کہ آخرین جہاں اطمہ ہی کہ لفظ رسول اصل مین تہا اور یہ لفظ دو طرح جانے پر

ج

اور دونوں معنی متغایر ہین اول بکسر معروف الف و میم اور وہ ہم معنی اعجمی کی ہی اور
دوسرا بکسر مجہول الف کرتا ہی اور وہ بمعنی امی یعنی ناخواندہ کی ہی بس امی اس ورس
مین بکسر مجہول الف کی بمعنی ناخواندہ کی تہا جو صفت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہی تفسیر حسینی مین تحت آیہ کریمہ وما کنت تتلوا من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک
اذا لارتاب المبطلون کی تفسیر اذا لارتاب المبطلون مین لکہا ہی یا یہود شک مین پڑتی کہ ہم نے
پہلی کتابوں مین پڑہا ہی کہ پیغمبر آخر الزمان قاری و کاتب نہو گا اور یہہ نبی قاری
و کاتب ہی اور مترجمین نے ترجمہ لفظ امی بکسر معروف الف و میم کا کر دیا پس اس تقدیر
پر ثبوت اس وصف کا بہی مع قید رسالت ہو جائیگا ورنہ رسالت تو میرا رسول
سے ثابت ہر وہ ہو المطلوب اور یہ بشارت تہی نے اپنی انجیل مین مسیح علیہ السلام
کیطرف منسوب کی ہے اور قطع نظر از جعل سازی جو نقل بشارت ہذا مین ناقل
نے فرمائی ہی کما سیظہر لک الآن وہ نسبت ان شواہد صفت عشرہ مع عدم معصومیت
اوشان و مع جواز کذب تبلیغی قصدی انبیاء کے اونکی نزدیک مردود ہی اور نیز
مع ہذہ الشواہد یہ بشارت ہماری یہان بہی سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف منسوب ہی صحیح بخاری شریف مین ہی **باب کراہیۃ الصخب
فی الاسواق** حدثنا محمد بن سنان ثنا فلیح ثنا ہلال عن عطاء بن یسار قال
لقیت عبد اللہ بن عمرو بن العاص فقلت اخبرنی عن صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی التوریۃ قال اجل واللہ انہ لموصوف فی التوریۃ ببعض صفتہ فی القرآن یا ایہا النبی انا ارسلناک
شاہدا و مبشرا و نذیرا الخ قال فی التوریۃ یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا و مبشرا
و نذیرا و حرزا للامیین انت عبدی و رسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا
سخاب بالاسواق ولا یدفع السیئۃ بالسیئۃ ولکن یعفو و یصفح ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء
بان یقولوا لا الہ الا اللہ فیفتح بہا اعینا عمیا و اذانا صما و قلوبا غلفا - فقط کلمۂ توحید اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احمد اور ذکر مہر نبوت اس بات سے انکار والا ہی اور حقیقت
ان دونون دعوونکا انشاء اللہ آگے آئیگا اور واسطے اظہار عیسائیوں کی انجیلوں کے عجائب
انجیل متی سے بھی نقل کرتا ہون اور دعوی اس نسبت کا سوای ان شواہد کے داور
طرح باطل کرتا ہون باب ۱۲ تب فریسیون نے باہر جاکر اوسکے خلاف صلاح کی کہ اوسی
کیونکر مار ڈالین ۱۵ یسوع یہہ جانکے وہان سے چلا اور بہت سی جماعتین اوسکے پیچھے
ہولین اور اوس نے اون سب کو چنگا کیا ۱۶ اور اونہین تاکید کی کہ مجھے ظاہر نکرنا ۱۷
تاکہ وہ جو یسعیاہ نبی نے کہا تھا پورا ہو کہ ۱۸ دیکھو میرا خادم جسے مین نے چنا اور میرا
پیارا جس سے میرا دل خوش ہے مین اپنی روح اوس پر ڈالونگا اور وہ غیر قومون
سے شرع بیان کریگا ۱۹ وہ جھگڑا اور شور نکریگا اور بازارون مین کوئی اوسکی آواز
نہ سنیگا ۲۰ وہ مسلی ہوئی سرکنڈے کو نہ توڑیگا اور دہوان لوٹتی ہوئی سن کو
نہ بجھاویگا جب تک انصاف کو غالب نکرادیگا ۲۱ اور اوسکی نام پر غیر قومین
اسرار رکھین گی اولاً یہہ ربط ایسا بے ربط ہے کہ جسکا ٹھکانا نہین دوسرے یہہ بی انصافی
فرمائی کہ تمام باب تو نقل نہین فرمایا مگر تبدیل وتحریف وحذف کو ان درسون مین بھی
ہر جگہہ کام فرمایا مین اپنی روح اوسپر رکہونگا کی جگہہ مین اپنی روح اوسپر ڈالونگا اول
معنی بفعل حضرت جبرئیل وحی ہی اور دوسرا مشہور بمعنی روح القدس تھا اس سبب
ملہ سکو اسکی جگہہ تجویز کیا اور قومونکے درمیان عدالت جاری کرائیگا جو شرع محمدی بجگہ
تھا خلاف مقصود سمجہہ کر اوسکی جگہہ وہ غیر قومون سے شرع بیان کریگا بنا لیا اور یہہ عبارت
وہ عدالت کو جاری کرائیگا کہ دائم رہیگا اوسکا زوال نہوگا اور نہ مسلا جائیگا جب تک
راستی کو زمین پر قائم نکرے بسبب نقیض مدعا ہونے کے حذف فرمایا لیس حاصل کی نسبت کا کیا
اعتبار ہوگا اور خاص کر جسوقت وہ نسبت بھی کذب وافترا محض ہو تنبیہ درسون مین کہ تواند ہونگی کم
ہولی اور بند ہونکو قید سے نکالی اور اونکو جو اندھیرے مین قید خانہ مین بیٹھے ہین ادبا بقلم محمود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اور قیدخانہ یہان بھی جلنا نہ کرے جہنم اعاذنا اللہ منہا سے اور انہین بھی اوس
قیدخانہ کو بھی ثابت کرتی ہے کما لا یخفی علی اہل البصیرت **تیسری دلیل** یسعیاہ علیہ السلام
کی کتاب کے باب ٦٠ مین بشارت کعبہ شریف کی قبلہ قدیم ہونیکی اور تیسری باب اشعیا
منقول ہوگی اور اوس مین بہت سے کچھ کعبہ شریفہ کے حالات بیان کئے ہوے
ساتوان ورس اوسکا یہ ہے قیدار کی ساری بھیڑین تیری پاس جمع ہونگی
نبیت کی مینڈھے تیری خدمت مین حاضر ہونگے وے میری منظوری کی واسطے
میری مذبح پر چڑھائی جاوینگی اور مین اپنی شوکت کی گھر کو بزرگی دونگا اس
ورس مین فقط دو صاحبزادون حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علی نبینا وعلیہ السلام
کی اولاد کا ذکر کیا اور قیدار کو نبیت سے مقدم کیا اور وجہ
تھی اور بنی اسرائیل مین پہلوٹھی ہونیکا بڑا حق تھا کہ حضرت یعقوب نے
عیص سے اس حق کو خریدا تھا اور رسم تو ضرور تھا کہ اس
لحاظ سے اسکا نام پہلے ذکر کیا جاوے پس باوجود اس خصوصیت تقدیم کے
مین مقدم نکیا اسکی ضرور کوئی وجہ ہونی چاہیے اور وہ وجہ سوائے اسکے
یہ وہ نبی علیہ السلام جنکی وقت مین کعبہ شریف کو یہ فضائل حاصل
آکی یعنی حضرت قیدار کی اولاد مین پیدا ہوا اور شعیب نام حضرت موسی اصل
اسحاق علیہ السلام کی چھوٹی بیٹی یعنی حضرت یعقوب کی اولاد مین پیدا ہوئی تھا صلوۃ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین **اور نسب نامہ** یہ ہے. نام **محمد رسول اللہ** صلی اللہ علیہ
یعنی محمد بیٹے عبداللہ کے وہ بیٹے عبدالمطلب کے وہ بیٹے ہاشم کے وہ بیٹے عبد مناف کے وہ بیٹے قصی کے
کلاب کے وہ بیٹے مرہ کے وہ بیٹے کعب کے وہ بیٹے لوی کے وہ بیٹے غالب کے وہ بیٹے فہر کے وہ بیٹے مالک کے وہ بیٹے نضر
کے وہ بیٹے کنانہ کے وہ بیٹے خزیمہ کے وہ بیٹے مدرکہ کے وہ بیٹے الیاس کے وہ بیٹے مضر کے وہ بیٹے نزار کے
وہ بیٹے معد کے وہ بیٹے عدنان کے وہ بیٹے اد کے وہ بیٹے اود کے وہ بیٹے ہمیسع کے وہ بیٹے سلامان کے وہ بیٹے نابت کے

Marfat.com

وہ بہی قبیلہ قریش وہ بنی اسماعیل کی وہ بنی ابراہیم کی علیہما السلام اور اس نسب نامہ کی مطالعہ سے انکا اسماعیلی
ہونا ظاہر ہے وہو المطلوب تیسری فصل اس بیان میں کہ نبی اسماعیلی قبیلہ کی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمان بعثت
ہے چند بشارات سے ثابت ہے اول بشارت بشارت دانیلیہ مجربہ بنوکدنصر بادشاہ در نسخہ مجربہ
ایک خواب دیکھکر بہول گیا تہا اور اوسنے اپنی ملک کے حکما اور نجومیوں وغیرہ کو حکم دیا
کہ وہ میری خواب بتلاو کہ مینے کیا دیکھا تہا اور اوسکی تعبیر بہی بتلاو ورنہ سب قتل کیے
جاوگے آخر کو وہ سب عاجز آئے لیکن خداوند علیم نے وہ خواب اور تعبیر اوسکی حضرت
دانیال علی نبینا وعلیہ السلام کو بتلادی چنانچہ وہ یہہ ہے اور وہی بشارت زمان
محمدی ہے دانیل باب (۲) ورس (۳۱) تو نے اے بادشاہ نظر کی تہی اور دیکھہ
ایک بڑی مورت جسکی رونق بے نہایت تہی تیرے سامنے کہڑی ہوئی اور اوسکی صورت
ہیبت ناک تہی (۳۲) اوس مورت کا سر خالص سونیکا تہا اوسکا سینہ اور اوسکی بازو ج
چاندی کے اوسکا شکم اور رانیں تانبے کی تہیں (۳۳) اوسکی ٹانگیں لوہے کی اور اوسکے
پانوں کچہ لوہے کے کچہ مٹی کے تہے (۳۴) اور تو اوسے دیکھتا رہا یہانتک کہ ایک پتہر بغیر اسکے
کہ کوئی ہاتہ سے کاٹ کے نکالے آپہی نکلا جو اس شکل کے پانوں پر جو لوہے اور مٹی کے تہے لگا اور
اونہیں ٹکڑے ٹکڑے کیا (۳۵) تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے
اور تابستانی کہلیانکی بہوسی کی مانند ہوئی اور ہوا اونہیں اوڑا لیگئی یہانتک کہ اونکا پتا نملا اور
وہ پتہر جسنے اوس مورت کو مارا ایک بڑا پہاڑ بن گیا اور تمام زمین کو بہر دیا (۳۶) وہ خواب
یہہ ہے اور اوسکی تعبیر ہم بادشاہ کے حضور بیان کرتا ہوں (۳۷) تو اے بادشاہ بادشاہوں کا
بادشاہ ہے اسلیئے کہ آسمان کے خدا نے تجہے ایک بادشاہت اور توانائی اور قوت اور شوکت بخشی ہے
(۳۸) اور جہان کہیں بنی آدم سکونت کرتے ہیں اونسے میدانکے چوپائے اور ہوا کی پرندے تیرے قابو میں
کردئے اور تجہے اون سبہوں کا حاکم کیا تو ہی وہ سونیکا سر ہے (۳۹) اور تیرے بعد ایک اور سلطنت برپا
ہوگی اور اوسکے بعد ایک اور سلطنت تانبے کی جو تمام زمین پر حکومت کریگی (۴۰) اور چوتہی سلطنت لوہے کی مانند مضبوط ہوگی

Marfat.com

اور جسطرح کہ لوہا توڑ ڈالتا ہی اور سب چیزون پر غالب ہوتا ہی یان لوہی کی طرح ہی جو سب چیزونکو ٹکڑی ٹکڑی کرتا ہی ایسی ہی طرح وہ ٹکڑی ٹکڑی کریگی اور کچل ڈالیگی (۴۱) اور جو کہ تونی دیکہا کہ اوسکی پانو اور اونگلیان کچھہ تو کمہار کی مٹی کی اور کچھہ لوہی کی تہین تو اس سلطنت مین تفرقہ ہوگا تا جیسا کہ تونی دیکہا کہ اوسمین لوہا کلاوہ سی ملا ہوا تہا تو لوہی کی توانائی اوسمین ہوگی (۴۲) اور جیسا کہ تونی دیکہا کہ پانوکی انگلیان کچھہ لوہی کی کچھہ مٹی کی تہی سو وہ سلطنت کچھہ قوی اور کچھہ ضعیف ہوگی (۴۳) جیسا تونی دیکہا کہ لوہا کلاوہ سی ملا ہوا ہی وی اپنی آپکو انسان کی نسل سی ملاوینگی لیکن جیسا لوہا مٹی سی میل نہین کہاتا ویسی وی میل نکہائینگے (۴۴) اور اون بادشاہونکی ایام مین آسمانونکا خدا ایک سلطنت برپا کریگا جو تا ابد نیست نہو ویگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کی قبضہ مین نہ پڑیگی وہ اون سب سلطنتونکو ٹکڑی ٹکڑی اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قایم رہیگی۔ ج

(۴۵) جیسا کہ تونی دیکہا کہ وہ پتہر بغیر اسکی کہ کوئی اوسکو ہاتہہ سی پہاڑ سی کاٹ نکالی آپسی آپ نکلا اور اوسنی لوہی اور تانبی اور مٹی اور چاندی اور سونیکو ٹکڑی ٹکڑی کیا خدا تعالی نی وہ جو کچھہ کہ آگی کو ہونیوالا ہی اور یہہ خواب یقینی اور اوسکی تعبیر یقینی انتہی پس واضح ہو کہ پہلی سلطنت بخت نصر کی ہی بادشاہت ہی چنانچہ تعبیر مین اسکی تصریح موجود ہی اور دوسری سلطنت سی مادیونکی بادشاہت مقصود ہی اور اس سلطنت کا شروع پیچھی مار جانی بلشصر بیٹی بخت نصر کی دارا مادی سی ہوا اور بلشصر بسبب بی ادبی کرنیکی بیت المقدس کی برتنونکی ساتہہ مارا گیا اور صحیفہ دانیل علیہ السلام کی پانچوین باب مین یہہ قصہ مذکور ہی اور مختصر اوسکا یہہ ہی کہ جسوقت اون برتنون مین بادشاہ اور اوسکی امرا شراب پی رہی تہی غیب سی ایک ہاتہہ ظاہر ہوا اور اوسنی دیوار پر کچھہ لکہا اور وہ یہہ تہا منی منی تقیل اوفرسین اور اسکی کوئی معنی نہ بتا سکا حضرت دانیل نی اسکی معنی بتلائی اور فرمایا لفظ منی کی یہہ معنی ہین کہ خدا نی تیری مملکت کا حساب کیا اور اوسی تمام کر ڈالا

Marfat.com

تقیل کی یہ معنی ہین کہ تو ترازو مین تولا گیا اور کم نکلا اور پھرسین کی یہ معنی ہین کہ تیری باد
منقسم ہوئی اور مادیون اور فارسیون کو دی گئی اور یہ سلطنت بخت نصر کی سلطنت سے
ضعیف تھی لہذا اسکو اس سے چھوٹی فرمایا اور تیسری سلطنت سے کیانیون کی بادشاہت
مراد ہے اور اس سلطنت کا شروع پانسو چھتیس برس پہلے مسیح علیہ السلام کی پیدایش سے ہے
اور پہلا بادشاہ اسکا قورش ہے جو بابل پر مسلط ہوا اور پادریون کی زعم کے موافق وہ دو
اور اس سبب سے کہ وہ سلطنت ایسی قوی تھی کہ روی زمین پر [illegible] مین
اوسکے ہم پلہ نتھی سلطنت روی زمین کے ساتھ اوسکو موصوف کیا اگرچہ وہ ف
ملک [illegible] ہی مین تھی اور چوتھی سلطنت لوہے سی بادشاہت اسکندر بن فیلقوس کی
کی مراد ہے اور یہ تین سو پینتیس برس پیشتر میلاد مسیح علیہ السلام سے یہ بادشاہ تمام فا
مسلط ہوا اور شروع اس سلطنت کا مثل لوہے کی تھا ہی اور کوٹنا اوسکا بھی
مین مشہور ہے اور پھر اسکندر نے تمام زمین فارس کو طوائف ملوک پر منقسم کر
اور فارس کی بادشاہت اسی طرح ظہور ساسانیان تک باقی رہی اور مصدا
مقولہ ضعیف ہو گئی کا ہے اور بعد ظہور ساسانیان کے پھر قوی ہوئی اور مصدا
مقولہ قوی ہو گئی کا ہوئی اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین نو
نوشیروان ساسانی مین پیدا ہوے اور اللہ جل شانہ و جل جلالہ نے
آپ کو سلطنت ظاہری و باطنی عطا فرمائی اور ایران و شام وغیرہ پر آپکو مسلط
اور یہی خلافت قایم ہے اور قایم رہیگی اور دوسری کی قبضہ مین انشاء اللہ القدیر
تا قیام قیامت نہ پڑیگی اور یہی پتھر مبارک ہے کہ قدرت معبود برحق سے بغیر اوسکی کہ پہاڑ سے کو
ہاتھ سے کاٹی ظاہر ہوا اور پھر بڑھتے بڑھتے تمام روی زمین کو گھیر لیا والحمد للہ اور آنحضرت صلی
علیہ وسلم کی صحت مین شادون بین [illegible] ہے وہ پتھر بھی معمارون نے رد کیا کونے کا سر ہوا اور انکی
اسمعیا علیہ السلام کی کتاب کی اٹھائیسوین باب مین یہ ذکر ہے باوجود اسکے خدا و ند

یون فرمایا ہے کہ [illegible] میں ضیا [illegible] اور [illegible]

[illegible] دوسری بشارت [illegible]

کتاب دانیال علیہ السلام باب ۸ درس [illegible]

قدسی [illegible] قدسی کو جو کلام کرتا تھا پوچھا کہ [illegible]

اور [illegible] شرارت کی بابت کہ مقدس اور لشکر [illegible]

ہے [illegible] کہا کہ دو ہزار تین سو [illegible]

پاک کیا جائیگا ترجمہ فارسی سے مطبوعہ ۱۸۳۹ [illegible]

انکلم تو [illegible] مقدسی [illegible] مقدس بپرسد کہ این رویا [illegible]

ممالک بہ پایمال کردن مقدس و فوج [illegible] باشد [illegible]

بعدہ مقدس [illegible] ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۸۴۴ [illegible]

من القدیسین متکلما [illegible] قدیس [illegible]

وخطیئۃ الخراب [illegible]

والصباح [illegible]

بشارت کی مصداق [illegible] محمد بن [illegible] اور [illegible]

اقوال واہیہ انکا [illegible] نقل فرماتے ہیں [illegible]

قول مشہور [illegible]

[illegible] اور یہ بادشاہ [illegible] علیہ السلام کی [illegible]

مسلط ہوا اور وہ [illegible] تین سو [illegible]

ہی اسی قول کو اختیار کیا ہے لیکن [illegible]

[illegible] بحساب شمسی تقریباً ایام مذکورہ کی [illegible]

ہوتا تو [illegible]

کی پانچویں کتاب کے نویں باب میں اس امر کی تصریح کی ہے اور اسی وجہ سے مفسر بیبل اسحاق نیوٹن نے کہا ہے کہ اس خبر کا
مصداق انتیوکس کا حادثہ نہیں ہے اور اخبار آیندہ بیبل پر طامس نیوٹن کی ایک
تفسیر ہے اور ۱۸۰۳ء میں یہ تفسیر لندن میں چھپی ہے اور صفحہ ۱۳ اس تفسیر کی پہلی جلد میں اولا
مثل اسحاق نیوٹن کے اقوال و اپنے مفسرین کو نقل کر کر رد کیا ہے اور کہا ہے کہ
مصداق اسکا انتیوکس کا حادثہ نہیں ہو سکتا ہے چنانچہ یہ بات تامل سے ظاہر
ہوتی ہے پھر بگمان غالب کہا کہ سلاطین روم اور پوپ اس خبر کے مصداق ہیں
اوسنل جاری کیت نے بھی حوادث آتیہ مندرجہ بیبل پر ایک تفسیر ہے اور صفحے
دعوی کیا ہے کہ میں نے اس تفسیر کو بچاسی تفسیروں سے ملخص کیا ہے اور ۱۸۴۴ء میں یہ
تفسیر چھپی ہے پس اسنے اس خبر کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ہمیشہ سے مقرر کرنا مدت ابتداء
اس خبر کا علما کے نزدیک نہایت درجہ مشکل رہا ہے اور مختار اکثر مفسرین کا یہ ہے کہ زمانہ
مبداء اس خبر کا چار زمانوں میں سے ایک زمانہ ہے جسمیں چار فرمان سلاطین ایران کے
صادر ہوئے پہلا پانسو چھتیس برس پہلے میلاد مسیح سے اور اوسمیں قورش کا فرمان صادر ہوا دوسرا
پانسو اٹھارہ برس پہلے میلاد مسیح سے اور اوسمیں دارا کا فرمان صادر ہوا اور تیسرا چار سو اٹھاون
برس پہلے مسیح علیہ السلام کی میلاد سے اور اوسمیں ارتخشیر کا فرمان عزرا کو ساتویں سن جلوس میں
حاصل ہوا چوتھا چار سو چوالیس برس پہلے میلاد مسیح سے اور اوسمیں نحمیا کو ارتخشیر کا فرمان بیسویں سنہ
سن جلوس میں حاصل ہوا اور دو ہزار تین سو دن سے مراد برس ہیں اور باعتبار مبادی مذکورہ کے منتہی
اس خبر کا اس تفصیل پر ہوگا پہلے اعتبار پر ۱۷۶۴ء دوسرے اعتبار پر ۱۷۸۲ء تیسرے اعتبار پر ۱۸۴۲ء اور چوتھے
اعتبار پر ۱۸۵۶ء لیکن پہلی مدت اور دوسری مدت تو گذر گئی اور تیسری اور چوتھی باقی ہے اور میرے نزدیک چوتھی تیسری
قوی ہے اور وہ میرے نزدیک یقینی ہے اور بعض مفسروں کے نزدیک مبداء اس خبر کا خروج اسکندر رومی
کا ملک ایشیا پر ہے اور اس بعض کے قول کے موافق منتہی اس خبر کا سن انیس سو چھیاسٹھ میں آوے کلام
اس مفسر کا چند وجہ سے مردود ہے پہلے یہ کہ اوسنے کہا کہ اس خبر کی

مبدء کی تعیین مشکل ہی مردود ہی اسلئی کہ لا بد مبدء اوسکا خواب کی وقت سی ہوگا
نہ اون زمانون اور وقتون سی جو اوسکی بعد ہین ان اوقات سی اوسکی مبدا کو کیا علاقہ
اور کیا واسطہ اور نیز دو ہزار تین سو دن سی دو ہزار تین سو برس مراد لینی مین
اگر زبردستی نہین تو کیا ہی اسواسطی کہ دن برس کو نہین بولتی ہین اور بیبل مین
بہی جہان کہین بیان مدت مقصود ہی دن برس کی معنون مین نہین آیا ہی اور
اگر کسی اور موقع مین آیا بہی ہی تو مجاز ہوگا اور مجاز پر بغیر قرینہ کی حمل نہین ہوسکتا ہی اور
یہان کون سا اس امر کا قرینہ ہی کہ دن سی برس مراد ہی اور یہ دن متعارف مراد نہین
پس اسیطرح حمل صحیح نہین ہو سکتا ہی اور اسی لیئی جمہور مفسرین بیبل [illegible]
رکہا اور جو توجیہ کی اسکو اسحاق نیوٹن اور طامس نیوٹن اور اکثر متاخرین [illegible]
یہ تفسیر ہی رد کیا اور نیز اگر بالفرض ہم اعتراضات مذکورہ سی قطع نظر کرین تب ہی [illegible]
چارون احتمال اور چارون مبدا اسکی صحیح نہین ہین اسلئی کہ پہلا اور دوسرا [illegible] مبدء کا [illegible]
قول کی [illegible] زمانہ ہی مین ظاہر ہوگیا تہا چنانچہ خود [illegible] اس امر کا اقرار کیا ہی اور تیسرا [illegible]
بہی اب ظاہر ہوگیا اور یہی اوسکی زعم مین بہت قوی تہا بلکہ وہ اوسکی ساتہ [illegible]
اور ایسی ہی چوتہی مبدء کا کذب بہی ظاہر ہوگیا اور یہ بات ظاہر ہوگئی کہ اکثر متاخرین کی توجیہ
قدما کی توجیہ سی زیادہ نکمی ہی رہا پانچوان مبدء [illegible] قول اوسکی نزدیک ہی ضعیف ہی [illegible]
اعتراض ہی اس پر وارد ہوتی ہین پس اسلئی وہ ساقط الاعتبار ہی اور انشاء اللہ جو وقت [illegible]
جہوٹ کہل جائیگا اور [illegible] لف ١٨١٨ء مین مطابق [illegible] ہجری کی [illegible] مین اگر دعوی کیا
[illegible] ء مین عیسی علیہ السلام آسمان سی نزول فرمائین گی اور اس دعوی کی [illegible]
جہوٹ الہام کو سند گذرانتا اور اپنی خبر کی شرح مین کہتا تہا کہ مبدء اس خبر کا [illegible]
علیہ السلام کی وفات ہی اور دو ہزار تین سو دن [illegible] دو ہزار تین سو برس [illegible]
علیہ السلام کی وفات چار سو تین برس پہلی میلاد مسیح [illegible] جنکی چار [illegible] برس [illegible]

دو ہزار آٹھ سو سے گذر چکے تو ایک ہزار آٹھ سو سینتالیس برس گذر چکے ہیں اب پہلوں میں
کہتا ہوں کہ عیسی علیہ السلام اسی سال میں نزول فرماوینگے اوس سے بعضے علما بھی
اسلام کے مباحثہ بھی کیا اور کلام اوسکی بہت وجوہ سے مردود ہے مگر چونکہ جب بعد اسکا
ظاہر ہو گیا اور سنہ ۱۲۸۳ کو گذرے ہوئے سترہ برس گذر گئے اور اب اٹھائیس برس گذر گئے اور
عیسی علیہ السلام کے نزول کا پتا نہیں اسلئے ان وجوہ کا ذکر کرنیکی ضرورت نہیں اور شاید
پادری صاحب موصوف کو شراب کے نشے میں کوئی خیال بندھ گیا ہوگا اوسکو الہام سمجھ لیا اور
دانیال کے چودہویں باب کی تفسیر میں ہے کہ اس خبر کی مبدا کا مقرر کرنا پہلے اس سے کہ مصداق اوسکا
ظاہر ہو نہایت مشکل ہے اور بعد ظاہر ہونے مصداق کے مبدا و منتہی کی تعیین ہو جاویگی اور
یہ بات ایسی ہے کہ ہر شخص کو پیشین گوئی کرنے پر جرأت دلا رہی اسلئے کہ ہر فاسق و فاجر بھی اس بات پر
قادر ہے کہ اس قسم کی خبریں دیوے اور کہدے کہ تعیین مبدا و منتہی اس خبر کا وقت ظاہر ہونے اوسکے
مصداق کے ہو جاویگا اور انصاف یہ ہے کہ یہ لوگ معذور ہیں اور کلام اصل سے مقصد بھی اور
کسی نے خوب کہا ہے ع لن یصلح العطار ما افسد الدھر انتہی اقول جو کچھ استاد نے انکی تفسیر بابت
اقوال واہیہ کے رد میں فرمایا وہ بلاشبہ صواب ہے اور یہ توجیہیں سب غلط اور بے اصل ہیں اور مثل
الغریق یتعلق بکل حشیش اسجگہ ان مفسرین پر خوب صادق ہے لیکن کلام اصل سے صحیح
اور توجیہ اوسکی یہ ہے کہ دو ہزار تین سو دن سے دو ہزار تین سو برس مراد ہیں تاکہ مجاز ہو جاوے
اور یہ وارد ہو کہ مجاز بغیر قرینہ کے حمل نہیں ہو سکتا اور باوجود اس مجاز لینے کے یہ بھی کوئی
مبدا و منتہی صحیح نہیں اور نہ شبانہ روز مراد ہیں تاکہ وارد ہو کہ زمانہ مخبر یہ خبر سے کم ہے
اور بہ قرینہ حتی الصباح والمساء ترجمہ عربی کے لغو ہو جاوے یا ایام سے ایام شش ماہہ یعنی چھہ مہینے کے دن
مراد ہیں اور یہ دن آخر ایام اس عالم کے ہیں اور جانب شمال و جنوب میں ہوتے ہیں اور قرینہ اس مجاز
کے یہی قید حتی الصباح والمساء ہے جو ترجمہ عربی کی ہے اور اس خبر کا مبدا جیسا استاد نے فرمایا
وقت خواب کا ہے اور یہ خواب پانسو تریپن برس پہلے میلاد مسیح سے دانیال علیہ السلام نے دیکھا تھا

Marfat.com

[illegible] سے [illegible] ہزار [illegible] کے ساتھ گیارہ

[illegible] رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] علیہم السلام [illegible] پورا ہوگا [illegible] نام کو شہر

لگی [illegible] صحیح [illegible] کی [illegible] ہیں [illegible] علیہ السلام [illegible] بدالاسلام کو

لکھا ہے اور پچیس برس [illegible] اس [illegible] اکثر کے ساتھ

جمع [illegible] بشارت [illegible] شرک [illegible] کا

[illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہو

[illegible] بشارت [illegible] مبارک [illegible] جیسے

[illegible]

[illegible] بنیاد [illegible]

[illegible] اکبر [illegible]

[illegible]

[illegible] اسکا نام [illegible]

ایک ہجوم کی [illegible] لشکر کا سلسلہ [illegible] ملکوں [illegible] قوموں کی [illegible] جو فراہم ہو [illegible]

[illegible] افواج جنگی لشکر کی موجودات لیتا ہے [illegible] ملک سے آسمان [illegible]

ہاں خداوند اور اوسکے قہر کے ہتھیار تاکہ ساری مملکت کو برباد کریں [illegible] ملک کی

[illegible] کی بزرگی کی رونق ہے سدوم اور عمورہ کی مانند ہو جائیگا [illegible]

[illegible] آباد نہوگی اور پشت در پشت کوئی اوسمیں بسیگا [illegible] اپنا

[illegible] گلوں کو بٹھائینگے [illegible] جنگلی درندے وہاں [illegible]

[illegible] ہوئے ہونگے وہاں شترمرغ بسینگے اور [illegible] وہاں کودینگے اور [illegible]

مکانوں میں اور [illegible] رنگ محلوں میں چلائینگے اوسکا وقت [illegible] اور [illegible]

بہت دن ہونگے ایضاً باب ۱۴ ورس ۲۲ کیونکہ رب الافواج فرماتا ہے کہ مین اون
پر چڑہونگا اور مین بابل کا نام مٹا دونگا اور اونہین جو باقی ہین بیٹون اور پوتون سمیت کاٹ
ڈالونگا خداوند فرماتا ہے ۲۳ رب الافواج کہتا ہے مین اوسی خارپشت کی میراث اور پانی کی جہیلین
کردونگا اور مین اوسی فنا کی جہاڑو سے جہاڑ ڈالونگا ۲۴ رب الافواج قسم کہا کر فرماتا ہے
یقیناً جیسا مین نے چاہا ہے ویسا ہی ہو جایگا اور جیسا مین نے ارادہ کیا ہے ایسا ہی واقع ہوتا
یرمیاہ باب ۵۰ ورس ۱۸ اسلئے رب الافواج اسرائیل کا خدا یون کہتا ہے کہ دیکہہ مین بابل کے
بادشاہ اور اوسکی سرزمین کو سزا دونگا جس طرح مین نے اسور کے بادشاہ کو سزا دی ہے ۲۹
بلا کے اکٹہی کرو کہ بابل پر جاوین اے سارے کمان کشو ہر طرف سے اوسکے مقابل خیمہ لگاؤ ایسا کہ
بچنے کی جگہہ نہو اوسکے کام کے موافق اوسکو بدلا دو سب کچہ جو اوس نے کیا اوسی کے موافق کیونکہ وہ
خداوند اسرائیل کے خدا کے آگے بڑی شیخی کی ۳۰ اسلئے اوسکے جوان بازارون مین گر جائینگے
اور سارے جنگی مرد اوس دن کاٹ ڈالے جائینگے خداوند کہتا ہے ۳۹ اسلئے دشتی درندے
گیدڑون کے ساتہ وہان بسینگے اور شتر مرغ اوسمین بسیرا کرینگے اور وہ ابد تک پہر آباد نہوگی
پشت در پشت کوئی اوسمین سکونت نکریگا ۴۰ جسطرح خدا نے سدوم اور عمورہ اور اوسکے نواح کے
شہرون کو اولٹ دیا خداوند کہتا ہے اسیطرح کوئی آدمی وہان نہ بسیگا نہ آدمزاد اوسمین ٹکیگا
۴۱ دیکہہ ایک قوم ہان ایک بڑی گروہ اوتر سے آویگی اور بہتیرے بادشاہ زمین کے سرحدون سے
برپا کئے جاوینگے ۴۲ وے کمان اور نیزہ اونپر پکڑینگے وے کٹہر ہین اور رحم نکرینگے اونکی آواز
سمندر کے جوش کی مانند ہولناک ہے اور وے گہوڑون پر چڑہینگے اور جنگی مردون کی طرح
تیرے مقابل اے بابل کی بیٹی صف آرائی کرینگے ایضاً باب ۵۱ ورس ۳۶ اسلئے خداوند
یون کہتا ہے دیکہہ مین تیری حجت کو ثابت کرونگا اور تیرا انتقام لونگا اور اوسکے بحر کو سکہا دونگا اور
اوسکے سوتون کو خشک کرونگا ۳۷ اور بابل کہنڈر ہو جائیگا اور گیدڑون کا مقام اور حیرانی
اور سنسنی کا باعث ہوگا مشاہدات یوحنا باب ۱۸ بعد ان چیزون کے مین نے ایک فرشتے کو آسمان پر سے اوترتے ہوئے

Marfat.com

دیکہا جسی بڑا اختیار ملا اور زمین اوسکی جلال سی روشن ہوگئی ۲ اور اوس نی زور سی پکار کی
اونچی آواز سی کہا کہ بڑی بابل گر پڑی وہ دیوونکا گہر اور ہر ایک گندی روح کی چوکی
اور ہر ایک ناپاک اور مکروہ پرندیکا بسیرا ہوگئی ۲۰ ای اسمان اور ای مقدس رسولو
پیغمبرو اوس پر خوشی کرو کیونکہ خدا نی اوس سی تمہارا بدلا لیا ۲۱ پہر ایک زور آور فرشتی
نی ایک پتہر بڑی چکی کی پاٹ کی مانند اوٹہایا اور یہ کہتے ہوی سمندر مین پہینکا کہ بابل جو بڑا
شہر یون زور سی پہینکا جائیگا اور پہر کبہی پایا نہ جائیگا ۲۲ اور بربط نوازون اور
مطربون اور بانسلی بجانیوالون اور نرسنگا پہونکنیوالون کی آواز اس مین پہر نہ
سنی جائیگی اور کسی طرح کا پیشہ والا کوئی پیشہ کیون نہو تجہہ مین پہر پایا نہ جائیگا اور
چکی کی آواز تجہہ مین پہر نہ سنی جائیگی ۲۳ اور پہر تجہہ مین کبہی چراغ روشن نہ ہوگا
اور پہر تجہہ مین دلہا دلہن کی آواز کبہی نہ سنی جائیگی کیونکہ تیری سوداگر زمین کی
اشراف تہی اور تیری سوداگری سی زمین کی سب قومین گمراہ ہوگئین ۲۴ اور نبیون
اور مقدس لوگون کا اور جتنی زمین پر قتل کئی گئی اونکا لہو اسمین پایا گیا باب ۱۹ ا
اون چیزون کی بعد مین نی آسمان پر بہت لوگون کی بڑی آواز یہ کہتی ہوئی سنی
ہللویاہ نجات اور جلال اور عزت اور قدرت خداوند ہمارے خدا کی ہین ۲ کیونکہ اوسکی حکم
راست اور برحق ہین اسلیئی کہ اوسنی اس بڑی کسبی کی جسنی اپنی زناکاری سی زمین کو خراب کیا
کی اور اپنی بندون کی لہو کا بدلا اوسکی ہاتہہ سی لیا الخ باب ۱۶ ورس ۱۷ پہر
ساتوین فرشتی نی اپنا پیالہ ہوا مین اونڈیلا تب آسمان کی ہیکل کی تخت کی طرف سی ایک بڑی
آواز یہ کہتی ہوئی نکلی کہ ہو چکا ۱۸ تب آوازین اور گرجین اور بجلیان ہوئین اور بڑا بہونچال
آیا ایسا کہ جب سی آدمی زمین پر ہین ایسا بڑا اور سخت بہونچال کبہین نہ سنا تہا ۱۹ اور وہ
بڑا شہر تین ٹکڑی ہوگیا اور قومونکی شہر گر گئی اور بڑی بابل خدا کی حضور یاد آئی تاکہ اوسی
شدت قہر کی می کا پیالہ دیوی ۲۰ تب ہر ایک ٹاپو ٹلکی غائب ہوگیا اور پہاڑ کہین پائی نہ گئی

Marfat.com

پرستے اموں پرمن میں کہ اولی گری اور اولیوں کی آفت آئی آمیوں نے خدا پر کفر لگایا کیونکہ اسکا دیوتا
ہی سخت آفت تھی اور جو موافق و مطابق پیشین گوئی انبیاء سابق کے روز پیدایش محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایوان کسریٰ ہلا اور چودہ کنگرے اوسکے زمین پر گر پڑے اور تالاب ساوہ جو ایک بہت بڑا تالاب تہا خشک
ہوگیا اور وادی سماوہ کہ ہزار برس سے خشک تہی جاری ہوگئی اور آتشکدہ فارس کہ ہزار برس کے بعد فقط
سرد ہوگیا اور نوشیروان نے چند خواب بھی اسکے بیچ میں دیکھے اون خوابوں میں ایک کی تعبیر بزرجمہر سے پوچھی جسکا ذکر شاہنامہ فردوسی میں ہے

خواب دیدن نوشیروان وگذاشتن بزرجمہر از پیدایش محمد صلی اللہ علیہ وسلم

درین سال یکشب ببالش کنان　　بخواب اندرون شد بستان کنان　　چنان دید روشن روان بخواب
که در شب برآمد یکی آفتاب　　چهل پایه نردبان از برش　　که میرفت تا اوج کیوان سرش
برآمد برآن نردبان از حجاز　　خرامان خرامان بکشی و ناز　　جهان شد ز قاف تا قاف پر نور گرد
بهر جا که بُد ماتمے سور کرد　　در آفاق هر جا که نزدیک بُد　　نه بُد کان نه از فر او یافت نور
بهر جا که بُد او بنزدیک راند　　جز ایوان کسری که تاریک ماند　　بحسرت از آنکه از خواب جست نیم شب
بکس بر ازین کار نگشاد لب　　چو برقع بر افگند از چهر مهر　　بخواندش بر خویش بوزرجمهر
بدانا شهنشاه اندر نهفت　　ز خوابی که او دیده بد بازگفت　　چو بشنید بوزرجمهر این سخن
نگه کرد آن خواب تا از بن　　چنین گفت که ای خسرو کامران　　همانا که رازیست اندر نهان
بدو گفت خسرو که بر گوی راست　　کز اندیشه گشتم ز تن جان بکاست　　ازین پس چنین گفت بوزرجمهر
که ای رهبری تو برتر از ماه و مهر　　نگه کردم این خواب را سربسر　　تو اندر جوابش شگفتی نگر

تعبیر کردن بوزرجمهر خواب نوشیروان را

ازین روز تا چهل و سال بیش　　نهد مردی از تازیان پای پیش　　که در پیش گیرد ره راستی
بپیچد ز هر گونه کاستی　　بهم بر زند دین زردشت را　　همه چون نماید سر انگشت را
بدو نیمه گردد ز انگشت او　　بگوشش نه بیند کسی پشت او　　جهود و مسیح نماند بجای
بر آرد همه دین پیشین ز پای　　به تخت چهل پایه بر آید بلند　　دهد مرجهان را بگفتار پند

Marfat.com

چو مجلس در ان سرای سپنج | ازو باز ماند بگفتار گنج
پس از وی ز تو یک نشر بود | گر بابل و کوس و تمبر بود
بتخت اندر آرد مر او را نجاب | زگردان کند هم جهان جایگاه
ز نقش پرستنده فی آفتاب | نه تخت گردان در آید بخواب
چو بشنید کسری ز بوزرجمهر | از ایشان بگردیدش از رنگ چهر
چنان شد کز آتش گه سیاه پر | یک آواز آمد چنان پر لرس
بر آمد همی شاه را دل ز جای | ندانست آن کار را سر ز پای
جوان بود دانا هم اندر زبان | چنین گفت کای شاه نوشیروان
چنین بلک که بود اونت او گزاد | که آنماه پیکر ز مادر نزاد
همین بود کامد سوی او چو گرد | که آواز گست این بار گشت سرد
همه گفت بوزرجمهر گردان | کزین کار شاها چه باشی نوان
همان این شاه دیر زیست | بمرد و برد جهانی گریست

سوده زر جهان همه از ترکستان | خبر ایوان شه کاخ [illegible]
سپاهی تبار ز برد از جهان | اگر چه [illegible] سلیح جهان
بگفت همه سم حشر و [illegible] | شود چاکدان [illegible] لشکر
نکتا سیا پاسخ او گفته بود | از این [illegible]
همه روز باد برد عجم بود و جفت سال | [illegible]
که گفتی جهان سر بگردید است | [illegible]
به بوزرجمهر آنگه آواز کرد | [illegible]
بخواب اندر [illegible] | [illegible]
سواری رسید [illegible] | [illegible]
ازین کار دل تنگ شد شاه را | [illegible]
زبان [illegible] جهان گنج [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

بر رفت و بهار [illegible]
تو ای یادگار [illegible]

اور ایک اور یہہ خواب دیکھا کہ اونٹ [illegible]
کو دجلے سے اوتر کر شہرون مین پھیل گئے [illegible]
کے معبد واسطے تحقیق حال کے گیا [illegible]
کاہن کی پاس جانا نظر اس زن مین پڑ کیتا [illegible]
سطیح سکرات موت مین تہا لیس قاصد فی اوا [illegible]
وہ بولا اور اوسنی ہی بابل کی خرابی کا ذکر کیا [illegible]
وادی السماوہ وغاضت بحیرہ ساوہ وخمدت نیران فا [illegible]

Marfat.com

یعنے جسوقت تلاوت قران شریف کی ہونی لگی اور مبعوث ہوئے وہ صاحب عصا اور جاری ہو جاوے وادی سماوہ اور خشک ہوجاوی بحیرہ ساوہ اور بجہہ جاوی آگ فارس کی نہ رہی گا بابل فارسیون کا مقام اور شام سطیح کا خوابگاہ اور یہہ کلمات کہکر جان بجان آفرین سپرد کیے پس اب واضح ہو کہ یہ سب بشارات ہوئی ہیں اور اوس خرابی بابل کی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین ہوئی ہی خبر ہی اور اس دعوی کی چند شاہد ہین پہلا شاہد یہہ ہی کہ اولاً داود علیہ السلام نے میلاد مسیح علیہ السلام سی ہزار برس پہلی خبر دی کہ بابل خراب ہوگا اور اوسکی مخرب کو مبارک فرمایا اور پہر حضرت یسعیاہ علیہ السلام نے قریب اٹھہ سو برس کی پہلی میلاد مسیح سے خبر دی اور فرمایا کہ بابل خراب ہوگا اور مانند سدوم اور عمورہ کی یعنے قری قوم لوط کی ہوجایگا اور پہر کبہی آباد نہوگا اور پشت در پشت کوئی اسمین نہ بسیگا اور ہرگز عرب لوگ وہان خیمی ایستادہ نکرینگی اور پہر قریب پانسو برس کی پہلی میلاد مسیح سی یرمیاہ علیہ السلام نے خبر دی کہ بابل خراب ہوگا اور پشت در پشت کوئی اسمین نہ بسیگا اور وہ مانند سدوم و عمورہ کے ہوجاویگا اور پہر بعد عیسی علیہ السلام کے یوحنا اونکی حواری نے اپنی مکاشفہ سے بیان کیا کہ بابل سی بلاشبہہ خون انبیا اور رسولوں کا لیا جاویگا اور وہ ہمیشہ کو ویران رہیگا اور پہر سطیح نی وقت ولادت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر دی کہ بابل خراب ہوگا پس ان خبرون کے مطالعہ سی معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت تک وہ خرابی بابل کی حسب حیثیت پر انبیاء کرام نی بیان کی تہی نہین ہوئی اور اب ہوگی وہو المطلوب چنانچہ زمانہ خلیفہ ثانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین سولہوین سنہ ہجری مین بابل اسطرح ہاتہہ سے دولت کے برگزیدہ سی خراب ہوا اور پہر آجتک آباد نہوا اور نہ انشاء اللہ تا قیام قیامت آباد ہوگا والحمد للہ اور یہہ بشارت اس سبب سی کہ حضرت داود علیہ السلام نے مخرب بابل کو مبارک فرمایا ہی دلیل حقیقت رسالت و خلافت ہی والحمد للہ دوسرا شاہد یہہ ہی کہ داود

علیہ السلام نے مخرب بابل مبارک کو فرمایا اور لفظ بابل کی مخربون مین سے حضرت عمر کے سوا اور کسی پر صادق نہین اسکتا تیسرا شاہد یہہ ہے کہ یسعیاہ علیہ السلام نے جو بشارت ہمارے نبی واحمد کی راکب الحمار وراکب الجمل کے ساتھ دی ہی اور جسکی اوس بشارت کا نام بشارت جملیہ رکہا ہی اور اوس بشارت مین راکب الحمار سے سیدنا عیسی علیہ السلام کی ذات پاک کی طرف اشارہ کیا ہی اور راکب الجمل ہو سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمایا ہی اوسمین ہے کہ ایک نے اون دو سوارون سی کہا کہ بابل گر پڑا گر پڑا اور اوسکے تمام بت ریزہ ریزہ ہوئے پس اس خبر کی سیاق اور ذکر بت شکنی سے مفہوم ہوتا ہی کہ یہہ اوس خرابی کا ذکر ہی جسکو ایسی ہی لوگ انجام دین بلکہ زمانہ احد الراکبین المبارکین کا ذکر ہے اور عیسی علیہ السلام تو سزا و جزا کی لئی آئی ہی نہین تہی اور اونکی حواریون نے جہاد بہی نہین کیا پس اسلئے وہ احتمال اوٹہہ گیا اور احتمال ثانی یعنی وہ کہ یہہ خبر خرابی بابل زمانہ محمد یکہ ہو قائم ہو گیا وہو المطلوب چوتہا شاہد یہہ ہی کہ اس بشارت مین یرمیاہ علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ شمالی قوم اوتر سی آویگی اور وہ اوسی خراب کریگی اور کتاب پیدایش سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لقب اسماعیل علیہ السلام کی بعض اولاد مکرم معظم کا ہی ایسلئی کہ اوسمین اونکی نسبت فرمایا ہی کہ مین اوسی بڑی قوم بناونگا پس اس وجہ سی لابدی کہ یرمیاہ علیہ السلام کی کلام کی یہہ معنی ہون کہ اسماعیل ذبیح اللہ کی بعض اولاد جستہ للہ لحکمہ ان بابلیون کو فتح کریگی پس اب دیکھو کہ کس اولاد سی آپ کی یہہ امر ہوا اور کسنی اللہ عزوجل کی اسکام کا انجام دیا سوای صحابہ کی اور کسی کو نہین پاوگے پس اونہین کی یہ خبر ہے وہو المطلوب

پانچوان شاہد یہ ہے کہ یوحنا حواری عیسی علیہ السلام نے جنکو آپ رسول کہتی ہین مشاہدہ مین دونون قصون یعنی خرابی بابل و رجم اصحاب فیل کو ایک دفعہ مین عالم غیب سی دیکہا اور اس سے یون معلوم ہوتا ہی کہ عالم

Marfat.com

ظہور مین بہی یہہ قریب قریب ہونگی اور یہہ تو سب جانتے ہی ہین کہ قصہ جمل اصحاب
فیل کا زمانہ حمل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوا پس دوسرے قصہ کا یعنی خرابی
بابل جسکے حواری مسیح نے خبر دی ہو اسی زمانہ کے آس پاس مین ظہور ہونا چاہیے چنانچہ زمانہ
خلافت نبوت مین اسکا ظہور ہوا اور بابل جس حیثیت سے کہ یوحنا حواری نے خبر دی
تہی خراب ہوا والحمد للہ چھٹا شاہد یہہ ہے کہ یسعیاہ علیہ السلام نے فرمایا وہان
اعراب لوگ خیمے استادہ نکرینگے اس جملہ مین اشارہ اوس قصہ کی طرف کیا گیا جو
صفین مین واقع ہوا اور وہ یہہ تہا کہ جب وہان لشکر امیر المومنین سیدنا علی ابن ابیطالب
کرم اللہ وجہہ پہونچا آپ نے حکم فرمایا کہ تم یہان خیمے تیار نکرو اسلیے کہ اسجگہہ پر قہر الہی نازل
ہوا ہی اور اس سے بہی حقیقت خلافت سیدنا علی ابن ابی طالب رض اور جو قصہ صفین ثابت
ہوتی ہی والحمد للہ اور اب یہہ کہنا کہ وہ بابل یہہ بابل فرس نہین ہی بلکہ کوئی اور ہی جو ابہی
خراب نہین ہوا ہی بہت دہرمی اور بے انصافی کی کیا ہی پہلی یہہ کہ کوئی بڑی بابل سوای
اس بابل کے جسکا چاہ مشہور ہی سننے مین نہین آیا دوسری یہہ کہ ایسی بابل جسمین انبیا و رسل
کرام کا خون ہوا ہو سوا اسکی اور نہین معلوم ہوتا ہے تیسری یہہ کہ خرابی بابل کی بشارت
جابجا مین مسیح علیہ السلام نے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی اور اسکی
بیت شکنی کا حکم فرمایا اور حضرت مسیح علیہ السلام تو خبر و بشارت کے لیے آئی ہی تہے
لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس کام کے لیے آئے تہے اور سیاق عبارت سے بہی
معلوم ہوتا ہے گویا کہ یہہ فرماتی ہین کہ ہم اس کام کو انجام دلوینگے اور پہر زمانہ خلافت نبوت
مین بہی وہ خراب نہو جائے تعجب ہی - چوتہی یہہ کہ سطیح نے اپنی حالت جان کندنی مین
بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ خرابی بشام و بابل کی خبر دی . اور
ملک شام تو خراب ہوا اور قتل ہوا اور وہ اوسکی خبر صادق نکلی پہر بابل کیسے اس زمانہ
مین خراب نہوتا اسلیے کہ سب ایک دفعہ ہونیکی خبرین دیہی اور سب سچی نکلین تو ایک جو

موافق وحی انبیاء کرام ہی تو وہ کیسی جھوٹی ہو سوال پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ساتھ بابل کی خرابی کیون شروط ہوئی جواب خرابی بابل کی جس حیثیت سے کہ
خبرون مین مذکور ہی گویا کہ شعبہ خرابی قیامت سی تھی پس اوس زمانہ مین کہ جو نمونہ قیامت
ہوا اور قریب قیامت ہونی چاہیے اور وہ زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہی اسلیے کہ آپ سزا دہندہ اکابر لیے تھے اور آپ مظہر اتم صفات الٰہی کے ہین اور اونکا زمانہ نمونہ
قیامت تھا کہ جس کسی نے آپکے آبا و اجداد و برادران کو تکلیف دی تھی اوسکا بدلا
آپ کے زمانہ مین اوسی لیا گیا اور بابل بھی منجملہ اونہین شہرون کے تھا [illegible] اور آنحضرت
ابراہیم علیہ السلام آگ مین وہین ڈالی گئے تھے اور بھی اسرائیل وہان [illegible]
اور بیت المقدس سے اونہین لوگون نے خراب کیا تھا کیس لیے آپکے زمانہ [illegible]
بابل کی موقوف و منحصر تھی اور آپ کے زمانہ مین ہی ہوئی والحمد للہ اور واقدی نے فتوح
عراق مین شہر بہرشیر کے بیان مین ہی کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور جب کہ پہونچی سعد مومن
کوثا مین تو اوتری اوس مکان مین کہ قید کیا تھا وہان ابراہیم علیہ السلام کو سو نماز پڑھی
اوسمین اور حمد کی اللہ کی اور درود بھیجا آنحضرت پر اور پڑھا وتلک الایام نداولہا بین
الناس ولیعلم اللہ الذین آمنوا ویتخذ منکم شہداء واللہ لا یحب الظالمین انتہی ترجمہ اور یہہ
دن بدلتے لاتے ہین ہم لوگون مین اور اسواسطے کہ معلوم کرے اللہ جسکو ایمان ہے اور کرے
بعضی تم مین شہید اور اللہ نہین چاہتا ناحق والونکو جو لکھی البشارت [illegible]
۷ ورس ۷ لیکن خداوند ابد تک تخت نشین ہی و اوسنے عدالت کے لیے اپنی مسند تیار کی ہے
۸ اور وہ صداقت سے جہان کا انصاف کریگا اور راستی سے قومونکی عدالت کریگا
۱۹ اوٹھہ ای خداوند کہ انسان غالب نہووے قومون کی عدالت تیرے حضور کیجاوے
۲۰ ای خداوند اونکو ڈرا کہ قومین اپنی تئین بشر ہی جانین [illegible]
اپنی مسند تیار [illegible]

کی لیے تیار کرنا۔ بیان روز قیامت نہین ہوسکتا اسلیے کہ ڈرانا اور بشارت دینا اس
دنیا مین ہی نہ آخرت مین اور اس دنیا مین وہ زمانہ جسمین ڈرانا اس امر سے ہوا کہ تثلیث
اوٹھہ جاے اور توحید قائم ہوجاے وہ زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہین اسلیے تعیین
آپ کی زمانہ کی اس بشارت تذہیب سی ہوگئی والحمد للہ پانچوین بشارات بشارت
قدیم الایامیہ صحیفہ دانیال باب ۷ شاہ بیلشفر کی پہلی سال دانیال نے اپنے بستر پر
ایک خواب اور اپنی سر کی رویتین دیکھین جب وسنی اوس خواب کو لکہا اور اوسکا اجمال
مفصل بیانکیا (۲) دانیال بولا اور کہا کہ مین رات کو ایک رویا دیکھی اور کیا دیکھتا ہون
کہ آسمان کی چار ہوائین بڑی سمندر پر باہم زور سے چلین (۳) اور سمندر سے چار بڑے
حیوان جو ایک دوسری سے متفرق تہی نکلے (۴) پہلا شیر ببر کی مانند تہا اور عقاب
کی سے پنکہ رکہتا تہا اور مین دیکہتا رہا جب تک کہ کرسیان رکہی گئین اور قدیم الایام
بیٹھہ گیا اور آدمی کیطرح پانون پر کہڑا کیا گیا اور انسان کا دل اوسے دیا گیا (۵) اور
کیا دیکہتا ہون کہ ایک دوسرا حیوان ریچھ کی مانند تہا اور وہ ایکطرف سے ہاکہڑا ہوا
اور اسکی منہ مین اوسکے دانتون کی درمیان تین پسلیان تہین اور اونہون نے اوسے
کہا کہ اوٹھہ اور بہت گوشت کہا (۶) بعد اسکی مین نے نظر کی اور کیا دیکہتا ہون کہ ایک اور
حیوان تیندوے کی مانند اوٹہا جسکی پیٹھہ پر پرندی کیسی چار پر تہے اور اوس حیوان کے چار سر تہے
اور سلطنت اوسی دیگئی (۷) اوسکی پیچھی مین رات کی رویتون کی دیکہا اور کیا دیکہتا
ہون کہ چوتہا حیوان ہولناک اور ہیبتناک اور نہایت زبردست اور اوسکے دانت
لوہی کی تہی اور بڑی بڑی تہی اور وہ نگل جاتا اور ٹکڑی ٹکڑی کردیتا اور بچی کو اپنی پانون سے
لتاڑتا تہا اور یہہ اون سب حیوانون سے جو اوسکی آگی تہی متفرق تہا اور اوسکو دس
سینگ تہی (۸) مینے اون سینگون پر غور سے نظر کی اور کیا دیکہتا ہون کہ اونکے بیچ مین
سے ایک اور چہوٹا سا سینگ نکلا جسکے آگی پہلی تین سینگ جڑ سے اوکہاڑے گئے اور

Marfat.com

کیا دیکھتا ہون کہ اوس سینگ مین آنکھین تہین انسان کی آنکھون کے مانند اور ایک منہ
تہا جو بڑی بڑی باتین بول رہا ہے ۹ مین دیکھتا رہا یہان تک کہ کرسیان رکہی گئین
اور قدیم الایام بیٹھ گیا اوسکا لباس برف سا سفید تہا اوسکے سر کا بال صاف پشم
اونکے مانند اوسکا تخت آگ کی شعلہ کی مانند تہا اوسکے پہئے آگ کے مثل تہے ۱۰ ایک
آتشی سیلاب بہہ رہا جو اوسکے آگے سے نکلا تہا ہزارون ہزار اوسکے خدمت مین حاضر تہے
اور لاکھون لاکھہ اوسکے آگے کہڑے تہے عدالت ہو رہی تہی کتابین کہلی ہوئی تہین ۱۱ مینے
دیکھا یہانتک کہ اوس سینگ کی آواز کے سبب جو بڑی گھمنڈ کی باتین بولتا رہا ہان مین
یہان تک دیکھتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور اوسکا بدن ہلاک کیا گیا اور شعلہ زن آگ مین
ڈالا گیا ۱۲ اور باقی حیوانون کے سلطنت بہی اون سے لی گئی پر اونکی زندگی قایم رہی
ایک مدت اور ایک ساعت تک ۱۳ مین نے رات کی رویتون کے وسیلے دیکھا اور
کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کے بادلون کے ساتھہ آیا اور قدیم الایام
تک پہونچا وے اوسے اوسکے آگے لائے ۱۴ اور تسلط اور حشمت اور سلطنت اوسکو دی
گئی کہ سب قومین اور مختلف زبان بولنے والی اوسکی خدمت گذاری کرین اوسکی سلطنت
ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ رہیگی اور اوسکی مملکت ایسی جو زایل نہ ہوگی ۱۵ مجھہ دانیال
کی روح میرے بدن مین ملول ہوئی اور میرے سر کی رویتون نے مجھے گہبرا دیا ۱۶ مین اونمین
سے جو نزدیک کہڑے تہے ایک شخص کنے پاس گیا اور اوس سے اون ساری باتون کی حقیقت
پوچہی اوسنے مجہسے کہا اور ساری حقیقت مجہے بتلائی ۱۷ یہ چار بڑے حیوان چار بادشاہ
ہین جو زمین پر برپا ہونگے ۱۸ لیکن حق تعالی کے مقدس لوگ سلطنت لے لینگے
اور ابد تک ہان ابد الاباد تک اس سلطنت کے مالک رہینگے ۱۹ تب مینے چاہا کہ چوتہے حیوان
کی حقیقت جانون جو اون سبہون سے متفرق تہا کہ نہایت ہیبت ناک تہا جسکے دانت لوہے
کے اور ناخن پیتل کے تہے جو کہاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور بچے ہوے کو اپنے پانون سے لتاڑتا تہا

Marfat.com

بڑا۔ اور دس سینگوں کی جو اوسکے سر پر ہے اور اوس ایک کی جو نکلا اور جس کے آگے تین
گر گئے ہاں اوس سینگ کی جسکی آنکھیں تہین اور ایک موہنہ جو بڑی گھمنڈ کی باتین بولتا
تھا اوسکا چہرہ اوسکے ساتھیوں کی نسبت زیادہ رعبدار تھا ۲۱ مین نے دیکھا کہ وہی سینگ
مقدسوں سے جنگ کرتا تھا اور اون پر غالب ہوتا رہا ۲۲ جب تک کہ قدیم الایام آیا اور حق تعالی
کے مقدسوں کا انصاف کیا گیا اور وقت آپہونچا کہ مقدس لوگ سلطنت کے مالک ہوویں
۲۳ وہ یوں بولا کہ چوتھا حیوان چوتھی سلطنت ہے جو دنیا مین ہوگی اور ساری سلطنتوں سے
متفرق ہوگی اور ساری زمین کو نگلیگی اور اوسے لتاڑیگی اور اوسے ٹکڑے ٹکڑے کریگی ۲۴ اور
یہ دس سینگ جو ہین سو دس بادشاہ ہین جو اس سلطنت مین اوٹھینگے اور انکے بعد ایک اور اٹھیگا اور وہ پہلوں سے متفرق
ہوگا اور تین شاہون پر غالب آئیگا ۲۵ اور وہ حق تعالی کی مخالفت مین باتین کریگا اور حق تعالی کے مقدسونکو تصدیعہ دیگا
اور چاہیگا کہ وقتوں اور شریعتوں کو بدل ڈالے اور وے اوسکے قبضے مین دی جاوینگی
یہانتک کہ ایک مدت اور مدتین اور آدہی مدت گذر جائیگی ۲۶ پر عدالت بیٹھیگی اور وے
اوسکی سلطنت اوس سے لے لینگے کہ اوسے ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کرین ۲۷
اور تمام آسمان کے تلے کی ساری مملکتین اوسکی بندگی کرینگی اور فرمانبردار ہووینگے
بسم اللہ الرحمن الرحیم و بہ نستعین تنبیہ کلمے ہین ۱۷ ورس، ایسے بڑے چار حیوان
چار بادشاہ ہین جو زمین مین برپا ہونگے لیکن حق تعالی کے مقدس لوگ سلطنت لے لینگے ورس ۲۳
وہ یوں بولا کہ چوتھا حیوان چوتھی سلطنت ہے جو دنیا مین ہوگی الخ پس اس
تفسیر فرشتہ معصوم سے چاروں حیوان شیر ریچھ تیندوا اور ایک حیوان ہیبتناک غیر
مسمی چار سلطنتین معلوم ہوئین اور چوتھی حیوان غیر مسمی کے دس سینگ دس بادشاہ اولو العزم
جسکو کلام نبوی مین بیان فرمایا معلوم ہوئے اور گیارہوان سینگ بہی اسی سلطنت کا ایک
بادشاہ نکلا اور تین اوسکے درمیان کو رہ گئے بہی تین بادشاہ نکلے مگر یہ سینگ اونکو اکہاڑ ڈالیگا
اور یہ سینگ یعنی بادشاہ باتین کبہو غرور کی بولے گا اور مقدسوں سے جنگ کریگا مضمون

Marfat.com

تعبیر معصوم یہہ ہے اور پہر فرشتہ معصوم کی بیان سے معلوم ہوا کہ اس سینگ کی تعبیر ایک
مدت اور [illegible] ایک ہی مدت تو یہ سلطنت اور رہیگی اور پہر مقدس لوگ اوسکی
سلطنت کی مالک ہو جاینگے تب اپنے قول التفسیر و تطبیق تعبیر معصوم کہنا [illegible]
ہو کہ جو اپنے بین [illegible] مین دیکہی گئی جس زمانہ مین بنی اسرائیل ویران [illegible] کتاب
دانیال مین شروع سے اسکا بیان ہے اور شروع البشارت [illegible] شاہ بابل [illegible] عمر کی
پہلی سال مین موجود ہے پس زمین [illegible] اس تعبیر مین وہی [illegible] اور [illegible] کی سلطنت
کا یہ حال ہے اور بیان ان سلطنتونکا یہہ ہے سلطنت اول بخت نصر کی ہے جسکے یہہ سال حکومت مین
یہ خواب دیکہی گئی اور بادشاہ بسبب بے ادبی ظروف بیت المقدس کے قتل ہوا اور ماد [illegible] کی
سلطنت شروع ہوئی اور بشارت دانیلیہ [illegible] مین بیان اسکا گذر گیا دوسری
سلطنت مادیون کی ہے اور [illegible] داراماوی ہے اوسکا شروع ہے اور پہر تیسری سلطنت
کیانیونکی ہے اور شروع اس سلطنت کا پانسو تیس برس پیشتر میلاد مسیح کے ہوا اور [illegible]
بادشاہ اس سلطنت کا کورس ہے اور چوتہی سلطنت ساسانیون کی ہے اور پہلا بادشاہ
اس سلطنت کا اردشیر بابکان ہے اور نوشیروان تک جنکی سلطنت [illegible] پانسو برس سے
زیادہ رہی ہے اور ظلمہ اوٹہینگے اور نیز صادق آوے اس سلطنت مین دس بادشاہ ہوئے
اردشیر بابکان ۱۴ سال شاپور بن اردشیر ۳۰ سال بہرام بن بہرام [illegible] بہرام بن بہرام ۱۳ سال
شاپور بن ہرمز ۷ سال بہرام بن شاپور اول ۱۴ سال یزدگرد ۳۰ سال بہرام گور
۲۳ سال یزدگرد ثانی ۱۸ سال قباد ۴۳ سال نوشیروان ۴۸ سال اس بیان سے
اون دس سلاطین کا حال فرشتہ معصوم نے بیان فرمایا تہا کہ دس سینگ یعنی دس بادشاہ ہو [illegible]
ہو گیا اور پہر گیارہوین سر فرازی بادشاہ اس سلطنت کا خسرو پرویز ہے اور خسرو پرویز نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمانکے سامنے بے ادبی پیش آیا اور نامہ مبارک کو چاک کر کے اپنی سلطنت کا فرمان چاک کرایا اور [illegible]
حاکم یمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قید مین باندہ لانے کا حکم دیا تہا اور بیان اسکا یہ ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]

Marfat.com

من جملہ فرامین محمدی سلاطین کو لکھی اور دعوت دی تہا انمین کی مجملہ اونکی ایک نامہ بنام اس
بدنصیب نالی کسری تحریر فرمایا جسکا ترجمہ یہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ سی
بجانب کسری بزرگ فارس کے سلام اوس شخص پہ جو اتباع راہ راست کرے اور اللہ تعالی
کی طرف پہرے اور گواہی دے اس بات کی کہ خدا ایک ہی اور محمد اوسکی بندہ اور رسول
ہین مین تجہی اسلام کی طرف بلاتا ہون تحقیق مین اللہ کا رسول ہون تمام آدمیون کی طرف
تا ڈراون اور الزام حجت کرون کافرون پر مسلمان ہو تاکہ تو سلامت رہے اور اگر انکار اور سرکشی
کرایگا تو بہ تحقیق مجوسیون کا وبال تیرے اوپر ہوگا پس بمجرد شرف نزول نامہ گرامی وعز حصول مطالعہ
نامہ نامی شیطان لعین آگ بگولا ہوگیا اور تکبر کی باتین بولا اور کہا کہ محمد باوجود میری رعیت
ہونیکی ایسا لکھین اور اپنا نام میری نام سی اوپر لکھین اعوذ باللہ من الجہل المرکب اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہی نہ پوچھی بلکہ جواب بہی نہ لکھا اور گرامی نامہ چاک کر دیا اور آپ نے
لکھا پہنچے مزق کتابی مزق اللہ ملکہ یعنی میرا نامہ چاک کیا اللہ اوسکی سلطنت کو چاک کرے
بلکہ اوسکی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور بعد ازان اوس بدبخت ازلی و شقی لم یزلی نے باذان کو
جو اوسکی طرف سی حاکم یمن تہی لکھا کہ سنا گیا کہ کوئی شخص عرب مین دعوی پیغمبری کرتا ہی لازم
ہی کہ بواسطہ چند اشخاص معتمد کی اسطرف روانہ کرو باذان نے موافق اوسکی حکم کے بابویہ اور خرخرہ
کو خدمت نبوی مین تحقیق حال کی لئے بہیجا اور خدمت بابرکت مین لکھا کہ ان دونون کے
ساتہ کسری کے پاس جانا چاہیے پس وہ اول طائف مین آئے اور پہر مدینہ منورہ مین خدمت
نبوی مین حاضر ہوئے اور سبب حضوری بیان کیا آپ نے اونکی شوخی تکلفی سے تبسم فرماکر
اول دعوت اسلام کی اور پہر فرمایا کل اسکا جواب ملیگا بروز آیندہ آپ نے فرمایا کہ باذان
کو خبر دو کہ میری پروردگار نے آج کی رات بیچ شیرویہ سے خسرو پرویز کو مروا ڈالا اور
شیرویہ نے خسرو پرویز کا شکم چاک کر دیا اور باذان کو بوساطت اونہین رسولان کسری
دعوت اسلام کی اور خوشخبری شیوع اسلام کی ملک فارس مین دی اور بصورت اسلام

Marfat.com

باذان کو حاکم یمن مقرر فرمایا چنانچہ باذان بعد تصدیق خبر قتل خسرو پرویز اور
لکھنے شیرویہ کی اون کو کہ نبی عربی بات سے کچھ تعرض نکرے مع جملہ نواحقان مسلمان ہوے
پس نقل اس قصہ سے تصدیق درس ۲۵ کلام معصوم اور وہ حق تعالی کی مخالفت
مین باتین کریگا کہ اور چاہیگا کہ وقتون اور شریعتون کو بدل ڈالے ہو گئی اوس سے زیادہ ما
اور کیا ہے ایسا ہو گا کہ صاحب شریعت سے بھی مواخذہ کرنیکا ارادہ کیا اور نیز قتل خسرو پرویز
سے تصدیق درس ۱۱ مین دیکہا یہانتک کہ اوس سینگ کی اونکی سبب جو بڑی گھمنڈ
کی باتین بولتا تہا مین یہانتک دیکہتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور اوسکا بدن ہلاک
کیا گیا اور شعلہ زن آگ مین ڈالا گیا ہو گئی اور یہہ درس خسرو پرویز کے جیتے ہونیکی بھی خبر دیتی ہے اور
خسرو پرویز تہی تین بادشاہون پر غالب ہوا اول ہرمز پدر کہ اوس سے سلطنت لے لی
دوسری بہرام چوبینہ پر جو بادشاہ ہو گیا تہا تیسری گستہم پر اور وہ بھی گویا کہ بادشاہ ہی تہا
اور کلام ملک معصوم مین ہے وے اوسکے قبضہ مین دیجاوینگی یہانتک کہ ایک مدت اور
مدتین اور آدہی مدت گذر جاویگی ۲۶ پر عدالت بیٹھیگی الخ اور تفسیر اس کلام کی یہہ ہے
کہ بعد ہلاکت اس شخص کی یہہ سلطنت قرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرن شیخین یعنی
حضرت ابوبکر الصدیق خلیفہ اول و حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی اور نصف قرن حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ وارضاہ تک رہیگی کہ یزدگرد بادشاہ سلطنت مذکور کا اوس وقت تک
زندہ رہا اور کہین کہین سامان فساد برپا کرتا رہا گو دار السلطنت خلافت حضرت عمر
رضی اللہ عنہ مین تحت حکومت مسلمانون کی آگیا تہا اور مسلمان مالک ہو گئے تہے اور
سن انتیسوین ہجری مین ٹہیک نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یزدگرد ہلاک
ہوا اور وعدہ الہی پورا ہوا تنبیہ کعب احبار رضی اللہ عنہ نے زمانہ خلافت مین حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کی عمر بڑی تہی ہشام ہی نشانیت سے اخذ کرکی بیان کی تفسیر و تطبیق
کلام ملک معصوم پوری ہوئی اب چند امور متعلق اصل کلمات خواب ہم ذکر کرین العیان

Marfat.com

گیا رہوین ورس مین ہی مین یہان تک دیکہتا رہا کہ کرسیان رکہی گئین اور قدیم الایام
قدیم الایام ماصدق اول ماخلق اللہ نوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کرسیان
مشابہ مساجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
وقت بیٹہنے تخت سلطنت پر یزید پلید کی ہی دیکہا تہا کہ منبر حضرت معاویہ رضی اللہ
عنہ اولٹ گیا اور معاً دیکہتی ہی اس خواب صادق کی انہون وطن مالوف مدینہ منورہ
راہی حرم مکہ ہوئی تہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفید لباس کو دوست رکہتی تہی
خاص بروز جلوس تخت یعنی منبر روز جمعہ لباس نو یا شستہ کی ساتہ زینت فرماتی
اور امت کو بہی یہی حکم فرمایا ہی اور آپکی موی مبارک صاف سنہری اون کی مانند تہے حلیہ شریف
آپکی موی مبارک کو بکریونکی بالونکی ساتہ تشبیہ دی ہی اور آپ اکثر سر مبارک دہوتی تہی اور شانہ
کرتی تہی اور مانگ بہی نکالتی تہی اور موی پریشان سے آپ ناخوش ہوتے دسوین
ورس مین ہی ایک آتشی سیلاب بہہ رہا جو اوسکے آگی سے نکلتا تہا ہزار
ہزار اوسکی خدمت مین حاضر تہے لاکہون لاکہہ اوسکے آگی کہڑی تہے آنحضرت
سیلاب وہی حکم تادیب جسمین احراق نخل وغیرہ ہوا اور تمام زمین اور آسمان
دست بستہ آپکا خدمت مین موجود اور بظاہر لاکہون ہزارون خدمتمین حاضر تہی غزوہ
تبوک مین بعض روایات کی موافق ستر ہزار آدمی کی قریب تہی حجۃ الوداع مین بی شمار آدمی تہی
بارہوین ورس ہی ہی تہی خاہر ہی قولہ اور کتابین کہلی ہوئی تہین بصورت فرقان مجید کہ ایک کتاب
ہی اور نزول کلام مجید سی تمام کتابین ماضیہ کہل گئین تیرہوان ورس ہی مینی رات
روتیون کی دسیلے دیکہا اور کیا دیکہتا ہون کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمانکی بادلونکی
ساتہ آیا اور قدیم الایام تک پہونچا وی اوسسے اوسکے آگے لائے یہہ بیان نزول
وحی الہی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بواسطہ جبرئیل عم کے شروع رسالت کا
اور حضرت جبرئیل بشکل انسان نورانی اسوقت آگئی تہی اور بادلون میں سی آتی تہی

Marfat.com

اور آن حضرت کو بادلون پر بھی نظر آئی چودہوان درس ہیڈ اور تسلط اور حشمت اور سلطنت
اوسی دیگئی کہ سب قومین اور امتین اور مختلف زبان بولنی والی اوسکی خدمتگذاری
کرین اوسکی سلطنت ابدی سلطنت ہی جو جاتی نرہیگی یہ درس بیان کرتا ہی کہ
اپکی رسالت عامہ ہی کسی ملک یا کسی زمانہ کی ساتھ خاص نہین ہی اور ایسی ہی ساتھ خلافت باطنی
کی خلافت ظاہری کی بھی خبر دی ہی اور ختم نبوت اور دوام سلطنت ظاہری کو بیان کری ہی
آٹھوان درس ہی دیکھا کہ وہی سینگ مقدسون سی جنگ کرتا اور اونپر غالب ہوتا تھا جبتک کہ
قدیم الایام آیا اور وقت آپہونچا کہ حقتعالی کی مقدس لوگ سلطنت کی مالک ہون یہ بیان تحریر نا
نامی لبسوی خسرو پرویز ہی اور آنا قدیم الایام کا قدیم الایام کی رسول کا آنا ہی اسلیے کہ رسول آئی
گویا کہ رسل کا حکم ہوتا ہے چھٹی بشارت ہے تنزیلیہ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۲۸ - درس
(۹) وہ کسکو دانش سکھاویگا اور کسکو وعظ کر کی سمجھاویگا اونکو جنکا دودھ چھڑایا گیا جو
چھاتیون سی جدا کئی گئی (۱۰) کیونکہ حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون ہوتا جاتا تھوڑا یہان تھوڑا اون
(۱۱) ہان وہ وحشی کی سی ہونٹھون اور اجنبی زبانسی اس گروہ کی ساتھہ باتین کریگا
(۱۲) اور اوسنی اونہی کہا کہ یہ وہ آرامگاہ ہی تم اونکو جو تھکی ہوئی ہین آرام دیجیو اور یہ چین
کی حالت ہی پر وی شنوا نہوویں (۱۳) سو خداوند کا کلام اونسی یہ ہوگا حکم پر حکم
حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون تھوڑا یہان تھوڑا وہان تاکہ وی چلی جاوین
اور پچھاڑی گرین اور شکست کھاوین اور دام مین پھنسین اور گرفتار ہووین (۱۴)
پس ای ٹھٹھے باز آدمیون جو اس گروہ کو یروشلم مین ہی حکمرانی کرتی ہو خداوند کا کلام
سنو۔ (۱۵) ازبسکہ تم کہا کرتی ہو کہ ہمنی موت سی عہد باندہا اور عالم غیب سی [illegible]
لیا جب جہلک تازیانہ بیچ سی ہو کر چلیگا ہمپر نہ پڑیگا کہ ہمنی جھوٹھ کو اپنی پناہ لیا ہی اور
دروغگوئی کی آڑ مین اپنی تئین چھپایا ہی (۱۶) بایں [illegible] اسکی اوسہی [illegible] خداوند
فرماتا ہی دیکھو مین صیہون مین بنیاد کی لئی ایک پتھر رکھونگا ایک آزمایا ہوا پتھر [illegible]

Marfat.com

کونی کی سیر لکا مضبوط ہوا پتہر اور جو ایمان لاوے اوتاولی نکریگا نہی شرمندہ ہوگا ۱۷ اور
اور مین سوت پر عدالت اور سہول پر صداقت رکہونگا اور اولی جہوٹہ کی پناہ کو جہاڑ دالیں
اور پانی چہپنی کی مکان بہا لیجائینگے ۱۸ اور تمہارا عہد جو موت سے ہوا ٹوٹیگا اور تمہارا
موافقت عالم غیب سے قائم نرہیگی جب وہ مہلک تازیانہ بیچ سے ہو کی چلیگا تب تم
اوسکے جہاڑ دالے کے نیچے پایمال ہو جاوگی ۱۹ جس جس وقت وہ گذرتا ہووے تمہیں جا لیگا
ہر ایک صبح کو گذریگا اور دن رات کو بھی بلکہ اوسکا چرچا سنتا ہی گبہرانیکا سبب ہوگا
کہ خداوند اوٹہیگا جیسا کوہ پرازیم مین اور وہ غضبناک ہوگا جیسا جبعون کی وادی مین تا
بلکہ غیر معمولی کام کرے اور اپنا عمل کرگذرے ہان اپنا انوکھا عمل ۲۲ سو اب تم ٹہٹھا مت
کرو نہو کہ تمہاری بندی سخت ہو جاوین کیونکہ مین نے خداوند رب الافواج سے سنا ہی کہ
اوسنے کامل اور مصمم ارادہ کیا ہی کہ ساری زمین کو تباہ کرے ۲۳ کان دہر کر میری آواز
سنو شنوا ہو کر میری بات پر دل لگاو ۲۴ کیا کسان بونے کیلئے سب دن ہل چلایا کرتا
کیا ہر وقت وہ اپنی زمین کو جاسا کرتا اور اوسکے ڈہیلے پھوڑا کرتا ہی ۲۵ جب وہ اوسکو
ہموار کر چکا سو کیا وہ اجوائن کو نہین چھینٹتا اور زیرا کو نہین ڈالتا اور گیہون کو پانت پانت
مین نہین بوتا اور جو کو اوسکے تعین مکان مین اور دیو کدم کو اوسکے خاص کیاری مین نہین
رولتا ہی ۲۶ کیونکہ اوسکا خداوند اوسکو تربیت کرکی تمیز بخشتا اور اوسی سکہاتا ہی ۲۷ اور
اجوائن کو داونی کی ہینگی سے نہین داونتی اور زیری کی اوپر گاڑی کی چکر نہین گہماتی
بلکہ لاٹھی سے اجوائن جہاڑتا ہی اور زیری کو چہڑی سے ۲۸ روٹی کی غلہ پر داون چلاتا
لیکن وہ ہمیشہ اوسی کوٹتا نہین رہتا اور اپنی گاڑیکی چکر اور گہوڑونکو ہنکاتا اوسپر پہرا
نہین رہتا وہ اوسے سراسر نہین کچلیگا ۲۹ یہ بہی رب الافواج سے مقرر ہوا ہے
جسکا انتظام عجیب اور اوسکے دانائی بڑی ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم واضح
ہو کہ یہ بشارت اپنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور یا مسیح علیہ السلام کی ہے —

Marfat.com

ہمارے نزدیک یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دلائل ہماری دعوی
کی یہہ ہین **دلیل اول** درس ۱۴ سے ۱۸ تک یہہ مضمون ہے کہ اس رسول کے
زمانہ مین دعوی یہود تمنا ی موت جو نسبت دعوی مقبولیت اور محبوبیت عند اللہ
کرتی تہی رہ ٹوٹیگا اور نقض کے لئے ضروری کہ انکی اس دعوی کرنیکی طلب ہو تا کہ اس صورت
مین بسبب نکرنے اس دعوی کے باوجود سہل ہونیکے نقض دعوی مذکور معلوم ہوا اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی زمانی مین یہہ نقض دعوی یہود ہوا نہ زمانہ مسیحی مین اور آیۃ
کریمہ قل ان کانت لکم الدار الاخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون الناس فتمنوا الموت
ان کنتم صادقین ولن تمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم واللہ علیم بالظالمین اسی باب مین نازل
ہے تنبیہ اس معجزہ سے صاف صدق دعوی یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم ثابت ہے ورنہ
تکذیب کیا مشکل تہی اور دو طرح تکذیب اس جگہہ ممکن تہی ایک باتیان ما طلب اللہ
دوسرے تکذیب پیشین گوئی ولن تمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم قتل واستر قاق وجلاء
وطنی وغیرہ انکو اختیار کیا اور فقط لفظ تمنی الموت نکہا کیونکہ کہتے کہ اس وقت
اوس سے زیادہ کم بختی آئی . **دلیل دوم** درس ۱۰ اور ۱۳ مین نزول الہی کتاب کا جو
جامع احکام الہی ہو اور منہ متعددہ اور مقامات مختلفہ مین نازل ہو بیان ہے اور نزول
قرآن شریف کا سچا سچا اسکا مصداق ہے نہ نزول انجیل کے ہمارے موافق انجیل مکتوب جو اب ہین ہے
نہ منزل من اللہ اور ہمارے نزدیک انجیل عیسوی منزل من اللہ مرۃ واحدۃ ہے اور اسی
باب مین آیۃ کریمہ وقرآنا فرقناہ لتقرءہ علی الناس علی مکث ونزلناہ تنزیلا قل آمنوا بہ
اولا تومنوا ان الذین اوتوا العلم من قبلہ اذا یتلی علیہم یخرون للاذقان سجدا ویقولون
سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا ویخرون للاذقان یبکون ویزیدہم خشوعا
نازل ہوئی ہے لتقرءہ علی الناس علی مکث گویا کہ فائدہ سبعہ نوین درس اشارت
ہذا کی طرف اشارہ ہے اور کہ ان الذین اوتوا العلم من قبلہ مین اشارہ کو بالطرف

Marfat.com

اس بشارت کی ہی اور جواب شبہ واہیہ قریش کا بہی جسکا بیان صراحتہ اس آیۃ کریمہ
مین ہے وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ
وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا اور حاصل جواب ساتہ منع
قبح نزول کذائی کی ہے اور بیان ثمرہ فائدہ تثبیت فواد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور تربیت شیر خوارگان امت کا اور بیان کرنا اس امر کہ خاصہ اس کتاب کا نزول
کذائی ہے اور شاہد اسکی اہل علم مین بلکہ یہ نعمت تنزیل موجب سجدات شکر ہے اور صحابہ کرام
بہی تنزیل کلام الٰہی کو بڑی احسانات الٰہی سے شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم لوگ پابندی
شریعت کی نہ تہی پس اگر اس صورت سے ہمین یہ شیر شریعت نہ پلایا جاتا تو ہم متحمل اسکے
نہوتے اور یہی صحیح ہے دیکہو یہود نے وقت نزول توریت کیا وجود طلب کے کس صورت
سے مانا تہا پہاڑ سر پہ کہڑا کیا گیا تہا جب ناچار ہو کر قبول کر لیا تہا اور قریش کا
کیا ذکر تہا البتہ طلب اور غیر طلب کا فرق بیشک ہی نکتہ شروع بیان تنزیل درس
دش سے ہے اور تیرہوین درس پر ختم اگر دس اور تیرہ کو جمع کرو تیئس برس مدت
نزول کلام مجید کیطرف اشارہ نکلی **دلیل سوم** درس - ۱۱ مین ہے یہان وہ
وحشی گدہے ہونٹون الخ اور پیدائش کے سولہوین باب کی درس ۱۲ مین نسبت
اسمٰعیل علیہ السلام کی مذکور ہے وہ وحشی آدمی ہوگا اوسکا ہاتہ سبکے اور سبکے ہاتہ اوسکی خلاف
ہونگے اور وہ وحشی نعوذ باللہ من التحریف یعنی اسماعیل علیہ السلام عربی اللسان تہے اور کلام اللہ
اور کلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عربی ہے نہ ایلی مسیح اور نہ زبان مسیح علیہ السلام
دلیل چہارم درس ۱۲-۱۰ مین بیان ہجرت بسوی آرام گاہ یعنی مدینہ منورہ **دلیل**
پنجم درس ۱۶-۱۰ مین دیکہو مین صیہون مین بنیاد کیلئے ایک پتہر رکہونگا ایک آزمایا ہوا
پتہر کونے کا سرے کا الخ اور بشارت دانیال حجر یہ مین بہی بسبب صفت مہیمنیت کے یہی لفظ
آیا ہے وقمرا اور کعبہ شریف کو بنیاد حنفوق علیہ السلام نے بشارت توریت مین کہا ہے

Marfat.com

اور حضرت [illegible] ہے وہ [illegible] معماروں نے رد کیا ہی کونے کا سرا ہوا یہیں بالتحقیق [illegible] بشارت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ بعثت آپ کی گویا کعبہ شریف کی سے ہوئی ہے **دلیل ششم** اس بشارت کی چند درسون مین بیان تادیب عام ہی اور وہ دین محمدی مین ہی ہے **دلیل ہفتم** ورس الے [illegible] فتح [illegible] خارق کا ذکر ہے اور آپکی ایک کرامت عہد خلافت کا یہ کلمات جب مہلک تازیانہ بچ سے ہوگی جلیگا الخ بیان ہی اور اس کرامت کو حضرت مولنا مرشدنا و ہادینا قطب العارفین سند [illegible] امام المحدثین سند المدققین حضرت مرشدی اسمی حبیب [illegible] مولنا شیخ محمد صاحب [illegible] نے [illegible] مثنوی معنوی مین یہ اشعار نقل کیا ہے

نظم

ان یکی روزی امیر المومنین
بو [illegible] انصاف در بر کرده بو
بو [illegible]
بو [illegible]
اینقدر تاخیر [illegible]
اینقدر [illegible]
با [illegible]
غیرت حق [illegible] جوش و خروش
گردنش [illegible] از سر تن کرد جدا
[illegible] شده [illegible]
[illegible] تاریخ [illegible]
گردن ان شاه روم [illegible]

[illegible] عدالت شاه دین
[illegible] کلاه سران ایران روم
[illegible] بود چون [illegible]
[illegible] زیر مهرش خیمه روم
اینقدر گستاخی نایب خدا
[illegible] جانش [illegible]
[illegible] مقبول [illegible]
[illegible] کرد در [illegible]
نایب [illegible] دست من دست خدا
چون رسول روم [illegible] روم
بود قیصر [illegible]
[illegible] ان دست بدید [illegible]

هیبت حق سایه بر سر کرده بود
الغرض [illegible] از هم [illegible]
جمله [illegible] اوراق دفترها [illegible]
گفت با بانگ بلند [illegible]
اینقدر تاخیر [illegible] احکام رب
[illegible] قفس [illegible]
بانگ زد با غصه [illegible]
سمت قیصر [illegible]
[illegible] خواست [illegible]
رفته [illegible]
ناگهان [illegible]
[illegible]

اور درس سولہ مین سفر شام فاروقی کا بیان ہے صلک تازیانہ دو معنون سے اسجگہہ
استعمال کیا ہے ایک معنی مشہور اور تطبیق اور بیان اسکا ابہی ہوا دوم معنی صاحب عدل
وداد قامع کفر رافع دین فارق بین الباطل والیقین دررہ الیہ ثمہ الفاروق رضی الله
عنہ اور یہہ معنی اس درس سولہ مین اثبات کیا ہے اور باعث سفر یہہ ابہی تہا کہ جس وقت
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خیمہ زن ارض مبارک بیت المقدس پر ہوے شہر والون
نے دروازے بند کرکے لڑنا شروع کیا چند بار لڑے آخر محاصرہ سے تنگ ہوکر
اپنے پیشوا کے پاس آئے اور اوس سے اپنی تکلیف اور سرگردانی بیان کی وہ صبح کو دیوار قلعہ
پر آکے مسلمانون سے متوجہ ہوا اور یہہ کہا تم جانتے ہو یہہ شہر بلد اللہ اور حرم محترم الہی
اور ارض مقدس اسی شہر کا نام ہے اور ہمیشہ سے یہہ شہر معزز ہے اور اس شہر کو اب کوئی فتح
نکریگا سواے ایک شخص کی جسکی صورت سے ہم واقف ہین اگر حاکم تمہارا وہی ہے تو ہمکو
دکہلادو کہ ہم دروازے کہولدین اور اگر تمہارا حاکم وہ نہین تو اگر سو برس تم پڑے رہوگے تب بہی
یہہ شہر تمہاری قبضہ مین نہ آئیگا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت خالد کو جو شبیہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کی تہے پیش کیا اوسنے غور سے دیکہا اور دیکہنے کے بعد کہا یہہ وہ نہین
ہین کسی جگہہ فرق تہا پایا گیا اور بے فتح کئے تمام لوٹ کی چلا گیا صحابہ کرام نے اس بات کی
ایک عرضی خدمت شریف امیر مین روانہ کی آخر کار بعد مشورہ قرارداد عزم سفر شام
کیا اور راہی سفر شام ہوے اور منازل طے کرکے شہر بیت المقدس پر پہونچے اور اوسکے
پیشوا اونکے نے جمال فاروقی دیکہکر دروازے شہر کے کہولد ئے اور صحابہ کرام انسے آیہ کریمہ
یقوم ادخلوا الارض المقدسة التی کتب الله لکم ولا ترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خٰسرین کو پڑہتے
ہوے شہر مین داخل ہوے والحمد للہ دلیل مسلم فتارت سیالہ کتاب پیدائش باب
۴۹ یعقوب نے اپنے بیٹون کو بلایا اور کہا اپنے تئین اکٹہا کرو تا مین اوسکے جو تمہارے آگے آخری دنون
مین تم پر بیتیگا خبر دون درس ۱۰ یہوداہ سے ریاست کا عصا جدا نہوگا اور نہ حاکم

اوسکی بانون کی درمیان سے جاتا رہیگا جب تک کہ سیلانہ اوی اور قومین اوسکے پاس اکہٹی ہونگی تیسری مقدمہ مین ثابت ہوا ہے کہ زمانہ اخیر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یعنی خاتم النبیین آپ ہین مسیح علیہ السلام اور یحیی دونون بہی زمانہ اخیر کی در نیز یہود مین بعد غضب و بعد یعنی الکار رسالہ عیسی علیہ السلام فی الجملہ حکومت اور ازادی باقی تہی عرب مین خیبر وغیرہ حصون عدیدہ مستقلہ رکہتی تہی مگر بعد غضب علی غضب یعنی بعد الکار رسالت انحضرت علیہ السلام مثل انکار رسالہ عیسوی انکو ازادی مطلقاً تمام روی زمین پر سے یہود مٹ گئی اور تمام روی زمین پر بطور رعیت الایتن رہ گئی

چوتہی فصل سن ولادت

نبوی کے ثبوت کے بیان مین بشارت میلادیہ مکاشفات یوحنا باب ۱۶ درس ۱۷ پہر ساتوین فرشتے نی اپنا پیالہ ہوا مین انڈیلا تب اسمان کی ہیکل کی تخت کی طرف سے ایک بڑی آواز یہہ کہتی ہوے نکلی کہ ہوچکا ۱۸ تب اوازین اور گرجین اور بجلیان ہوئین اور بہونچال آیا ایسا کہ جب سے آدمی زمین پر ہین ایسا بڑا سخت بہونچال کبہی نہ آیا تہا ۱۹ اور وہ بڑا شہر تین ٹکڑی ہوگیا اور قومون کی شہر گرگئی اور بڑی بابل خدا کی حضور یاد آئی تاکہ اوسے اپنی شدت قہر کی مے کا پیالہ پلادی ۲۰ تب ہر ایک ٹاپو ٹلگئی غائب ہوگیا اور پہاڑ کہین پائی نگئی ۲۱ اور اسمان سی آدمیون پر من من بہر کی اولے گرے اور اولون کی آفت سی آدمیون نے خدا پر کفر بکا کیونکہ اوس اولی کی نہایت ہی سخت آفت تہی تلخیص ۱۷ امین ہے کہ وہ ہوچکا یعنی نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عالم مین ظہور فرمایا اور دو ظہور دو دفعہ ہوا مرتبہ اول اپکی والدہ ماجدہ حضرت خاتون آمنہ کے شکم مبارک مین اور مرتبہ دوم اس عالم مین اور ظہور ثانی چونکہ باعتبار الظہریت کے مقدم تہا ۱۷ مین ہی مقدم کیا اور فرمایا تب اوازین گرجین الم اوازعیشیہ لطف تمام عالم مہولی اور بہونچال اس ہی زیادہ کیا ہوگا کہ چودہ کنگرہ قصر کسری کے گری اور مکان بہی شق ہوگیا اور لشام بہی جاتی رہی آتشکدہ فارس بہی بجہہ گئی کسری تخت سے نیچے گرا اور بڑی بابل کی خرابی کا زمانہ قریب آیا اور حضرت عمر کے زمانہ مین یہ شہر خراب ہوا اور ظہور اول مین چونکہ اظہریت نہی گو ظہور

Marfat.com

تو تہامی موخر فرمایا کر فرمایا فرمایا اور آسمان سے آدمیون پر مین بہرے اونکی گری اور بالون کی
آفت سے آدمیون نے خدا پر کفر بکا اور اس فقرہ مین بیان واقعہ اصحاب فیل کا ہی اور سورہ فیل مین انہین
کا بیان ہی اور بیان اس واقعہ عبرت انگیز کا یہہ ہی کہ ابرہہ شاہ یمن نی ایک کنیسہ بنام قلیس صنعا
مین بناکر ارادہ کیا تہا کہ حج اوسکا ہوا کری اسی اثنا مین ایک شخص نی قبیلہ کنانہ سی
اوسمین رات کو بول و براز کیا بعد واقفیت اس شخص کے اوسنے یہہ قسم کہا کہ مین
کعبہ شریف کو منہدم کرونگا اور اسی ارادہ خبیث سے لشکر کشی مکہ معظمہ کو کی اور
اوسکے ہاتھی بہت تھی اور سردار اونکا محمود نامی ایک فیل تہا بس حد حرم کے قریب
پہونچ کر چاہتا تہا کہ داخل حد حرم محترم ہوا اور اس فیل کو اگی رکہتی تھے ناگاہ اوس منزل
مین اوسی مو نہہ پہیرا اور قدم اگی نہ اوٹہایا اور بیٹہہ گیا ہر چند اوسکو مارا اور زخمی کیا مگر
اوس طرف قدم نہ بڑہایا اگر اور طرف کو لیجاتی تو دوڑ جاتا اور حرم کی طرف کو قدم نہ اوٹہاتا مگر وہ
مغرور باوجود اس خرق عادت ظاہر و باہر کی نہ سمجہا آخر الامر حامی حرم محترم نی پرند بیشمار بھیجے
ہر ایک کے پاس تین سنگریزی تھے ایک ایک منقار مین دو دو دونون پنجون مین اور اون
طایرون نی لشکر کی سر پر آکر چیرہ کی بوچہار کرنی شروع کی ایسی نشانہ باز تھی کہ جسکی
مارتی تھی سر مین گہسکر پاخانی کے رستی نکلجاتی اسیطرح اونہون نے اس چیرہ الہی سے
اوس تمام لشکر کو ہلاک کیا ایک شخص مخبر بجلد بادشاہ کے پاس پہونچا جب خبر دی چکا اور اوسنی
پوچہا کہ وہ کیسی جانور تھے ایک جانور کہ گویا ملک الموت اوسکا تہا اوسکی سر پر اڑ رہا تہا
اوسنے اس جانور کو دیکہہ کر کہا ایسی جانور تھے اوسی وقت اوس جانور نے وہ سنگریزہ
جو بنام زد اوسکی تہا مارا اوسے ہلاک کیا اور کو یہہ سنگریزی چیرہ کی ہی برابر تھے مگر ہر چیرہ
گولی کا کام دیتے تھی اسے سبب سی باعتبار عظمت باطنی انکو من من بھر کے اوسے
فرمایا اور یہہ قصہ زمانہ حمل سید الرسل مین ہوا ہی اور یہہ خرق عادت ذو جہتین ہی
ایک جہتہ سے حرمت محترم سی علاقہ کہتا ہی اور دوسری جہتہ سی حرمت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور تماشا یہ ہے کہ باوجود فرمان بردار الہی ہونیکے بنام حبیب ہی مشہور تھا لیکن عیسی کہ تاریخ ولادت مسیح علیہ السلام سے سنہ عیسوی لی جاتی ہین ولادت محمدی سے بہی سن محمدی شمار ہونی چاہیی تہین لیکن بعام الفیل مشہور ہوئی سن محمدی کتاب سعیاہ علیہ السلام کی موافق سن ہجری ہین

پانچوین فصل بشارت کتب میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان مین

پہلی سند بشارت میلاد محمدیہ صحیفہ حبقوق علیہ السلام باب ۳ درس ۳ خدا تیمان سی اور وہ جو قدوس ہی کوہ فاران سے آیا یعنی اسجگہہ خداوند کریم کا آنا اوسکی رسول کی بعثت ہی اور فاران مکہ معظمہ کا نام ہی خلاصہ تواریخ نامی فصل اسماء مین ہی اور نام رکھا گیا فاران اور پیدایش کی اکیسوین باب مین اسماعیل علیہ السلام کے حق مین مسطور ہی درس ۲۱ اور وہ فاران کی بیابان مین رہا اور وہ باتفاق مورخین رہتی تہے اور تہامہ سی تیمان ہوا اور تہامہ نام مکہ معظمہ کا ہی قاموس مین ہی تہامہ بالکسر[1] مکہ شرفہا اللہ تعالی اور طیبہ حرم مدینہ ہے م اوسکی شوکت سی آسمان چہپ گیا اور زمین اوسکی حمد سے معمور ہوئی ش یعنی احمد حامد محمد و محمود و صاحب لواء حمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد و لبری والنوری والبری پیدا ہوی م ۴ اوسکی چمکاہٹ نور کی مانند تہی ش بیان نور میلاد نبوی ہے شفاء مین بیان آیات وقت ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین ہے وما راته[2] من النور الذی خرج معه عند ولادته وما راته اذ ذاک ام عثمان بن ابی العاص من تدلی النجوم وظہور النور عند ولادته حتی ما ینظر الا النور م یہ وہان بہی اوسکی قدرت دہپی ہوئی تہی ش ظہور قدرت الہی بظہور نور احمدی شب معراج مین ہوا کہ نور عرش بہی انوار احمدی سے مقابل نہو سکا م درس ۵ مری اوسکی آگی آگی چلی اور اوسکے قدمون پر اتشی وبا روانہ ہوی ش ملائکت عامہ خاص اور عام دونون بہ برکت قدم نبوی اس عالم سے اوٹہائی گئین م درس ۶ وہ کہڑا ہوا اور اوسنے زمین کو لرزا دیا اوسنے نگاہ کی اور قومون کو پراگندہ

[1] تہامہ زبر تا کی ساتھہ نام مکہ کا ہی ۱۲ منہ [2] انہین آیات سی وہ کہ دیکہا عثمان بن ابی العاص کی ماں نے ستارون . اور ظہور نور سی آپکی ولادت کی وقت یہانتک کہ سوای نور اور کچہہ نظر نہ آتا تہا ۱۲ منہ

اور قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے اور پرانی پہاڑیان اوسکے آگے دہس گئین اوسکے
قدیم راہلین یہی ہین، مین نے دیکہا کہ کوشان کی خیمون پر بپت تہے اور زمین مدیان
کی پردی کانپ جاتی تہی یعنی ذکر مین تقدم زمانی نہین ہے بلکہ تقدم رتبہ کا لحاظ
ہے یعنی وہ کہڑا ہوا اور اوسنے زمین کو لرزا دیا گو معنی اسکے رعب عامہ اور خوف
ہے کہ جس سے زمین بہی ہل جاوے اور اپنی عقل کہو بیٹھے لیکن ظہور مصداق بعینہ اسکا جبل احد
وغیرہ پر ہوا اور ہلنا پہاڑ کا ہلنا مجہا خیمہ کا ہے اور اس جبل احد پر آپ اوس وقت کہڑے تہے قولہ
اوسنے نگاہ کی الخ ظہور اسکا یوم الاحزاب ہوا قولہ قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے اور پرانی
پہاڑیان اوسکے آگے دہس گئین یعنی مراد پہاڑ سے وہ شرائع ماتقدم ہین جو کسی پہاڑ پر عطا
ہوئین مثل شریعت موسوی اور پرانی پہاڑیان صحف انبیاء کرام علیہم السلام اور بوجہ اسکی
کہ شریعت اونکی پہاڑ پر عطا ہوئی تہی اونکو پہاڑیان کرکے تعبیر کیا گو پہاڑ ہی پر وہ صحیفہ
نہ ملا ہو اور دہس جانا اونکا منسوخ ہو جانا احکام اونکی کا ہے اور منع ہونا مطالعہ اونکی
کا مگر بضرورت شعر نہ ازلات وعزی برا ورد گرد ؛ کہ توریت وانجیل منسوخ کرد ؛ مین
اسی کا بیان ہے تنبیہ اس فقرہ سے ثابت ہو گیا کہ لوازم نبوت نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
سے نسخ شرائع ماتقدم ہے وللہ الحمد قولہ مین نے دیکہا کہ کوشان کی خیمون پر بپت تہی
اور زمین مدیان کی پردی کانپ جاتی تہی یعنی یہان اگر اصل مین مداین ہے تو اوسکے پردی
اسی شب میلاد مین اس عالم ظہور مین کانپ گئی جسکی سبب سے زلزلہ ایوان کسری مین
آیا شعر چو تشویش در افواہ دنیا فتاد ؛ تزلزل در ایوان کسری فتاد ؛ اسی ارہاص نبوی
کو یہان فرماوے ہے اور اگر اصل مین مدین ہے یعنی مدین شعیب علیہ السلام جہان حضرت موسی
چند سال مقیم رہے اور رسالہ لوٹتے وقت وہان سے عطا ہوئی تو ہلنا اوسکا پہنا
پردون کا وہی نسخ ہونا شریعت موسوی کا ہے اور اگر حقیقت مین یہہ کلمہ مدیان
ہے اور کسی شہر ثالث کا نام ہے تو البتہ وہان بہی زلزلہ وغیرہ شب میلاد مین ہوا ہوگا

Marfat.com

اور کاشان توران مین ایک شہر ہے اور وہان بھی زلزلہ ہوا ہوگا۔ ۸ کیا تو ندیون ہی
بیزار تھا اے خداوند کیا دریا دن پر تیرا قہر تہا کیا سمندر پر تیرا غضب تھا کہ تو اپنے
گہوڑون پر اور فتحیابی کی گاڑیون پر سوار ہوا ۹ کمان تیری بالکل ننگی کی گئی جیسا کہ
تو نے فرمایا مان قومون کے ساتھ قسمین کہی گئی ہین۔ حضرت جبرئیل اور میکائیل علیہما
السلام [illegible] مقرب ہین [illegible] اسد ما [illegible] ملایک کی
شان مین نازل ہوا اور ظہور صفات الہیہ مثل احیاء و اماتت و رزاقیت و اعجاز فرشتگان
مین زیادہ ہے یعنی یہہ ان کامون پر مقرر ہین عزرائیل قبض روح پر اسرافیل احیاء
و بیہوشی و ارزاق ارواح و فساد عالم پر جبرئیل امانت داری وحی و مدد رسل پر اور
میکائیل بارش پر ایسی وجہ سے جو انکو قرب کذائی زیادہ ہے اونکی کامون کو اللہ پاک
کی طرف نسبت کرتی ہین جیسی کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے جو ابراء کمہ و ابرص و احیاء اموات
ہوتا تہا تو گو وہ یقیناً بحکم الٰہی محی و ممیت تہا مگر آخر معجزہ تو انکا ہی شمار ہوا اور مسیحای وقت
شامل ہوئی ایسی ہی یہان سوار ہوئی حضرت جبرئیل علیہما السلام اور اور ملایک کو ساتھ سوار
اللہ عزوجل کا [illegible] ہے اور یہہ دونون صاحب روز بدر سوار تھی تھی اور مضمون
اس تمام فقرہ کا یہہ ہے کہ پہلی زمانہ موسوی مین تو خشکی سمندر وغیرہ کی تھی سوار ہوئے
تھے اب بھی کیا ویسا ہی ارادہ ہے ۔ تو نے زمین کو چیر کر اوسکی ندیان کر دیا۔ ش وادی
سماوہ جو ہزار برس سے خشک تھی جاری ہوئی ۔ پہاڑون نے تجھے دیکھا اور کانپ
گئی ش مظہر اسکا احد وغیرہ ہے ۔ پانی کی باڑھ بہکی آمد گذشت خشکی بحیرہ طبریہ کی
اگر مصداق اسکا قرار دیجیے تو بجا ہے اور وادی سماوہ کا جاری ہونا اور بحیرہ طبریہ کا
خشک ہونا شب میلاد نبوی معلوم مین ہوا ہے ۔ گہراؤ نے اپنی آواز بلند کی اور اپنے
ہاتھ اوپر کو اوٹھائی ش لہراو کعبہ معظمہ او روقت میلاد شریف صلی اللہ علیہ وسلم
کعبہ معظمہ کی چارون گوشون سے یہہ آواز ہوئی قد جاءکم رسول من انفسکم ہے

تمام قریش گبھرا گئے ام اسعد اور جواری اپنی مکان مین ٹھہر گئی تہے تیرون کی روشنی کی باعث جواڑی اور تیری ... کی چمکاہٹ کی سبب ش گو معنی اس کلام کی بیان شدت حرب ہے مگر مظہر بعینہ یہی اسکا غزوہ خیبر کی منزل صہبا مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لئی اور بروز غزوہ خندق علی بعض الروایات حضرت سرور عالم کی لئی اور رقصہ تصدیق آمد قافلہ قریش مین تو رد و شمس و حبس شمس دونون ہوا اوبیان ان تینون معجزون کا یہہ ہی بیان معجزہ اول جو خبری مدارج النبوت مین ہی اور ایک وقائع اس غزوہ سے یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے رجوع فرماکر صہبا مین خیمہ زن ہوی اور حضرت صفیہ ام المومنین کی ساتہہ زفاف کیا اسی منزل مین بعد نماز عصر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک کنار حضرت علی رضی مین تہا کہ آثار وحی آنحضرت پر ظاہر ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نی نماز عصر ادا نکی تہی اور زمان وحی کا غروب آفتاب تک دراز ہوا بعد غروب آفتاب کی آثار نزول وحی منقطع ہوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم کیطرف متوجہ ہوی پس حضرت علی رضی سی استفسار ادای نماز عصر فرمایا حضرت علی رضی نی عرض کیا کہ مین نی نماز عصر ادا نہین کی پس آپنی واسطے نماز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دعا کی کہ الہی علی تیری اور تیری رسول کی اطاعت مین تہا اقتاب کو اوسکی واسطے لوٹا دی تاکہ نماز عصر ادا کری پس خداوند کریم نی بصدقہ دعای حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم آفتاب کو بعد غروب طالع فرمایا کہ شعاع اوسکی پہاڑون اور جنگلون پر پڑی اور خلق نی اپنی آنکھون سے دیکہا اور حضرت علی رضی نے وضو کیا اور نماز عصر ادا کی اور معجزہ حبس شمس بروز خندق بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عصر کی لئی روایت کیا گیا ہی مگر مشہور یہہ ہی کہ آپ نے بعد غروب نماز عصر قضا کی ہی اور بیان معجزہ سومی یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی صبح شب معراج کی حال معراج بیان کیا اور فرمایا کہ قافلہ قریش شام سی آتیوالا کو مین نی راستی مین دیکہا اور یہہ نشان ہی

بیان کیا کہ اوس وقت ایک اونٹ بہاگ گیا تھا بعض واسطے
ڈہونڈنے اوسکے جو دوڑے تہے قریش پہنچے تہے اوسوقت کہا کہ یہ
[illegible] کہ وہ قافلہ کب یہاں ہو پہنچیگا اسنے فرمایا چہارشنبہ
[illegible] چہارشنبہ کو قریش بانتظار آمد قافلہ تہی اور دن قریب غروب [illegible]
[illegible] ہوا اور قافلہ نہ آیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی [illegible]
ساعت دن اور بڑہ گیا اس عرصہ مین وہ قافلہ آگیا اور اس حدیث کو
یونس بن ابی بکر نے مغازی مین ابن اسحاق سے روایت کی ہے اور غزوہ
خیبر اور غزوہ خندق یوم نیزہ بازی اور تیراندازی تہا [illegible] اور [illegible]
[illegible] ہوا اور آتی دیر اوسکی حرکت مین بہی توقف رہا [illegible]
کے ساتھ زمین پر کہینچ کر گیا تیسرے نہایت غضب [illegible] تو ہوان [illegible]
[illegible] اپنی قوم کو رہائی دینے کے لئے [illegible] اپنے [illegible] کو رہائی
دینے کے لئے نکل چلا [illegible] ذکر ہجرت ہے اور [illegible] آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اور وہی تیرہوین آیت ہے تو بنیاد کو گردن [illegible]
شہر کی [illegible] کو کہول ڈالے گا [illegible] بیان فتح مکہ معظمہ [illegible]
[illegible] تک [illegible] کرنے [illegible]
[illegible] حل بهذا البلد [illegible]
[illegible] اور شہر [illegible]
اللہ تعالی آماوے گا نکتہ [illegible]
تنصروه فقد نصره الله اذ اخرجه [illegible] ثاني [illegible] في [illegible] اذ
يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا [illegible]
مدد کی اللہ نے جسوقت اوسکو نکالا کافرون نے [illegible]
جب دونون سے گئے غار مین جب کہنے لگا اپنے رفیق کو تو غم نکہا

ساتھ ہے یہہ آیت بیان ہجرت مین ہے اور اس آیت سے
معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت ہے باعث فتوحات ہے اور ان صحیفون
سے بھی یہی مضمون ثابت ہوتا ہے بشارت جلیلہ بدیہ مین اسی ہجرت
کو نصرت غزوہ بدر کی وجہ قرار دی ہے اور یہان اسی ہجرت کی
ساتھہ فتح مکہ معظمہ کو ذکر کیا ہے اور انہین دونون غزوون برگو یا
کہ مدار کار نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا پہلی کے شان مین
لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ نازل ہے اور دوسری
مین سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح وارد دوسری سند بشارت سمائی
زبور ۹۷ خداوند سلطنت کرتا ہے زمین خوشی کری ہووے بڑے
جزیری شاد ہو وین ۲۔ بدلیان اور کالی گھٹا مین اوسکے آس
پاس ہین صداقت اور عدالت اوسکی تخت کی بنیاد ہین سش
طرز بیان اور قرائن سے ثابت ہی کہ یہہ بشارت ہے اور استقبال بلکہ
حال بلکہ بزمانہ ماضی بوجہ یقین اکثر تعبیر کرتی ہین بشارت جلیلہ بدیہ مین بابل
کی خرابی کی نسبت یہہ فقرہ ہے پہر اوسنے بات بڑہا کے کہا
بابل گر پڑا گر پڑا اور اوس فقرہ مین خرابی بابل کو جو صدہا برس کے
بعد اس بشارت سے ہوی بصیغہ ماضی بوجہ یقین تعبیر کیا اور ایسی ہی اور
بہت جگہہ ہی اب بعد تمہید مقدمہ بذا سنی سلطنت خداوندی تشریف رسالت بنہج خلافت
مرضیہ کری اور یہہ دونون امر بشارت ہذا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہی مجتمع
ہین اور نیز فقرہ خداوند سلطنت کرتا ہے اور فقرہ دوم چہوٹے بڑے تکبھی جزیرے
شاد ہو وین رسالت عامہ کو بیان فرماوے ہی اور رسالت عامہ بہی آیت ہی
صادق ہی کہ آپ رسول الثقلین ہین درس دوم بدلیان الخ مین ہان سحرہ سحابی

Marfat.com

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور وہ یہی تہا کہ آپ کے سر پر بدلی سایہ کیے رہتی تہی
جیسے اوسکا بیان شفا مین بیان آیات عند مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مین ہی و
من ذلک اظلال اللہ تعالی لہ بالغمام فی سفرہ انہین آیات سے ہی سایہ کرنا اللہ تعالی
کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بادل سے سفر مین وفی روایۃ ان خدیجۃ ونساءہا
رأینہ لما قدم وہا کان یظلانہ فذکرت ذلک لمیسرۃ فاخبرہا انہ رای ذلک منذ خرج
معہ فی سفرہ یعنی ایک روایت مین ہی کہ خدیجہ اور اونکی اور عورتون نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو وقت مراجعت سفر شام سے دیکہا کہ دو فرشتے آپ پر سایہ کر رہی ہین
پس خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس امر کا میسرہ سے ذکر کیا پس میسرہ نے کہا کہ تمام سفر مین جب سے مین
ساتہہ گیا تہا یہہ امر دیکہا ہی وقد روی ان حلیمۃ رأت غمامۃ تظلہ وہو عندہا
تحقیق روایت کیا گیا ہی کہ حلیمہ آپکی دائی نے دیکہا ایک بدلی کو کہ آپ پر سایہ
کرتی تہی اور آپ اسوقت حلیمہ کی ہی پاس تہی اور فقرہ دوم در مدح وصدالت الخ
آپکے دونون مصحبون ابو بکر الصدیق اور عادل عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہی اور حضرت
صدیق بمنزلہ ہارون علیہ السلام کی تہی اور حضرت عمر کی شان مین وارد ہی کہ اسلام عمر سے
شوکت اسلام بڑہی اور اونکی اخیر وقت تک برابر دبدبہ اسلام بڑہتا رہا اور دونون آپکی
تخت پر یعنی منبر پر آپکی بعد جانشین ہوی اور اون دونون صاحبون کی انتقال کی بعد
بعض قسم کی بند وبست مین فرق آگیا اور اطلاق زید عدل مشہور ہی م ۳ آپکی
آگ اوسکی آگی جاتی ہے اور اوسکی دشمنون کو ہر طرف جلاتی ہی ش آپکی دشمن
شیاطین اور آگ شہاب ثاقب شفا مین بیان آیات مولد نبی صلعم مین ہی ومن ذلک
حرستہ السماء بالشہب اور انہین آیات ولادت سے ہی حفاظت آسمان کی ساتہہ
شہاب ثاقب کے م ہ اوسکی تجلیون نے عالم کو روشن کیا زمین دیکہتی ہی
ش فقرہ اول مین اوس نور کا بیان ہے جو وقت ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

ظاہر ہوا آیات مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین شفا مین سے وما راتہ من النور الذی خرج
معہ عند ولادتہ ترجمہ بعض آیات سے دیکھنا آپکی والدہ کا ایک نور کا جو آپ کے ساتہہ
ظاہر ہوا وما راتہ اذ ذاک ام عثمان بن ابی العاص من تدلی النجوم وظہور النور عند ولادتہ حتی
ما تنظر الا النور ترجمہ اور انہین آیات سے ہے وہ شی کہ دیکھی عثمان بن ابی العاص کے
مان نے لٹکنے اور نزدیکی ستارون اور ظہور نور سے آپکی پیدائش کے وقت یہانتک
کہ سوای نور کے اور کچہ نظر نہ آتا تہا وقول الشفاء ام عبد الرحمن بن عوف لما سقط علیہ السلام
علی یدی واستہل سمعت قائلا یقول رحمک اللہ وضاء لی ما بین المغرب والمشرق حتی نظرت
الی قصور الروم ترجمہ اور انہین آیات سے ہے وہ کہنا شفا مادر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
کا کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے اپنے ہاتہون پر لیا اور آپ رونے لگے
سنا مین نے ایک قائل سے کہ کہتا تہا رحمک اللہ اللہ تجہپر رحم کرے اور روشن ہوا میرے
لیے مشرق سے مغرب تک یہانتک کہ مین نے محل روم کے دیکہے اور فقرہ ثانی مین اوس زلزلہ
عالم کا بیان ہے جس سے ایوان کسری متزلزل ہوا شفا کی فصل مذکور مین ہے وما جرے
من العجائب لیلۃ مولدہ من ارتجاج ایوان کسری وسقوط شرفاتہ وغیض بحیرۃ طبریہ وخمود
نار فارس وکان لہا الف عام لم تخمد ترجمہ اور انہین آیات سے ظہور عجائب کا جو شب میلاد
نبوی مین ظاہر ہوئی ہے ہلنا محل کسری کا اور گرنا کنگرون اوسکی کا اور سوکہ جانا بحیرہ طبریہ کا اور
بجہنا آگ فارس کی کا اور ہزار برس سے نہ بجہی تہی م ہ یہا خداوند کی حضور سے موم کی مانند پگہل
گئی ساری زمین کہ خداوند کروبروش ایکی الحضر مبارک کے نقش پتہرون مین ہو جاتی ہی
غزوہ خندق مین خندق کہودتے وقت ایک پتہر کسی سے نہ ٹوٹ سکا آپ ہی نے ایسی
توڑا یہہ ظہور قوت باطنی ہی تہا اور زمین تو قصہ سراقہ مین نگہل گئی اور اسلیئے اوسکی گہوڑی
کو دبا ہی لیا تہا اور آپ کے خلیفہ ثانی عادل عمر رضی اللہ عنہ سے بہی کرامت اطاعت
زمین ہوئی ہے اور وہ بہی آپکا معجزہ ہے اور وہ قصہ بوڑہیا کا ہے کہ زمانہ خلافت عمری

Marfat.com

ہین وہی ایک بڑہیا کی زمین مین خشک ہوگیا اور وہ بیچاری بڑہیا خدمت مین امیر المومنین
مین حاضر ہوئی اور راستہ عادی کا زمین سے کیا آپ نے بحکم اللہ عزوجل زمین سے وہی [illegible]
ہم درس ٦- آسمان اوسکی صداقت کی شہادت کرتی ہین اور ستارے آمنین اوسکی جلال کو [illegible]
ہین پس فقرہ اول کا بیان قول قائل رحمک اللہ بیان شفا زمین گذر گیا اور بیان فقرہ دوم
یہہ ہے کہ آپکی پیدایش کے وقت تمام عالم کی سیر کرائی گئی جیسا کہ احادیث مین وارد ہے
بعد ثبوت آپکا جلال ساری خلقت دیکھتی ہی رہ گئی ص ٧ شہر [illegible]
جو کہ ندی ہوتے بت پوجتے ہین اور مورتون سے ہیولی ہین امی ساری مسجود [illegible]
سجدہ کرتے تیرے یوم ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ سے آواز آئی [illegible] رسول اللہ [illegible]
ای اور بت سرنگون ہوئے جس سے تمام قریش گھبرائے اور بروز فتح مکہ معظمہ [illegible]
باشارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا اور سجدہ کے ساتھ مین اگر اس [illegible]
تو سجا ہے اور یہہ بت شیشہ وغیرہ سے مضبوط کئے ہوئے تھے اور یہہ امر زمانہ نبوت اور
قبل نبوت زمانہ ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوا تہ

دوسری سند بشارت میلاد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مکاشفات یوحنا باب ١٢ (١) اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا ایک
عورت سورج کو اوڑہے ہوئی اور چاند اوسکی پانوون تلے اور اوسکی سر پر بارہ ستارون کا
تاج تہا (٢) اور وہ حاملہ تھی اور درد سے چلاتی اور جننے کو اینٹھتی تھی (٣) اور
ایک اور نشان آسمان پر دکہائی دیا اور دیکھو ایک بڑا سرخ اژدہا جسکے سات سر
اور دس سینگ اور اوسکے سرون پر تاج تھے ظاہر ہوا (٤) اور اوسکی دم نے
آسمان کی تہائی ستارے کہینچے اونہین زمین پر ڈالا اور وہ اژدہا اوس عورت کے
آگے جو جننے پر تہی جا کھڑا ہوا تاکہ جب وہ جنے تو اوسکے بچے کو نگل جاوے (٥) اور وہ
فرزند نرینہ جنی جو کہ لوہے کا عصا لیکے سب قومون پر حکومت کریگا اور اوسکا لڑکا [illegible]

Marfat.com

کی آگی اور اوسکی تخت کی آگے اوٹھالیا گیا (۶) اور وہ عورت بیابان میں جہاں اوسکی
جگہہ ہی جو خدا نے طیار کی تہی بہاگ گئی تاکہ وہان وی ایکہزار دو سو ساٹھہ دن تک اوسکی
پرورش کرین (۷) پہر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اوسکے فرشتے لڑے اور
اژدہا اور اسکے فرشتی لڑے (۸) لیکن غالب نہوئی اور نہ آسمان پر اونکی پہر جگہہ
ملی (۹) سو بڑا اژدہا نکالا گیا وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے
اور جو ساری جہان کو دغا دیتا ہے وہ زمین پر گرایا گیا اور اوسکے فرشتے بہی اوسکے
ساتہہ گرائے گئے (۱۰) پہر مینے ایک بڑی آواز کو آسمان سے یہ کہتی سنا کہ اب نجات اور
قدرت اور ہمارے خدا کی سلطنت آئی اور اوسکی مسیح کا اختیار ہی کیونکہ ہمارے بہائیون پر
تہمت لگانیوالا جو رات دن ہماری خدا کے آگی اونپر تہمت لگاتا تہا گرایا گیا (۱۱) اور
اونہون نے برہ کی لہو کی سبب اور اپنی گواہی کے بات کے باعث اوسکو جیت لیا اور
اونہون نے اپنی جانونکو مرتے تک عزیز نہ جانا (۱۲) اسواسطے تم اے آسمانون اور
اونپر کی رہنیوالو خوشی کرو افسوس اونپر جو خشکی اور تری کی رہنیوالی ہین اسلیے کہ
ابلیس بڑی غصے سے تمپر اوترا کہ وہ جانتا ہی کہ اوسکے لیے تہوڑی مہلت ہی (۱۳) اور جب
اوس اژدہے نے دیکہا کہ مین زمین پر گرایا گیا تو اوس نے اوس عورت کو جو فرزند نرینہ
جنی تہی ستایا (۱۴) اور اوس عورت کو بڑی عقاب کی دو پر دئی گئی تاکہ وہ اوس سانپ
کی سامنے سے بیابان کو اپنی مقام تک اڑ جاوی جہان ایک زمان اور دو زمان اور
نیم زمان تک اوسکی پرورش مقرر کی گئی (۱۵) پہر اوس سانپ نے اپنے منہہ سے
پانی کی ندی کی مانند اوس عورت کی پیچہے بہایا تاکہ ایسا ہووی کہ اوسی ندی بہا
لیجاوی (۱۶) پر زمین نے اوس عورت کی مدد کی کہ زمین نے اپنا منہہ کہولا اور
اوس ندی کو جو اژدہی نے اپنے منہہ سے بہائی تہی پی لیا اور اژدہا عورت پر غصہ
ہوا اور اوسکی باقی اولاد سے جو خدا کی حکم مانتی اور یسوع مسیح کی گواہی رکہتے

Marfat.com

اشرف ذکر سے متعلق یہ بشارت ولادت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب
سیف وعصا کی ہی اور آپکی عین ولادت کی وقت کا ذکر ہے اور وہ عورت آپکی والدہ
ماجدہ ہین اور وقت ولادت شریف کی نور نے اونکو گھیر لیا تھا اور تمام مکان اونکا
منور تھا اور بشارت میلاد محمدیہ کی شرح مین سند اسکی شفاء قاضی عیاض سے
منقول ہو چکی ہی اور آپکی ہی سر پر وہ تاج تھا جسمین بارہ ستارہ... یعنی اقطاب
وقت از امام حسن تا امام مہدی رضی اللہ عنہم اجمعین تہے اور وہ تاج رسالت
محمدی تھا اور درد زہ کا آپکی ہی ذکر ہے اور وہ فرزند نرینہ شفیع المذنبین سیدنا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب سیف وصاحب عصا ہین اور حکومت آپکی
اظہر من الشمس دو جہان کی گویا مالک آپ ہی ہین اور آپہی کو شیطان پلید اور
اوسکی لشکر کی شر سے اللہ جل جلالہ نے بچایا اور حفاظت فرمائی ولہ الحمد الکافی
اور آپکی جیدالبرکی وقت سی ہی پہر مار شہاب ثاقب کی شیطان لعین پر ہوئی جیسے
گویا کہ تہائی ستارے زمین پر آ پڑی — اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت ولادت
شریف اپنے ہی مین غائب ہو گئی اور عرش عظیم کیطرف اوٹھالے گئی اور تمام مشارق
ومغارب کو آپکی جمال باکمال سے منور فرمایا گیا اور آپکی بیابان مین یعنی منازل
بنی سعد مین حلیمہ سعدیہ اپنی والدہ رضاعیہ کی گھر اکثر ارد و سو سالہ دن جو آپکی
پرورش کے مقرر تھی پرورش پائی اور بعد گذرنی اس مدت کی بعد شق صدر اور
املا سکینہ کی پوری بارہ سو ساٹھ دن یعنی ساڑھی تین برس کی بعد پہر مکہ معظمہ
مین آپ رونق افروز ہوئی اور اپنی والدہ ماجدہ یعنی حضرت خاتون آمنہ کی آغوش
مبارک مین قیام کیا اور یہ عورت دائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہ
سعدیہ ہین اور آپکی ہی گوش دراز کو گویا کہ عقاب کی پر دیئی گئی تہی کہ بعد حصول
شرف مرکبیت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ہو لیکے جاتا تھا اور تمام

ونان بہی سعد کے سواریون سے آگے بڑہ جاتا تہا اور آپہی ہی ایک زمان اور دو زمان
اور نیم زمان یعنے ساڑہے تین برس بیابان بنی سعد مین بپرورش پائی جو ایام
پرورش کیواسطے مقرر تہے اور آپکی ہی پیدایش کے بعد شیاطین کو جگہہ نہ ملی آسمان
اور میکائیل غزوہ بدر کیدن مثل جبرئیل علیہ السلام کے غزا مین ساتہہ تہے
اور آپکی ہی پیدایش کے ساتہہ سلطنت خداوندی جل جلالہ زمین پر آئی
اور حضرت مسیح علیہ السلام کی سلطنت کا بہی وقت قریب آیا اسلئے کہ جو
موقوف علیہ نزول تہا وہ ہوچکا اور شیطان بہی تہمت لگانے والا تہا وہ گرایا
گیا اور امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بصدقہ ذبیح اللہ وابن ذبیحین علیہم
السلام اور بصدقہ شہادت وحدانیت ورسالت نے شیطان سے بازی جیت
لی اور صحابہ نے ہی مرنے کو قبول کیا اور اپنے جانون کو عزیز نسمجہا انّ اللہ
اشتریٰ من المؤمنین انفسہم واموالہم بانّ لہم الجنّۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون الآیہ
اسی بارہ مین اللہ جل جلالہ نے نازل فرمایا ہے اور شیطان اب نہایت
درجہ پر غضب ہوا اور پر غضب ہے مگر کیا کرسکتا ہے **مصرعہ**
دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست ﴿ **شعر** چہ غم دیوار امت را کہ باشد
چون تو پشتیبان ﴿ چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان ﴿ اور شیطان
نے واقعی کوئی ندی اپنے موتہہ سے بہائی ہوگی تاکہ خاتون آمنہ کو ضرر
پہونچانے مگر اللہ کے حکم سے زمین اوسے نگل گئی اور اوس کا حال
ظاہر ہوا اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی امت جو گواہی
دیتی ہین اس بات کی کہ بیشک جیسے مسیح علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئی
اللہ جل جلالہ نے مثل آدم علیہ السلام کے اونکو بے باپ پیدا کیا
اور اونکو رسول بنی اسرائیل کیا اور معجزات بینہ اونکو عطا فرمائے اور دو

Marfat.com

سچے رسول ہیں اللہ کے مثل اپنے تمام رسولون کے اونکو بھی یہود کی شر
سے محفوظ رکھا اور شیطان غزوہ بدر مین کفار قریش کے ساتھ ہوکر سید الکارزار
مین آیا اور شیخ نجدی کی شکل ظاہر کیا اور یہ کہا لا غالب لکم الیوم من الناس و انی جار لکم
کہکر اونکو مددگار بنا اور جب آسمان سے فرشتے اترنے لگے اور جبرئیل علیہ السلام
اور میکائیل علیہ السلام سوار ہوکر اپنے اپنے لشکر ملائک کو لیکر مدد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی آپہنچے اور عدو اللہ نے جانا کہ اب کچھ بس نہین
چلیگا الٹے پاؤن سے پہر بہاگا اور یہ کہکر انی اری ما لا ترون انی اخاف اللہ
چلدیا اور ہم سب سے اوسکا عہد ہے کہ ہم صراط مستقیم پر ہین اور صراط
مستقیم کی طرف بلاتے ہین اور افراط نصاری اور تفریط یہود سے
نکالکر لوگون کو راہ راست پر لاتے ہین گو کسیکو راہ راست پر لانا کسی
شخص کے اختیار مین نہین ہے بلکہ جسکو اللہ ذو الجلال چاہتا ہے وہی راہ راست
پر آتا ہے چنانچہ فرمایا واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم — فصل
ساتوین اس بیان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملک عرب شہر مکہ معظمہ
پیدا ہونگے پہلی سند بشارت جملیہ مدریہ مین ہے النبوۃ فی العرب یعنی عرب
دوسری سند بشارت مصطفائیہ مین ہے اور اوسکی بیابان قیدار
کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے سلع کی بسنی والی ایک گیت گاوینگے
تیسری سند بشارت تنزیلیہ مین ہے باوجود اسکے خداوند یہوواہ یون فرماتا
ہے دیکھو مین صیہون مین بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھونگا ایک آزمایا ہوا پتھر کونے
سری کا مضبوط نیو والا پتھر اور جو ایمان لاوے اوتاولی نکریگا صوت عرب
عرب ہے اور آباد دیہات ترجمہ ام القری سلع پہاڑ مدینہ منورہ کا ہے صیہون نام ام القری
کا ہے اور بنیاد ترجمہ بنیہ کا ہے اور بنیہ کعبہ معظمہ کا نام ہے تاتہوین ہے البیتہ کعنیہ الکعبۃ

Marfat.com

اور شواہد ان دعاوی کی اپنے اپنے مواضع مین گذر گئے چنانچہ یہی سند بشارت
طلوعی استثنا باب ۳۳ اور ۲ جو برکت ہے جو موسیٰ مرد خدا نے اپنے مرنے سے
آگے بنی اسرائیل کو بخشی اور اوسنے کہا خداوند سینا سے آیا اور سعیر سے طالع ہوا
اور فاران کی ہے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا خدا کا سینا سے آنا حضرت موسے
علیہ السلام پر توریت کا نازل کرنا اور اونکو رسالہ عطا کرنا اور اوسکے کلام ہونا
اور اللہ عز وجل کا طلوع ہونا سعیر سے حضرت مسیح علیہ السلام پر انجیل کا
نازل فرمانا اور اونکو عطا فرمانا ہے اور اللہ عز وجل کا جلوہ گر ہونا فاران سے پیدا کرنا
محمد رسول اللہ کا جنکا لقب نور ہی ہے فاران مین ہے اور اونکو رسالت بھی دین
عطا ہوئی ہے اور پہلے دونون امر سالم الثبوت عند الفریقین ہین پس ایسے ہی
تیسرا امر بھی واجب التسلیم ہے اور اسماعیل علیہ السلام کے قصہ مین آچکا اور وہ
فاران کے بیابان مین رہا مدارج النبوت مین ہے توریت مین باوجود اس تحریف
وتبدیل وتغیر کے ہے کہ حق سبحانہ نے تجلی کی سینا سے اور طلوع کیا ساعیر سے
اور ظاہر ہوا فاران سے سینا ایک پہاڑ کا نام ہے جسے طور سینا اور طور سینین
بھی کہتے ہین اور اوسی پر تجلی کی حق تعالے نے اور کلام کیا موسیٰ علیہ السلام
اور ساعیر بھی ایک جگہ کا نام ہے موضع ناصرہ مین کہ جہان حضرت مسیح علیہ السلام
رہتے تھے اور ظاہر ہوے اوسمین نبوت آپکے اور نازل ہوئے اون پر انجیل و
فاران اسم عبرانی ہے اور بنی ہاشم کی پہاڑونکا نام ہے کہ ایک مین اونمین سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کرتے تھے اور وہ حرا ہی ہے اونہین مین نزل ہو
اور وہ تین پہاڑ ہین ایک ابو قبیس کہ مکہ اوسکے نیچے آباد ہے اوسکے مقابل ہے قعیقعان
ہے بطن وادی تک اور قعیقعان کے شرق کی جانب متصل شعب بنی ہاشم ہے اور بقول اشہر مولد
مولد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ابن قتیبہ نے کہ علماء امت سے ہین اور خواندہ کتب پیشین اور

ترجمہ اوسکا یہ ہے علامہ ابن قیم نے ہدایت الحیاریٰ میں لکھا ہے کہ اس جا بجا مثال پر کچھ بھی غموض اور خفا نہیں ہے اسلئے کہ جیسا کہ
ہے کہ تجلی خدا کی سینا سے نزول توریت کا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر طور سینا میں ہے اور اشراق اوس نور کا
ساعیر سے انزال انجیل کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ہے اور عیسیٰ علیہ السلام ساعیر میں رہا کرتے تھے ساعیر وطن آپکا
انجیل کا موضع ناصرہ میں ہے اور سلطنت آیۃ العیسیٰ کو نصاریٰ اسی سے نسبت دیتے ہیں ثابت ہوا کہ اوس
ساتھ انزال حق سبحانہ کو نزول انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایسی ہی ثابت ہوا کہ جلوہ اوسکا
فاران سے نزول قرآن شریف کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اور وہ جبال کہ جہاں آنحضرت صلعم رہا کرتے تھے
مین فاران کی کہ جو ہمیشہ میں جبال ہیں اور اگرچہ وہ کہیں کہ فاران غیر مکہ ہے اور انکا افترا اور
دروغ گوئی ہے کیونکہ نہیں ہم کہیں گے کیا توریت میں یہ نہیں ہے کہ ابراہیم نے ساکن کیا ہاجرہ
اور اسمٰعیل علیہ السلام کو فاران میں اور کہیں گے کہ جناب کہ جو اور جگہ بتلاؤ
کہ جلوہ خدای تعالیٰ کا کہاں ہوا ہے اور جگہ کا نام فاران ہو اور بتلاؤ ایسا کوئی اور پیغمبر ہو
جن پر اوسکی کتاب نازل فرمائی ہو اور بعد عیسیٰ علیہ السلام ہوئے ہوں پانچویں سند بشارت
قدوسیہ فارانیہ میں ہے اور وہ جو قدوس جو کوہ فاران آیا شش آمد قدوس ہانت
رسول مقدس معصوم منزہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور تحقیق فاران بھی ہو چکی سے
چھٹی سند بشارت رحمیہ کا شروع ہے اور یہاں سے جو مینمتی ہے خوشی سے جلا اور
گر کے کاغذ مخاطب ہے جناب اسپت العتیق مکہ معظمہ ہے اور جہاں ابتدائی ولادت
رسول ام القریٰ میں ہے اور تیسری باب میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ بشارت آئیگی ساتویں سند
بشارت طلوع جلال الٰہی میں ہی کتاب یسعیاہ باب ۶۰ ورس ۲ کہ دیکھ تاریکی زمین پر چھائیگی
اور تیرگی قوموں پر لیکن خداوند تجھ پر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجھ پر نمود ہوگا یعنی
طلوع خدا و ند کعبہ معظمہ پر یہ دلیل بشارت طلوع ہی ولادت اور بعثت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مکہ معظمہ میں ظہور ہی سے
اور تیسرے باب میں آئے گی ساتوین فصل

وجہ حمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بشارت کی اپنی تبلیغ کے بعد تیرہویں
برس کی بعد نبوت سے ہجرت کے ہیے اسلئے اپنی ہجرت کا ذکر تیرہویں باب ورس ۱۳ میں
آیا ہے اور دیباچہ رسالہ ہذا میں مذکور ہو چکا کہ باعث تالیف رسالہ ہذا ارشاد نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم ہے کہ میری بشارت کلمہ کلمہ توریت میں ہے اور بشارات سبز نمیبت
ہیں اور اکثر ایسی ہی ہیں کہ اوپر یہ کلمہ صادق آسکتا ہے اور نہیں ہے بشارت کہ بغیر بیان رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے درحقیقت دعوی علم غیب ہے پس اس سبب ان تمام بشارات سبزہ
کو اس جگہ جمع کر دینا مناسب ہو تا کہ ناظر کو آسانی ہو اور دلائل نبوت ان بشارات کی
اپنی اپنی مواضع میں مذکور ہیں مگر اول بشارت ہجرت کا ذکر مناسب ہے بشارت قدوس
فاران میں بیچ باب سوم صحیفہ حبقوق علیہ السلام ورس ۱۳ تو اپنی قوم کو رہائی دینے کیلئے
ہاں اپنے مسیح کو رہائی دینے کے لئے نکل چلا بشارت مصطفائیہ بیچ باب ۴۲ صحیفہ یسعیاہ
علیہ السلام ورس ۱۳ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو
اوسکائیگا وہ چلائیگا ہاں وہ جنگ کے لئے بلائیگا وہ اپنی دشمنوں پر بہادری کریگا
بشارت مباہلہ مرقومہ باب ۴۳ صحیفہ یسعیاہ ورس ۱۳ اوس وقت سے کہ دن ہوئی تھا
میں ہی ہوں اور کوئی نہیں کہ میرے ہاتھ سے چھڑا سکے میں کام کرونگا کون ہے
جو ہمیں حرج کر دے بشارت جلیہ بیچ کور صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام ورس ۱۳ النبوۃ فی
العرب ہی قیدار ۱۴ پانی لیکے پیاسی کا استقبال کرنے آؤ ای تیما کی سرزمین کی باشندو
روٹی لیکے بھاگنے والے کی ملنے کو نکلو ۱۵ کیونکہ وی تلواروں کی سامنے سے ننگی تلوار
سے اور کھنچی ہوئے کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں ۱۶ خداوند نے مجھے
یوں فرمایا ہنوز ایک برس ہاں مزدور کی سے ٹھیک ایک برس میں قیدار کی ساری
حشمت جاتی رہیگی اور تیراندازوں کی جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ
جائیں گے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ہے اس بشارت میں کو ذکر ہجرت چوتھا ہیں

Marfat.com

[illegible] ہی مگر [illegible] سے بشارت تو یہ صریح [illegible]
[illegible] ایک قوم [illegible] کروںگا [illegible] گروہ [illegible]
سے گویا ہجرت [illegible] ملک کا مقام اوسکو بیان کر دیا ہے [illegible]
[illegible] بشارت [illegible] باب ۲۱ آیۃ [illegible] نے رات کی رویتون [illegible]
[illegible] دیکھتا ہون ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کی بادلون کے ساتھ [illegible]
تک پہونچا [illegible] اسے [illegible] سلطنت اور حشمت اور سلطنت [illegible]
کہ سب قومین [illegible] زبان بولنے والی اوسکی خدمتگذاری کرین اوسکی سلطنت ابدی
سلطنت ہے جو جاتی نہ رہیگی اور اوسکی مملکت ایسی ہے جو زائل نہ ہوگی اور اس ورس مین لوگ
[illegible] محمد [illegible] اور بیان [illegible]
[illegible] اشارہ فرماتا ہے [illegible] سلطنت اور حشمت [illegible] ہجرت سے گویا تشریح
ہوئی بشارت [illegible] اور [illegible] ہے کہ [illegible] آرام گاہ ہے [illegible]
[illegible] کی حالت [illegible] ہوسے [illegible] خداوند کا کلام اون کے
[illegible] حکم پر حکم [illegible] قانون پر قانون قانون پر قانون تھوڑا یہان تھوڑا وہان
تاکہ وے چلے جاوین اور پیچھا [illegible] شکست کھاوین اور دام مین پھنسین اور گرفتار
ہووین اور لفظ ہجرت کا اس بشارت مین ذکر نہین ہے مگر آرام گاہ یعنی مدینہ منورہ
اور بیان سفر نزول کلام مجید مدینہ منورہ مین سفر ہجرت کو بیان فرماتے ہی بشارت
تمام توریت صحیفہ یسعیاہ باب ۵۱ ورس ۴ میری سنو ای میری امت میری طرف کان
[illegible] میری گروہ کہ ایک شریعت مجھ سے نکلیگی اور اپنی شرع کو قومون کی روشنی
کے لیے قایم کرونگا ۵ میری راستبازی نزدیک ہے میری نجات جل نکلی ہے اور
میری بازو قومون پر حکمرانی کرینگی بحری مملکتین میرا انتظار کرینگی اور میرے
بازو پر اونکا توکل ہوگا ۶ اپنی انکہین آسمان کی طرف اوٹھاو اور نیچے زمین پر نگاہ کرو

کہ آسمان دہوؤین کی مانند غائب ہوجاینگے اور زمین کپڑی کیطرح پورانی ہوگی اور
وی جو اوس پر بستی ہین اوسیطرح مرجاینگے پر میری نجات ابد تک رہی گی اور میری صداقت
موقوف نکیجایگی (۷) میری سنو ای تم سب جو صداقت شناس ہوای لوگو جن کے
دل مین میری شریعت ہی انسان کی ملامت سے مت ڈرو اور انکی طعنہ زنی سی ہراسان
نہو (۸) کیونکہ کیڑا اونہین کپڑی کیطرح کہائیگا اور کرم اونہین پشمینی کیطرح کہائیگا
پر میری صداقت ابد تک رہی گی اور میری نجات پشت در پشت (۱۱) سو وی خدا کی
جنہین خریدا ہی پہرینگے اور گاتی ہوئی صیہون مین آوینگے اور ابدی خوشی اونکی
سر پر ہوگی وی خوشی اور خورمی حاصل کرینگے اور غم اور الم بہاگ جاینگے
(۱۲) جو تمہین تسلی دیتا ہی مین ہی ہون تو کون ہی کہ انسان سی جو مرجاتا ہے
اور بنی آدم سی جو گہاس کی مانند ہوجاتا ڈرتا ہی (۱۳) اور خداوند اپنی خالق
کو بہول جاتا ہی جس نی آسمان پہیلائی اور زمین کی بنیاد ڈالی اور تو ہر دم
ظالم کی جوش وخروش سی کہ گویا کہ وہ ہلاک کرنیکو طیار ہی ڈرتا ہی پر ظالم کا
جوش وخروش کہان ہی (۱۴) جہکا یا ہوا بندہوا جلدی لسی آزاد کیا جاہی گا
وہ غار مین نہ مریگا اور اوسکی روٹی کم نہوگی (۱۵) مین خدا تیرا خدا ہون
جو سمندر کو تہما دیتا ہون جس وقت اوسکی لہرین جوش مارین اوسکا نام رب الافواج ہے
(۱۶) اور مینی اپنی باتین تیری مونہہ مین ڈالین اور تجہی اپنی ہاتہہ کے تلی چہپا
رکہا تاکہ افلاک برپا کرون اور زمین کی بنیاد ڈالون اور صیہون کو کہون تو میری
گروہ ہی بس یہ بشارت پہلی منقول نہین ہوئی اتنی سب اوسکی شرح بہی نہین ہوئی چاہیے پس جناب
سنیے کہ کلمہ اگر شریعت لنظر بیان خود اسبات کو بیان فرمایا ہے کہ یہ شریعت عظیم الشان بطرز عجیب
کارخانہ جدید قایم ہوگی اور پہلے سے تمام دستور فسخ کا عدم ہونگی اور وہ شریعت بطور سعہ
میری طرف سی ہوگی یعنی شریعت سی مراد طریقہ حسنہ نبی الہ نہین ہے اور نیز ظاہر یہ بنا استطرہی مشہور کہ نبہ بعض شریعت نبوی ہی امر

مین بھی جاری ہوگی بلکہ اور ون مین بھی ہوگی اور حضرت نبوت سنجاندان ابراہیمی

اور عہد کی انبیاء اخر ابراہیم علیہ السلام کا سیدنا اسماعیل واسحاق علیہما السلام

اور مبعوثیت آل عیسیٰ علیہ السلام کی اور بیٹے انکی انکی اپنی حصہ کو اور عطا ہونا نبوت

وکرامت کا یعقوب علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام کیطرف سے اس نحیر کو نبی اسماعیل

کے ساتھ اس کی وحی ہیں اور فقرہ دوم ورس ہذا میں اپنی شریع کو قومون کی

روشنی کے لئے قائم کرونگا عموم بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تشیر ہے اور وہ

اس موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہماری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے

اور نور ہی لقب توصیفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور ظہور نور کا وقت

وہ وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس ہماری دعوی کا مؤید ہی ورس

(۵) **قولہ** میری راست بازی نزدیک ہی **ش** یعنی تو انکو تمام انبیاء کرام بنی

اسرائیل علیہم السلام راستباز تھی تبلیغ مین نہ اور امور مین لیکن یہ طریقہ نبی یا رسول

بنی اسرائیل پر یہ کلمہ صادق نہین آسکتا اور آنحضرت کا لقب بھی صادق ہی کذب انبیاء کرام

کرام سی محال ہی قولہ میری بازو قومون پر حکمرانی کرینگی **ش** بعیت غزوہ

مین ید اللہ فوق ایدیہم نازل ہی یعنی اللہ کا ہاتھ انکی ہاتھون پر ہی اور تشابہ

دونون برابر ہین **شعر** بیعت خدا ہی کہ بحکم بی واسطہ نعیب ہ دست خدا ہی ہی امام

دستگیر کا اسی معنی مین ہی اور ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی بھی اسی مضمون کو ادا کرتی

ہی اور مسیح علیہ السلام نہ ... تھی **قولہ** جزیری کا میرا انتظار کرینگے اور جزیرہ باشندہ

اونکا توکل ہوگا **ش** صداقت میں کوئی شبہ نہیں ملتہ الاسلام نی شرقاً غرباً جنوباً شمالاً

ہی خبر دی ہی ورس (۶) **قولہ** پر میری نجات ابد تک رہی گی اور میری صداقت

موقوف نکیجائیگی **ش** مضمون انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہی اور شریعت عیسوی منسوخ

تحریف وغیرہ کیساتھ مبتلی ہی اور ... منسوخ ہوگئی اور میری صداقت موقوف نکیجائیگی خلاف انکے الصدق

یہی شاید شیری حدیث شریف یابی اللہ والمومنون الا ابابکر یعنی اللہ اور مومن سوای صدیق کے اور کسی کو پیغمبر کے بعد خلیفہ بلا فصل نکہینگے اسی مضمون مین ہے اور ۸ برس ۸ مین فقرہ ہیرے سہی ہے اقت ابد تک رہے گی اور یہی نجات لیبست ذریت ختم رسالت و نبوت کو بیان فرما دی ہے اور لقاء اہل سنت وجماعت کی قیامت تک خبر دی ہے ورس ۱۱ مین قولہ جسمین خدا نے خریدا ہے ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ الایہ کے بشارت دی ہے اور مہاجرین کی جنتی ہونیکا بیان فرمادے ہے قولہ پہرینگی اور گاتی ہوے صیہون مین آوینگی ور ابدی خوشی انکے سر پر ہوگی بیان حجۃ الوداع ہے اور صیہون لقب مکہ معظمہ کا ہے کما بنیاہ مراراً اور کلمہ پہرینگی اس امر کو بیان کرتا ہے کہ اول ہجرت ہوگی اور بعد ہجرت مہاجر سے لوٹکر آوینگے اور مکہ معظمہ مین بخوشی داخل ہونگے اور لبیک کہتے ہوے داخل ہوے تھے اور اسی کو گانے کے ساتھ تعبیر کیا ہے بارہوین اور تیرہوین ورس مین بیان باعث ہجرت ہے اور ظالم ابوجہل اور اوسکا جوش وخروش ہجرت سے اگلی ہی سال تک رہا اور پھر تمام ہوگیا اور اوسی ہی انسان کے ساتھ تعبیر کیا ہی اور بعض مفسرین نے تفسر آیۃ کریمہ وان لیس للانسان الا ما سعی مین بھی انسان سے ابوجہل ہی مراد رکھی ہے مدارج النبوت مین خواص امت محمدیہ کے بیان مین گفت تفسیر اس آیۃ کریمہ کی ہے واز مفسران بعض گفتہ اند کہ مراد باین انسان ابوجہل است ورس ۱۴ قولہ جھکایا ہوا بندہ ہوا جلدی سے ازاد کیا جائیگا وہ غار مین نہ مریگا سش یہ غار غار ثور ہی جسکا ذکر اس آیۃ کریمہ مین ہے الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروہا وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمۃ اللہ ہی العلیا واللہ عزیز حکیم ۔ اور وہ غار مین نہ مریگا یعنی کوئی صادق ہے اور نہ ہونی کسی مہلک حیات انی

کی اس غار مین خبر دی ہے اور وہ سانپ تھا کہ جسنے یار غار کی پاؤن مین کاٹا لیکن معیت
ان اللہ معنا یہ وعدہ غار مین نہ لیگا یار غار کو سانپ نے بہی پورا ہوا قولہ اور آسکی روزی
کم نہ ہوگی چونکہ ہجرت ترک شان وجدائی اعزہ واحباب وجائداد ومال وغیرہ کا جو اسباب
معیشت ظاہرہ مین ان سب کا نام ہے اسلئے یہان بہی ذکر فرمایا تہا ایکہ ہجرت سے روزی
کم ہوگی اور کلام اللہ شریف مین دربارہ ہجرت فرمایا ہے ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی
الارض مراغما کثیرا وسعۃ وعدہ ۱۶ امین ذکر ہو باتین تہین جو پوری ہوئین والیس درس اول
کو بیان کتاب ہے کہ قران شریف تمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ادا ہوا نہ یہ کہ مثل توریت کے
لکھی ہوئی تختیاں دیجاوی قولہ اور مجہی اپنے ہاتہ کے سایہ تلے چہپا رکہا تا کہ افلاک کو برپا کرون
اور زمین کی بنیاد ڈالون مضمون حدیث شریف لولاک لما خلقت الافلاک سے جو
بشارات ہین وہ بیان ہجرت مین ہین اور باقی بشارتین جو ہجرت سے پہلے ہوئین جلا وطنی کی اس
وہ بشارات بعد ذکر ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل ہونگی بیان ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پہلی سند بشارت مصطفائیہ ورس ۱۱ بیابان اور اسکے بستیان
قیدار کی آباد دیہات ہمراہ آواز بلند کرین کہ سلع کے بسنے والے ایک گیت گاوین کہ
خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو اسکائیگا الخ
یہان بشارت مذا مین ثابت ہوتا ہے کہ سلع پہاڑ مدینہ کا نام ہے
یہان بوقت غزوہ احزاب خندق کہودی گئی تہی جسکی وجہ سے غزوہ احزاب
کو غزوہ خندق بہی بولتے ہین اور اس درس کیا ہونے کے یہ معنی ہین کہ کلام اللہ شریف
ام القری اور مدینہ منورہ مین نازل ہوگا اور جو اس بیان سے یہ خدشہ پیدا ہوا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ام القری مین پیدا ہوئے اور رسالت بہی انکو وہین
عطا ہوگی پہر مدینہ منورہ مین کلام مجید کی نازل ہونیکی کیا شان ہے پس واسطے رفع

Marfat.com

اس خدشہ کے تیر ورتین ورس تک فرمایا خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا الخ یعنی محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی مکہ معظمہ میں سے ہت پیدا ہونگے اور وہین مبعوث
ہونگے اور تیرہ برس تک برابر دین کا تمہید نازل ہوتا رہیگا اور آپ وعدہ وعید
سناوینگے اور صدہا معجزات بتیاد آیات قاہرہ دکھاوینگے مگر وہ لوگ نہ سنینگے
بلکہ بہرہ رہائش ہونگے اور چاہینگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرین
اوس وقت خداوند کریم حکم ہجرت آپ کو عنایت کریگا اور آپ ہجرت
کرینگے اور ہجرت ہی باب جہاد کھل جائیگا اور تادیب کفار کا حکم ہوگا
دوسری سند بشارت از صحائف زبور ۴۸ خداوند بزرگ ہے اور لائق ہے کہ ہمارے
خدا کی شہر میں اوسکی حمد میں ہوا ۲ پہاڑ اوسکی ستائش بہت طرح سے کیجاے ۲ بلندی سے
خوب صورت تمام زمین کی خوشی کوہ صیہون ہے اوسکی اوتر اطراف میں بڑے بادشاہ
کا شہر ہے ۳۔ اوسکی محلون میں مشہور ہے کہ خدا جائے پناہ ہے ۴ کیونکہ دیکھو بادشاہ جمع
آئے اور ایک ساتھ گذر گئے ۵ انہوں نے دیکھا فوراً دنگ ہوئے وے گھبرائے اور بھاگ گئے
۶۔ کپکپی نے اونہیں وہان پکڑا اور ایسے درد نے جیسا جننے کے وقت عورت کو ہوتا ہے
۷۔ اوس پوربی ہوا سے جو ترسیس کے جہازون کو توڑ ڈالتی ہے جیسا ہمنے سنا ویسا
ہی لشکرون کے خداوند کے شہر میں ہم نے دیکھا خدا اوسے ابد تک برقرار رکھیگا ۸ یہہ
بشارت صبا اخزابی کی مبشر ہے جس سے خداوند کریم نے ہزارون خار کفر کو جو گرد
کھاے مدینہ منورہ علی صاحبہا الف صلوٰۃ وتسلیمات غزوہ احزاب میں حلقہ مارے
ہوئی تھی اوکھاڑ پھینکی اور پھولون کو ہوا بھی نہ لگنے دی اور یہہ بشارت فی الحقیقت
مبین اسی نصرت الٰہی غزوہ احزاب کی ہے اور مسوق لہ اوسکی واسطے ہے پس اوسکی
شرح بیان غزوات میں تو مناسب تھی مگر اسوجہ سے کہ بسبب بیان مہاجر احمدی صلی
اللہ علیہ وسلم یہان مذکور ہوئی کچھ شرح اوسکی بیان بھی کی گئی فاسمع رحمک اللہ

Marfat.com

میمون لقب ام القری ہی وتبہ اور کوہ میمون شاید جبل نور کو اور یا کسی اور پہاڑ مکہ معظمہ
کو کہا ہی اور یہی بادشاہ ہے عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور چونکہ آپکا اثبات
نبوت مع خلافت ظاہری کی رسالت عامہ کے ساتھ اس نام کے ساتھ ظاہر کیا ہی اور ملک
ہندوستان کی مدت ہی خلافت اور یہان ملک میں خلافت آپ کی شہر کا تسمیہ
بہی ہی تہا او پہ دار الہجرہ ہونا آپ کی مدینۃ الرسول ہونا ... سے ہوا نام تہا
اور ... ہونا بعد ... یعنی شمال کے واقع ہے اگر شام پر نقشہ موجود ہی
تو مدینہ منورہ کی ... طرف ... ہوتا کہ آپکی ... سے پہلے ہی مشہور
تہا ... سلطنت ہی ... سرور انبیاء علیہ وعلیہم السلام مبعوث ہونگا ورس ۳ - او
... یہ مشہور ہی کہ خدا کی پناہ ... کیونکہ ... بادشاہ ... الخ بیان
... اخراب ہی اور ... کی پناہ سے ترکیب مقلوب ... جاری ...
ہے یعنی خداوند کریم سے ... جانب کا ... دار الہجرۃ و دار الامن مدینہ منورہ کو قرار
دیا ہی اور یہہ بات ... مشہور ہے اور یہہ درس اس تجربہ کی طرف ...
... نے ... میں بیان کیا تہا کہ اس شہر پر جب کوئی غنیم آتا
اگر مدینہ منورہ میں رہکر شہر میں سے اوس سے لڑتے میں تو ہمیشہ فتح پائی ہی
اور اگر باہر جاکر لڑتے ہیں تو شکست اوٹھائی ہی اور غزوہ احد میں تصدیق اوسکی
ہوگئی اور نیز عدم ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احد کی دن ... باہر نکلنے ...
ورس اور اس تجربہ کی تصدیق فرمائی ہے اور قولہ دیکہہ بادشاہ با حشمت اعراب
کا گویا کہ ترجمہ ہی یعنی بہت قبیلے اور سردار ملک حجاز آتے چنانچہ انشاء اللہ بیان
اوسکا غزوات میں آئیگا اور اونکے بہاگ جانی کا سبب کا بیان ہی جو باد صبا کا ...
یوں ... ابہی کہتی ہین ... ڈہلنا جس سے خیمے اوکہڑ گئے آگ بجھ گئی ...
جہوٹ سے آخر ... ہوکر بہاگ گئی ... لڑ سکے اگر ... تو ...

Marfat.com

قوم عاد کی ہلاک ہوگئے اور تباہ ہو دان ۲۰ میں اس بشارت کی تعینی ہونی کو بیان فرماتا ہی گویا اس بشارت کا تتمہ
حضرت داود کی نزدیک عین الیقین کا ہے اور قولہ خدا اوسی ابد تک برقرار رکھیگا اس امر کو بیان کرتی ہے کہ یہ شہر
مدینۃ الرسول قیام قیامت تک آباد رہیگا بیان بشارات سیزدہمیہ غیر متعلقہ بعثت ظاہر امکا
شفات یوحنا باب ۱۹ درس ۱۳ اور خون میں ڈوبا ہوا لباس پہنی ہوی تھا اور اوسکا نام کلام خدا ہے
انجیل یوحنا باب ۱۶ درس ۱۳ فاذا جاء روح الحق ذاک فہو یعلمکم جمیع الحق لانہ لیس ینطق من عندہ بل یتکلم بکل ما یسمع
ویخبرکم بما سیاتی ترجمہ اردو مطبوعہ مرزاپور لیکن جب وہ روح آوی وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاویگی اسلئے
کہ اپنی نکہیگی بلکہ جو کچہ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہیں آیندہ کی خبرین دیگی صحیفہ یسعیاہ باب ۹ درس ۱۲
سرا آیندہ اقبالمند ہوگا اور ستودہ ہوگا یعنی آپ کی تمام حرکات سکنات قابل تعریف کی ہونگی اور نام پاک
آپکا محمد ہوگا آٹھوین فصل سراپای محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان مین غزل الغزلات باب ۵
درس ۸ ای یروسلم کی بیٹیو مین تمہین قسم دیتی ہون کہ اگر تمہین میرا محبوب ملجائی تم اوسی کہیو کہ مین
عشق کی بیمار ہون ۹ تیری محبوب کو دوسری محبوب کی نسبت کیا فضیلت ہے ای تو جو عورتون مین
جمیلہ ہی تیری محبوب کو دوسری محبوب سی کیا فوقیت ہے جو تو ہمین ایسی قسم دیتی ہے میرا محبوب سرخ و سفید ہے
دس ہزار آدمیونکی درمیان وہ جہنڈی کی مانند کہڑا ہوتا ہی اوسکا سر ایسا جیسا چوکہا سونا اوسکی زلفین
پیچ در پیچ ہین اور کوی کی سی کالی ہین ۱۲ اوسکی آنکہین اُن کبوترونکی مانند ہین جو لب دریا دودہ مین
نہاکی تمکنت سی بیٹہتی ہین ۱۳ اوسکی رخسارین پہولونکی چمن اور بلسان کی ابہری ہوئی کیاریونکی مانند ہین
اوسکی لب سوسن ہین جن سی ٹپکتا ہوا مر ٹپکتا ہی ۱۴ اوسکی ہاتہ ایسی ہین جیسی سونی کی کڑیان جن مین
ترسیس کے جواہر جڑے گئی اوسکا پیٹ ہاتہی دانت کا سا کام ہی جس پر نیلم کی گل بنی ہون ۱۵ اوسکی پیر ایسی
جیسی سنگ مرمر کے ستون جو سونی کی پایون پر کہڑی کئی جاوین اوسکی قامت لبنان کی سی ہے
وہ خوبی مین دیودار سرو سی اوسکا مونہہ شیرینی ہے ہان وہ سراپا عشق انگیز ہی ای یروسلم کی بیٹیو
یہ میرا پیارا ہی یہ میرا جانی ہی الضاً باب ۴ دیکہہ ای میری جانی تو شکیل ہی دیکہہ تو خوبصورت ہی
تیری آنکہین تیری چادر کی بیچ کبوترون کی سی ہین تیرا بال بکریون کی گلی کی مانند ہی جو کوہ مد

جلیعاد پر بیٹھی ہون ۲ تیرا دانت بھیڑ ونکی گلی کی مانند ہی جنکے بال کتری گئی اور جو تھان سی نکلتی ہین
وہین ہر ایک دو دو بچی جنتی ہی اور ان مین سی ایک بھی بانجھہ نہین ہی ۳ تیری لب ایسی جیسی قرمزی ڈوری
تیرا مونہہ خوب ہی تیری رخسار تیری چادر کی بیچ آدہی انار کی مانند مین ۴ تیری گردن ایسی جیسی
داود کا برج جو سلاح خانی کی لیئی بنا ہی اسپر ہزار سپریان لٹکائی گئی وی سب کی سب پہلوانونکے سپرین ہین
۵ تیری دو چہاتیان دو آہو بچون کی مانند ہین جو ایک ساتہہ پیدا ہوی جو سوسنونکی درمیان چرتی ہین
۶ جبکہ دن ڈہلی اور سایہ بڑہی مین مرکی پہاڑ اور لبان کی ٹیلو کو جاونگا ای میری پیاری
تو سراسر جمال ہی تجہہ مین کوئی عیب نہین الیضاً باب ۷ تیری پانو کہ گرگابیان پہنی ہوی ای شاہزادی
کیا خوب معلوم ہوتی ہین تیری کولہون کی گولائی جواہر کی لڑی کی مانند ہی جیسا کسی استاد کاریگر نی
بنایا ہی ۲ تیری ناف گول پیالہ ہی جس مین ملائی ہوئی کی کمی نہین ہی تیرا پیٹ گیہونون کے
ایک ڈہیر کی مانند ہی جس کی آس پاس سوسن لگی ہین ۳ تیری دو چہاتیان دو آہو بچونکی مانند ہے
جو ایک ساتہہ پیدا ہوی تہی ۴ تیری گردن ہاتہی دانت کی برج کی مانند ہی تیری آنکہین اُن کنڈونکے
مثل ہین جو حشبون مین بت ربیم کی پہاٹک پر ہین تیری ناک لبنان کی برج کی مثال ہے
جو دمشق کی رخ بنا ہی ۵ تیرا سر تجہہ پہ کرمل کی مثل ہی اور تیرے سر کا بال ارغوانی مانند ہی بادشاہ
تیری کاکلونسی اٹکا ہی ۶ ای محبوبہ تو کیسی جمیلہ ہی عیش کی لیئی کیسی جان فزا ہی ۷ یہ تیری قامت
تاڑ کی مثال ہی اور تیری چہاتیان انگورونکی گچہون کی مانند ہین اور تیری نتہنونکا
رائحہ سیب سا ہووی بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ الحمد للہ رب العالمین ۞ الصلوۃ علی رسولہ محمد ۞
و آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد مژدہ ہو کہ ان تینو بابون مین تمام سراپای محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا
بیان ہی اور پانچوین باب کی ان دو ورسون مین ورس ۸ ای یروسلم کی بیٹیو مین تمہین قسم دیتی
ہون کہ اگر تمہین میرا محبوب ملجائی تم اوسی کہیو مین عشق کی بیمار ہون ۹ تیری محبوب کو دوسری محبوب پر
کیا فضیلت ہی ای تو جو عورتون مین جمیلہ ہی تیرا محبوب کو دوسری محبوب سی کیا فوقیت ہی
جو تو ہمین قسم دیتی ہی ۔ عاشق اور معشوق دونکا بیان ہے اور آیسمین دو عاشقونکی کلام ہی

Marfat.com

اور دو کر اوصاف محبوب ہی اور وہ دو عاشق قبلتین یعنی کعبہ معظمہ اور مسجد اقصی صخرۃ اللہ
قبلہ بنی اسرائیل اور دو محبوب محبوب الہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت روح اللہ
مسیح علیہ السلام محبوب الہی منظور نظر کعبہ معظمہ مین اور مسیح علیہ السلام محبوب صخرۃ اللہ مسجد اقصی
کعبہ شریف نی صخرۃ اللہ سی کہا کہ اگر تمہین میرا محبوب یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ملجائین تم اوسی کہیو کہ مین عشق کی بیمار ہون صخرۃ اللہ نی جواب دیا کہ ابہی میری اور تیری محبوب
دونون پیدا نہین ہوی ہین بس تو مجہی اپنی محبوب کا سراپای سنادی تاکہ مین تفریح کرون
پس کعبہ شریف نی تمام سراپای نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
صخرۃ اللہ سی ملی اور سولہ مہینی تک وہ قبلہ آپکا رہا اور پہر وہ حکم منسوخ ہوا اور محبوب الہی
اپنی جانان کی طرف متوجہ ہوگئی اور آیہ کریمہ قد نری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک
قبلۃ ترضہا فول وجہک شطر المسجد الحرام نازل ہوی اب کعبہ معظمہ نی بیان سراپای نبوی مع کیا
پہلا آپکی جسم مبارک کی رنگت کا بیان کیا **بیان رنگت جسم مبارک باب ۵** ورمزا
میرا محبوب سرخ و سفید ہی کعبہ شریف نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسم کی رنگت
سرخ و سفید بیان کی اور واقعی آپکی جسم پاک کی یہی رنگت تہی مثلاً کہ آپکی جسم مبارک کی
رنگت کی بیان مین مدارج النبوت مین ہی سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سی ایک روایت مین
ابیض مشرب اور دوسری روایت مین ابیض مشرب بحمرۃ آپکی جسم مبارک کی رنگت کی بیان مین
وارد ہوا اور ابیض مشرب بحمرۃ اسی ہی کہتی ہین جو سرخ و سفید ہو یعنی سپیدی مین سرخی
جہلکتی ہو اور نیز مدارج النبوت مین ہی نسائی شریف مین ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ ایک روز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحابہ مین تشریف رکہتی تہی ایک بدو نی پوچہا ابن عبد المطلب
کہان ہین عبد المطلب کی بیٹی یعنی حوالہ اللہ عز وجل کی رسول مین صحابہ نی کہا ہذا الامغر المرتفق یہ سرخ
و سفید مین جو تکیہ کیی ہوی بیٹہی ہین قاموس مین ہی امغر وہ شخص ہے کہ جسکی چہرہ کی سپیدی پر
سرخی جہلکتی ہو اور سیدنا عیسی علیہ السلام کا رنگ مبارک بہت ہی سرخ تہا شعر رنگ زرد ما افتخار

Marfat.com

تھا سپیدی اور کچھ سرخی کی سات ؛ انکی چہری کی چمک کچھ اور تہی اور رنگت مین نمک کچھ اور تہی

بیان حسن احمدی غزل الغزلات باب ۴ دیکھہ ای میری جانی تو شکیل ہی دیکھہ تو [illegible]

اس رسل مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن کا بیان ہی اور در حقیقت حسن ظاہری [illegible]
آپکا تمام عالم کی حسن سی بڑھا ہوا تھا اسلیئی کہ سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سی آپکی حسن کی بیان مین
روایت ہی لم ار قبلہ و لا بعدہ مثلہ نہین دیکھا مینی پہلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی
اور نہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکا مثل اور نظیر یعنی حسن و خوبصورتی مین
اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ حسن احمدی کی بیان مین روایت ہی ما رایت من ذی لمۃ
فی حلۃ حمراء احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ نہین دیکھا مینی
کسی سرخ جوڑی والی کو جسکی کانون کی لوتک بال ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]
زیادہ خوشنما گویا کہ سورج آپکی چہرہ مبارک مین پہرتا تھا اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ آپکی
حسن کی بیان مین فرماتی ہین رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان و علیہ حلۃ حمراء
فجعلت انظر الیہ الی القمر فہو عندی احسن من القمر چاندنی رات مین سرخ جوڑا پہنی ہوی
مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بیس تھا مین کہ دیکھتا تھا مین آپکو اور چاند کو [illegible]
آپ میری نزدیک چاند سی زیادہ خوشنما تھی اور اس حدیث کا اس رباعی مین ترجمہ کیا
رباعی در حلہ سرخ دیدم او را شب ماہ ؛ در ماہ و در او چو نیک کردیم نگاہ ؛ حسن رخ آن [illegible]
ز حسن قمر بود خدا ہست گواہ ؛ اور حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نی آپکی حسن [illegible]
کہا ہی کہ زنان مصر نی حضرت یوسف صدیق علیہ السلام دیکھکر اپنی ہاتھ کاٹ لیی تہی [illegible]
حبیب کو کہین دیکھہ پاتین تو اپنی دلونکو ٹکری ٹکری کر [illegible] شعر ای زلیخا میری یوسف [illegible]
اپنی یوسف کی [illegible] سرکٹتی ہین او میرا انگلیان ؛ **بیان قامت** [illegible]
غزل الغزلات باب ۵ [illegible] اوس ہزار آدمیونکی درمیان وہ جھنڈی کی مانند [illegible]
ورس ۱۵ اوسکی قامت لبنان کی سی ہی وہ خوبی مین رشک سرو ہی باب [illegible]

Marfat.com

یہ تیری قامت تاڑ کی مثال ہی یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کی قد مبارک کی بیان مین حدیث
معراج شریف مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کلمہ ربعہ آیا ہی اور ربعہ
میانہ قد کو بولتی ہین اور سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نی قد مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
فوق الربعہ بیان فرمایا ہی یعنی آپکا قد مبارک میانہ قد سی کچھ بلند تھا پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور مسیح علیہ السلام کی قد مین فرق ہوا اگرچونکہ یہ فرق قلیل تھا اور شاید مخاطبین پر
مشتبہ ہوتا اس لیئی اس سی سکوت فرما کر ایک اور معجزہ قامت مبارک کا بیان کیا اور وہ آپکی ہی
قامت شریف کی ساتھ خاص ہے اور مسیح علیہ السلام کی قامت مبارک مین نہین پایا گیا ہے
اور فرمایا وہ دس ہزار آدمیونکی درمیان جھنڈی کی مانند کھڑا ہوتا ہی یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی قامت زیبا کا یہ اعجاز ہوگا کہ اگر ہزارون آدمیونکی درمیان آپ ہونگی تو اون سب سی
آپکا ہی قد مبارک اونچا ہیگا اور بلند نظر آویگا اور درحقیقت آپکی قامت مبارک کا یہی حال تھا
کہ کوئی اُس سی بلند نہین ہوسکتا تھا اس لیئی کہ سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نی روایت کی ہے
لیس بالذاھب طولاً و فوق الربعۃ اذا جاء مع القوم غمرھم ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بہت لانبی نہ تہی مگر میانہ قد سی آپکا قد مبارک بلند تھا اور آپ جب قوم مین تشریف رکہتی تو انکو
ڈھانپ لیتی یعنی آپ انسی بلند نظر آتی اور وہ پست اور کوتاہ دکھلائی دیتی اور ایسی ہی ام المومنین
سیدتنا عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نی بیان کیا ہی کہ اگر آپ تنہا ہوتی میانہ قد نظر آتی
اور قوم مین منسوب بطول ہوتی اور اگر دو آدمیونکی درمیان ہوتی تو دونوں سی بلند نظر آتی
اور مجلس مین دونوں شانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکی شانون سی بلند اور اونچی
ہوئی رہتی تہی اور ساتوین باب کا یہ جملہ تیری قامت تاڑ کی مثال ہی اسی مضمون کو ادا کرتا ہی
یعنی جیسی کوئی درخت تاڑ کی برابری نہین کرسکتا ہی ایسی ہی کسی اور کا قد مبارک محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری نہین کرسکیگا **بیان عظم جسم مبارک** اور جملہ اوسکی قامت
لبنان کی سی ہی عظم اور فربہی اور قامت جسم مبارک کو بیان فرمایا ہی لبنان ملک شام مین

ایک بہادری اور بزرگی ساتھ تشبیہ دینی سی معلوم ہوا کہ آپ قوی الجثہ اور عظیم الجثہ
ہونگی اور در حقیقت آپ عظیم الجثہ تھی چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہی بیان استقامت قامت
مبارک کا اور یہ پانچویں باب کا یہ جلوہ خوبی میں رشک سرو تھی آپکی قامت مبارک کی راستی کو
بیان فرماتا ہی اور آپکا قد مبارک ہمیشہ سیدھا رہا تھا یعنی آپ باعتبار راستی قامت مبارک کے

شجرہ ... علی قد شریف — وہ میانہ معتدل موزون لطیف — ان درازی ...
قد تھا ... بحد اعتدال — قامت رعنا کا یہ اعجاز تھا — ہم نشینوں وہ قد سے ...
جس جگہ ہوتی تھی شاہ نامور — جلوہ فرما مسند ارشاد پہ — محفل عزت میں ...
ہم نشیں ہوتی وہ بالا آپ تھی — رباعی — آن سرو کہ سر کشید بود از گلشن راز — بودست میانہ قد ...
... — داریم بخاک قدمش روی نیاز

بیان سر مبارک

ساتویں باب میں ہی تیرا سر تجھ کرم کی مثل ہی قلعوں کے ایک قلعہ ہی دریای شام کی کنارے
اور اس تشبیہ سی عظمت اور بزرگی سر مبارک کی ثابت ہوتی ہی اور در حقیقت
آپ عظیم الہامہ تھی یعنی آپکا سر مبارک بڑا اور بزرگ تھا اور حلیہ ابن ابی ہالہ وصاف نبی
صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ لفظ وارد ہوا ہی اور پوری حدیث یہ ہی عن الحسن بن علی رضی اللہ
عنہما قال سألت خالی ہند بن ابی ہالہ وکان وصافا عن حلیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا اشتہی
ان یصف لی منہا شیئا اتعلق بہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخما مفخما یتلألأ وجہہ
تلألؤ القمر لیلۃ البدر اطول من المربوع واقصر من المشذب عظیم الہامۃ رجل الشعر ان انفرقت
عقیقتہ فرقہا والا فلا یجاوز شعرہ شحمۃ اذنیہ اذا ہو وفرہ ازہر اللون واسع الجبین ازج الحواجب سوابغ
فی غیر قرن بینہما عرق یدرہ الغضب اقنی العرنین لہ نور یعلوہ یحسبہ من لم یتأملہ اشم کث اللحیۃ سہل الخدین
ضلیع الفم مفلج الاسنان دقیق المسربۃ کان عنقہ جید دمیۃ فی صفاء الفضۃ معتدل الخلق بادن
متماسک سواء البطن والصدر عریض الصدر بعید ما بین المنکبین ضخم الکرادیس انور المتجرد موصول
ما بین اللبۃ والسرۃ بشعر یجری کالخط عاری الثدیین والبطن مما سوی ذلک اشعر الذراعین والمنکبین

Marfat.com

واعالی الصدر طویل الزندین رحب الراحة شثن الکفین والقدمین سائل الاطراف او قال شائل الاطراف
خمصان الاخمصین مسیح القدمین ینبو عنهما الماء اذا زال زال قلعا یخطو تکفیا ویمشی هونا ذریع المشیة
اذا مشی کانما ینحط من صبب واذا التفت التفت جمیعا خافض الطرف نظره الی الارض اکثر من نظره
الی السماء جل نظره الملاحظة یسوق اصحابه یبدر من لقی بالسلام روایت کی امام باصفہانی نے

حسن سبط رسول مجتبائی
کیا مینے سوال اوس باخبر سے
بیان کر کچھ تو حال جد امجد
تھا بس ہند نے یون مجھ سے اوسدم
دو نین ہی بزرگ و نامور تھے
میانہ کب قد خیر الوریٰ تھا
غرض گم کیفیت مین کی یہان راہ
بزرگی تھی سر عالی مین پیدا
کچھ اک ژولیدگی لیکن بہم تھی
اگر از خود نہ بال اونکی بکھرتے
گذرتی نرمہائی گوش سے تھے
مقوس دونون ابرو تھے مقوس
نہ تھی پیوستگی آپس مین اونکو
میان ابروان اک رگ ہویدا
کہ تھی نور و نکی شعلہ جس سے توام
جو کوئی ذی تامل دیکھتا تھا
بھلا تشبیہ دون مین کس سے اونکو

کہ ہند بن ابی ہالہ میرا خال
خبر دی حلیۂ خیر البشر سے
غرض میری یہ تھی سنکر وہ احوال
رسول اللہ تھے فخیم مفخم
تجلی روی انور کی نہ پوچھو
میانہ بن سے بھی وہ قد جدا تھا
قد و بالا کا تھا اونکی یہ عالم
نہایت حسن مع زونی ہویدا
بکھرتی تھی جو فرق پاک پر بال
تکلف سے نہ ہرگز فرق کرتے
درخشانی کا عالم رنگ مین تھا
مقدس دونو ابرو کے مقوس
عجب خمدار و باریک و مطول
بہت ہوتی غضب کے وقت پیدا
معلی بینی خیر البشر تھی
بلندی کا گمان ہوتا تھا پیدا
بزیبائی کشادہ وہ دہن تھا

رسول اللہ کا تھا واصف حلیہ
کہ ہون مشتاق ان باتون کا جد
کرون جو ہو سکی اسناد اعمال
نگاہون مین وہ یعنی خوش سیر تھے
قمر ہو جسطرح سے چودہوین کو
اگر کوتاہ کبھی تھا نہ کوتاہ
میانہ سے دراز طول سے دیکھ کے
خم و پیچ عیان بالون مین کم تھی
دو فرقہ اونکو کردیتے تھے ولیکن
بحال وفرہ تھے گر بال اونکے
کشادہ تھی جبین عالم آرا
باندازِ مناسب طاق ابرو
بخوبی طاق تھا تانی ہوا تک
کہون کیا جذابینی کا عالم
باندازِ بلندی جلوہ گر تھی
ملایم آپ کی رخسار نیکو
کشادہ وہ دہن تھا اور زیبا

Marfat.com

کہون دانتون کا کیا وہ حسن سادہ
اوچا سینی سی تہا تا ناف گلبو
[illegible] مقا یعنی وہ گردن تہی ایسی
[illegible] خود مناسب اور زیبا
شکم سینہ صفائی مین برابر
[illegible] استخوان مین تہی بزرگی
گلوی پاک سی تا ناف والا
[illegible] سی تہا صاف [illegible]
وہ اونکی صدر عالی کی بلند
کشادہ تہی کف دست مصفا
کشیدہ تہین وہ انگشتان [illegible]
کہ [illegible] اونگلیونکی تہی بزرگی
کف پا مین [illegible] تہی یہ خوبی
[illegible] پای مبارک نرم [illegible]
[illegible] جب [illegible] آپ [illegible]
[illegible]
[illegible] تہی [illegible] یہ [illegible]
[illegible] تہی حضرت [illegible]
زمین [illegible] تہی [illegible]
[illegible] تہا [illegible]
[illegible] ارشاد فرماتی تہی حضرت [illegible]

سپید و صاف آیینہ کشادہ
بوصف گردن شاہان [illegible]
بشکل نقرہ با نور و ضیا تہی
بخوبی تہی تنا در فخر عالم
نگر سینہ عریض و تہین [illegible]
بدن جو کچہ کہ کہلا پوشاک سی تہا
خط مو تہا کہ جا باریک زیبا
کلائی دو نو شانی اور بازو
خط مو سی رکہی تہی [illegible]
بزرگی اوس کف پا مین عیاں تہی
لقب ہی سائل الاطراف جنکا
یہاں جو سائل شایل کو لا
[illegible] رہتی تہی [illegible] مین [illegible]
[illegible] زمین سی [illegible]
قدم کو اپنی برکندہ [illegible]
ہوا یہہ حال ہی وارد [illegible]
بلندی سی [illegible] پستی
بہت [illegible] تہی [illegible]
[illegible] کم بہرہ و [illegible] بصر سے
بیان کرتا ہی راوی بعد اسکے
[illegible] آگے کرکے [illegible]

دقیق المسربہ یعنی خط مو
تہا [illegible] شکل [illegible]
تہون کیا عضو عضو اونکی بدن کا
تمامی عضو تن [illegible]
فراخی دونون شانون [illegible]
درخشندہ وہ نور [illegible] سی تہا
سوا اسکی شکم [illegible]
[illegible] تہی بزیب [illegible]
طویل [illegible] دونون دست [illegible]
نمایان [illegible] قد [illegible]
تہا یا شایل الاطراف [illegible]
ہو تہا [illegible] مگر [illegible]
[illegible] وصف [illegible]
کہ پانی [illegible]
اونہین ہوتا [illegible]
کہ جسدم آپ جاتی تہی رفتار
اونہین جب [illegible]
[illegible] باطن [illegible]
تامل سوچ تہا کہ [illegible]
کہ جب [illegible] آپ [illegible]
عجب خلاق تہی [illegible]

Marfat.com

کہ ہون مخدوم بہی خادم آگے　　سنو طور عادت مصطفی کی　　کہ ہوتا جو کوئی اونسی ملاقی
جناب پاک کرتی اوسکو خوشگام　　بتقدیم سلام دین اسلام　　رباعی آن سرکہ نزد محو خوش اسلوب بود
گوئی کہ سپہر عالم خوبی بود　　المختصر آن دلبر شیرین حرکات　　سر تا بقدم جلوۂ محبوبی بود

بیان موی سر مبارک باب ۴ ورس ۱ تیرا بال بکریون کے گلی کی مانند ہی جو کوہ جلیعاد پر بیٹھی ہین باب ۵ ورس ۱۱ اوسکی زلفین پیچ در پیچ ہین اور کوّوی کی سی کالی ہین باب ۷ ورس ۵ تیری سر کا بال ارغوانی مانند ہی بادشاہ تیری کاکلون سی اٹکا ہی ان جملون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سر مبارک کے بالون کا بیان ہے **بیان کمیت موی شریف** باب ۴ ورس ۱ تیرا بال بکریون کے گلی کی مانند ہے جو کوہ جلیعاد پر بیٹھی ہین اس ورس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موی مبارک کو بکریون کی گلی کے بالونکی ساتھہ تشبیہ دی یعنی کثرت و قلت مین اور اس تشبیہ سے کثرت موی مبارک کا پتا ملا اور درحقیقت محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سر پر بال بہت زیادہ چنانچہ بخاری شریف کی کتاب الغسل مین یہہ حدیث مروی ہے اور اس سے کثرت موی مبارک کا حال معلوم ہوتا ہے باب من افاض علی راسہ ثلثا عن ابی جعفر قال قال لی جابر اتانی ابن عمک یعرض بالحسن محمد بن الحنفیۃ قال کیف الغسل من الجنابۃ فقلت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ ثلث اکف فیفیضہا علی راسہ ثم یفیض علی سائر جسدہ قال الحسن انی رجل کثیر الشعر فقلت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر منک شعرا روایت ہی ابو جعفر سے کہا اوسنی کہا مجہہ سے جابر نے آیا میری پاس تمہاری چچا کا بیٹا تعریض کرتے تہی ساتہہ حسن محمد بن الحنفیہ کے کہا اوسنے کیونکر ہی غسل جنابت سے پس کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیتی تہی تین دہونگر پانی پس ڈالتی تہی اوسکو اپنی سر پر پہر بہاتی تہے اوپر تمام بدن کے پس کہا حسن نے تحقیق مین ایک مرد ہون بہت بالون والا کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجہسی زیادہ بالون والے **بیان کیفیت واسطی ڈر ولید گی موی شریف** باب ۵ ورس ۱۱ اوسکی زلفین پیچ در پیچ ہین اس ورس مین آپکی زلفون کو پیچدار بیان کیا اور اس سی معلوم ہوا کہ آپکی بال مبارک سیدہی نہ تہے

بلکہ گہونگریالے ہونگے اور ساد مین کچھ ژولیدہ ہی ہوگا اور درواقعی اپکی سرمبارک کے بال
ایسی ہی تھے اسلیئے کہ حدیث مذکور ابن ابی ہالہ کی جعد ہی بیچ بین الشعر آیا ہے اور بعض روایتون
جعد رجل آیا ہے اور مطلب ان دونون روایت کا ہ واحد ہے یعنی آپکی بال گہونگریالے تھے
لیکن نہ بہت زیادہ بلکہ اسی قدر تھی کہ جبسے زلفون مین پیچ پڑجاسکے اور مسیح علیہ السلام
سرمبارک کے بال سبط تھی یعنی بالکل سیدھی تھے اور انہین ژولیدہ پن نہ تھا
اور گہونگر بالے نہ تہو چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے بیان زلف رسول
صلی اللہ علیہ وسلم باب ۵ درس او سکی زلفین پیچ پیچ ہین اس درس سے معلوم
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک پر زلف پڑی ہوئی ہونگے اور رات و دن
ایک جگہ جمع ہونگے اور درواقعی آپکی زلفین چہوٹی رہتی تہین اور جسدن ملاقات عاشق
کعبہ شریف سے ہوی اوسدن چار زلفین آپکی چہوٹی ہوئی تہین اور کانون کی لو اور
اور شانون تک بال جناب نے چہوڑی ہین اور بمقابلہ غیر اقوام کے کہ وہ اس طریقہ
بال نہین رکہتی تینو صورتون پر اطلاق زلف صحیح اور درست ہے بیان رنگت
موی شریف عالم طفولیت و شباب باب ۵ درس اوسکی زلفین پیچ در پیچ ہین اور کوے
لی سی کالی ہین اس جملہ کی جزو اخیر سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طفولیت
و شباب مین رنگت سرکی بالون کی مثل کالی بہوندکوی کی سیاہ ہوگی اور درواقعی
آپکی سرکے بالون مبارک کی یہی رنگت تہی اور مفسرین کے نزدیک والضحی واللیل
اذا سجی مین ضحی چہرہ مبارک ہے اور لیل سیاہ زلف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہے اور ساتوین باب کا یہہ جملہ بادشاہ تہری کاکلون سے الجہا ہے اسی قسم ای کی
خبر دی رہا ہے اور اسجگہہ بادشاہ سے بادشاہ حقیقی مالک الملک اللہ عز و جل مراد ہے
اور انکا گویا کہ ہم منی قسم کہانیکی ہے اور مسیح علیہ السلام کے بال لڑکپن سے بڑے
اور سرخ ہونگی کہ اوس ملک والون سے ایسے ہی بال رہتے ہین چنانچہ مفصلہ ...

اس بیان مین کہ اب ہمیشہ سر پر بال رکھین گے اور بغیر ضرورت حلق نکرائین گے
باب ۵ ورس او سکا سر جیسا چوکیا سونا اور اوسکی زلفین پیچ در پیچ ہین اور کووی کی
کالے ہین اس ورس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالون مبارک کا ذکر ہے
اور بیان حلیہ نبوی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بلا ضرورت حلق نکرائین گے
اور بال رکھنے ہی مسنون ہونگی اور واقعی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیشہ سر پر بال تہے
آپنے بغیر ضرورت شرعی یا بدنی حلق نہین کرایا اور امت کو بہی مسنون سر پر بال رکھنی ہین
حلق رخصت ہے اور سید نا علی کرم اللہ وجہہ کے کلام عادیت سے بہی مفہوم ہوتا ہے
کہ اصل یہی ہے کہ سر پر بال رکھی جاوین اور دلیل اسکی حلق وقت حج ستر ہی کہ بجائے ذبح ہے
اسلیے کہ در ضرورت عدم بجا اوری وہی فدیہ ذبح قایم مقام اوسکی ہو جاتا ہی اور اس درس سے
یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال عقیقہ مین حلق نکرائے جائین گے
اور یہہ ارہاص نبوت سے ہوگا کہ اللہ نے ذبح للاصنام آپکی عقیقہ مین ہونی دیا اور واقعی اونکا
عقیقہ نہین ہوا تہا اور اللہ جل جلالہ اپنی حبیب کو اس سے محفوظ رکھا کہ آپ سے عقیقہ مین
ذبح لغیر اللہ ہوا اور آپنے حجۃ الوداع مین تریسٹہ ہدی اپنی ہاتہہ مبارک سے ذبح کین اور یہ ایسا
عقیقہ کیا کہ ہر سال عمر کے بدلے ایک ہدی اللہ کے نام پر ذبح کی اسقدر قربانی اپنی ہاتہہ
مبارک سے ذبح کین اور باقی کی ذبح کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حکم لیا کہ اونکو ذبح کرو
اور اسوجہہ سے کہ قربانی اصل مین قایم مقام ذبح اپنی یا اپنی اولاد کے قربانی
دبلی اور عیب دار نا جایز ہوی اور بنی اسرائیل کی توریت مین عیب دار قربانی
کی بہت مذمت کی ہے اور شرح بشارت مین بیان اسکا آگیا ہے اور اسوجہہ سے
اس امت مین عیب دار قربانی نا جایز شمار کی گئی بیان پنجم یہہ ہے کہ عالم
شیب مین آپکی بالون مبارک کی کیا رنگت ہوگی سپید ہو جائینگے......

Marfat.com

سرخی اوپر غالب ہوتا ملا ہی پس پانچوین باب مین اس بیان مین یہہ جملہ وارد ہوا ہی
اوسکا سر ایسا جیسا چوکہا سونا اور ساتوین باب مین یہہ جملہ آیا ہی تیری سر کا بال
ارغوانی مانند ہی اور ان دونون جملون سی معلوم ہوتا ہی کہ بڑہاپی مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سر مبارک کی بال مبارک فقط سرخ ہی ہونی پائینگی اور سپیدی
غالب ہونیکی نوبت نہ پہونچی گی اور درحقیقت اخیر عمر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی سر مبارک کی بالون پر سرخی ہی غالب ہوگئی تہی اسلئی کہ شمائل ترمذی مین ابی رمثہ
سے روایت ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر
ہوا اور مینی دیکہا کہ آپکی سر مبارک کے بال بڑہاپی سی سرخ ہوگئی تہی اور سرخی
اوپر غالب ہوگئی تہی رباعی (آن موی کز و مشک ختا شد روپوش + آید دل
دیوانہ زیادش بخروش + پیدا شدہ خم و پیچ خندان بسیار + تا نرمہ گوش بود بلکہ
تا دوش +) شعر سر کی بالونکا کچہ عالم اور تہا + گیسوی خمدار کا خم اور تہا +
تہی فقط سیہ ہی نہ تو سپید وہ بال + تہی قرین با جمال اعتدال + عنبر پرورد
مشکین بال ستہرہ + نور خوبی سی چمکتے بال تہی + **بیان آنکہون مبارک
کا** اور آنکہون مبارک کی صفت مین مکاشفات یوحنا کی باب (۱۹) ورس (۱۲)
مین ہی اوسکی آنکہین آگ کی شعلہ کی مانند تہین اور اس کتاب کی چوتہی باب کی ورس (۲)
تیرے آنکہین تیری چادر کی بیچ کبوترون کی سی ہین اور پانچوین باب کی
ورس (۱۲) مین ہی اوسکی آنکہین اون کبوترون کی مانند ہین جو لب دریا دودہ
مین نہا کی تمکنت سی بیٹہتی ہین اور ساتوین باب کی ورس (۴) مین ہی تیری
آنکہین اون کنڈون کی مثل ہین جو حسبون مین بت ربین کی پہاٹک ... ہین
پس ظاہر ہی کہ چوتہی باب مین خانہ کعبہ شرفہا اللہ کی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی
آنکہون مبارک کو کبوترون کی آنکہون کی ساتہ تشبیہہ دی ہی نہ نفس کبوترون

ساتھہ۔ پس پانچوین باب مین بہی وہی تشبیہہ مراد ہوگی اسلئی کہ ایک شی کا دونون جگہہ بیان ہے یعنی آپکی آنکھون مبارک کو کبوتر کی آنکھون کی ساتھہ تشبیہہ ہوگی نفس کبوتر کے ساتھہ اور مضاف محذوف ہوگا اور قرینہ اسکا وہی ہی کہ چوتھی باب مین اسکی تصریح موجود ہی پس پانچوین باب کی تقدیر ایسہ عبارت ہوگی اوسکی آنکھین مانند کبوترونکی آنکھونکی مانند ہین اور پہر کبوترون کی آنکھین کئی قسم کی ہوتی ہین لیکن صورت اطلاق مین فرد کامل مراد ہوتا ہے اور پہر قرینہ تشبیہہ بہی موجود ہی اسلئی کہ اس تشبیہہ سی عمدگی کا بیان کرنا منظور ہی اور عمدہ آنکھین کبوترونکی موتی چور ہوتی ہین اور موتی چور اون آنکھون کو کہتی ہین کہ جنمین سرخ ڈوری ہوتی ہین پس اس سی معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ کی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھین موتی چور ہونگی اور اونمین سرخ ڈوری ہونگی اور درحقیقت آپکی آنکھین موتی چور تہین اور اونمین سرخ ڈوری تہی اسلئی کہ آپکی آنکھونکی وصف مین اکثر روایات مین اشکل آیا ہے اور بعض روایات مین اشہل آیا ہی اور اشکل ایسی آنکھہ کو کہتی ہین کہ جسکی سپیدی مین سرخ ڈوری ہون اور اشہل اوس آنکھہ کو کہتی ہین کہ جسکی سیاہی مین سرخ ڈوری ہون اور ایسی دونون قسم کی آنکھون کو موتی چور کہتی ہین اور بعض روایات مین جو آپکی آنکھون مبارک کی صفت مین ادعج آیا ہی اور ادعج اوس آنکھہ کو کہتی ہین کہ جسکی سیاہی گہری ہوتی ہو وہ اس ایت اخیر کی مخالف نہین ہی بلکہ موافق ہی اسلئی کہ سیاہی مین جہان سرخ ڈوری نہ تہی وہان سیاہی عمدہ تہی اور کبوتر کی آنکہون کی سیاہی بہی بہت ہی زیادہ ہوتی ہی اور ساتوین باب کی اس جملہ مین تیری آنکھین اون کنڈون کی مثل ہین آنکھون مبارک کو حوضون کی ساتھہ تشبیہہ دینی سے معلوم ہوا کہ آپکی آنکھین بزرگ اور بڑی اور ترو تازہ ہونگی اور واقعی آپکی آنکھین مبارک بڑی اور ترو تازہ تہین اسلئی کہ سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ

Marfat.com

روایت ہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عظیم العینین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی آنکھیں مبارک بڑی تہیں شعر کیا بیان ہو خوبی چشم سیاہ ✤ آیت مازاغ ہی گواہ ✤
تہی سفیدی اور سیاہی درمیان ✤ سرخ ڈوری اوسمیں شاخ گلستان ✤ تہا سپید او سیاہی کا یہ حال
تہیں ہم دونوں بحد اعتدال ✤ اشکل العینین بہی وارد ہوا ✤ وصف چشم حضرت خیر الوری ✤
اشہل العینین بہی مذکور ہی ✤ وصف میں اوسکی کہ عین حور ہی ✤ الغرض القصہ جو وصف مال ✤
چشم خوبان جہان کا جمال ✤ وہ سبہی اوصاف بی حد و بیان ✤ عین محبوب خدا میں تہی عیان ✤
اور ان سب سی زیادہ وصف خاص ✤ چشم حضرت سی رکہتا اختصاص ✤ یعنی وہ چشم مبارک دلپذیر ✤
نور و تاریکی میں تہی یکسان بصیر ✤ دیکہتی ہیں لوگ جو وقت سحر ✤ تیرہ شب میں آپکو آتا نظر ✤
دوسرا ایک اور یہ اعجاز تہا ✤ چشم پاک صاحب اعجاز کا ✤ پیش منظر آپ جیسا دیکہتی ✤
پیٹھہ کی پیچہی بہی ویسا دیکہتی ✤ سائبان چشم وہ مژگان دراز ✤ سر فراز جلوہ گاہ امتیاز ✤
مردم عین حیا کیون اسطی ✤ سائبان مژگان کی ہی آراستی ✤ رباعی
رخشان چو مہ چاردہ وجہ منیر ✤ در سلسلہ جعد دل خلق اسیر ✤ ملک و ملکوت صید آن چشم سیاہ ✤
ابرو چو کمان کشیدہ مژگان چون تیر ✤ **بیان بینی مبارک** اور بینی مبارک کی بیان میں
ساتوین باب میں ہی میری ناک لبنان کی برج کی مثال ہی جو دمشق کی رخ ہی
اس جملہ میں سیدنا محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بینی مبارک کو برج کی ساتہہ
تشبیہ دی اور برج درمیان سی بلند ہوتا ہی پس اس تشبیہ سی معلوم ہوا کہ محبوب
خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بینی مبارک درمیان سی بلند ہوگی اور حقیقت میں بلند
تہی اسلئی کہ ابن ابی ہالہ وصاف بینی صلی اللہ علیہ وسلم نی آپکو اقنی العرنین بیان
اور اقنی العرنین اوس شخص کو کہتی ہیں جسکی ناک درمیان سی بلند ہو رباعی
مانند الف کشیدہ بود آن بینی ✤ در نور و ضیا شمع برونگزینی ✤ بود آن ✤
دانیش بنظارہ نور حق بینی ✤ شعر بینی وممتاز پر نور و بلند ✤ باکمال خوبی ارجمند ✤

Marfat.com

یکتا جو تی تامل کن کرے ÷ اوسکو وہ بہنی بلند اتی نظر ÷ بی نہایت پرنہ تہی یعنی بلند ÷
اعتدال سے ... سی تہی ارجمند ÷ وہ جو ظاہری بلندی دور سے ÷ مشتعل تہی ارتفاع نور سی ÷

بیان رخسارہ محبوب الٰہی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

اس بیان مین چوتھی باب کی ورس (۳) مین ہی۔ تیری رخسارہ تیری چادر کی نیچے آدہی انار کی مانند ہین۔ اور پانچوین باب کی ورس (۱۳) مین ہی اوسکی رخسارے پہولو کی چمن اور بلسان کی ابہری ہوئی کیاری کی مانند ہین۔ پس چوتھی باب مین رخسارہ مبارک کو انار کی ٹکڑا ہی کے ساتہ تشبیہ دی ہی اور حدیث ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین چاند کی ساتہ تشبیہ دی ہی اور دونون تشبیہون سی مقصود واحد ہی جو رخسارون مبارک کا تر و تازہ اور سرخ و نورانی ہونا ہی اور وہ حدیث یہہ ہے یتلالؤ وجہہ تلالؤ القمر لیلۃ البدر ۔ آپکا چہرہ مبارک روشن اور تابان تہا مثل چودہوین رات کی چاند کی اور ہدیۃ الاسلام مین آپکی نسبت لکہا ہی رخسار سرخ تہی اور پانچوین باب مین رخسارہ مبارک کو کیاری کی ساتہ تشبیہ دی تہی معلوم ہوا کہ رخسار مبارک ڈہلی نہونگی بلکہ ابہری ہوئی ہونگے اور حقیقت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخسار مبارک ایسی ہی تہی اسلئے کہ حدیث ابن ابی ہالہ مین سرور عالم کی نسبت سہل الخدین واقع ہوا اور سہل الخدین اوسکو کہتی ہین جسکی رخسارہ ڈہلی نہوون اور بہت ابہری ہوئی بہی نہوون

بیان لب مبارک محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

اس بیان مین پانچوین باب مین ہی ورس (۱۳) اوسکی لب سوسن ہین جنسے بہتا ہوا مر ٹپکتا ہی اور چوتھی باب مین ہی (۳) تیری لب ایسے جیسے قرمزی ڈوری ہین۔ پس پانچوین باب مین لبون مبارک کو سوسن کی ساتہ تشبیہ دی اور سوسن کے دو قسم ہین۔ آزاد اور اسمار آزاد سپید ہوتا ہی اور اسما آسمانی رنگ اور چوتھی باب مین لبوان مبارک کو قرمزی ڈوروں کے ساتہ تشبیہ دی اور سرخ رنگ سے

سے سرخ ریشم رنگتی ہین پس ان دونون تشبیہون سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ج
کی لب مبارک باریک و نرم و ملایم ہونگی اور اوداہٹ بھی اوسمین ہوگی اور تشبیہ
سوسن ابرسار کی ساتھ ہے اسلئے کہ محبوبان عالم کی لبہ کا یہی رنگ ہوتا ہے۔
خصوصاً اہل عرب کی اکثر ایسی ہی لب ہوتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی لبون مبارک مین یہہ سب اوصاف ہونگی اسلئے کہ مدارج النبوت مین بحوالہ
اوسط طبرانی کی نقل کیا ہے کہ لب اور دہن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
تمام بشر سے افضل تھی اور یہہ ایسا کلمہ جامع ہے کہ اوصاف مذکورہ کو مع شئی زاید
شامل ہے بیان دہن مبارک محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوس
ذکر مین چوتھی باب مین ہے تیرا مونہہ خوب تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
ضلیع الفم وارد ہوا ہے چنانچہ حلیہ ابن ابی ہالہ در اوصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
یہہ لفظ وارد ہے اور ضلیع الفم اسی کہتے ہین جس شخص کا مونہہ کشادہ ہو پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ تھا اگر یہہ کشادگی خوبی اور عمدگی کی ساتھ تھی
اسلئے کہ بحوالہ مدارج النبوت منقول ہو چکا ہے کہ طبرانی نی اوسط مین روایت
کی ہے کہ لب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دہن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی تمام بشر سے عمدہ تھی **رباعی** وسعت دہنش کرد دلم شیدا ولیکن + تنگی دہانت نقش کرد بر
گلستان + تا در احادیث فشاندہ بسیار + شیرین دہن نگار ما بوعشق گستاخ + **شعر**
تھا کشادہ وہ دہان با صفا + اوسکی اوصاف مین ضلیع الفم کہا + وہ تنگ تھا کس خوبی کی ساتھ
حسن و زیبائی و اسلوبی کی ساتھ + وہ دہان دلربا مثل کلی + خوشنما تھا خوشنما تھا خوشنما +

بیان خانہ کعبہ کی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی دانتون مبارک کا

اور آپکی دندان مبارک کی صفت مین چوتھی باب مین فرمایا ہے۔ تیرا دانت بھیڑون
کی گلی کی مانند ہین جنکی بال کتری گئی اور جو نہا کر نکلتی ہین ہر ایک دو دو

Marfat.com

بچی جنی ہی اور دو تین سی ایک تھا یا بچہ نہین ہی اس ورس مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی دندان مبارک کو بھیڑیون کی دانتون کی ساتھہ تشبیہ دی
اور مانند انکی سپیدی اور چمک ہی اور در حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
دندان مبارک سپید اور چمکدار تھی اسلئے کہ حدیث ابن ابی ہالہ مین آپکی دندان
مبارک کی صفت مین کلمہ اشنب وارد ہوا اور اشنب دانتون کی رونق اور تر و تازگی
کو لوستے ہین اور پھر دانت سی مدلول دانت یعنی سال عمر مراد لیکر بیان عمر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا اور فرمایا جنکی بال کتری گئی یعنی اگر عمر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اے شخص تو دریافت کرنا چاہی تو ہر دانت کو ایسی بھیڑ فرض کر جسکی بعد
پیدا ہونیکی بال کتری گئی ہون اور جب بھیڑ کا بچہ پیدا ہوتا ہی تو ایک سال گذرنیکی
بعد اوسکی بال کترتی ہین چنانچہ گڈریون سی یہہ امر تحقیق کیا گیا ہی اور دانت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتیس تھی تو بتیس ۳۲ برس یہہ ہوگئی اور پھر ہر ایک انمین سے بھیڑ
کی واسطے دو حمل بھیڑ کی مدت جو برس روز ہی ثابت کر تو بتیس ۳۲ برس اور ہوئی
اور بتیس ۳۲ کو بتیس کی ساتھہ ملانی سی چونسٹھہ برس ہوتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی عمر بعض روایات کی موافق تریسٹھہ برس کی ہوئی ہی اور تریسٹھہ قمری
کو اگر شمسی بناو تو وہی چونسٹھہ کی قریب ہونگی اور کسور کو ایسی مواضع مین
نہین لیا کرتی ہین واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم بیان خانہ کعبہ کی محبوب
صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کا اور گردن مبارک کے
بیان مین ساتوین باب مین ہی ہی تیری گردن ہاتھی دانت کی برج کی مانند ہی اور
چوتھی باب مین ہی ہی تیری گردن ایسی جیسے کہ داود کا برج جو سلاح خانی کی لئی
بنا ہی اوسپہ ہزار ہیسان لٹکائی گئین ہین وی سبکی سب پہلوانون کی سپرین ہین
اس ورس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کو ہاتھی دانت کی برج

کی برج کی ساتھ تشبیہ دی ہی اور حدیث شریف مین گردن مبارک کو ہاتھی دانت کی
بت کی گردن کی ساتھ تشبیہ دی اور وہ حدیث ابن ابی ہالہ ہی اور الفاظ اسکی
یہ ہین۔ کان عنقہ جید دمیۃ فی صفاء الفضۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن
مبارک چاندی کی مثل صفائی مین ہی اور خوبی مین ہاتھی دانت کی بت کی گردن
کی مانند تھی اور چونکہ آپکی گردن مبارک بھاری تھی اسوجہ سے اوسی برج کی ساتھ
تشبیہ دی ہی رباعی آن گردن روشن چو سراج وہاج ✽ ہرگز نبود گہی چنین بر خراج
زیبا و لطیف در صفا نقرۂ خام ✽ چو گردن آن بت کہ تراشند ز عاج ✽
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تام الاذنین تھی یعنی پورے کانون والے
تھی اور آپ کی گوش مبارک چھوٹے نہ تھی بلکہ بڑے اور چوڑے تھے
مگر خوبی اور محمدگی کی ساتھ اور یہ لفظ مدارج النبوت مین جامع کبیر سے
آپکی کانون مبارک کی صفت مین نقل کیا ہے پس اسلئے اونکو سیپیون کی
تشبیہ دی اور وہ دو ہزار کا کام دیتی تھی اور یہان بیٹھی ہوئی آسمان کے
اطیط کی آواز سنتے تھے۔ بیان محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاتھون مبارک کا۔ اور اس بیان مین پانچوین بند مین ہی ورس ۱۲
اوسکے ہاتھ ایسے ہین جیسے سونیکی کڑیان جنمین ترسیس کے جواہر جڑے گئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھون مبارک پر بال تھے چنانچہ حدیث ابن
ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین آپکی نسبت وارد ہوا ہے اشعر
الذراعین والمنکبین یعنی آپکی بازوون اور مونڈھون مبارک پر بال تھے پس اونکو
جواہر کے ساتھ تشبیہ دی اور چونکہ آپ جلیل العضدین والذراعین یعنی
بڑے قوی بازو اور ہاتھون والے تھی اسلئے اونکو سونیکی کڑی بیان کیا
بیان صدر مبارک بعنیہ مبارک کی بیان مین جو بند مین ہی ورس ۱۴ مین ہی

Marfat.com

ع تیری دو چھاتیاں دو آہو بچون کے مانند ہین جو ایک ساتھ پیدا ہوئے اور سوسن کے درمیان چرتے ہین اور ساتوین باب مین ہی ورس (۳) تیری دو چھاتیان دو آہوون کے مانند ہین جو ایک ساتھ پیدا ہوئے تھی اور تیر ساتوین باب ہی ورس تیری چھاتیان انگورون کی گچھونکی مانند ہین سوسن ابرسا سی بیان یہی غرض ہے اور سوسن ابرسا ہین چرتی کی یہ معنی ہین کہ دونون پستانونکی گرداگرد بال ہون چنانچہ تھی اسلئے کہ حدیث ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین آپکی نسبت اشعر الذراعین والمنکبین واعالی الصدر وارد ہوا اور ترجمہ ان کلمونکا یہ ہے کہ آپکے دونون بازوون پر اور مونڈھون مبارک اور سینہ مبارک کی اوپر کے جانب بال تھے اور چونکہ حرکت لطیفہ قلبی اور حرکت لطیفہ روحی دونون پستانون کے قریب ہین اسلئے اونکو آہو بچون کی ساتھ تشبیہ دی اور اسلئے کہ سینہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طفلان امت مرحومہ شیرہ شریعت الٰہی پیتی ہین اسلئے اونکو انگورون کے گچھے بیان کیا اور بعد شق صدر کے بعد حکمت اور ایمان سے پر ہونیکی بہی خبر ہے اسلئے کہ انگور کے شراب بنتی ہے اور جس قسم کا انگور ہوگا اوسی قسم کی شراب ہوگی یعنے اگر انگور دنیا ہے تو بیہوشی عالم آخرت سے اوس سے حاصل ہوگی اور جو انگور اوس عالم کا ہے تو بیہوشی اس عالم سی حاصل ہوگی اور یہان انگور اوسی عالم کا مراد ہے اور اس سے وہی شراب ایمان و حکمت بنے گی اور اوسی سلئے کعایہ ہوگا واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

بیان شکم مبارک محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

اور شکم مبارک کی وصف مین پانچوین باب مین مار دیکھ ورس (۱۴) اسکا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہی جسپر نیلم کے گل بوٹے ہون اور ساتوین باب مین ورس (۲) تیری نا

گول پیالہ ہی جسمین ملائی ہوئی می کی کمی نہین ہی تیرا پیٹ گیہون کی ایک ڈہیری ہی
جسکے آس پاس سوسن لگی ہین ان جملون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکم ج
مبارک کا بیان ہی **بیان نرمی شکم مبارک** باب ۷ ورس (۲) تیرا پیٹ گیہون
کی ایک ڈہیری ہی آپکا شکم مبارک نہایت نرم تہا چنانچہ مدارج النبوت مین
ہی کہ ابن ابی ہالہ نی بیان کیا ہی کہ مینی شکم مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکہا گویا کہ کاغذ تہہ پر تہہ رکہی ہوئی اور اسی نرمی کو یہ ورس بیان
فرماتا ہی **بیان سفیدی شکم مبارک**۔ باب (۵) ورس ۱۴ اوسکا پیٹ
ہاتہی دانت کا سا کام ہی آپکا شکم مبارک سفید اور گورا تہا اور بال اوسکے اوپر
نہ تہی چنانچہ حدیث ابن ابی ہالہ مین ہی عاری الثدیین والبطن ۔ دونون پستان
اور شکم بالون سے خالی تہی اور اسی گورا پن کا ورس مسطور مین بیان ہی ۔ **بیان**
ناف مبارک۔ باب (۷) ورس ۲ تیری ناف گول پیالہ ہی جسمین ملائی
ہوئی می کی کمی نہین ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناف مبارک اوبہری ہوئی
نہ تہی جیسی بعض اشخاص کی خاص کر لڑکپن مین ہوتی ہی بلکہ گہری تہی اور
اسی گہرا پن ناف مبارک کا اس ورس مین بیان ہی **بیان لطیفہ**
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم۔ جملہ مذکور مین تیری
ناف گول پیالہ ہی جسمین ملائی ہوئی می کی کمی نہین لطیفہ سر کا بیان ہی ۔
اور می سی شراب محبت الٰہی مراد ہی ۔ **بیان سیلی مبارک** باب (۵) ورس
اوسکا پیٹ ہاتہی دانت کا سا کام ہی جس پر نیلم کی گل بنی ہون ۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ناف سی گلوی مبارک تک شکم مبارک پر ایک خط باریک
بالونکا تہا چنانچہ ابن ابی ہالہ کی حدیث مذکور مین ہی موصول ما بین اللبۃ والسرۃ
بشعر یجری کالخط ملا ہوا تہا گلوی سی ناف تک ساتہ خط بالون کی اور اسکا

ج

اس جملہ مین بیان ہی اور اسکو ہندی مین بیلی کہتی ہین ۔ رباعی
تا ناف بر آن سینۂ صاف و زیبا ٭ بود ست خط دقیق از سویدا ٭
بر تختۂ سیم بوده نقش الفی ٭ یعنی کہ حسن احمد آمد یکتا ٭

بیان شق صدر ۔ اور جس جگہہ پر خط نیلی تہا اوس جگہہ نشان شق صدر ہی تہا اور اس ورس مین اور نیز جملہ تیری ناف گول پیاری جسمین ملائی ولی ہی کی کمی نہین اسطرف اشارہ ہی **بیان موتی مبارک عالی صدر** تیرا بیسے گیہون کی ایک ڈہیری ہی جسکے آس پاس سوسن لگی ہین ۔ اس ورس مین موتی مبارک اعالی صدر کو سوسن کی ساتہ تشبیہ دی ہی اور یہہ ہے کہ موتی مبارک مثل سوسن کی گرد اگرد خشکم کی کرتی چنانچہ ابن ابی ہالہ کی حدیث مین وارد ہی ۔ **بیان کولون مبارک کا** ۔ اور آپکی کولون مبارک کا بیان باب ۷ مین ہی ورس ۱ تیری کولونکی گولائی جواہر کی لڑی کی مانند ہی جیسا کسی اوستاد کاریگر نی بنایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسم مبارک کی وصف مین بادن متماسک احادیث مین وارد ہوا ہی اور بادن پر گوشت کو کہتی ہین اور متماسک اوسی کہتی ہین جسکا بدن گٹہا ہوا ہو اور ڈہیلا نہو اور ایسی بدن مین کولہی ضرور گول ہوتی ہین وہو المطلوب **بیان ساق پای مبارک آپکی پیرون اور پنڈلیونکا بیان باب ۵** مین ہی ورس ۱۵ اوسکی پیر سنگ مرمر کی ستون جو سونیکی پایون پر کہڑی کئی جاوین اس ورس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیون مبارک کو سنگ مرمر کی ستونونکی ساتہ تشبیہ دی ہی اور حدیث شریف مین شحم النخل کی ساتہ تشبیہ دی ہی اور تشبیہ خوبی سپید مین ہم سنگ برابر ہین پس تشبیہ بھی برابر ہوگی اور مطابقت ایسی واقع ہوگی جیسی کہ چاہئے اور مقصود دونون تشبیہون سے سپیدی اور خوبی پنڈلیونکا اور وہ حاصل ہی اور حدیث مذکور کی سند یہہ ہے کہ مدیح مین ہی اور حدیث مین آیا ہی و نظرت الی ساقہ کانہا جمارۃ یعنی راوی کہتا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلی مین نظر کی تو دیکہا ایسی گویا کہ وہ جمار کے مشابہ تہی یعنی سفیدی اور تروتازگی مین اور شحم النخل کہجور کی مغز کو کہتی ہین اور وہ سفید تہا اور تر و تازہ ہوتا اور شیرین ہوتا ہے اور اہل عرب اسکو کہاتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم مبارک ...

بیان کیا و راس بیان سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم مبارک عمدہ اور فخیم یعنی بہاری ہون گے اور واقعی قدم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی تہی اسلیے کہ عبد اللہ ابن بریدہ سے روایت ہی کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَحْسَنَ الْبَشَرِ قَدَمًا ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم مبارک تمام آدمیون سے عمدہ تہی اس روایت سے ... اقدام مبارک کا ثبوت ہو گیا اور رستبد بہاری ہوی اقدام مبارک کی یہ ہی کہ حدیث ابن ابی ہالہ وصاف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم من آپ کی نسبت شثن القدمین آیا ہی اور شثن القدمین اوس شخصکو کہتے ہین جسکی قدم فخیم اور بہاری اور پر گوشت ہون اور بعد بیان حلیہ مبارک کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلق اور شیرین لبی کا بیان فرمایا بیان خلق محمدی پانچوین باب ہے اوس کا موضہ شیرینی ہے اور شیرینی کی دو قسمین ہین اور دونون قسم کی شیرینیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک مین موجود تہی شیرین زبان تو آپ تہی ہی اور جمیع اقوام عالم کے اس شیرین زبانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ شیرین زبان ہین اور کہتے ہین کہ اپ خلیق اور چشمہ شیرین تہی اور بحسب مصداق شعر مشہور سے ہر کجا چشمۂ بود شیرین مردم و مرغ و مور گرد آیند آپکی شیرین زبان ہونیکی وجہ سے تمام مخلوق الہی آپکی گرد ہوئی اور یہہ قول انکا اگرچہ سراسر باطل ہے چنانچہ ابطال اسکا علاوہ دلائل آخر رسالت صادقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس رسالہ سے بہی خوب ظاہر ہے مگر خیر شیرین زبانی کا اقرار ہے اور ایسی لوگون سے یہہ بہی غنیمت ہے یہہ شیرینی باطنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنے خوش خلقی کا بیان ہوا اور شیرینی ظاہری آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ بیان ہے کہ لب مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بطور اعجاز اگر کسی کہاری کوہی مین پڑجاتا تہا تو وہ کواں چشمہ شیرین ہو جاتا تہا چنانچہ انس رضی اللہ عنہ سے جو آپکی خادم تہی روایت ہے کہ ہماری گہر مین ایک کہاری کوان تہا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا آب دہن اوسمین بطور اعجاز ڈالا پس وہ شیرین ہوگیا اور مدینہ منورہ مین اوس سے زیادہ کوئی کوان شیرین نہ تہا اور بعد بیان خلق وخلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا اسلیئے کہ اصل نسخہ عبرانی غزل الغزلات مین بعد اس جملہ کے آپکا نام بصیغہ جمع محمدیم بیان کیا ہی اور اوس بولی مین جمع یا اور میم کے ساتہہ آتی ہے واحد کو تعظیماً جمع بولا کرتے ہین اور اس ترجمہ مین عشق انگیز کے ساتہہ ترجمہ کیا ہے اور چوتہے باب مین جملہ تجہہ مین کوئی عیب نہین کے ساتہہ ترجمہ کیا ہے اور گو ترجمہ کرنا نامون کا اصل سے بڑے خرابی کی بات ہے لیکن پہر بہی یہہ ترجمہ اقرب الی الصواب ہے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ترجمہ کیا گیا تا ہے کہ اردو زبان ترجمہ محمدی کا یہی ہے پس جس ترجمہ کو دیکہے گا وہ سمجہہ لے گا کہ نام مبارک خانہ کعبہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا محمد ہوگا اور چوتہی باب کی اس چہٹی درس مین جب کہ دن ڈہلی اور سایہ بڑہی مین مرکی پہاڑ اور لبان کے ٹیلے کو جاونگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے مقدمہ پیدایش اور زمان ولادت کا بیان فرمایا ہے اسلیئے کہ مرکی مشہوری سے اور لبان یعنی عمان اور یمن کے پہاڑون مین پیدا ہوتا ہے اور باعتبار زبوم دنیا کے مس کا فرد افرد اہی قیامت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش بعد دن ڈہلنے اور سایہ بڑہنے کے ہوئی ہے اور انجیل

Marfat.com

متی کی بیسوین باب مین بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منقول ہے اور اس مین سیدنا مسیح علیہ السلام کے نے پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک گذشتہ دن رسے بیان کی ہے اور وہ بشارت مع انکی شرح کے اس رسالے مین بھی منقول ہوگی اور رسا توین باب کے اس ورس مین مین نے کہا مین اس تاڑ پر چڑہونگا اور اوسکی شاخون کو تھام رکھونگا فی الحال تیری دونون چھاتیان انگورون کی گچھون کی مانند ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شباب سے ایک قصہ کا بیان ہے اور وہ یہ ہے کہ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکی عالم جوانی مین کعبہ شریف کی پہر از سر نو تعمیر ہوئی اور واسطے مشابہت اپنے جد امجد اسماعیل علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پتھر کعبہ شریف کے اپنی دوش مبارک پر اوٹھائے پس وہ تاڑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور بیان اسکا گذر گیا ہے اور پتھر دن کعبہ شریف کا دوش مبارک پر اوٹھانا کعبہ شریف کا اس تاڑ مبارک پر چڑہنا ہے اور دونو ہاتھون مبارک سے چونکہ پتھرون کو تھاما اور وہی شاخین تاڑ مبارک کی تھین پس گویا کہ کعبہ شریف نے ہی شاخون مبارک کو تھام رکھا اور جملہ فی الحال تیری دونون چھاتیان انگورونکی گچھون کی مانند ہین اس امر کو بیان کرتی ہے کہ اسی وقت سے عالم غیب سے القا ہونا شروع ہوگا اور سینہ مبارک شریعت الہی سے پر ہونے لگے گا اور ایسا ہی ہوا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے الکید فیہ پتھر اوٹھانیکے وقت ازار مبارک کھول کے دوش مبارک پر ڈالی تاکہ پتھر کی بدن مبارک کو تکلیف کو نہ پہونچے پس آپ بیہوش ہوکر گر پڑے اور جب آپ کو

موش آیا آپ نے ازار طلب کی اور فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ برہنہ ہوا
کرون تتمہ مدارج النبوت مین نقل کیا ہے کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ مین مقوقس یعنی شاہ اسکندریہ
کے پاس گیا اور مقوقس نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی رسول ہین اگر وہ تشریف
لاوین قبط و نصاری مین تو وہ اونکا اتباع کرین پس مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ اسکے بعد مین اسکندریہ مین ٹھہرا اور تمام کنیسون مین وہان سے کے
گیا اور اونکے اوصاف قبط اور نصاری سے پوچھی اور اسکندریہ
مین ایک پادری تھا اور وہ اونکا بزرگ تھا اور وہ لینے بچونکو اوسکے
پاس دعا کے واسطے لاتی تھی اور وہ اونکے واسطے دعا کرتا تہا پس مین نے
اوس سے کہا آیا کوئی اور نبی بھی مبعوث ہوگا اوسنے کہا ہان وہ آخر
انبیا ہین درمیان عیسی بن مریم علیہما السلام اور اونکے اور کوئی نبی نہین
ہے ہمکو بلاشک عیسی بن مریم علیہما السلام نے اونکے اتباع کا حکم
کیا ہے وہ نبی عربی امی ہین نام اونکا احمد ہے میانہ قد کوتاہ نہ دراز
نہ ان آنکی آنکھون مین سرخی ہی نہ سفید و نہ سرخ بلکہ سرخ و سپید
انکے بال بہت ہونگے موٹی کپڑی پہنینگے اور کہانا جو ملجایا کرے گا کہا
... گے تلوار حمایل کرینگے آنکے اصحاب ایسی ہون گے کہ اپنی جانونکو
اپ ... انکے دوست رکہینگے آنکو اپنے باپ اور بیٹون سے بجوش
... گے ایک زمین مین جہان درخت سلم ہے اور ہجرت کرینگے ایک
شہر سے طرف دوسری جبرم کی اور ہجرت کرینگے زمین بشور خرمازار
کی طرف اور پہرینگے ازار نصف ساق تک اور دہوئینگے اطراف اعضا کو
اور مخصوص ہونگے ... اللہ ... اللہ کے کہا نہوا ... وہ صفات

نہتین ہر نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوا ہی اور وہ مبعوث ہونگے تمام عالم
کی طرف اور اونکے لیے تمام زمین مسجد کی حکم مین ہوگی اور طہور بہی ہوگی
یعنے خاک سے تیمم کرنا قائم مقام وضو کے ہوگا حسب جگہہ وقت نماز
آپکا تیمم کرینگے اور نماز ادا کرینگے انتہی اس روایت کی تصدیق رسالہ
ہذا سے ہوگئی ہے اور سرا پا نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق ابہی
غزل الغزلات کی تینون بابون سے ہوگئی ہی للہ الحمد بیان مہر نبوت ××
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ مبارک پہ مہر نبوت تہی اور اپکی اس
مہر نبوت کا بہی چند جگہہ بیان آیا ہے پہلی صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام مین
ہے صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۹ ورس ا ہمارے لیے ایک لڑکا تولد ہوا کہ حکمرانی
کا نشان اوسکی کاندہی پر ہی ہوگا اوسکی ہی نام ہونگے عجیب اور مشیر
اور مشور عظمی کا بادشاہ اور الہ قوی مسلط اور سرمدی باب اور سلامتی
کا بادشاہ اوسکی حکمرانی اور سلامتی کی افزائش کی کچہ انتہا نہ ہوگی وہ داود
کے تخت سلطنت پر آج سے لیکی ابد تک عدل و انصاف سے نظم و نسق
کرے گا ش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی جتنے نبی گذرے ہین
اونکی داہنی ہتہیلی پر نشان نبوت ہوتا تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی مہر نبوت شانہ مبارک پہ ہوئی اور یہہ مہر نبوت پیدا ایشی تہی تہی
لڑکپن مین بہی ویسی ہی تہی جیسی کہ بڑہاپے اور جوانی مین تہی پس
اپکی ہی بشارت ہے اور اپکی ہی مہر نبوت کا بیان ہے اور اپکی ہی
اسمای شریفہ سے عجیب اور مشیر ہین اور اپ کو ہی حاکم مشورہ ہوا ہی
اور اپ ہی مشورہ عظمی کے بادشاہ ہین اور رسالت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم [illegible]

Marfat.com

کو واسطے تھی اور آپ ہی بڑے حاکم ہین اور آپ ہی سب کا باپ ہین تمام
مخلوق آپ کے نور سے پیدا ہوئی ہے اور آپکے ازواج مطہرات
امہات المومنین ہین اور حاکم اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچہ
انتہا نہین تہی آپ سب پر حاکم ہے اور آپ پر آپکے بعد وپا قبل کوئی
رسل و انبیا سے حاکم نہین ہے اور جیسے حضرت داود علی نبینا وعلیہ السلام
نبی اللہ وخلیفۃ اللہ فی ارضہ تھی ایسے ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تہی رسول اللہ وخلیفۃ اللہ فی ارضہ ہین اور سیدنا مسیح علیہ السلام کے
نہ شانہ مبارک پر مہر نبوت تہی اور نہ آپکی نام عجیب ومشیر تھی اور نہ آپ
بادشاہ ہوئی اور نہ اپنی حکومت کی اور نہ آپ پر نبوت ختم ہوئی پس
یہہ بشارت حضرت مسیح علیہ السلام کے ہرگز نہین ہو سکتی بلکہ یقیناً سیدنا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہے اور آپکی مہر نبوت کا
بیان ہے وہو المطلوب ۔ دوسرے اظہار
الحق مین نقل کیا ہے کہ فاضل حیدر علی قریشی نے اپنی
تالیف اردو مسمے بخلاصہ سیف المسلمین مین کہا ہے
پادری اسکان ارنے نے صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کا
۱۶۶۶ء عیسوی مین اپنی زبان مین ترجمہ کیا ہے اور بائیسوین باب
مین کتاب مذکور کی اس ترجمہ مین ذکر مہر نبوت انحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا اس فقرہ مین موجود ہے سبحوا اللہ تسبیحا جدیدا اثر
سلطنتہ علی ظہرہ واسمہ احمد انتہی اور میری رای مین یہہ جملہ باب مذکور کے
دسوین ورس مین ہوگا اسلئے کہ ورس مذکور کی شروع مین ترجمہ جملہ
سبحوا اللہ تسبیحا جدیدا کا بہین الفاظ موجود ہے خداوند کے لیے

ایک نیا گیت گاؤ یعنی غزل الغزلات مین بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا بیان فرمایا ہی اسلیئے کہ ساتوین باب مین فرماتے ہین میری بہن میری زوجہ ہے مقفل کیا ہوا ایک باغیچہ ہے اور بند کیا ہوا ایک سوتا اور سر بمہر ایک چشمہ ہے یہہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور آپکی چونکہ بدن مبارک سے خوشبوئی تہی اور آپ پر مہر نبوت لگی ہوئی تہی جو قائم مقام قفل نبوت کی تہی اسلیئے اس مضمون کو بایں الفاظ ادا کیا مقفل کیا ہوا ایک باغیچہ ہی اور چونکہ آپکی انگلیون مبارک سے بطور اعجاز چشمی جاری ہو جاتی تہی اور یہہ مہر الہی قائم مقام قفل ہی اسلیئے اس مضمون کو باین الفاظ ادا فرمایا بند کیا ہوا ایک سوتہ ہی اور سر بمہر ایک چشمہ ہی اور واسطے چیستان نبانی کی ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاف خطاب فرمایا اور کہا شراحمو سرخ و سفید ہے اور پہر دوسری دفعہ بطور مونث تعبیر کیا ہی اور فرمایا تیری یاد کر کا بیان بہی ہو گیا شاہزادی کیا خوب معلوم ہوتی اور پہر کہبی لوا فرمایا کبہی بہن فرمایا کبہی زوجہ فرمایا حقیقی معنی کوئی بہی یہان مراد نہین ہو سکتی اور بطور مجاز بوجہ من الوجوہ واسطے نبانے چیستان کی جو جا بجا فرمایا اور جملہ حکمرانی کا نشان اوسکے کاندہی پر ہے اور اثر سلطنتہ علی ظہرہ یعنی نشانی حکمرانی کی اسکی پشت پر ہے اور سر بمہر ایک چشمہ ہے یہہ تینون اس امر کا نشان دیتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان دونون شانون مبارک کی مہر نبوت ہوگی اور اس مہر کو پشت پر بہی کہہ سکتی ہین اور شانہ بہی کہہ سکتے ہین اور چونکہ جسم مبارک کا جو سوای مہر مبارک کی تہا ختم نہیان اگر نہوا تو سر بمہر ایک چشمہ بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسم مبارک کو بیان فرما سکتے ہین اور جہہ سے مہر نبوت مراد

لی سکتی ہین واللہ اعلم اور چوتھی مکاشفات یوحنا کی اونیسوین باب مین
بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا بیان فرمایا ہے مکاشفات
یوحنا باب ۱۹ ورس ۱ اون چیزون کے بعد مین نے آسمان پر بہت
لوگون کی بڑی آواز یہہ کہتے ہوئے سنی **ہللویاہ** نجات اور جلال اور عزت
اور قدرت خداوند ہماری خدا کے ہین ۲ کیونکہ اوسکی عدالتین راست اور
برحق ہین اسلیئے کہ اوسنے بڑی کسبی کی جسنے اپنی زناکاری سے زمین کو خراب
کیا عدالت کی اور اپنے بندون کی لہو کا بدلا اوسکے ہاتہ سے لیا ۳
پہر دوسری بار اونہون نے کہا **ہللویاہ** اور اوسکا دہوان ابدالاباد تک اوٹہتا
رہا ۴ اور وی چوبیس بزرگ اور چار جاندار اوندہے موہہ گرے اور خدا کو
جو تخت پر بیٹہا ہی سجدہ کیا اور کہا آمین **ہللویاہ** ۵ اور تخت سے ایک آواز
یہہ کہتی ہوئی نکلی تم سب جو اوسکے بندی ہو اور جو اوس سے ڈرتی ہو کیا
چہوٹے کیا بڑے ہمارے خدا کی ستائش کرو ۶ اور مین نے ایک
بڑی بہیڑ کی آواز اور بہت پانیون کی آواز اور بڑی گرج کی سی آواز یہہ کہتی ہوئی سنی کہ **ہللویاہ خداوند** قادر
مطلق بادشاہت کرتا ہی ۷ آؤ ہم خوشی و خورمی کرین اور اوسکو عزت دیوین اسلیئے
کہ برہ کا بیاہ آپہونچا اور اوسکی دلہن نے اپنے تئین سنوارا ہی ۸ اور اوسے
یہہ دیا گیا کہ وہ صاف اور شفاف اور مہین کتانی کپڑا پہنے کہ مہین کتانی
کپڑا مقدس لوگون کی راستیان ہین ۹ اور اوسنے مجہسے کہا لکہہ مبارک وی
جو برہ کے جشن مین بلائی گئی ہین اور وہ مجہہ سے کہتا ہے یہہ خدا کی باتین
برحق ہین ۱۰ اور مین اوسکے پانون پر اوسی سجدہ کرنیکو گرا اور اوسنے مجہہ سی کہا
خبردار ایسا نکر کہ مین تیرا اور تیری بہائیون کا جن پاس یسوع کی گواہی ہی
ہم خدمت ہون خدا کو سجدہ کر کیونکہ جو گواہی یسوع پر ہے نبوت کی

Marfat.com

روچکی ہو ا پہر مین نے آسمان کو کہلا ہوا دیکہا اور دیکہو ایک نقرئی گہوڑا اور اوسکا سوار امانت دار اور سچا کہلاتا ہے اور وہ راستی سے عدالت کرتا اور لڑتا ہے ۱۲۔ اوسکی آنکہین آگ کے شعلہ کے مانند اور اوسکے سر پر بہت سے تاج اور اوسکا ایک نام لکہا ہوا جسی اوسکے سوا کسی نے نجانا ۱۳۔ اور خون مین ڈوبا ہوا لباس پہنے ہوئی تہا اور اوس کا نام کلام خدا ہے ۱۴۔ اور وہ فوجین جو آسمان مین ہین صاف اور سفید اور کتانی لباس پہنے ہوئے نقرئی گہوڑون پر اوسکے پیچہے ہولین اور اوسکے مونہہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے کہ وہ اوس سے قومون کو مارے اور وہ لوہے کے عصا سے اون پر حکمرانی کریگا اور وہ ... مطابق خدا کے قہر و غضب کے مے مین روندتا ہے اور اوسکے لباس ... ران پر یہہ نام لکہا ہے بادشاہونکا بادشاہ اور خداوندون کا ... اس بشارت سے اس جگہہ مقصود اس جملہ اوسکے لباس اور اوسکی ران پر یہہ نام لکہا ہے بادشاہونکا بادشاہ اور خداوندونکا خداوند سے ہے اسلئے کہ اسی جملہ مین مہر نبوت کا بیان ہے اور لباس سے موضع لباس مراد ہے یعنی جسم مبارک اور مہر نبوت مین بعض روایات کے موافق یہہ لکہا تہا توجہ حیث کنت فانک منصور ترجمہ توجہ کر جسطرف چاہے تو پس بیشک تو فتح دیا گیا ہے اور یہہ الفاظ گویا کہ ہم معنے جملہ بادشاہونکا بادشاہ اور خداوندونکے خداوند کی ہین اور اگر ہوتا ہم وہ نشان مہر نبوت قائم مقام کلمے ... تہا اور ران پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہ نہ لکہا تہا غالبًا ترجمہ ... زبان مین ایسا لفظ مرادف ہوگا جس کی ران اور شانہ ... اور ترجمہ اس جگہہ پر شانہ کے ساتہہ ترجمہ چاہیے تہا لیکن ران کے ساتہہ غلطی کر دیا اور صدیق یار غار خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ران پر ... نشان

Marfat.com

خلافت تہا اور روضۃ الاحباب مین اسکا ذکر کیا ہے اور یہہ بہی بیان کیا ہے کہ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک راہب نی صدیق رضی اللہ عنہ کے اس تل کو دیکہہ کے بشارت دی تہی کہ تم نبی آخر الزمان کے خلیفہ ہوگی پس اگر یہہ اوس تل کا بیان ہی تاہم کچہ عبارت درمیان سے ساقط ہوئی ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم اور شرح اس بشارت کی یہہ ہے کہ بیت المقدس بہی بابل تہا چنانچہ اوربابون مین اس کتاب کی اسکی تصریح موجود ہے اور اوسکی عدالت کی گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین وہ مفتوح ہوا اور انبیاء الہی کے خون کا بدلا اوس سے لیا گیا اور نقرئی گہوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلدل نقرئی کو فرمایا ہے اور امین اور صادق آپکی القاب شریفہ سے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکہین مبارک سرخ تہین یعنی اونمین سرخ دوڑے تہے اور آپ ہی نی بذات خود قتال فرمایا ہے اور آپ کے سر پر بہت سے تاج تہی اسلئے کہ آپکی امت مرحومہ مین ہزارون صاحب تاج ہوئے وہ آپکی ہی طفیل سے ہین اور وہ گویا کہ آپکی ہی سر مبارک پر تاج ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ احد مین سر مبارک سے خون جاری ہوگیا اور تمام لباس آپ کا خون سے تر ہوگیا تہا اور غزوہ بدر مین ہزارون فرشتے گہوڑون پر سوار ہوکر لڑائی کفار کے واسطے میدان مین حاضر تہے اور اسکے پیچہے تہی اور فرشتونکا لباس اسوقت مین سپید ہی تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک کلام خدا ہے یعنی نور احمدی فقط بحکم الہی بکلمہ کن پیدا ہوا اور تمام مخلوق نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشیراونون کو

Marfat.com

اپنے نوشتہ کی تیز تلوار سے یعنی دعا سے ہلاک کیا اور مارا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے خوب ہی لٹھ بازی کی اور اون پر حکمرانی فرمائی اور بارگاہ احمدی
صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک عصا تہا اور وہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلفا
کے پاس چلا آتا تہا جب وہ کہویا گیا تبھی قریش سے خلافت نکل گئی یعنی سلطنت
بنی عباس رضی اللہ عنہ غارت ہو گئی اور ترک اون پر غالب ہو گئی رباعی ای خاتم
انبیاء و فخر آدم ۞ مقصود تو بودہ زخلق عالم ۞ از مہر نبوتیکہ داری بر پشت ۞ مستور
رسالت تو دارد خاتم **بیان خوشبوی جسم مبارک** غزل الغزلات کی ساتوین باب
مین فرمایا اور تیری تہنبون کا رائحہ سیب سا ہووے ۔ اس جملہ مین فرمایا اور بشارت
دی کہ اپکے تہنبون سے بھی خوشبو آیا کرے گی یعنی تمام جسم مبارک سے خوشبو آیا کرے
گی اسلیے کہ جب تہنبون سے بھی آئی تو پھر اور جسم سے خوشبو نہ آنیکی کیا ہے
اور واقعی اپکی تمام جسم مبارک سے خوشبو آیا کرتی تھی چنانچہ انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر کہین تشریف لیگیے
ہوتے اور اپکے پیچھے کوئی آپ کا عاشق صادق مکان پر حاضر ہوا پس وہان
سے بہت خوشبوی جسم مبارک کے جانا پاتا تہا اور آپکی قدمبوسی حاصل کرتا
تہا اور اپکے پسینے مبارک سے بھی خوشبو آیا کرتی تھی انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک شخص چاہتا تہا کہ اپنے لڑکی کو رخصت کرے سسرال اوسکی
شوہر کے گہر پہنچے اور اوسکے پاس اوسکی خوشبو لگانی کو کچھ نہ تہا لہذا
خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا تاکہ آپ اوسے کچھ نقد عطا
فرماوین تاکہ اوس سے خوشبو خریدے اور آپکے پاس اوس وقت نقد کچھ
موجود نہ تہا پس آپ نے عطر کی شیشی طلب فرمائی اور چند قطرے
پسینے مبارک سے اوس میں ڈالے اور فرمایا کہ اسمین خوشبو [illegible]

[illegible]

اپنے لڑکے سے کہہ کہ اسی خوشبو کی جگہہ استعمال کرے پس جب وہ لڑکے
اوسے ملتی تھی تمام مدینہ مین خوشبو پھیل جاتی تھی اور مدینہ والے اسی سونگھتے
تھے اور اوس گھر کا نام بیت المطیبین ہوا یعنے گھر خوشبو والونکا اور ایسی خوشبو
کی بابت سیرۃ خیر الخیرات مین انکو یا غنچہ کہا ہے **پانچوین فصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نامون مبارک**
بیانمین بیان نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم شذوۃ الاظہار الحق مین جو سیل نے مقدمہ ترجمہ
کلام اللہ شریف مین انجیل برنباس سے یہہ بشارت نقل کی اور یہہ بشارت حضرت مسیح علیہ السلام نے
فرمائی ہے اور عبارت اوسکی یہہ ہے اے برنباس جان لے کہ گناہ اگرچہ
چھوٹا ہو اور صغیرہ ہو مگر اللہ اوسپر بھی سزا دیتا ہے کہ وہ گناہ سے راضی نہین
ہے اور چونکہ میری ماں اور میرے شاگردون نے دنیا کی سبب سے خطا کی
اللہ اون سے غصہ ہوا اور بمقتضاے عدل و انصاف کے یہہ ارادہ کیا
کہ اس عقیدہ ناپسندیدہ کی کچھ سزا دیجاے تاکہ عذاب دوزخ سے اونکو نجات
ہو اور وہان تکلیف مین نہ پڑین اور بلاشبہ اگرچہ مین تو یقیناً بری تھا مگر
بعض لوگون نے چونکہ مجکو کہا کہ مین اللہ ہون یا اللہ کا بیٹا اللہ نے اس قول کو
برا جانا اور مقتضای اوسکے عدل کا یہہ ہوا کہ قیامت کے دن شیاطین میرے
اوپر نہ ہنسین اور میرا ٹھٹھا نکرین پس بمقتضای اپنی رحمت کے اوسنے تحسین
سمجھا کہ یہہ ہنسی دنیا مین ہے یہودا کی موت سے ہوئی کہ گمان کرے ہر شخص
مین سولی دیا گیا ہون مگر یہہ ذلت اور ٹھٹھا باقی رہیگا تا آنکہ محمد رسول اللہ کی پس
جب وہ آنے اونکے سب لوگون کو اس غلطی سے آگاہی ہو گی اور یہہ شبہ لوگون
کے دلون سے اوٹھ جائیگا انتہی اور اس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام
مبارک محمد رسول اللہ موجود ہے وہو المطلوب اور یہہ بہت بڑی بشارت
اگرچہ نصرانی اس پر یہہ اعتراض کرتے ہین کہ ہمارے پادریان سلف نے

Marfat.com

اس انجیل کو رد کیا ہے مگر مین کہتا ہون کہ تمہاری پادریون کی رد وقبول کا کیا اعتبار ہے اور پہلی تاب مین بیان اسکا ایسا ہو لیا کہ اوس سے زیادہ متصور نہین اور یہہ انجیل اناجیل قدیمہ سے ہے اور دوسرے اور تیسرے قرن کی کتابون مین اسکا ذکر موجود ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سے دوسو برس پہلی لکہی گئی ہے اور بغیر الہام کے دوسو برس پہلی کون ایسی خبر صحیح دی سکتا ہے پس ضرور یہہ مسیح علیہ السلام کا ہی قول ہے اور اگر یہہ دعوی کرین کہ اہل اسلام نے اس کتاب مین تحریف کر دی پس جواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ شبہہ مجنونانہ ہے اور دیوانون کی سی بات ہے اسلئے کہ مسلمانون نے ان اناجیل اربعہ کی طرف تو توجہ کی ہی نہین اور برنابہ کی انجیل سے جو اس پادری سیل کو بمشکل ایک بڑی کتب خانہ سے دستیاب ہوئی کہان اتنا ربط ہوتا اور اگر تحریف بہی ہوئی ہوتی تو یہہ بشارت احمدیہ نسخون مین ملتی ساری عالم کے نسخون مین کسطرح مدرج ہوجاتی دوسرے یہہ کہ نصرانی کہتے ہین کہ علمای اہل کتاب جو مسلمان ہوئے اونہون نے عہدین سے بشارات محمدیہ نقل کین اور اونمین تحریف کی پس اونکے زعم کے موافق مین کہتا ہون ان علمای کبار نے عہدین کی بشارات محمدیہ مین تحریف کی اور اپنی طرف سے بنا کر لکہدین اور پہر بہی تمام عالم کے نسخون مین اونکی تحریف نے اثر نکیا اسلئے کہ تمہاری قول کے موافق بیبل مین کوئی بشارت احمدی نہین ہے پس کیسی اثر کرگئی تحریف بعض مسلمانون کے نسخون انجیل برنابہ مین جو نصرانیون کی پاس موجود ہین پس یہہ احتمال **أَوْهَنُ مِنْ نَسْجِ الْعَنْكَبُوتِ** ہے اور نہایت ہٹ دہرمی ہے تنبیہ یہہ خبر ہمنے پہلے اعجاز عیسوی مین ترجمہ مطبوعہ سنہ ۱۸۰۵ع سے نقل کی تہی اور اعجاز عیسوی سنہ ۱۲ ہجری صلی اللہ

علیہ وسلم میں طبع ہو کر اقطار ہند میں مشتہر ہوئی اور شرح ہے اور کتاب نصرانیون کے نسبت پہلے کے دوسری چھاپہ میں متغیر ہو جاتے ہیں اور ہر شخص کی تحریف کو مثل تبدل و زیادتی وغیرہ کو دوسرے چھاپہ میں دخل دیا جاتا ہے اسلئے کہ آزاد محض ہیں اور پولوس نے فتوی محض آزادگی کا عطا فرما دیا ہے اور میں مقدمہ کتاب ہذا میں اس امر سے خبردار کر چکا ہوں پس اگر کوئی شخص اس بشارت کو بعض تراجم میں جو کہ اور سنہ کے چھپے ہوئے ہوں نہ پاوے تو تردد اور شک میں نہ پڑے اور میرے ساتھ اپنا ظن بھلا رکھے اور اس سنہ کی نسخہ کو تلاش کرے کہ انشاء اللہ کبھی اس نقل میں تفاوت نہ پاوے گا خاصکر اگر وہ نسخہ جو عند الناظر موجود ہے چھپا ہوا سنہ مذکور کے بعد کا ہو اسلئے کہ پادریان پروٹسٹنٹ اگر دوسرے چھاپہ میں جملہ مذکورہ سے ساقط کر دیں تو کچھ عجیب نہیں بلکہ یہ ستو ان کی مثل امر طبعی کی ہو گئی ہے فائدہ واضح ہو کہ عقیدہ خیر الالقہ سے عقیدہ تثلیث فی التوحید والتوحید فی التثلیث مراد نہیں ہے اس لئے کہ اس قسم کی گناہ کو بعض الناس کی طرف نسبت کیا ہے نہ اپنے والدہ ماجدہ صدیقہ مکرمہ معظمہ رضی اللہ عنہا کی طرف اور نیز عقیدہ مذکور اوسکی معتقدین کی اعتقاد کی موافق فرض عین ہے نہ قابل ایصال دیکھ بلکہ شاید وہ امور مراد ہوں جو مرتبہ صدیقیت کی خلاف ہوں مثلاً تجسس یہ گمان ہوا ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی خلافت ظاہری ابھی ہو گی اور حواری بعد رفع مسیح علیہ السلام منتظر خلافت ظاہری تھے اور سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ابھی نزول فرمائینگے اور ہم نقبا اور وزرا ہونگے اور پطرس نے اس غلطی سے اونہیں آگاہ کیا اور بشارت تسلیہ سیدنا محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر کی اور بیان کیا کہ جبتک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہو لیں مسیح علیہ السلام نزول نفرمائینگے اور تیسری باب میں کتاب اعمال یوحنا کی یہہ قصہ مذکور ہے اور جملہ دنیا کی

دیکھو ورس ۴۴ سے ۵۰ تک

اس طرف بشیر ہے دوسری سند غزل الغزلات کے پانچوین باب میں
ہے اور وہ بالکل محمد ہی یعنے تعریف کیا گیا ہے یعنے اور نام بہی آنکا محمد صلعم ہے
او چوتھی باب میں ہے ای میری پیاری تو سراسر جمال ہی تجھ مین کوئی عیب
نہیں ہے اور یہہ بہی ترجمہ نام پاک محمد کا ہے وہو المطلوب تیسری سند
صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۲ ورس ۲۲ دیکہو میرا بندہ اقبال مند ہوگا وہ
بالا اور ستودہ ہوگا ورس ۱۵-۱ اسیطرح وہ بہت سی قومون پر چہڑکیگا اور
بادشاہ اوسکے آگے اپنا منہہ بند کرینگے کیونکہ وہ کچھ دیکہینگے جو ان سے کہا
گیا تہا اور جو کچہ اونہون نے نسنا تہا دریافت کرینگے انتہی یہہ بشارت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور عبدہ ورسولہ آپکی نسبت کلمہ مین پڑہتے ہین اور
عبد اللہ آپکا لقب ہے اور آپکی والد ماجد کا نام ہے اور اقبال مندی
آپکی ظاہر ہے اور جد مبارک آپکا سید ہا اور بلند تہا اور آٹہوین فصل مین
بیان کیا گیا ہے اور آپ ستودہ تہی تمام اوصاف واخلاق وعادات واقوال
وحرکات وسکنات آپکی ستودہ ہین اور ستودہ ترجمہ محمد ہی اور محمد کا اسم
نام ہی اور پندرہوین ورس کا بہی مطلب ظاہر ہے اور چودہوین ورس اس
بشارت کا مطلب خبط کرنے کو بڑہا دیا ہے خیر سلمھم عما یصفون [illegible]
چوتھی سند صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۹ س خدا نے مجھے درست بلایا جب
مین ماں کی پیٹ مین تہا اور اوسنے میرا نام کو لیا اور میرا منہہ تیز تلوار
تیر کی مانند کیا اور اپنے ہاتہ کی سایہ تلی مجھی چہپایا اور مجھے [illegible] تیر بنایا
اور اپنے ترکش مین مجھی نہان رکہا اور کہا تو میرا بندہ ہے [illegible]
اور بعضی نسخون مین ہی خدا کے نزدیک محمود ہوا انتہی یسعیاہ پیغمبر
علیہ السلام یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی [illegible]

Marfat.com

یہ معنی ہین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین شام مین پیدا نہون بلکہ اور
زمین مین جو اوسکے مثل ہو اور اوس سے دور ہو پیدا ہون اور پہر بلا لیئے
جاوین اور زمین شام مین تشریف لاوین چنانچہ معراج کی رات کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بلائے ہوئے مسجد اقصےٰ مین تشریف لائے اور وہان انبیا
ورسل علی نبینا وعلیہ السلام کے امام ہوئے **شعر** دران مسجد امام انبیا شد ٭
صف پیشینیان را پیشوا شد ٭ اسی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان
مین ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سے کہ اپنی مان کی پیٹ مین
تہے تبہی سے آپکا نام مذکور ہوا کاہنون وغیرہ نے بشارات قرب ولادت
احمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دینی شروع کر دین نوشیروان نے خواب دیکہے
بتون نے بہی آوازین دینی شروع کر دی کہ محمد رسول اللہ کی ولادت قریب ہے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسپر بددعا کی وہ ہلاک ہوا اور آپ
بڑے فصیح وبلیغ بہی تہے باوجود آپکے امی ہونے کے یہ بہی آپ فصیح
وبلیغ تہے اور جملہ اپنے ہاتہ کے سائے تلے چہپا رکہا اس امر کو بیان
کری ہی کہ آپ انبیاء علیہم السلام کے بعد پیدا ہون تاکہ آپکی شریعت کا
کوئی ناسخ نہو اور آپ سب شرایع کے ناسخ ہون اور آپ تیر درخشان ہین کہ
آپنے ہزارون اپنے دشمنون کو ہلاک کیا اور آپ تیر درخشان کے مثل اونکے بدنون
کو پہاڑ ڈالا اور عبد اللہ آپکا لقب ہوا اور محمدؐ آپکا نام ہے اور محمود بہی آپکا
لقب ہے **پانچوین سند** صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۵۵ مین تم سے
ابدی عہد باندہونگا اور داؤد کی یقینی رحمتین تم پر کرونگا دیکہو مین اوسی
لوگون پر گواہ بناونگا اور خلق کا فرمانروا خدا ایک گروہ کو جسے تو نہین جانتا بلائیگا
اور وہ قومین جو تجہے نہین جانتی تیری پیچہے دوڑینگی کیونکہ اوسنے تجہے ستودہ کیا ہے

Marfat.com

مین اس بشارت مین امت محمدیہ سے اللہ پاک جلشانہ خطاب کرکے فرماتا ہے اور [illegible]
اسی امت مرحومہ سے ابدی عہد باندہا کہ شریعت اسکی اونکو دیگی [illegible] اور [illegible]
ہوگی تغیر تبدل [illegible] نسخ نہو گا اور داؤد علیہ السلام کہ رتبہ نبوت [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی رسالت [illegible]
ہوئی [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان محشر مین اپنی امت پر گواہ ہونگے
اور آپکی امت [illegible] نبیون کے امت پر گواہ ہوگی کہ انہون نے [illegible] احکام [illegible]
[illegible] کہ یہ سچے ہین اور اسمین خیانت نہین کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] مشرق سے [illegible] ہین کہ وہ آپکے [illegible]
[illegible] جانتے تہے اور آپکا نام محمد ہے اور [illegible]
[illegible] میان نام مبارک احمد سنداول [illegible]
[illegible] مولوی سید علی صاحب [illegible]
[illegible] صحیفہ یسعیاہ علیہ [illegible]
[illegible] زبان مین ترجمہ کیا ہے اور [illegible]
[illegible] سلطنۃ علی ظہرہ و اسمہ احمد [illegible]
[illegible] نام آپکا محمد ہوگا [illegible]
اظہار الحق مین ہو ترجمہ عربیہ مطبوعہ [illegible]
[illegible] ترجمہ عربی مذکور چودہوین باب مین
محبت رکہتے ہو تو میری وصیتون پر حفاظت رکہو [illegible]
پس خدا دیگا وہ تمکو فارقلیط دوسرا [illegible]
روح حق وہ کہ نہین طاقت رکہتا ہے جہان [illegible]
کہ نہین دیکہتا ہے اوسکو اور نہین پہچانتا ہے اوسکو اور تم پہچانتے [illegible]

کہ وہ مقیم ہے تمہارے نزدیک اور وہ ثابت ہے تم مین (۲۶) اور فارقلیط
وہ روح قدس ہے جسکو باپ میرے نام سے بھیجے گا اور وہ سکھلا وے گا تمکو
ہر شئے اور وہ یاد دلاوے گا تمکو جو مینے تمکو کہا ہے اور اب مینے تمکو اوسکے
ہونے سے پہلی کہدیا ہی تاکہ جب وہ ہووے تو تم ایمان لاؤ اور پندرہوین
باب مین انجیل یوحنا سے اسطرح ہی (۲۶ ام) پس لیکن جب آویگا فارقلیط وہ
کہ بھیجونگا مین اوسکو تمہاری طرف باپ ہی روح حق وہ کہ باپ سی نکلتی ہے گواہی
دیگا وہ میری واسطے اور تم گواہی دوگے اسواسطے کہ تم میری ساتھ ابتدا سی ہو
اور سولہوین باب مین انجیل یوحنا سی ہی لیکن مین کہتا ہون .. تمکو سچ کہ میرا جانا
ہی تمہاری واسطے بہتر ہے اسواسطے کہ اگر مین نجاؤن تو فارقلیط تمہاری پاس
نہ آویگا پس اگر گیا مین تو بھیجونگا مین اوسکو تمہاریطرف پس جب آویگا وہ سرزنش
کریگا خطا کہ اور راوپر بھلائی کہ اور اوپر حکم کہ لیکن اوپر خطا کے پس اسواسطے کہ وہ
میرے اوپر ایمان نہین لائے اور لیکن اوپر بھلائی کے پس اسواسطے کہ
مین جانیوالا ہون طرف باپکی اور تم مجھی پھر نہ دیکھوگے اور اوپر حکم کہ پس اسواسطے کہ سردار اس
عالم پر حکم کیا گیا ہی اور تحقیق میری بہت سی کلام ہی کہ کہتا مین اوسکو تم سی اب لیکن تم اوسکے
اوٹھانیکی اب طاقت نہین رکہتی ہو (۱۳ ام) پس جب آویگا روح حق وہ پس وہ ہدایت ملاویگی
تمکو جمیع حق اسواسطے کہ نہین بولتا اپنی طرفسے بلکہ کلام کرتا ہی ساتھ ہر ایک اوس شئی کی کہ سنتا
اور خبر دیگا ساتھ اوس شئی کی کہ قریب ہی کہ آویگی (۱۴ ام) اور وہ میری بزرگی کریگا اسواسطے
کہ وہ لیگا اوس شئی سی کہ میری واسطے ہی (۱۵) کل وہ شئی کہ واسطے باپکے پس وہ میرے واسطے
ہے پس اسواسطے کہامینی کہ وہ میری چیزون سے پاوے گا اور تمکو خبر دیگا
ترجمہ اردو مطبوعہ مرزاپور انجیل یوحنا باب (۱۴ ام) اگر تم
مجھے پیار کرتے ہو تو میرے حکمون پر بھی عمل کرو (۱۶ ام) اور مین اپنے باپسی درخواست

کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینیوالا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے (۱۷)
یعنی روح حق جسے دنیا حاصل نہین کر سکتی ہے کیونکہ وہ اسے نہ دیکھتی ہے نہ اوسے جانتی ہے لیکن
تم اوسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتی ہے اور تم مین ہووے گی (۱۸) مین تمہین
یتیم نچھوڑونگا مین جلد تمہارے پاس آونگا ورس ۲۵) مینے یہ باتین تمہارے ساتھ
ہوتے ہوئے تمسے کہین لیکن وہ تسلی دینیوالا جو روح قدس ہے جسے باپ میرے نام سے
بھیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکھلاویگا اور سب باتین جو کچھ مینے تمہین کہین ہین
یاد دلاویگا ورس ۲۹) اور اب مینے تمسے اوسکے واقع ہونے سے پیشتر کہا تاکہ
جب وہ وقوع مین آوے تو تم ایمان لاؤ (۳۰) بعد اسکے مین تم سے بہت کلام
نکرونگا اسلئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھ مین اوسکی کوئی چیز نہین الضا
باب ۱۵- ورس ۲۶) لیکن جب کہ وہ تسلی دینیوالا جسے مین تمہارے
لئے باپ کیطرف سے بھیجونگا یعنی روح حق جو باپ سے نکلتی ہے آوے تو وہ میرے لئے
گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم شروع سے میرے ساتھ ہو- الضا
باب ۱۶- ورس ۷) لیکن مین تمہین سچ کہتا ہون کہ تمہارے لئے میرا
جانا ہی فایدہ ہے کیونکہ مین اگر نہ جاؤن تو تسلی دینیوالا تم پاس نہ آویگا پر اگر
مین جاؤن تو مین اوسے تم پاس بھیجدونگا وہ آنکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے
اور عدالت سے تقصیر وار ٹھیرائیگا (۹) گناہ سے اسلئے کہ وہ مجھپر ایمان نہین لاتے
اور راستی سے اسلئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے
عدالت سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے ورس ۱۲) میری
اور بہت سی باتین ہین کہ مین تمہین کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین کرسکتے
(۱۳) لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگی
اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی بلکہ جو کچھ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہین آیندہ کی خبرین دیگی

Marfat.com

(۱۴) وہ میری بزرگی کریگی اسلئے کہ وہ میری چیزون سے پاویگی اور تمہیدین
(۱۵) سب چیزین جو باپ کی ہین میری ہین اسلئے مین نے کہا کہ وہ میری چیز
سے پاویگی اور تمہین دکہاویگی تہوڑی دیر اور تم مجہے نہ دیکہوگے اور پہر تہوڑی دیر اور
مجہے دیکہوگے کیونکہ مین باپ کے پاس جاتا ہون **سمجھ** یہ مسلم فریقین ہی کہ مسیح علیہ
السلام کی بولی عبرانی تہی اور یونانی نہ تہی اور فارقلیط کی جگہہ یونانی ترجمون
مین اب لفظ پیرکلیطاس ہی اور اس لفظ کی معنی تسلی دہندہ کی ہین چنانچہ
اردو ترجمہ والے نے تسلی دینیوالی کے ساتہہ ترجمہ کیا ہی مگر یہہ ترجمہ فارقلیط کا صحیح
نہین ہے بلکہ صحیح ترجمہ پیریکلوطوس ہے جو ٹہیک معنی احمد ہے اور یہہ دعوی کہ فارقلیط
کا صحیح ترجمہ احمد ہے عبرانی زبان کی لغت دیکہنے سے ثابت ہوسکتا ہی پس یہہ بشارت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی بنام احمد ہوئی وہو المطلوب پادریان نصاری تعصب
وتقلید آبائی سے اس بشارت سے آنکہہ چہپاتے ہین اور چشم پوشی کرتے ہین اور واسطے
بہکانے عوام کے کہتے ہین کہ یہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین ہے
بلکہ روح القدس کے نازل ہونیکی خبر ہی اور انکی اس تعریف کو سوای کلمہ فارقلیط
ترجمہ نام مبارک احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور الفاظ بہی رد کرتے ہین (۱)
یہہ کہ تمہید کی اوس جگہہ ضرورت ہوتی ہی کہ مامور کو طاقت انکار کرنیکی مامور بہ سے
ہو اور جب مامور کو مامور بہ سے انکار کرنیکی طاقت ہی نہو تو ایسی جگہہ تمہید
… واہی اور خلاف قاعدہ ہی اور اس جگہہ پہلے اس بشارت مین تمہید کی اور
فرمایا اگر تم مجہسے محبت رکہتے ہو تو میری حکمون پر عمل کرو پس آگے ایسے حکم کا
بیان ہونا ضرور رہا ہی کہ حوارین کو اوس سے انکار کی طاقت ہو اور وہ حکم محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ایمان لانیکا ہی نہ روح القدس کے قبول کرنیکا
اسلئے کہ روح القدس سے انکار نہین ہوسکتا ہی اسواسطے کہ وہ تو مثل جان کے

تمام جہان میں جاتا تہی اور حواریین کو انکی بول چال ہی بہلا دیتی تہی اور وہ سیکڑون
زبان کی بولیان بولنی لگتی تہی (۲) یہہ کہ اس بشارت مین یہہ جملہ ہی مین اپنے
باپ سے درخواست کرونگا اور روح القدس تمہاری عقیدہ کے موافق خدا کا تیسرا
جزو ہی اور متحد بخدا ہی اور جب یہہ بات ہی تو پہر درخواست کی خدا سے کیا معنی ہونگے
(۳) یہہ کہ اس بشارت مین یہہ جملہ بہی ہی تاکہ وہ ہمیشہ تمہاری ساتہہ رہے اور اس
جملہ سے معلوم ہوتا ہی کہ روح القدس اسوقت حواریین کی ساتہہ نہ تہی اور یہہ
منافی ہی اس عقیدہ کی کہ روح القدس اور خدا اور مسیح تینون متحد ہین مجا غیر
ہین اور اگر بالفرض تینون کا اتحاد نہین ہی بلکہ روح القدس اور خدا ہی متحد ہین
تو اس صورت سے نعوذ باللہ من ہذا القول خدا کی معدومیت لازم آتی اور نیز اگر
روح القدس بالفرض نازل بہی ہوئی ہو تو فقط ایک دو مرتبہ نازل ہوئی تو لفظ
ہمیشہ کیسی صادق آسکتا ہی اور وہ کوئی کلام نہین لائی تہی کہ اسکا ہمیشہ
رہنا گویا کہ روح القدس کا ہمیشہ رہنا ہو (۴) پہر اس بشارت میں تو لفظ
فارقلیط مین فرمایا کہ وہ تمہین سب چیزین سکہلاویگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہی تعریف ہی نہ روح القدس کی اسلئے کہ اسنے کچہہ نہین سکہلایا ہی (۵)
یہہ کہ اس بشارت مین فارقلیط کی ساتہہ ایمان لانیکا حکم فرمایا ہی اور یہہ حکم حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ہی مخصوص ہی اسلئے کہ روح القدس سے تو انکا
اختلاف نہین تہی وہان ایمان لانیکی حکم سے کیا علاقہ اور نیز لفظ ایمان صاف
دلالت کرتا ہی کہ یہہ خبر اللہ کی رسول کی ہی جسپر ایمان لانا فرض ہی (۶) یہہ کہ
اس بشارت مین ہی میں تمسی سچ سچ کہتا ہون کہ تمہاری لئی میرا جانا ہی بہتر ہی
کیونکہ اگر میں نجاؤن تو تسلی دینے والا تمہاری پاس نہ آویگا اور اس جملہ سے معلوم ہوتا
کہ جنکی یہہ خبر ہی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زمانہ میں حواریین میں قیام تہا مت

تک نہین ہوسکتا ہی اور روح القدس مسیح علیہ السلام کی ساتھہ تہی اور اونپر نازل
ہوئی تہی اور حواریین پربہی نازل ہوئی تہی پس یہہ اوسکی خبر نہین ہوسکتی بلکہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر ہے اسلئے کہ ایسے دو رسولون صاحب
شریعت کا ایک زمانہ مین ہونا ناجایز ہے (۷) یہہ کہ اس بشارت مین سے ہے
کہ وہ دنیا کو اسوجہہ سے سزاوار ٹھہرائیگا کہ وہ مجہپر ایمان نہین لائے اور یہہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وصف ہے اسلئے کہ آپنے ہی حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان
نہ لانیکی وجہہ سے دنیا کو گنہگار ٹھہرایا ہی نہ روح القدس نے (۸) یہہ کہ
اس بشارت مین ہی میری اور بہت سی باتین ہین پر اب تم اونکی برداشت نہین
کر سکتے ہو لیکن جب وہ روح حق آویگا وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگا
اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا بلکہ جو کچہہ وہ سنیگا سو کہیگا اور اس سی معلوم ہوتا ہے
کہ وہ شخص جسکی یہہ بشارت ہی کچہہ احکام شریعت مسیحی مین زیادہ کریگا اور بعض
احکام مین زیادتی کمی آویگی اور یہہ بات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
صادق ہی اسلئے کہ بہت سی احکام مین شریعت عیسوی سی شریعت احمدی مین
کمی زیادتی ہوئی اور بہت سے احکام زیادہ ہوئی نہ روح القدس پر اسلئے
کہ روح القدس نے کوئی حکم شریعت عیسوی مین نہین بڑہایا اور اگر تحلیل اکثر
محرمات کی اور تعلیم عقیدہ تثلیث کی اوسکی طرف نسبت کروگی تو وہ روح
روح قدس نہ ہوگی اور نیز روح قدس تہا نزدیک متعدد بخدا ہی پہر سننے کی کیا معنی
البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کچہہ سنتے تہے سو فرماتی تہی وما ینطق عن
الہوی ان ہو الا وحی یوحی آپکی شان مین نازل ہے (۹) یہہ کہ اس بشارت مین
ہی کہ وہ تمہین آیندہ کی خبرین دیگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف
کہ اتنی آیندہ کی خبرین ہزارون دین اور بال برابر آپکی فرمانیکے خلاف واقع نہین

Marfat.com

اور روح القدس نے کون سی خبر دی تھی (۱۰) یہہ کہ اس بشارت مین ہی کہ وہ میری
بزرگی کریگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص صفت ہی اسواسطے کہ سچی بزرگی
حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آپنے کی کہ دعوی خدائی اور جھوٹ سے آپکو بری کیا اور حرتبہ
رسالت کا آپکی کی ہی ثابت فرمایا ہی وہ نصاری افراط ہی کفر لیا مین تھی اور درحقیقت
تعظیم حقہ کوئی نہین کرتا تھا (۱۱) یہہ کہ اس بشارت مین ہی کہ وہ میری چیز و حق
پاویگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وصف ہی کہ آپ اور سیدنا مسیح علیہ السلام
اصل رسالت الہی مین برابر ہین اور روح القدس نے کونسی چیز حضرت مسیح علیہ السلام
کی پائی اور وہ اور مسیح علیہ السلام تو آپکی نزدیک ایک سے ہین پھر تا نکی کیا معنی یہہ
گیارہ دلیلین سوی اسکے کہ فارقلیط نام مبارک احمد کا ترجمہ ہی اس بات کی ہین
کہ یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی ہی اور روح القدس کی نزول کی خبر نہین
ہی جو شاید حوارین پر اتری ہو اور اس بشارت پادری پانچ خبط کرتی ہین (۱)
یہہ ہی کہ فارقلیط کو اس بشارت مین روح القدس اور روح الحق کی ساتھ تفسیر کی
ہی اور یہہ دونون عبارت ہین اقنوم ثالث سی یعنی خدا کی تیسری جز سی معاذ اللہ
من ہذا القول نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم سی (۲) یہہ ہی کہ اس بشارت
مین حوارین سے خطاب کرکے فرمایا کہ فارقلیط روح الحق تم پاس آویگا اور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حوارین کی پاس کہان آئی آپ تو اونکی انتقال سے صدہا برس کے
بعد پیدا ہوئی (۳) یہہ کہ اس بشارت مین فارقلیط کی وصف مین فرمایا ہے
جسے دنیا حاصل نہین کرسکتی ہی کیونکہ نہ اوسی دیکھتی ہی نہ اوسی جانتی ہی اور یہہ صفت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہین ہی اسلئے کہ اونکو دنیا نے دیکھا ہی او ...
(۴) یہہ ہی کہ اس بشارت مین فارقلیط کی وصف مین فرمایا ہے کیونکہ وہ تمہارے
ساتھ رہتی ہے اور یہہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف نہین ہی اس لیے

Marfat.com

کہ آپ حواریین کی ساتھ کہان رہی (۵) یہہ کہ کتاب اعمال حواریین کی پہلی باب مین
یہہ عبارت ہی باب ۱ - ورس ۴ اور اونکی ساتھ اکٹھا ہو کی حکم دیا کہ تم یروشلم سے
باہر نجائیو بلکہ باپ کی اوس وعدہ کا جسکا ذکر تم سے ہو چکا ہے راہ دیکھو (۵) کیونکہ
یوحنا کی پانی سی بپتسمہ دیا ہی لیکن تم تہوڑی دنون کے بعد روح قدس سی بپتسمہ
پاؤگی اور یہہ عبارت اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ فارقلیط سی وہ روح القدس مراد
ہی جو یوم الدار معاذ بعہد من ہذا القول نازل ہوئی تھی نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اسواسطے کہ موعد اب سے بہی وہی مراد ہی یہہ پانچ اعتراض نصرانیون کی ہین اور پہلے
اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ پادری فندر صاحب میزان الحق فی مفتاح الاسرار کی پہلی
باب کی پہلی فصل مین کہا ہی کہ لفظ روح اللہ اور روح فم اللہ اور روح القدس توریت و انجیل
مین بمعنی واحد مستعمل ہوتی ہین انتہی پس اس جگہہ اوسنی دعوی کیا کہ لفظ روح اللہ اور
روح القدس بمعنی واحد عہدین مین آتی ہین اور حل الاشکال مین اوسنے کہا ہے
جس شخص کو توریت و انجیل کا کچہہ شعور ہے وہ جانتا ہی کہ روح القدس اور روح الحق
اور روح فم اللہ وغیرہ بمعنی روح اللہ ہین اسلیئے مینے اسکا اثبات ضروری نہ جانا پر
اوسکی دعوی کی موافق معلوم ہوا کہ یہہ سب الفاظ بمعنی واحد مستعمل ہوتی ہین ہمین ہم قطع
نظر اس سی کہ یہہ اسکا دعوی بذاتہ صحیح ہی یا نہین اس امر کو تسلیم کرتی ہین مگر اسکی منکر
ہین کہ یہہ سب الفاظ سب جگہہ بمعنی اقنوم ثالث ہی آتی ہین اور اسیکی قول کی موافق ہم
بہی کہتی ہین کہ جسکو کچہہ شعور عہدین کا ہے وہ جانتا ہے کہ یہہ الفاظ اور معنون مین بہی
مستعمل ہوتی ہین صحیفہ حزقیال باب (۳۷) ورس (۱۴) خداوند یہوواہ ان ہڈیون
کو یون فرمایا ہے دیکہو مین تمہاری اندر روح داخل کرونگا اور یہان روح بمعنی نفس ناطقہ
ہی نہ بمعنی تیسری اقنوم کی جو انکی زعم کی موافق عین خدا ہی معاذ اللہ اور چوتہی باب مین یوحنا
کی پہلی رسالہ کی ہی ای پیارو تم ہر ایک روح کو یقین نکرو بلکہ روحونکو آزماؤ کہ وہی خدا کی

Marfat.com

طرف سی ہین کہ نہین کیونکہ بہت سی جھوٹی پیغمبر دنیا مین نکل آئی ہین (۲) اس سے
تم خدا کی روح کو پہچانو ہر روح جو اقرار کرتی ہی کہ مسیح جسم مین آیا وہ روح خدا کی
طرف سے ہی (۳) اور ہر ایک جو روح اقرار نہین کرتی ہی کہ یسوع مسیح جسم مین آیا تو وہ
خدا کی طرف سے نہین اور یہان لفظ روح بمعنی واعظ ہادی و مضل ہی اور اقنوم ثالث
کی معنی مین نہین ہی اس لئی کہ وہ تو انکی زعم کی موافق عین خدا ہی پس ایسے ہی تفسیر
فارقلیط مین روح القدس اور روح الحق بمعنی الواعظ الحق ہی جیسا کہ لفظ روح الحق
اور روح اللہ یوحنا کی پہلی رسالہ مین انہین معنون مین ہی اور دوسری شبہ کا جواب
یہہ ہی کہ منشا اس شبہ کا یہہ ہی کہ جو خطاب کی وقت حاضر ہون وہی اوس خطاب
اور کلام کی ساتھ مخاطب ہوتی ہین اور یہہ صحیح نہین ہے بلکہ بسا اوقات جو خطاب
کی وقت حاضر ہوتی ہین وہ خطاب سی مراد نہین ہوتی ہین دیکھو متی کی انجیل کی
چھبیسوین باب کی ورس (۶۴) مین ہی بلکہ مین تمہین کہتا ہون کہ اسکے بعد تم
ابن آدم کو قادر مطلق کی داہنی طرف اور آسمان کی بادلون پہ آتی ہوئی دیکھوگی
اور یہہ سب مخاطبین مر گل گئی اور اٹھارہ سو برس سے اوپر زیادہ گذر گئے اور کسی
نے آپکو بادلون پہ آتی ہوئی نہین دیکھا پس اس جگہہ وہ اشخاص مراد ہین جو حضرت
مسیح علیہ السلام کی نزول کی وقت مین ہونگی ایسے ہی کہا تحقیق وہ مراد ہین کہ ظہور فارقلیط
کی وقت مین ہونگی چنانچہ وقت بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لاکھون
کروڑون نی آپکو دیکھا اور تیسری شبہ کا جواب یہہ ہی کہ معرفت سی معرفت کاملہ مراد
ہی اور ایسی ہی رویت سی بصیرت مراد ہی اور یہہ لفظ انہین معنون مین متی کی انجیل
کی تیرھوین باب مین آیا ہی اور وہ عبارت یہہ ہی اسلئے مین اونسی تمثیلون مین بات
کرتا ہون کیونکہ وہ دیکھتی ہوئی نہین دیکھتی اور سنتی ہوئی نہین سنتی اور سمجھتی ہوئی
نہین سمجھتی ہین اور اس لفظ کی اگرچہ یہہ معنی مجازی ہین پہ حقیقت عرفیہ کی قائم مقام

Marfat.com

ہو گئی ہین اور سیدنا مسیح علیہ السلام کی کلام مین اور بہت جگہہ یہہ دونون لفظ ان معنون
مین آئی ہین انجیل مذکور کی گیارہوین باب مین ہی میری باپ سی سب کچھہ مجھی سونپا گیا
اور کوئی بیٹی کو نہین جانتا مگر باپ اور کوئی باپ کو نہین جانتا مگر بیٹا اور جس پر بیٹا
ظاہر کیا چاہی اور یوحنا کی انجیل کی سترہوین باب مین ہی ای عادل باپ دنیا نی تجھی
نہین جانا مگر مینی ہی تجھی جانا ہی اور اونہون نی جانا ہی کہ تو نی مجھی بھیجا ہی اور
ایسی ہی اور بہت سی مقامون مین اسی معنی مین یہہ دونون لفظ آئی ہین اور چوتھی
سنتہ کا جواب یہہ ہی کہ ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۶۷۱ اور ۱۸۲۵ مین یہہ فقرہ اسطرح ہی
لانہ مستقر معکم ویکون فیکم اور فارسی کی ترجمہ جو ۱۸۱۶ اور ۱۸۲۸ اور ۱۸۴۱ اور
ایسی ہی اردو کی ترجمہ جو ۱۸۱۴ اور ۱۸۳۹ مین چھپی ہین وہ سب ان دونون ترجمون
عربی کی موافق ہین اور ترجمہ عربی مین جو ۱۸۱۶ مین چھپا ہی یہہ فقرہ اسطرح ہی
لانہ ماکث معکم ویکون فیکم مراد ثبوت سی ثبوت بہ زمانہ استقبال ہی تاکہ سب
ترجمی موافق ہو جاوین اور باقی رہا فقرہ تم مین رہتی ہی اور مقیم عندکم پس اس فقرہ
مین بہی قیام استقبالی اور وہ رہنا مراد ہی جو زمانہ آیندہ مین ہوگا لیکن بسبب
شدت یقین کی اسی حال کی ساتھہ تعبیر کیا ہی ورنہ سب کلام متناقض ہو جاویگی اسواسطے
کہ اور سب کلمات بمعنی استقبال ہین اور وہ کلمات یہہ ہین مین اپنی باپ سے
درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینیوالا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہاری ساتھہ رہے
اور لیکن وہ تسلی دینیوالا جسے باپ میری نام سی بھیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکھلاویگا
اور سب باتین جو کچھہ مینے تمہین کہی ہین یاد دلاویگا بعد اسکے مین کلام نکرونگا اسلئے
کہ اس جہان کا سردار آتا ہی اور مینے اوسکے واقع ہونی سی پیشتر کہا تاکہ جب وہ وقوع
مین آوی تو تم ایمان لاؤ پس یہہ سب جملی صراحۃ بمعنی استقبال ہین پس ان دونون
لفظون کو بہی بمعنی استقبال سمجھنا چاہئی اور یقین کر لینا چاہئی کہ بسبب شدت یقین کے

بصورت حال تعبیر کیا ہی اور شدت یقین کی وجہ سے حال کا کیا حال پوچھو استقبال کو ماضی
کی ساتھ تعبیر کرتی ہین دیکھو صحیفہ حزقیال علیہ السلام باب (۳۹) کہ اس باب مین یاجوج
ماجوج کی خبر دیکر اور اونکا موضع تباہی بنی اسرائیل کی پہاڑ بیان کرکے فرمایا ہی دیکھو وہ
پہونچا اور وقوع مین آیا خداوند یہوواہ یون کہتا ہی یہہ وہی دن ہی جسکی بابت مینی
کہا اور ترجمہ فارسی مطبوعہ ۱۸۳۹ مین یہہ جملہ اسطرح ہی اینک رسید و بوقوع پیوست ج
اور انجیل یوحنا مین مستقبل کو بصیغہ حال بیان کیا ہی باب (۵) ورس (۲۵)
مین تم سی سچ سچ کہتا ہون کہ وہ گھڑی آتی ہی اور اب ہی کہ جس دن مین مردی خدا کے
بیٹے کی آواز سنینگے اور اوسی سنکے جاگینگے پس جیسے ان دونون جگہہ مین شدت یقین
کی وجہ سی مستقبل کو ماضی اور حال کی ساتھ تعبیر کیا ہی ایسی ہی فیما نحن فیہ مین شدت
یقین کیوجہ سے مستقبل کو بصیغہ حال تعبیر کیا اور ما نحن فیہ مین تو محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو پیدا ہوئی تیرہ سو برس سے زیادہ گذر گئے اور ان دونون فقرونکا مصداق
ابہی نہین ہوا اور اخیر فقرہ تو محرف ہی اسلئے کہ مردی بحکم خداوند یعنی دم مسیح زندہ
ہون گی نہ بحکم مسیح علیہ السلام اور جو خود اپنی زندگی پر قادر نہو تو وہ دوسری کو کسطرح
حیات بخش سکتا ہی خصوصاً جب کہ وہ مردہ ہی ہو اور مسیح علیہ السلام تو اموات مین
شامل ہونگی پہر کسطرح وہ اورونکو زندہ کرینگے اور پانچوین شبہہ کا جواب یہہ
کہ ہم کب تسلیم کرتے ہین کہ موعد اب سے یوحنا کی انجیل مین وہ روح مراد ہی جو
قول کی موافق یوم الدار نازل ہوئی بلکہ اوس سے ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہی مراد ہین اور یہ وسلم سی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک باہر بجا ایسکے
یہہ معنی ہین کہ اسی اوسوقت تک اپنا قبلہ سمجھو اور اس سے مستمر رہو اور بعد بعثت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبلہ دائمی جمیع عالم کا ... ہوگا ذکر
لقب شریف مصطفیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم صحیفہ انبیا کے

بیالیسوین باب مین فرمایاہی دیکھو میرا بندہ جسی مین سنبھالتا میرا برگزیدہ اور برگزیدہ ترجمہ
مصطفےٰ ہی اور تحقیق اسکی گذرگئی اور اسی کتاب کی تینتالیسوین باب مین آپکے
اس لقب خاص کا ذکر ہی باب (۴۳) ورس (۹) ساری قومین فراہم کیجاوین اور
ساری لوگ جمع ہووین انکی درمیان کون ہی جو اسی بیان کرے یا ہم کو سابق چیزین
گوئیان بتاوی وی اپنی گواہون کو لاوین تاکہ وی سچی ثابت ہووین اور لوگ سنین اور
کہین کہ یہہ سچ ہی تم میری گواہ ہو خداوند فرماتاہی اور میرا بندہ بہی جسی مینی برگزیدہ کیاہی ج
تاکہ تم جانو اور مجہپر ایمان لاؤ اور سمجھو کہ مین ہون مجہسی آگی کوئی خدا نہ تہا اور میری بعد
بہی کوئی نہوگا (۱۱) مین ہی یہوواہ ہون اور میری سوا کوئی اور بچانیوالا نہین ہے
(۱۲) مینی بیان کیا اور مینی ہی بچالیا اور مینی ہی ظاہر کیا جسوقت مین تم مین کوئی
اجنبی معبود نہ تہا سو تم میری گواہ ہو خداوند فرماتاہی کہ مین ہی خدا ہون (۱۳) اسوقت
سی کہ دن ہوئی تہا مین ہی ہون اور کوئی نہین کہ میری ہاتہہ سے چہوڑا سکے مین کام
کرونگا کون ہی جو اسمین ہرج کردی (۱۴) خداوند تمہارا بچانیوالا اسرائیل
کا قدوس یون فرماتاہی کہ تمہاری خاطر سی مینی بابل کو بہیجاہی اور ساری بہیندونکو
تلی اتارا اور کسدیون کو بہی جو اپنی خوشی کی جہازون پر ہی (۱۵) مین خداوند
تمہارا قدوس ہون اسرائیل کا خالق تمہارا بادشاہ ہون (۱۶) خداوند یون فرماتاہی
وہ جسنی دریا مین رستی اور بڑی پانیون مین گذرگاہ بنائی ہی (۱۷) جسنی گاڑیان
اور گہوڑی اور لشکر اور بہادرون کو نکالاہی یون فرماتاہی وی سب کی سب گرگئی
وی نہ اوٹہینگی وی بجہگئی ہان وی بتی کیطرح بجہ گئی (۱۸) تم اگلی چیزون کو یاد نکرو
اور قدیم باتون کو سوچتی نہ رہو (۱۹) دیکہو مین ایک نئی چیز کرونگا اب وہ نمود
ہوگی کیا تم اوس پر ملاحظہ نکروگی ہان مین بیابان مین ایک راہ اور صحرا مین ندیان بناؤنگا
(۲۰) دشت کی جمیع اگیدہ اور شترمرغ میری تعظیم کرینگی کیونکہ بیابان مین پانی

Marfat.com

اور صحرا مین ندیان موجود کرونگا کہ وی میری لوگون کو میری برگزیدون کی پینی کی ہووین
(۲۱) مینے ان لوگون کو اپنی لئی بنایا وی میری ستایش کرینگی (۲۲) لیکن ای یعقوب
تو نی میرا نام نہین لیا بلکہ ای اسرائیل تو مجہ سی دق ہوا (۲۳) تو برون کو اپنی سوختنی
قربانیون کی میری حضور نہین لایا اور تو نی اپنی ذبیحون سے میری تعظیم نہین کی مینی تجہے
ہدیون کی بابت تکلیف نہین دی اور نہ خوشبون سے تجہے دق دی (۲۴) تو نے
روپی سے میری لئی خوشبودار اوکہہ نہین خریدی اور تو نی مجہی اپنی ذبایح کی چربی سے
سیر نہین کیا لیکن تو نی اپنی گناہون سے مجہے باردار کردیا اور اپنی خطاون سے تو نے مجہے
تہکایا (۲۵) مین ہی ہون جو اپنی نام کی خاطر تیری گناہون کو مٹاتا ہون اور
جو کہ تیری خطاون کو یاد نہین رکہونگا (۲۶) مجہی یاد دلا کہ ہم ملکی آپس مین بحث
کرین تو اپنا حال بیان کرتا کہ تو صادق ٹہیری (۲۷) تیری بڑے باپ نی گناہ کیا
اور تیری تفسیر کرنیوالون نی میری مخالفت کی ہی (۲۸) اسلئے مینے مقدس کی سردارون
کو ناپاک ٹہیرایا اور یعقوب کو حرم کردیا تا کہ اس پر طعنہ زنی ہوا ہی اور یہ
یہ دعوی کہ یہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی چند شاہدون سی ثابت کرتا
ہون شاہد اول = اس باب کی نوین ورس مین ہی وہی اپنی گواہون کو لاوین
تا کہ وی تجہی ثابت ہووین اور اس فقرہ کی آخر تو کوئی معنی ہونگی کہ یہ کلام بی معنی تہا
نہین بسبب ہی اور اسی ورس مین یہ جملہ بہی ہی اونکی درمیان کون ہی جو اسی بیان
کرے یا ہم کو سابق پیشین گوئیان بتاوی اور اس جملہ سی اس کلام کا پیشین گوئی
ہونا معلوم ہوتا ہی پس ہماری نزدیک اس ورس کی یہ معنی ہین کہ اللہ تعالی فرماتا ہے
دعوی رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صادق اور واجب التسلیم ہی اور گواہ
اونکی معجزات ہین اور اگر بالفرض تمہاری نزدیک معجزات اور آیات غیبات کی گواہی معتمد
نہین ہی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نزدیک رسول برحق نہین ہین

Marfat.com

اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب مین سچی ہو تو تم اپنی گواہ لاؤ اور وہ گواہ
یہہ ہو کہ تم اپنی بزرگون کو جمع کرو اور ادہر سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ اپنی
لخت جگرون کی تشریف لاوین اور تم دعوی کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق
نہین ہین اور اپنی دعوی کی صدق کی یہہ دلیل لاؤ کہ دعا کرو کہ الہی جو ہم مین جہوٹا ہو وہ
ہلاک ہو چنانچہ نصاری نجران سی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مباہلہ قرار پایا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت موعود پر معہ سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا اور امام حسنین
رضی اللہ عنہما اور سیدنا علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ مقام مقرر پر تشریف لائے
اور ادہر سی نصاری نجران بہی آئی پس ایک شخص نے جو اونکا بڑا تہا یہہ بات کہی
کہ جس قوم نے اپنی نبی سے مباہلہ کیا ہے وہ ہلاک ہو گئی ہی تم مباہلہ نکرو ورنہ ہلاک
ہو جاوگے اور مجہی وہ صورتین نظر آتی ہین کہ اگر پہاڑ کو کہین کہ زمین پر سے ٹلجا
تو ٹلجائی قسمت اونکی اچہی تہی اور آپ رحمت للعالمین تہی مباہلہ سے باز آئی ورنہ
ہلاک ہو جاتی اور جزیہ قبول کر کے چلی گئی اور اسیوجہ سے کہ باعث اسکی کہ آپ رحمت للعالمین
تہین یہہ مباہلہ ہونیوالا نہ تہا اسکا انجام نہ بیان فرمایا فقط اتنا ہی کر دی اپنی گواہوں کو
لاوین تاکہ وہی سچی ثابت ہووین یہہ ہماری نزدیک اس جملہ کی معنی ہین اگر آپ کے
نزدیک اسکے کوئی اور معنی ہون تو بیان فرمائی۔ دوسرا اشاہد یہہ ہی کہ دسوین درس
مین ہی تو تم میری گواہ ہو اور میرا بندہ ہی جسی مینی برگزیدہ کیا ہی تاکہ تم جانو اور مجہہ
ایمان لاؤ شش گواسے جو قسم پر ہی ایک وہ جو مدعی کی مفید مطلب ہو اور دوسری
جو مدعا علیہ کی مفید ہو لیس اس ورس کی معنی ہماری نزدیک یہہ ہین کہ محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری رسول ہین اور تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق
رسالت کی گواہ ہو اور تمہاری ذمہ یہہ ہی کہ بیان کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی بشارتین پہلی صحیفون مین موجود ہین اور ہم انکو اپنی بیٹون کی مانند پہچانتی ہین

Marfat.com

ا ہر میرا بندہ یعنی عبد اللہ ابن عبد اللہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم گواہ ہین اور آپکی
ذمہ صدق رسالت مسیح علیہ السلام کی گواہی تہی پس جیسے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نی گواہی جو آپکی ذمہ تہی پوری ادا کی تم بہی اوس گواہی کو جو تمہاری ذمہ
ادا کرو اور برگزیدہ ترجمہ مصطفے ہی اور مصطفے لقب خاص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہے تیسرا شاہد بارہوین ورس مین ہی جسنے بیان کیا یہ زمانہ بعثت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہی یعنی آپ اوس زمانہ مین مبعوث ہونگی کہ ...
... سے توبہ نصوح کر چکی گئین اور آپ معصوم اور محفوظ بہی ہونگی چوتھا شاہد
تیرہوین ورس مین تمہید ہے اور پہر بیان تعین اس زمانہ عام کا ہی اسلئے
کہ وہ زمانہ بہی عام تہا اور درمیان مین بعثت مسیح علیہ السلام حائل تہی اس ... بعد
تخصیص بعد تخصیص فرمائی اور خرابی بابل کا ذکر فرمایا اور بابل زمانہ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ مین خراب ہوا **پانچوان شاہد** ..... تیسوین ورس مین ہی
مین بیابان مین ایک راہ اور صحرا مین ندیان بناونگا۔ اس ورس مین مقام
پیدایش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے اور بیابان سے بیابان فاران
مراد ہی جسکا چند مرتبہ ذکر ہو چکا ہی اور وہ بیابان عرب ہی وہ جگہہ ہی جہان اب مکہ
معظمہ آباد ہے اسلئے کہ اسماعیل علیہ السلام کی نسبت لکہا ہی اور وہ فاران کی بیابان
مین رہا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین پیدا ہوئی اور چالیس
برس بیابان فاران مین ہی آپ کو رسالت عطا ہوئی غیر ملک مین آپکو رسالت
عطا نہین ہوئی اور راہ سی سبیل اللہ شریعت الٰہی مراد ہی اور یہی شریعت باعتبار
رسالت وختم نبوت وکثرت معجزات وخفت اثقال وشوکت ودبدبہ ایک نئی شی ہی
اس اعتبار سے نئی کہ پہلی شرایع بنی اسرائیل کے انبیاء مین تہین اور یہ بنی اسماعیل مین ہوئی
یہ شریعت ایک نئی شی ہی اور ندیون سی آب حیات باطنی کی ندیان مراد ہین اور

ملک قدیم خشک عرب بے افضال الہی جلشانہ الیسی بہ نکلین کہ ادہر حرکت سعاوسی فرما کر
شام وروم ومغرب تک پہونچین اور ادہر سندہ سے گذر کی مشرق تک پہونچین اور یکہ نظم
مین ظاہری نہر ہی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئی عین زبیدہ اسکا نام ہے
اور آجتک جاری ہے ورس (۲۰) دشت کی بہی آیدرُ (۱۲) دشت سی دہی
بیابان فاران مراد ہی اور وہان کی جانوروں نی بہی بہ زبان ظاہر حمد وثنای الٰہی
بیان کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی اور الناس کالانعام
تو فرشتہ سیرت ہوگئی اور انکی غذا ہی حمد وثنای الٰہی ٹہرگئی **قولہ** میری برگزیدہ کی
لئی ہو بطفیل محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم آپکی امت عاصی ہی برگزیدہ ہی اور صحابہ برگزیدہ
تہی ہی **قولہ** مینے انکو اپنی لئے بنایا اللہ پاک نے صحابہ کی نسبت فرمایا کنتم خیر

أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ **قولہ** میری ستائش

گزین گی نزول اور وجوب قراۃ سورہ فاتحہ کی خبر دی ہی اور اگلی ورسون مین
بنی اسرائیل کی نکوہش ہی اور اونکی اس ذلت کا ذکر ہے جو بوجہ عدم اتباع آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی انکو آپکی زمانہ مین ہوئی اور ان ورسون سے یہہ بہی معلوم
ہوتا ہی کہ ہدی اور قربانی فربہ بی عیب ہونی چاہئی اسلئے کہ بنی اسرائیل کی عیبدار
اور دبلی قربانی کرنی پر مذمت فرمائی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونون
عالم کی بادشاہ تہی اور پہلی صحیفون مین آپکو بادشاہ خطاب دیا ہے صحیفہ یسعیاہ علیہ
السلام باب (۳۲) دیکہہ ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کریگا اور شاہزادی
عدالت سے حکمرانی کرینگے (۲) ہان ایک شخص آندہی سے پناہ کی مانند ہوگا اور
طوفان سے چہپنی کی جگہہ اور پانی کی ندیون کی اور بہاری چٹان کی سایہ کے مانند
ماندگی کی سرزمین مین (۳) اور انکی آنکہیں جو دیکہتی ہین نہ دہندلائینگی اور اونکی

کیان جو متی بین نہین گے نہ نے لحاظ کا دل ہی معرفت سمجھے گا اور لکنتی کی زبان صاف
بولنے مین مستعد ہو گی (۵) پاجی آدمی پھر صاحب مروت نہ کہلائیگا اور بخیل کو کوئی
سخی نہ کہیگا (۶) کیونکہ پاجی آدمی چپنڈ لپن کی باتین کرے گا اور اسکا دل بدی
کے منصوبے باندہے گا کہ بے دینی کرے اور خداوند کی برخلاف دروغگوئی کرے
اور پیاسے سے پینے کی چیز کو باز رکھے (۷) اور بخیل کی ہتیار زبون ہین وہ بدی
کے منصوبے باندہا کرتا ہے تاکہ جہوٹی باتون سے مسکین کو اور محتاج کو جب وہ
حق بیان کرتا ہو ہلاک کرے (۸) لیکن صاحب مروت سخاوت کی منصوبے
باندہتا ہے اور وہ سخاوت کی کامون مین ثابت قدم رہے گا .... ش ورس
اول دیکھ ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کریگا اور شاہزادے عدالت سے
حکمرانی کرینگے یہہ مسلم عند الفریقین اہل اسلام ونصاری ہے کہ اس جگہ
بادشاہ سے وہ خلیفۃ اللہ فی الارض مراد ہے جو صاحب نبوت ورسالت ہو اور
صاحب حکومت بھی ہو گا اختلاف تشخیص مین اس خلیفہ الہی کی ہے نصاری کے
نزدیک وہ خلیفہ الہی سیدنا روح اللہ مسیح علیہ السلام ہین مگر آپ پر اطلاق خلیفۃ اللہ
اور بادشاہ کا کسی طرح سے باعتبار زمانہ ماضی صحیح نہین ہے اسلیئے کہ سلطنت
ظاہری آپکی نہین ہوئی اور نہ آپ شہزادے کی بہی تمہارے نزدیک آئی تہے
پس اس وجہ سے یہہ آپکی بشارت نہین ہو سکتی بلکہ یہہ بشارت کسی اور نبی کی
ہے اور اسکا صاحب حکومت اور صاحب شہزادہ ہونا ضروری اور وہ نبی
باقرار پادریان نصاری سیدنا مسیح علیہ السلام سے پہلے نہین ہوا اور بعد سیدنا
مسیح علیہ السلام کی کوئی اور رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سوا نہین ہے اور مقدمہ کتاب ہذا کی دوسری فصل مین یہہ دعوی مبرہن
ہو چکا ہے پس اسوجہ سے یہہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے

Marfat.com

اور آپ صاحب سلطنت ظاہری اور باطنی تھی سلطنت ظاہری تو آپکو حاصل تھی ہی اور باطنی اسوجہ سے کہ آپ صاحب جزا وسزا تھی قولہ اور شاہزادی الخ مسیح علیہ السلام نے نکاح ہی نہین کیا پھر صاحبزادی آپکی کہان ہوئی اور بی بان اللہ عز وجل نے صاحبزادی آپکو عطا نہین کیئے پس اسوجہ سے یہہ بشارت مسیح علیہ السلام کی نہین ہوسکتی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عرب مین سادات ہی آجتک صاحب حکومت ہین اور سیدنا امام مہدی علیہ السلام تو آپکی سیرت ونام مین ہی موافق ہون گے اور وہی صاحب خلافت ہونگے پس اسواسطے یہہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جدامجد حضرت امام حسن اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہما کی بشارت ہی اور مسیح علیہ السلام کی بشارت نہین ہے ورس (۲) ہان ایک شخص الخ ش ممدوح ورس ہذا مبشر بہ بشارت ہذا ہے اور یہہ ظاہر ہے پس ضرور ہی کہ یہہ ورس اوسکی تعریف وتوصیف ہی جسکا تمام ورسون مین بیان ہے اور جس پر تمام ورس صادق ہین اور پہلے ورس کی دوسرے فقرہ کا جسکے ابہی شرح بیان کی گئی ہے ذات مسیح علیہ السلام پر کسیطرح صدق ممکن نہین ہے جیساکہ ابہی بیان ہولیا اور اس ورس کی بہی تمام جملے سیدنا عیسے علیہ السلام پر صادق نہین آسکتی ہین اسلئے کہ اوس سرزمین کو جسمین دودہ اور شہد کی ندیین بہتی ہون اور برابر انبیاء کرام علیہم السلام ہی وہان مبعوث ہوتی رہی ہون اور جابجا پانی کے چشمے وہان آنکہونسے بہتے ہوئے نظر آتی ہون زمین خشک نہین فرماسکتے ہین البتہ ایسی سرزمین کو جس مین دودہ کا عمدہ جانور جسے بہنیس کہتے ہین پیدا ہی نہوتا ہوا اور نبوت بہی وہانسے مدہا برس سے منقطع سے ہو اور بی آبی بہی وہان کی مشہور ومعروف ہو کہ بعض برسون مین ایک پیالہ پانی ایک ایک اشرفی کو ہاتہ نہ آتا ہو اور وہانکی رہنی والی شدت پیاس مین

مین آخری تمنا یہہ کرتے ہون کہ ایک دفعہ سی صورت سے موت سے پہلی
ہمین ایسی ندی ہو کہ میرے زانوؤن تک پانی بہتا جاوے اور مین اپنے
خشک کو پانی سے بہرلون اور اس تمنا مین میرتے ہون شعر مالیتی قبل منیتی یوم
افوز بمنیتی بہ نہر تلاطم کبتی داخل املا قربتی + زمین خشک فرماسکتے ہین
اور پہلی صفت زمین شام کی ہی اور وہان سیدنا مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے
اور دوسری تعریف صحرائے عرب کی ہی اور وہان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مبعوث ہوئے اور علاوہ اسکے **قولہ** پانی کی ندیون کے مانند آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ خاص کی خبر دی ہی اور وہ معجزہ یہہ ہے کہ آپکے اصابع
مبارک کی درمیان سے بطور اعجاز پانی کے چشمے جاری ہوجاتے ستھے اور بیان
معجزات مین اسکا بھی بیان آویگا۔ ورس (۴) اونکی آنکھین جو دیکھتی ہین
تو وہ ند لائین گے الخ ان دونون ورسون مین ہدایت احمدی صلی اللہ
علیہ وسلم کا بیان ہے یعنے جسمین استعداد قبول ہو گی اگرچہ وہ فی الحال
بے لحاظ اور معرفت الٰہی سے بی بہرہ ہو مگر بطفیل ہادی عالم محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وہ ہدایت پاویگا اور صاف بولنے لگیگا اور ساتھہ آواز لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کی پہچانے لگا اور ایسا ہی ہوا قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ملک عرب کی ایسی تباہ حالت تھی کہ بیان سے باہر ہے خانہ
خدا کی گرد تین سو ساٹھہ بت رکھے ہوئے تھے اور غلغلہ شرک اور بالی شرک کا
ایسا بلند تھا کہ اس زمانہ مین دو ۔۔۔ مین کہین بھی کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی آواز
نہین سنائی دیتی تھی اور بعد بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسے وہ صدا
معرفت اور صاحب توحید ہو گئی اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے
ورس (۵) پاجی آدمی پہر صاحب مروت نہ کہلائیگا الخ یہہ اس

ج کی فرعون ابوجہل کی مذمت ہی اور بعض مفسرین کی نزدیک سورہ ماعون مین یمنعون الماعون اسیکی مذمت مین نازل ہی اور ماعون کی تفسیر مین مفسرین سے پانی اگ نمک بیان کیا ہی ورس (۷) بخیل کی ہتیارے زبون ہین۔ الخ۔ اس ورس مین بہی اسی فرعون اس امت کی مذمت ہی ورس (۸) لیکن صاحب مروت الخ یہہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے اور مروت آپکی مشہور و معروف ہے اور سخاوت بہی اونکی مشہور ہے امت محمدیہ پر اپنی جان ہی قربان کردی اور سامنے تلوار مسلمانون مین نہ چلنے دی ذکر اسم شریف وحید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک وحید بہی ہے ایہ استفسار قاضی عیاض مین نقل کیا ہے کہ ابن سیرین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توریت مین وحید لقب ہے **سند اول بشارت وحید** زبور ۳۵ ورس (۱۷) ای خداوند تو کب تک دیکہا کریگا اونکی خرابیون سے میری جان کو چہوڑا میری وحید کو شیر بچون سے (۱۸) مین بڑی جماعت مین تیرا شکر ادا کرونگا مین لوگون کی کثرت کی درمیان تیری ستایش کرونگا سیدنا داؤد علیہ السلام بالاتفاق ان ورسون مین کسی نبی کی بشارت دیتی مین اور بسبب شدت محبت کی اونکی نسبت کلمہ میری جان اطلاق فرماتے ہین لیکن نصرانی کہتی ہین کہ یہہ ورس سیدنا عیسے علیہ السلام کی بشارت مین اور ہماری نزدیک یہہ ورس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبشر ہین اور ہماری دلیل یہہ ہے کہ دعا داود علیہ السلام قبول ہونی چاہئیے اور تمہاری نزدیک سیدنا عیسے علیہ السلام مصلوب ہوئی پھر بچایا کہان پایا گیا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاتفاق ہمارے اور تمہارے نزدیک کفار کی ہاتہون سے محفوظ رہی اور بخیر و عافیت مدینہ منورہ مین رونق افروز ہوئی بلیس اسکے

یہہ آنکی ہی بشارت ہونی چاہیے اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صفات مین یکتا
تہی کوئی مخلوق مین سے آپکا نظیر نہین ہے اور آپ اپنی مان باپ کی ہی اکلوتے
بیٹے تہے اور یہہ نا مسیح علیہ السلام کی تمہاری قول کے موافق شاید اور بہائی بہی تہے
جیسا کہ ان انجیلون مین کہین مذکور ہی **دوسری سند بشارت**
خلفائیہ زبور ورس (۲۰) میری جان کو تلوار سے بچا میری وحیدہ کو
کتی کے ہاتہہ سے (۲۲) مین اپنی بہائیون مین تیرا نام بیان کرونگا اور مجمع
مین تیرا ثناخوان ہونگا **ش** شرح اس بشارت کی خاتمہ کتاب ہذا مین منقول
ہوئے گرچہ اکثر اس مین خلافت خلفاے حقانیہ کا بیان ہے اور اس بشارت
مین بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک وحید ذکر فرمایا ہے اور بہت
ہوز اگرچہ زیادہ ہے مگر اسکے بیان کی تصحیح اسماے کی موافق یہہ زیادتی نسبتا
نہی **دسوین فصل اس بیان مین** کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم برسالت عامہ مبعوث ہونگے اور آپکی رسالت کسی ملک اور کسی قوم اور کسی
کے ساتہہ خاص نہوگے **سند اول بشارت مثلیہ باب**
(۱۸) ورس (۱۸) مین اونکی لئے اونکی بہائیون مین سے تجہسا ایک نبی برپا
کرونگا یہہ کلام بنی اسرائیل کی ساتہہ ہے اور تمہاری لئے اسمین ارشاد ہی اور بشارت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور تخصیص بنی اسرائیل کے نفی او بشارت
سے ثابت ہے اور کوئی اسکا مدعی بہی نہین ہے **دوسری سند بشارت**
فارقلیطہ انجیل یوحنا باب (۱۴) ورس (۱۶) اور مین اپنی باپ سے
درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے
ساتہہ رہے یہہ بہی بشارت رسالت احمدی ہے اور تمہا طرز امت
اور پہلی بشارت مین امت یسوعی مخاطب ہے اور اسمین ارشاد

Marfat.com

دوسرا التسلی ونیوالا بخشیگا اوراس سے مدعی ثابت ہے اور وہ یہی ہے کہ محمد رسول
ج اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالتہ عرب کے [illegible] خاص ہوگی **تیسری سند**
بشارت طلوعیہ کتاب استثنا باب (۳۳) خداوند سیناسی آیا اور
سعیر سے طلوع ہوا اور فاران کی ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا شرح بشارت
ہذا مین مذکور ہوچکا کہ اس بشارت مین حضرت موسے اور حضرت عیسی اور حضرت
محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہم اجمعین کی رسالت کا ذکر ہے اور اس جملہ
مین کہ خداوند سیناسی آیا حضرت موسی علیہ السلام نی اپنی رسالت کا ذکر فرمایا کہ
طور سینا پر رسالتہ اونکو عطا ہوئی اور دوسری اس جملہ مین کہ سعیر سے طلوع
ہوا رسالت سیدنا عیسے علیہ السلام کا ذکر ہے کہ آپکو سعیر مین رسالت ملی اور
اس تیسری جملہ مین اور فاران کی ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا بشارت رسالت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی مگر جلوہ گر ہونا عموم رسالتہ احمدی
صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی رہا ہے **چوتھی سند بشارت فارقلیط**
کی باب (۱۴) کی ورس اخیر مین ہے اس جہان کا سردار آتا ہے اور اس سے
بہی عموم رسالت ثابت ہی **پانچوین سند بشارت خلفائیہ کا**
ستائیسوان ورس ہی۔ سارے جہان کو سراسر یاد آویگا اور وے
خداوند کیطرف رجوع لاوینگے اور یہہ جملہ قطع نظر عموم رسالتہ سے تسلیم عموم
کی خبر دی ہے **چٹھی سند بشارت پطرسیہ کتاب اعمال باب ۳**
ورس (۲۵) تم نبیون کے اولاد ہو اور اوس عہد کے ہو جو
خدا نے باپ دادون سے باندہا ہے جب ابرہام سے کہا کہ تیری اولاد سے
دنیا کے سارے گہرانے برکت پاوینگے اور اس ورس سے علاوہ عموم رسالتہ
احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلیم عموم کی ثابت ہے

Marfat.com

گیا ہوہین وصل اسن بیان ہین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونگے اور نبوت آپ پر ختم ہوجاوینگی **سند اول بشارت حجر زاویہ قصر نبوت** زبور (۱۱۲) ۲۲ وہ پتہر جسے معمارون نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہوگیا (۲۳) یہ خداوند سے ہوا جو ہمارے نظرون مین عجیب ہی ... **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو** بنوکدر نصر کی خواب مین حجر کے ساتہ مین تعبیر کیا ہے اور شرح اس بشارت کی پہلی ہوچکی ہی البتہ اس بشارت کی شرح ہونی چاہیئے **پس معلوم ہو کہ یہہ** بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اسلئے کہ تعجب کی بات یہی ہے کہ جہین حضرت ہاجرہ علیہ السلام کی اولاد ہو اور سارہ علیہ السلام کی اولاد کی ہو نہین کچھہ تعجب نہین تہا اور پہر وہ تینون قصر نبوت ہی نہین ہین اور دوسرے **فصل** مقدمہ کتاب مین بیان ہوچکا ہو بیا اور پہر خود سیدنا مسیح علیہ السلام نے حق مبشریت اد کیا اور فرمایا کہ یہہ بشارت میری نہین ہے بلکہ ایک اور نبی اسمٰعیلی قیداری کے ہے اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور دلیل اسکی یہہ ہے کہ انجیل مرقس کی بارہوین باب مین ہے پہر وہ اونہین تمثیلون مین کہنے لگا کہ ایک شخص نے انگور لگایا اور اوسکے چارونطرف گہیرا اور کولہو کی جگہہ کہودی اور برج بنایا اور اوسے باغبانون کی سپرد کرکے پردیس گیا (۲) پہر موسم مین اوسنے ایک نوکر کو باغبانون پاس بہیجا تاکہ وہ باغبانون سے انگورون کے باغ کے پہل سے کچھہ لے (۳) اونہون نے اوسے پکڑکے مارا اور خالی ہاتہ بہیجا (۴) پہر اوسنے دوبارہ ایک نوکر کو اون پاس بہیجا اونہون نے اوس پر بہی پتہر پہینکے اور سر توڑا اور بے حرمت کرکے بہیجا پہر اوسنے ایک اور نوکر کو بہیجا اونہون نے اوسے قتل کیا پہر اور بہتیرونکو بہیجا اون مین سے بعضون کو پیٹا اور بعضونکو مار ڈالا (۶) اب اوسکا بیٹا ہے جو اوسکا پیارا تہا آخر کو اوسنے اوسے

بھی یہہ کہکے بھیجا کہ وی میرے بیٹی سے دبینگے (۷م) لیکن ان باغبانون نے ج
آپسمین کہا یہی وارث ہیغے لاو اوسے مار ڈالین تو میراث ہماری ہو جاویگی۔
(۸م) اور اونہون نے اوسے پکڑکی قتل کیا ور انگور کی باغ کی باہر پہنیک دیا
پس باغ کا مالک کیا کیگا وہ آویگا اور اون باغبانونکو ہلاک کرکے انگور کا باغ
اور ونکی سپرد کریگا (۱۰م) کیا تمنی یہہ نوشتہ نہین پڑہا کہ وہ پتہر جسے معمارون نی رد کیا
وہ کونیکا سرہی ہوگیا (۱۱) یہہ خداوند کیطرف سے ہوا اور ہماری نظرونمین عجیب ہی سش
انگور کی باغ سی بوستان شریعت الہی مراد ہی اور لگانیوالا اللہ عز وجل جلشانہ
ہے اور چارون طرف اوسکو گہیرا یعنے حدود شریعت الہی مقرر کین اور یہہ
مضمون حدیث شریف مین بہی وارد ہوا ہے اور برج سی قبلہ الہی مراد ہے
اور بنی اسرائیل نی انبیاء کرام علیہ السلام کی ساتہہ جو جو کیا ظاہر ہے بعضونکو زخمی
اور مجروح کیا اور بعضونکو شہید کیا اور نوکران الہی انبیاء کرام علیہ السلام
ہین کہ اونکا اجر اللہ عز وجل کی بیان ہے اور سیدنا عیسے بن مریم علیہما الصلاۃ
والسلام کو اس جگہہ بیٹا بولا ہے اور یقیناً یہان تحریف ہوئی ہی اصل مین
کوئی اور لفظ ہوگا اور اس جمیل مین تو بیٹا جبکو جا بجا لکھا ہے اور انکو موفق اونکے
خدا کا بیٹا ہونا خفیفہ یا مجاز ابا فہما لازم نہین آتا ہی اور انپی زعم
کی موافق بنی اسرائیل نے انکو بہی شہید کیا گو اللہ عز وجل نے انکو آسمان پہ
اوٹہا لیا اور انکا ساتہی یہود اسولی دیا گیا اور زمانہ بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم مین اللہ عز وجل نے نظر عنایت سے دنیا کو دیکہا اور گویا کہ دنیا مین
آیا اور بنی اسرائیل سی باغبانی گلستان شریعت و طریقت چہین کر بنی اسمعیل
سپرد کیا اور اسکی سند مین انہی بشارت نقل کی اور اس سے معلوم کروایا کہ یہہ
بشارت مسیح کی آنحضرت کی بابت ہے اور رسول کی بی بنی اسرائیل مین پیدا نہوگا

Marfat.com

وہ خاتم النبیین ہونگا یہ بشارت ہی اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوا
اور کون ہی۔ **تیسری بشارت حضرت یسعیاہ** - ورس (۱۶) باب ۲۸ اسکی خداوند
یہوواہ یون فرماتا ہی دیکھو مین صیہون مین بنیاد کی لئی ایک پتھر رکھونگا ایک آزمایا ہوا
پتھر کونی کی سرے کا مضبوط نیو الا او سپر جو ایمان لاوی اتاولی نکریگا یعنی نہ شرمندہ
ہوگا یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بنیاد کعبہ شریف کو فرمایا۔ جیسا قواعد
مین ہی البیت کعبۃ الکعبۃ ترجمہ بیت غنیہ کی وزن پر کعبہ کا نام ہی اور بیت کا
اردو مین ترجمہ بنیاد ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قصر نبوت کی خیلی کنکیا تہ
ہین یعنی اسکی حافظ ہین اور آپکی بعد کوئی اور نبی نہین ہے اور آپنی اپنی ذات
مبارک کو شریعت کی کونی کی اینٹ بیان کیا ہی چنانچہ بخاری شریف مین ہے
باب خاتم النبیین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مثلی ومثل
الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ فجعل
الناس یطوفون ویتعجبون منہ ویقولون ہلا وضعت ہذہ اللبنۃ فانا اللبنۃ وانا
خاتم النبیین ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا ہی کہ میری اور ان انبیاء علیہم السلام کی جو مجھسے پہلی گذری مین مثال ایسی
ہی جیسے کہ ایک شخص نے ایک مکان نہایت عمدہ اور خوبصورت بنایا مگر کونی کی ایک اینٹ
نہ لگائی لوگ اسکی گرد پھرتے تھے اور اسپر تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ
کیون نہین لگائی گئی ہی پس مین وہ اینٹ ہون اور مین خاتم النبیین ہون۔
چوتھی بشارت مصطفائیہ مین ہی وہ عدالت کو جاری کریگا
کہ دائم رہے عدالت شریعت ہی اور دائم رہنے کی یہی معنی ہین کہ آپ خاتم النبیین
ہون اور آپکی بعد کوئی اور نبی نہو وہو المقصود **بارہوین فصل اس
بیان مین** کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذات پاک خود کفار سے

Marfat.com

قتال فرماوین گی اور انکو راہ پر لاوین گی اور اس دعوی کی چند سند ہین۔
سند اول لبشارت مصطفائیہ۔ ورس (۴۲) خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کی لئی لائیگا وہ اپنی دشمنون پر بہادری کریگا ورس (۲۴) کسنی یعقوب کو حوالہ کیا کہ غنیمت ہووین اور لوٹیرون کی ہاتھہ مین پڑی کیا خداوند نی نہین جسکے مخالف ہوکی اونہون نی گناہ کیا کیونکہ اونہون نی نہ چاہا کہ اوسکی راہون پر چلین اور وی اسکی شریعت کی شنوا نہین ہوئی (۲۵) اسلئی اوس نے اپنی قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اوس پر ڈالا سو اوسپر گرداگرد آگ لگی پر وہ اوسی دریافت نہین کرتا وہ اس سی جل جاتا پر وہ اوسی خاطر مین نہ لاتا انتہی)
یہہ بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہی اور میری مدعی کا ثبوت ان ورسونسی ظاہر ہی **دوسری سند لبشارت تنزیلیہ** ورس (۱۳) سو خداوند کا کلام اونسی یہہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون ہوتا جاتا تہوڑا ایہان تہوڑا اوہان کہ وی چلے جاوین اور پچھاڑی گرین اور شکست کہاوین اور دام مین پہسین اور گرفتار ہووین انتہی اس بشارت کی شرح مین گذر گیا ہے کہ اس ورس مین کلام شریف کی تہوڑی تہوڑی نازل ہونیکی فایدہ کا بہ نسبت کفار کی بیان ہی یعنی کفار اس تہوڑی تہوڑی نازل ہونیکی وجہ گرفتار ہوجاوین اور ماری پڑین گی اسلئے کہ شروع اسلام مین آیہ کریمہ (وقاتلوا المشرکین کافۃ) نازل ہوئی تو بظاہر اسباب دنیوی جو اس شریعت مین مرعی ہی کفار پر فتح پانیکی صورت نہین نظر آتی تہی ہان جب شروع اسلام اور ضعف اسلام مین لکم دینکم ولی دین فرمایا اور بعد قوت وشوکت اسلام وقاتلوا المشرکین نازل ہوا تب

کفار بی شک قید ہو گئی اور ماری گئی اور خراب ہو گئی اور یہہ امر وجہ کلام اللہ کی تھوڑی
تھوڑی نازل ہونیکی حاصل ہوا اور ان ورسون سو یہی میرا مدعی ثابت ہو گیا تیسری
سند بشارت حسنیہ زبور (۴۵) میری دل مین اچھا مضمون
جوش مارتا ہی مین اون چیزونکو جو مین سنے بادشاہ کی حق مین بنایا ہی بیان کرتا
ہون میری زبان ماہر لکہنیوالی کا قلم ہی (۲) تو حسن مین بنی آدم سی کہین زیادہ
ہی تیری ہونٹون مین لطف ملایا گیا ہی ای پہلوان اپنی تلوار کو جو تیری حشمت اور
بزرگواری ہی حمایل کر کی اپنی ران پر لٹکا اور اپنی بزرگواری سی سوار ہوکا اور سچائی
اور ملائمت اور صداقت کیواسطی اقبال مندی سی آگی بڑہ اور تیرا داہنا ہاتھ تجھکو
مہیب کام سکہلاویگا (۵) تیری تیر تیز ہین لوگ تیری نیچی گری پڑتی ہین وی بادشاہ
کی دشمنون کی دل مین لگ جاتی ہین تیرا تخت ای خدا ابدالاباد ہی تیری سلطنت کا
عصا راستی کا عصا ہی (۷) تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہی اسی
سبب سی خدا تیری خدا نی تجھکو خوشی کی تیل سی تیری مصاحبون سی زیادہ مسح کیا
ہی (۸) تیری ساری لباس مر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہی ہاتھی
دانت کی محلون کی درمیان انہون نی تجھکو خوش کیا ہی (۹) بادشاہون
کی بیٹیان تیری عزت والیون مین ہین ملکہ اوفیر کی سونی سی آراستہ ہو کی تیری
داہنی ہاتھ کھڑی ہی (۱۰) ای بیٹی سن اور سوچ اور اپنا کان ادہر دہر اور
اپنی لوگون اور اپنی باپ کی گہر کو بہول جا کہ بادشاہ تیری جمال کا بہت مشتاق
ہو کہ وہ تیرا خداوند ہی تو اوسی سجدہ کر (۱۲) اور صور کی بیٹی ہدیہ لاویگی قوم
کی دولتمند تیری خوشامد کرینگی (۱۳) شاہزادی گہر کی اندر کل جلوہ گری ہی اسکا
لباس طلاکاری کا ہی (۱۴) وہ سوزنی کی کپڑی پہنی بادشاہ پاس لائی جاتی ہی کنواریان
جو اسکی سہیلیان ہین اوسکی پیچھی تیری پاس پہنچائی جاتی ہین وی بادشاہ

ج

Marfat.com

کی محل مین داخل ہوتی ہین (۱۶) تیری بیٹی تیری باپ دادونکی قائم مقام ہونگی تو انہین تمام زمین
کی سرداری مقرر کریگا مین ساری پشتونکو تیرا نام یاد دلاونگا پس ساری لوگ ابدالآباد تیری ستائش
کرینگی ۔ بس سیدنا داود علیہ السلام اس زبور مین کسی رسول ذی شوکت وشان کی بشارت
دی رہی ہین اور اوسکو مخاطب کر کی اسکی خوبیان بیان فرما رہے ہین اور نام مخاطب اس زبور مین نہین موجود
مگر محمود واحمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور یہود کے پاس جو نسخہ زبور ہی اوسمین نام مبارک احمد اب تک موجود ہی
اسلئے کہ جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نور اللہ مرقدہ نے تحفہ اثنا عشریہ مین نوین عقیدے کی تردید مین لکھا ہی
اور زبور مین نام مقدس محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتصریح واقع ہی اور اشتباہ کو جڑ سی اوکھاڑ پھینکتی ہی زبور کے
اور وہ نسخہ یہود کے پاس یہ ہی یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک من اجل ذالک ۔ بارک علیک فتقلد السیف
فان بہاءک وحمدک الغالب ورکب کلمۃ الحق فان ناموسک وشرائعک مقرونۃ بہیبۃ یمینک وسہامک مسنونۃ والامم یخرون
تحتک کتاب حق جاء اللہ من الیمن والتقدیس من جبل فاران امتلئت الارض من تحمید احمد وتقدیسہ وملک الارض
ورقاب الامم ۔ اور یہی بعینہ جسکا شاہ صاحب نے حوالہ دیا ہی پینتالیسوین زبور کی ہی البتہ اسمین نام مبارک اور نام مقام
پیدائش کی تحریف کر کی نکال دیا خیر علیہم ما یستحقونہ مگر پہر بہی ہمارا مدعا حاصل ہے اسلئے کہ سوا نام مبارک کے اور تمام آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اسمین موجود ہین اور نام مبارک کو نکالدینی سی مدعا معدوم نہوی البتہ ان اوصاف کا لحاظ کرنا ہی
اور شرح بشارات مین ان تمام اوصاف کا مذکور ہو جائیگا اور حسن خدا داد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام نبیون سی زیادہ تھا
حسن وخوبی چہرہ انور کی چودہوین رات کی چاند سی بہی بڑہی ہوئی اور آپکی صحابہ نے اس کو تشبیہ بیان کیا جو اوپر ابیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
کی بیان مین مذکور ہو لیا آپکا قد مبارک کا وہ عالم تھا کہ کبہی کوئی اوس سی بلند نہین ہو سکا ۔ اپکی
نظر مبارک کی وہ تیز نظری تہی کہ در و دیوار اسکے لئے مثل شیشہ کے تہی آپکی سماعت کی وہ بلند پروازی
تہی کہ آسمانکی اطیط کی آواز زمین پر سنتی تہی ۔ بلند آوازی کا وہ عالم کہ حجۃ الوداع مین
لاکھون آدمیونمین سبکو برابر آواز پہنچتی تہی شیرینی لب کا وہ نقشہ کہ جس کے کہاری کنوی مین پڑگیا وہ چشمہ شیرین ہو گیا
شیرین کلامی کا وہ شہرہ کہ مخالف اور موافق اوسکی ساتہ شیرین زبان ہین دندان مبارک کی وہ چمک تہی
اور انوار کا عکس پر تو سینہ مبارک کی خوشبو کی وہ کیفیت کہ پسینہ کی ون دہونی کی عطر کی جگہہ لگایا جاوی انکہہ کی حال

اور گویا کہ موتی کوٹ کے اوس مین بھر دی ہین رخسار چاند کے ٹکڑے لب قرمزی
و[illegible] گردن ہاتھی ہاتھی دانت کی سی خوبصورت شکم نرم بالائی کے مانند
سینہ صاف قدم محبوبون کے رخسارون سے زیادہ نرم اور ملائم غرض کہ
آپکی ذات پاک مین تمام خوبیان مجمع تہین اور کسی نے آپکی شان مین خوب لکھا ہے
شعر حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری ؛ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری
قوت ہی ہوشہ ہمین بلطف ایسا پایا گیا ہے آپکی خوش خلقی اور شیرین زبانی
مسلم جمیع اقوام ہے [illegible] اپنی تلوار کو الحم سلوان یعنی قومی سے
اور بعض قومون مین سلوان کی جگہ لفظ قاوسہ ہے اور قاور آپکی القاب لقب
سے ہے اور آپنے فرمایا ہے انا رسول اللہ بالسیف یعنی اللہ کا رسول ہون
تلوار کے ساتھ اور [illegible] تلوار لٹکاتے ہین اور اپنی بہی لٹکائی ہے اور یہ
کنایہ جہاد سے ہے اور آپنے جہاد بہی کیا ہے ورس ۴ ۔ اور اپنی مرکب [illegible]
سوار ہو الخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین سوار ہوتے اور آگے [illegible]
اور [illegible] ساتھ مخالفین پر [illegible] فتح پائی اور اس [illegible]
[illegible] ورس تیرا اپنا ہاتھ تجہکو ہیبت کام سنبھالا دیگا [illegible]
اور اس سے زیادہ اور کون ہیبت ناک ہوا ہے اور اسی [illegible]
قیامت ہے اور [illegible] علوی [illegible] جو شایبہ
درباب قیام قیامت واقع ہوا در کلام شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی
نور اللہ مرقدہ مین بہی [illegible] واقع ہوا ہے اور وہ یہ ہے [illegible] جو
[illegible] قمر زدہ و نجم ؛ اور اس [illegible]
کا بیل مین اور [illegible] مبالغہ ہے اور انشاء اللہ [illegible] کے بیان
مین [illegible] ذکر ہوگی ورس ۵ تیری تیر تیز ہین [illegible]

بیان فتح یابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور بادشاہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انکو سے ہے فرمایا کہ آپ شاہ دو عالم ہیں اور اس دنیا میں بھی بحکومت
ظاہری خلیفۃ اللہ فی الارض تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تیرانداز تھے اور ان
کے تیر کیواسطے صدا ہی حضرت اسماعیل علیہ السلام کیوقت سے تیراندازی کی مشق ہو رہی تھی اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص علم تیراندازی سیکھ کر بھلا دیگا وہ ہم میں سے نکل جاویگا ورس ۶ تیرا تخت ابد
الاباد ہے اے خدا یہ جناب اور صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہے اور انکی تخت
ابد الاباد ہونیکی یہ معنی ہے کہ برابر قیام قیامت تک انکی امتی بادشاہ ہوتے ہیں
اور بحمد اللہ آج تک برابر بادشاہ ہوتے ہیں اور قیامت تک انشاء اللہ العزیز اسطرح
ہوتی رہینگی اور ممالک عرب اور شام کے خلافت کا اس جگہ اعتبار ہے قولہ
سلطنت کا عصا راستی عصا ہے اسکے معنی یہ ہیں کہ آپکی سلطنت راستی اور
صدق اور حقیت دین سے قائم رہیگی اور وہ گویا کہ راستی پر تکیہ کیے ہوئی ہو سلے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ایک عصا تھا اس پر تکیہ کر کے
آپ خطبہ پڑھا کرتے تھے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ عصا خلفاء
کے پاس رہا اور وقت زوال دولت عباسیہ کے وہ عصا گم ہو گیا ہے
ورس ۷ تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہے اسی سبب اے خدا
تیرے خدا نے تجھکو خوشی کی تیل سے تیری مصاحبوں سے زیادہ مسح کیا تھا
یعنی اسی ورس سے ظاہر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدی کے دشمن
تھے خواہ اپنے قریب سے ہو کیون نہو اور صداقت کو دوست رکھتے تھے
گو وہ کسی اجنبی آدمی سے کیون نہو اور شاید شرارت سے وہ شخص مراد ہے
جو سراپا شرارت تھا یعنی فرعون الامۃ ابوجہل اور صداقت سے وہ مراد ہو جو سراپا
صداقت کی وجہ سے نام صدیق مشہور ہوا اور ذکر فرعون اس امت اور ذکر

Marfat.com

خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا اور جگہہ بھی دلیل میں صراحۃ آیا ہے جیسا کہ [illegible]
رسالہ [illegible] سے ظاہر ہوگا مگر اس توجیہ پر ایک اعتراض سخت وارد ہوتا ہے اور
وہ یہ ہے کہ اس جملہ میں فرمایا ہے تو صداقت کا دوست اور شرارت کا
دشمن ہے اور پھر فرماتے ہیں اسی [illegible] کے [illegible]
قبل ہے تیری ہمراہیوں سے زیادہ [illegible] کیا اور کوئی عاقل نہیں [illegible]
کہ [illegible] رتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]
ہو [illegible] شاید [illegible] تو نے کیا کہا اور دشمنی ابوجہل [illegible]
کرنے [illegible] ندامت کی وجہ سے کہ وہ عدوی [illegible]
اگر زیادہ [illegible] ہے مگر دوستی صدیق سے رتبہ رسول اللہ صلی اللہ [illegible]
کسی زیادہ [illegible] الصدیق کا رتبہ [illegible] کا [illegible] صلی اللہ علیہ [illegible]
سے زیادہ [illegible] اور جواب اس کا یہ ہے کہ [illegible] کو [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] والضحی
میں [illegible] اللہ تعالی [illegible]
[illegible] الصدیق [illegible] وہ [illegible]
علیہ وسلم [illegible] میں [illegible] وہ
رضا [illegible] اور [illegible] ہے ایک [illegible]
[illegible] پادری [illegible] لفظ خدا کے [illegible] مسیح علیہ السلام پر
اس بشارت کو جمالی میں [illegible] اول تا آخر [illegible] کیوں ہوا [illegible]
غیر [illegible] کے موافق حضرت مسیح علیہ السلام خدا سے ثالث ثلثہ کے [illegible]
ہیں اور جواب اس شبہ کا یہ ہے کہ [illegible] لفظ سے [illegible]
[illegible] جواب میں اسی [illegible] فرمایا ہے کہ [illegible] حضرت [illegible] ہے اور [illegible]

Marfat.com

ترجمہ مطبوعہ ۱۲۸۱ھ اور ۱۲۹۳ھ اور ۱۲۹۸ھ اور ۱۳۰۲ھ مین یہہ فقرہ اسطرح نقل کیا ہے
احببت البر و البغض الاثم لذلک مسحک اللہ الٰہک بدہن الفرح افضل من اصحابک
تو نے دوست رکہا نیکی کو اور بغض کیا گناہ سے اسواسطے مسح کیا اللہ معبود تیرے نے تیل خوشی کے ساتھ
افضل تیرے اصحاب سے اور ایسا ہی ترجمہ فارسی مطبوعہ ۱۸۱۶ء و ۱۸۳۸ء اور ۱۸۴۵ء اور ایسے ہی ترجمہ اردو مطبوعہ ۱۸۴۸ء
اور ۱۸۶۴ء اور ۱۸۷۰ء اور ۱۸۸۶ء مطابق ہین اور آپکے مقدس پولوس رسول
کا قول انکے لئے کافی اور وافی ہے اور بالفرض صحیح مان لیا جاوے تو خدا
مسیح صاحب ہوگا اسلئے کہ خداے حقیقی کا خدا نہین ہوسکتا ہے اور پہر انکی
بہت سے مصاحب بہی نہین ہوسکتے اور صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا لقب ہی قرآن شریف مین انکی نسبت فرمایا ہے وما صاحبکم
بمجنون ورس ۸ تیری ساری لباس سے مر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہے جس
ہاتہی دانت کے محلون کے درمیان انہون نے تجہکو خوش کیا ہے ش
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام جسم مبارک سے خوشبو آتی تہی اور یہہ اوسکا
بیان ہے اور لباس بدن کے اوپر ہوتا ہے اور بائبل مین آپکی گردن مبارک اور
شکم مبارک اور ساق شریف کو ہاتہی دانت کے ساتہہ تشبیہ دی ہے پس اس ورس
مین ہاتہی دانت کا محل جسم مبارک کو قرار دیا ہے اور باعتبار اعضا کے صیغہ
جمع لائے ہین اور معنی یہہ ہین کہ یہہ خوشبو آپکے جسم مبارک سے آتی تہی اور آپکے
جسم مبارک مین خمیری ہوتی ہے ورس ۹ بادشاہون کی بیٹیان تیری عزت
والیون مین ہین ملکہ اوفیر کے سونے سے آراستہ ہوکے تیرے داہنے ہاتہہ کہڑی ہے
یہہ حضرت شہر بانو کا بیان ہے اوفیر ایک شہر عراق مین ہے اور عراق
مین سلطنت نوشیروانیون کی تہی اور مدد گری کی نسبت حضرت شہر بانو
کی تہی ورس ۱۰ اے بیٹی سن اور دہیان کر اور اپنے کان ادہر دہر اور اپنی

باپ [illegible] کو بھول جا یہہ حضرت شہربانو کو نصیحت ہے [illegible] برس آنا کہ بادشاہ تیری جمال کا بہت مشتاق ہو یہہ بھی اشارت کو بند و نصیحت ہی اور بادشاہ سے اس جگہ شاید سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ مراد ہیں کہ جنکا حوالہ اگر ہو ہے ہوتا تو شوہر کر لیتا اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی [illegible] برس ۱۲ صورت کی بھی پہچان لیا گیا [illegible] دیلمنہ [illegible] آگے پہلی [illegible] برسوں میں سلطنت کسریٰ کا [illegible] تھا اور [illegible] نکلی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں کے گھر میں داخل ہونا [illegible] اور اس [illegible] سلطنت قیاصرہ روم کا ذکر ہے اور اس سلطنت کی [illegible] اور [illegible] [illegible] مذکور ہو اور انہوں نے [illegible] اسکندریہ [illegible] [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں [illegible] علیہ السلام [illegible] اور ان کا انتقال [illegible] ہو اسکندریہ سے ہی بھیجا تھا برس [illegible]

[illegible]

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے انتقال [illegible]

[illegible]

[illegible] ان غزوتین کا [illegible]

رضی اللہ عنہم [illegible]

[illegible] تمام ہوں گے تو [illegible]

اس کے حضرت امام حسین [illegible] علیہ السلام [illegible]

Marfat.com

مین ساری پشتون کو تیرا نام یاد دلاونگا ہیں ساری لوگ ابدالاباد تیری
ستایش کرین گے مین نے تحفہ شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ سے نقل کیا
کہ اس زبور کے شروع مین یا احمد تہا اوسکی یہہ دلیل ہے اسلئے کہ جب نام
ہی نہین لیا پہر کیونکر کہ مین ساری پشتون کو تیرا نام یاد دلاونگا ٹہیک نہین معلوم
ہوتا اور جملہ تیری ستایش کرینگے بہی ترجمہ محمد نام مبارک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہے اور اگر ذکر نام مبارک کا لحاظ نکیا جاوے تاہم یہہ اوصاف
سوای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پر صادق نہین آتی اور
سیدنا مسیح علیہ السلام مین تو شروع بشارت سے اخیر تک ان محامد کے
اضداد موجود ہین پس اس بشارت کو آپ پر کوئی کسطرح جما سکتا ہے۔
اور پادری عبارت مذکورہ صحیفہ یسعیاہ ؑ کے باب ۔ ۵۳ کو بشارت
مسیح علیہ السلام بتلاتے ہین اور وہ کلام مصداق محامد بشارت نہین پہر
دونون ایک ذات واحد کی بشارت ہونگے اور وہ عبارت یہہ ہے
باب ۵۳ ہماری پیغام پر کون اعتقاد لایا اور خداوند کا ہاتھ کس پر ظاہر ہوا
۲ وہ اوسکے آگے کونپل کیطرح پہوٹ نکلا ہے اور اوس جڑ کے مانند جو
خشک زمین سے پہوٹی اوسکی ڈیل ڈول کی کچہ خوبی نہ تہی اور نہ کچہ رونق
کہ ہم اوس پر نگاہ کرین اور کوئی نمایش بہی نہین کہ ہم اوسکے مشتاق ہون
۳ وہ آدمیون مین نہایت ذلیل اور حقیر تہا وہ مرد غمناک اور رنج کا آشنا
تہا لوگ اوس سے گویا روپوش تہے اوسکی تحقیر کیگئی اور ہم نے اوسکی کچہ قدر
نہ جانی یقیناً اوسنے ہماری مشقتین اٹہالین اور ہماری غمون کا بوجہ
اپنی اوپر چڑہایا پر ہم نے اوسکا یہہ حال سمجہا کہ وہ خدا کا مارا کوٹا اور ستایا
ہوا ہے پر وہ ہماری گناہون کے سبب گہایل کیا گیا اور ہماری بدکا

Marfat.com

کی باعث لکھا گیا ہماری ہی سلامتی کے لئے اوس پر سیاست ہوئی تا کہ اوسکی
مار کہانے سے ہم چنگے ہون اب ناظر با انصاف نظر غور سے دیکہے کہ یہہ امور
حسن اور لطف اور برکت اور قدرت اور ہمت اور تلوار لگانی اور حشمت اور بزرگواری
اور تیر اندازی اور نیزہ بازی وغیرہ کے جو پہلی بشارت مین مذکور ہین مخالف ہین یا نہین
اور وقت تسلیم اس امر کے کہ تتشریہ باب ۵۳ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام مین مسیح علیہ السلام و یہہ سب
اوصاف سیدنا مسیح علیہ السلام کے ہین پھر اس بشارت کو کسطرح نبی آپ کی بشارت ملائیگا
اور درصورت عدم تسلیم بہی یہہ تمام بشارت اس انداز سے بیان کی گئی ہے کہ اگر
کوئی نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی نکالڈالے تب بہی سوای آپکی اور کسی پر
صادق نہووے اب مثلا جاہ اور نیزہ اور شق القمر اور صدیق اور عنتر اور شہربانو
اور ازواج و اما اور باپ اور دادا حضرت مسیح علیہ السلام کیواسطے کہانسے ثابت کرینگے اور در حقیقت
یہ کسب ہوا ایسے ہین کہ مسیح علیہ السلام کیواسطے ثابت نہین ہوسکتے مگر فقرہ باپ ابدیکا تو ایسا واقع ہوا ہے کہ کسیطرح
وہ مسیح علیہ السلام پر صادق نہین آسکتا ہے ۔ حقیقۃ صحابہ پانچوین [illegible]

بشارت صادقہ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۸ ورس ۲

کس نے اوس راستباز کو پورب کی طرف سے برپا کیا اور اوسنے پاؤن کی کرسی کی پاس
بلایا اور امتون کو اوسکے آگے دہر دیا اور اوسنے بادشاہون پر مسلط کیا اوسنے
انہین خاک کی مانند اوسکی تلوار کے اور اڑتے ہوے بہوسے کی مانند اوسکے کمان کے
حوالہ کیا ۳ اوس نے ان کا پیچھا کیا اور جس راہ پر کہ پیشتر قدم نہ مارا تہا سلامت
گذر گیا ۴ کس نے یہہ کام کیا ہے اور اوسے انجام دیا وہ جو ساری پشتون کو
ابتدا سے طلب کرتا ہے مین خداوند پہلا ہون اور پچھلون کے ساتہ مین وہی
ہون ف راستباز ترجمہ صادق ہے اور صادق لقب توصیفی محمد رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور شام سے عرب [illegible] کی طرف واقع [illegible]

Marfat.com

کرسی کی پاس انکو شب معراج مین جانا اور وہانکی کرسی عرش عظیم سی عبارت ہی اور جملہ ستونکا انکی گود مین
فتوحات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی ہے اور تیسرے ورس مین غزوہ
تبوک کی خبر ہے چھٹی سے نا بشارت پنجم سموئیل کی دوسری کتاب باب
۲۳ ورس ۳ مین اسرائیل کے خدا نے کہا اسرائیل کے قطبان نے مجھی کہا انسان پر
حکومت کرتا ہے ایک صادق ہے جو خدا ترسی کی ساتھ حکومت کرتا ہے اور
وہ صبح کی روشنی کے مانند ہوگا جب سورج نکلتا ہے ایسی صبح جسکی ساتھ بادل
نہین ہوتی اور گویا اس گھاس کے مانند جو بارش کے بعد کیسی دہوپ کے سبب زمین سے
نکلتی ہے اگرچہ میرا گھر خدا کے نزدیک ایسا ہوا نہین لیکن اس نے ایک
ابدی عہد جو سب چیزون مین آراستہ اور پایدار ہے میری ساتھ کیا ہے کہ میری
ساری سلامتی اور میری ساری خواہش یہی ہے باوجودیکہ وہ اسے نہ اوگاوے
پر بلیعال کے سب کے سب کانٹون کے مانند اکھاڑ پھینکی جاوینگے کیونکہ وی
ہاتھون سے پکڑی نہین جاتی ہین اور جو شخص کہ انہین پکڑنا چاہتا ہے اوسے ضرور
کہ لوہا یا نیزہ رکھے تب وی اسی جگہ مین آگ سے جلائے جاوینگے بیان اسکا یہ ہے کہ انسان
سے نوع انسان مراد ہے اور عموم بعثت کافۃ الناس اسکی طرف مشیر ہے اور
صادق آپکا لقب ہے اور آپکی حکومت خدا ترسی کے ساتھ یہی ہے اور روشنی
چہرہ مبارک کی ایسی ہے جیسی حضرت داود علیہ السلام نے بیان کی ہے اور قرآن مجید مین چہرہ مبارک
کو ضحی کے ساتھ تعبیر کیا ہے اور اوسکی قسم کہائی ہے اور پانچوین ورس مین
یہ بیان ہے کہ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل مین پیدا نہین
ہونگی یہہ حق بڑے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کا ہے اور وہ حضرت اسمعیل علی نبینا
و علیہ السلام ہین اور یہ یہی بتاتا ہے کہ اگرچہ بنی اسرائیل مین سے پیغمبر پیدا
ہوا چاہان لیکن اوسکے گھر نبوت اور شان یہہ ہوگی کہ سید نا ابراہیم علیہ السلام

Marfat.com

استثنا ۳۳ میں فائدہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا کلام آخر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت پر ہوا کتاب پیدائش باب ۴۹ اور
یعقوب نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا اپنے کو جمع کرو تا کہ میں تمکو جو پچھلے دنوں میں تم پر بیتیگا تمہیں خبر دوں فقرہ ۱۰ یہوداہ سے امامت کا عصا
جدا نہوگا اور نہ حاکم اسکے پاؤں کے درمیان سے جاتا رہیگا جبتک کہ سیلا نہ آوے یہ بشارت محمدی ہے اور سیلا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
لقب ہے جو فرمایا ہے اور بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہوداہ سے امامت کا عصا جدا ہوگیا اور وہ عصا صاحب عصا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ملگیا اور سیدنا عیسی علیہ السلام کی بعثت کے بعد بھی یہود بسفل طور کہیں نہ تھے اور سیدنا عیسی علیہ السلام کو وہ
عصا بھی نہیں ملا جیسا کہ ظاہر ہے اسلئے یہ سیدنا مسیح علیہ السلام کی بشارت نہیں ہوسکتی اور یہ بشارت مع اپنی شرح کے پہلے منقول ہو چکی ہے اور
ایسی ہی سیدنا موسی علیہ السلام کا کلام بھی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے کتاب استثنا باب ۳۳ اور یہ وہ برکت ہے جو موسی
مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو دی ۲ اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا انتہی
پہلے جملہ دوسرے ورس میں رسالت کا ذکر اور فرمایا خداوند سینا سے آیا کہ آپکو سینا پر رسالت ملی اور دوسرے جملہ میں سیدنا مسیح علیہ السلام کی رسالت
کو ذکر کیا اور فرمایا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا کہ سیدنا مسیح علیہ السلام کو شعیر میں رسالت عطا ہوئی اور تیسرے جملہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی رسالت کا ذکر اور فرمایا فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا اور آپکو فاران کے پہاڑ یعنی مکہ معظمہ کے پہاڑ جبل نور پر رسالت عطا ہوئی
چونکہ مقصود یہ تھا کہ نام خاتم النبیین کا ختم ہوا اور رسالت خاتم النبیین ہے اسلئے انکا ذکر فرمایا اور ایسی ہی سیدنا مسیح علیہ السلام نے
بھی بشارت دی اور فرمایا میں کہتا ہوں کہ میرا جانا ہی تمہارے واسطے ہے کیونکہ میں جاؤں تو فارقلیط آویگا اور فارقلیط ترجمہ ہے احمد کا [illegible]
مقدم اور ایسی ہی داؤد علیہ السلام کا کلام بھی بشارت خاتم النبیین کتاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا بشارت صادقہ [illegible]
داؤد کا پچھلا کلام ہے

تیرھویں فصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے بیان میں بیان غزوہ بدر

صحیفہ یسعیاہ باب ۲۱ ورس ۱۳ [illegible] غزوہ النبوت فی العرب فی قیدار ترجمہ عرب کی بابت [illegible] پانی لیکر پیاسے کا استقبال کرنے آؤ اے تیما کی سرزمین کے باشندو روٹی لیکر بھاگنے والے کے ملنے کو
نکلو کیونکہ وے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں کیونکہ خداوند نے مجھکو یوں فرمایا ہنوز ایک برس ہاں مزدور کی سی ٹھیک ایک برس میں قیدار کی ساری
حشمت جاتی رہیگی اور تیر اندازوں کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائینگے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ہے پہلے باب کے دوسری فصل میں [illegible]
کہا گیا ہے ہو چکا ہے [illegible] تیسرے سال کے وطن کا ذکر [illegible] اس بشارت کے پہلے دو ورسوں میں [illegible] ان ورسوں میں بیان ہے کہ عرب میں
ہونگی اور نبوت بھی انکو عرب ہی میں ہوگی اور قیدار ہونگے یعنی سیدنا ذبیح اللہ اسماعیل علیہ السلام کے بیٹے قیدار کی اولاد میں سے پہلا ہوگا [illegible]
ورس کا بیان ہوا اور چودھویں ورس [illegible] ہجرت رسول الثقلین ہے اور تیما اصل میں مدینہ طیبہ کا [illegible] ہوکر تیما ہوا اور [illegible]
مکہ معظمہ سے آکر [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا کرتے تھے

Marfat.com

یعنے جس زمانہ مین کہ آگی آمد آمد تھی اور راستہ مین آپ کو پیاس کی تکلیف ہوئی
ہے اور سیدنا صدیق علیہ السلام نے لسیے آپکو پلائی ہے اور بیدرہوین درس
مین وجہ ہجرت بیان فرمائی ہے کہ بسبب ارادہ شہادت اور اتفاق کفر حکم ہجرت
کا احکم الحاکمین سے آپکو آیا ہی اور سولہوین درس مین اس ارادہ بد کی سزا کا بیان
ہی یعنے ہجرت سے برس روز کے بعد قریش اس ارادہ بد کی سزا پائینگی اور ہلاک ہونگے
اور مارے جاوینگے چنانچہ پوری ایک برس روز کے بعد ہجرت سے اذن قتال ہوا اور انیسوین[19]
مہینے ہجرت رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر ہوا اور اسمین مکہ والے
قریشی مارے گئے اور ہلاک ہوئے اور قید ہوئے اور اللہ کا وعدہ پورا ہوا و
ومن اصدق من اللہ قیلا ادر کیفیت اس غزوہ عظمی کی یہ ہے کہ قبل
ہجرت جان نثاروں نے صد مرتبہ جان نثاری کے واسطے خدمت نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم مین عرض کیا مگر آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ابھی قتال کا حکم
نہین ہے یعنی ابھی تک وہ وقت نہین آیا ہے کہ جس مین قتال مقدر کیا گیا ہی
اور ابھی انکی شرارت اپنی حد سے زیادہ نہین بڑھی اور بعد ہجرت برس روز
تک اجازت قتال نہتی برس روز کے بعد اذن قتال ہوا اور آیہ کریمہ . . .
اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا الخ نے نزول اجلال فرمایا اور اس آیہ کے نزول چند مہینے
کے بعد اللہ جل جلالہ وعم نوالہ وعظم شانہ کے وعدہ پورا ہونے کے واسطے یہ ہوا کہ
قافلہ قریش کہ ملک شام سے سوداگری کا مال و اسباب خرید کرنے . . .
گیا تہا واپس آتا تہا مسلمانون کو خبر ہوئی اور جب یہ قافلہ سوداگران
دشمن دین کا قریب بدر کے پونہچا آپ نے بقصد اس قافلہ کے مع جماعت
قلیلہ مومنین کے مدینہ منورہ سے نہضت فرمائی اور تجہیز و سامان لشکر کچھ
نہین کیا تمام لشکر مین کل آٹھ تلوارین تہین اور امیر قافلہ قریش کو حال نہضت
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور راستہ کا معلوم ہو لیا اور راستے سے ہی

نہ میں قریش کو اطلاع دی کہ اہل اسلام ہمارا ارادہ رکھتے ہیں تم قافلہ حمایت
ں کے طرف سے نکلو مگر قافلہ بچکر مکہ پہونچ گیا اور مکہ والے بیٹھے تہے اسمے
ھر ون سے نکلکر اپنی مدیحون کی طرف دوڑی اور بدر میں آ پہونچے اور مسلمانون
سے مقابلہ ہوا اللہ عزوجل نے باوجود قلت سامان مسلمین اور قوت شوکت
کفر فجرہ کو مسلمانون کو فتح عنایت فرمائی اور کفار سے ستر سردار مارے گئے
اور ستر قید ہوگئے اور سب مال و اسباب لٹ گیا اور ذلیل و خوار ہوکر بلقی بھاگ گئی
اور اللہ کا وعدہ پورا ہوا **بیان غزوہ احد** بشارت قتل ابو جہل زبور ۳۷ ورس
۲۳۔ انسان کی قدم خداوند ثابت کرتا ہے اور اسکی راہ کو دوست رکھتا
ہے اگر وہ گر جاوے پڑا نہ رہیگا کیونکہ خداوند اسکا ہاتھ تہامتا ہے ۱۲
یہہ بشارت مع اپنی حکی خاتمہ کتاب میں انشاء اللہ مذکور ہوگی اور اس ورس
میں انسان سے باعث وجود عالم قرۃ العین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جو انسانون میں سب سے افضل ہیں مراد ہیں اور گرجانا انکا غزوہ احد میں
ہوا کہ آپ ایک جگہہ گر پڑے تہی اور بظاہر صورت شکست تہی واسطے تصدیق نبوت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی پس اس ورس میں اسی غزوہ کا ذکر ہے اور انکو
برابر پہر فتوحات حاصل ہوئیں اور کفار سے بدلا لیا گیا اور صورت اس غزوہ
کی یہہ ہوئی کہ غزوہ بدر میں جب قریش بہت ہلاک ہوئے اور ستر قید ہوئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو اختیار دیا کہ یا تو تم ان کفار کو
مار ڈالو اور یا مال لیکر چھوڑ دو مگر بصورت چھوڑنے کی سال آئندہ میں اسی
تعداد کی موافق تم سے شہید ہونگی مسلمانون نے بظاہر صورت قبضہ
اختیار کو دیکھکر چھوڑنی کفرہ کو اختیار کیا اور کہا کہ اگر سال آئندہ میں ہم شہید
ہونگے تو جنت دار رضا میں ہونگے پس موافق وعدہ الٰہی سال آئندہ میں
شہادت کا وقت آ پہونچا اور کفار چڑہ آئے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور مسلمین کاملین اور تجربہ کار کی یہ رای ہوئی کہ مدینہ منورہ سے باہر نہیں جانا چاہیے جب
وہ حملہ آور ہوں تو انکو روکنا چاہیے بلکہ تو عمر اور نا تجربہ کاروں کو اس میں خطا اجہی
پیدا ہوا انھوں نے خروج کو پسند کیا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتہیار لگائی
اور زرہ پہنی اور ارادہ شہر سے باہر انکا فرمایا اسوقت انہوں نے بہی عرض کیا کہ اچہا
ہم شہر میں ہی رہیں گے آپ نے فرمایا جب اللہ کا رسول ہتہیار سجا لے پہر بغیر
حکم اسکے نہیں کھول سکتا ہے پس آپ میدان میں تشریف لائے اور مقابلہ ہوا
آپ نے پچاس صحابہ کو ایک گہاٹی پہاڑ پر متعین کیا اور حکم دیا کہ اگر بالفرض ہم مارے جاویں
تب بہی تم اس جگہہ کو نہ چھوڑنا پس جب لڑائی شروع ہوئی اور کفار بہاگے اور انکی
آدمی مارے گئے تو ان گہاٹی والوں میں سے اکثروں نے خلاف حکم رسول ثقلین
صلی اللہ علیہ وسلم کیا اور فتح دیکھکر وہ جگہہ چھوڑ دی ہر چند انکی سردار نے
منع کیا مگر کہا نہ مانا اور سمجھے چلدے اسطرف سے کفار نے حملہ کیا جو وہاں
چند آدمی باقی تہے وہ شہید ہوئے اور مسلمانوں کے عقب میں آکر کافروں نے
تلواریں مارنی شروع کیں اور وہ بہاگی ہوئی بہی لوٹ پڑے اور دو طرف
سے مسلمان گہر گئے اور وہی ستر آدمی جنکا وعدہ تہا شہید ہوئے اور
باوجود فتح کی یہہ سبب وعدہ الہی اور خلاف اوامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے شکست ہوگئی اللہ کر رسول کی تہوڑی سی نافرمانی کی ایسی ہی سزا ہوتی ہے
اور اسکی نسبت بشارت ثقلین میں صحیح ہے کہ جو کوئی لوگ بات سیکہا یا سکہایا وہ سوجہا جاویگا

بیان غزوہ احزاب بشارت بادصبا یہ زبور دہم خداوند بزرگ

ہے اور لائق ہے کہ ہماری خدا کے شہر میں اسکی مقدس پہاڑ پر اوسکی ستایش
بہت طرح سے کیجائے ۲ بلندی سے خوبصورت تمام زمین کی خوشی کوہ
صیہون ہے اوسکی اتر اطراف میں بڑی بادشاہ کا شہر ہے ۳ اسکی
محلوں میں مشہور ہے کہ خدا جاے پناہ ہے کیونکہ دیکہہ کہ بادشاہ ہم

Marfat.com

اور ایک ساتھ لشکری بادشاہ کی یکدفعہ اونٹ ... وہ گھبرا گئے اور بھاگ گئے اور کبھی نہ پہنچے اور
وہاں طیر ابابیل آئے ... جیسا ضیا کی وقت عورت کو ہوتا ہے اسی پوربی ہوا سے تمام سپاہ
بادشاہ مع ہاتھیوں کے ... لشکر دن کے ... شہر میں آتا تھا
خدا کے شہر میں دیکھا ... اور وہی ابتک برقرار رہیگا اس زمانہ میں ... داؤد علی نبینا
و علیہ السلام نے بابت رسالت محمد رسول اللہ صلعم خبر دی ہیں اور فرمایا ہیں کہ خدا کے
شہر میں یعنی بلد اللہ الحرام میں مکہ معظمہ میں ... بہت طرح کی یعنی حاجیوں ... محمد صلی اللہ علیہ
وسلم مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور انکی بعثت کے بعد حمد اللہ جل جلالہ کی ہر زمانہ میں طرح طرح سے
محمد اللہ جل جلالہ میں ہے اور مکہ معظمہ پہاڑوں کے بیچ آباد ہے اور جبل ... ہے
درمیں ۲ بلندی ہے خوبصورت تمام زمین کی خوشی کوہ صیہون ہے تمام زمین ... محمد افضل
اور بلندی ہے آسمان ... مکہ معظمہ ... اطراف میں بڑی بادشاہ کا
بادشاہ ... لولاک لما ... الرسول ... اولین و آخرین
شفیع المذنبین ... والاصحاب وسلم تا مکہ معظمہ ... مدینہ منورہ علی
الف صلوات ... کہ مکہ سے ... شمال میں ... واقع ہے ... ایک شہر
یعنی مدینۃ الرسول ... عجب نہیں کہ اصل میں مدینۃ الرسول ہی ہو ترجمہ ہوئی
ہو لفظ ... انکے محلوں میں مشہور ہے کہ خدا جای پناہ ہے یعنی
یہ بات اہل مدینہ میں مشہور ہے کہ صاحب یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
... پناہ ہے اور رہا ہے چنانچہ ... یہ بات مشہور ہے
... مدینہ منورہ میں اگر اسی وجہ سے سکونت پذیر ہے ہیں اور تبع کی
ساتھ ہی بہت ... اولاد سے العالم ... اور تبع نے ایک مکان ...
نزول اجلال سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے چھوڑ دیا تھا اور ابو ایوب انصاری
اس میں رہتی تھی اور پہلی آپ نے ... نزول فرمایا اور ایک وصیت نامہ اطاعت نبی
آخر الزمان کی نسبت ... انصار میں تا وقت بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

پہلا آتا تھا اور یہود بنی بھو بھی ملک شام سے جلاوطن ہو کر بعد مدینۃ الرسول اور
اونکے قرب وجوار میں اسی خیال سے آکر رہے تھے مگر بعد بعثت اکثر بے نصیب آتش
حسد سے جلکر ایمان نہ لائے اور راہی نار اللہ الموقدہ کو ہوئے خلاصہ یہہ کہ یہہ بات کہ مدینۃ الرسول
محمد عربی مکی قریشی قیداری اسماعیلی ابراہیمی علیہ السلام کا مہاجر وجای پناہ ہوگا قدیم
سے مشہور اور معروف تھی انتظار اون امی کے واسطے وہاں آکر رہتے تھے

ورس ۴ کیونکہ دیکھہ کہ بادشاہ جمع آئے اور ایک ساتھہ گذری وے دیکھکر فورا
دنگ ہوئے وہ گھبرائے اور بھاگ گئے ۵ کپکپی نے انہیں وہاں پکڑا اور الم درد
زہ جیسا جننے وقت عورت کو ہوتا ہے اوس پوربی ہوا سے جو ترسیس کے جہازوں کو
توڑ ڈالتی ہے — ان تینوں ورسوں میں غزوہ احزاب کا بیان ہے اور اس غزوہ میں
تمام قبائل عرب جمع ہو کر مدینہ منورہ پر چڑہ آئے تھے اور اونکا ارادہ تھا کہ
سب مسلمانوں کو سالم نہ چھوڑیں و لیکن جسکا اللہ مددگار ہو اونکو کون زیر کر سکے
اللہ عز وجل نے ایک رات پوربی ہوا چلائی کہ جس سے انکی خیمے اوکھڑ گئے آگ
بجھ گئی گھوڑے چھوٹ گئے آخر کار وہ خود ہی بھاگ گئے اور اللہ نے مسلمانوں کو غیب
سے یہہ فتح عنایت فرمائی تو من اصدق من اللہ قیلا ورس ۶ جیسا ہم نے سنا تھا
ویسا ہی لشکروں کے خداوند کے شہر میں اپنے خدا کے شہر میں ہم نے دیکھا خدا اوسے
ابد تک برقرار رکھیگا . سیدنا داود علیہ السلام بوجہ لفظ کے مستقبل ہونے
کے ساتھہ تعبیر فرماتے ہیں اور مدینہ منورہ اللہ کے رسول کا شہر ہے تو گویا اللہ ہی کا
شہر ہے اور اکثر علما کے نزدیک حرم مدینہ منورہ مثل حرم مکہ معظمہ کے ہے اور
اب تک برقرار ہے اور انشاء اللہ قیام قیامت تک برقرار رہیگا اور بیان
وقوع اس غزوہ کا یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کو سبب
نقض عہد کے بحکم خالق لا یزال جب جلاوطن فرمایا بعض اونمیں سے خیبر جا بسے تھے اور
بعضوں نے مکہ معظمہ میں جاکر قریش سے بھی عہد مستحکم استیصال اسلام پر کیا اور یہہ

Marfat.com

غطفان سے بھی عہد کیا پس قریش مین ہو اس سبب اور ایک ہزار پہار شتر گھوڑی شوکت سے ساتھ
جمعیت تین ہزار کے مکہ معظمہ سے چل کر مر الظہران یعنی وادی فاطمہ مین آکر ٹھہری اور یہان
قبائل عرب مثل اسلم اور اشجع اور کنانہ اور فزارہ اور غطفان سب اون سے آملی اور ان سے ملکر یہ
جمعیت دس ہزار کو ہو گئی اور اہل اسلام مقابل انکی کل تین ہزار تھے پس جب یہ خبر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچی آپ نے انکی مقدمہ مین صحابہ سے مشورہ کیا سلمان فارسی
نے رای خندق کھودنے کی گرد لشکر کے دی اور یہی رای مقبول ہوئی اور یہہ خندق سلع
پہاڑ کی طرف جسکا ذکر بشارت مصطفائیہ مین ہے کھودی گئی اور آپ نے
بذات فیض آیات خود اس خندق کو کھودا ہے اگر پوری کوشش احمد نعیم
میں سیدی جو اجداد صنم علیہ وآلہ واصحابہ الکرام بعد تمام ہونے کھودائی خندق لشکر
قریش موجود ہوا اور ایک وادی مین اتری اور لشکر نبوت سلع کی جانب تھا اور درمیان
لشکر کفر اور لشکر اہل اسلام یہہ خندق تھی اور حیی ابن اخطب یہودی بنی نضیر جو مبدا
اور اشقی الناس عداوت نبوی مین تھا بنی قریظہ کی پاس پہونچا اور بنی قریظہ اور درمیان
اہل اسلام کی اب تک صلح تھی انھون نے اوسی اندر آنی دیا آخر بہزار حیلہ وتدبیر دل انکا ملکر
اندر کیا اور انہون سے بھی نقض عہد کرا دیا حلم ایسی جو انکی حق مین ... اور حسب الکتما
اذا جاء القضا ضاق الفضا یحجب الابصار اذا جاء القضا ...
گئی ہو پہنچی اور ان ایام مین محاربات مسلمانون اور اہل کفر مین بہت واقع ہوا
اور سعد بن معاذ کی رگ اکحل پر اسی غزوہ مین تیر لگا تھا سبب مقبولیت انکی دعا
کی فیصلہ بنی قریظہ تک زندہ رہے اور پھر جان بجان آفرین تسلیم القصہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کفر پر دعا کرنی شروع کی اور آپکی دعا قبول ہوئی اور خدا
کریم نے باد صبا کو لشکر کفر پر مسلط کیا اور سب انکے لشکر مین زلزلہ ڈالدیا اور ہانڈیان
اولٹ دین اور خیمی اوکھاڑ پھینکے اور فرشتے بھی ... انہون نے ...

Marfat.com

خیمونکی کانٹ ڈالین اور آگین بجھا دین آخر الامر رعب انکی دلونمین ایسا پیدا ہوگیا کہ سوائے فرار چارہ نہ پایا اور یہ انکی
اور اسکا بیان یون ہی ہی ہر چو اوسکا یہ بادشاہ ہمارے کو یا کہ ترجمہ ابتراب کا ہے فوجین دیکھا ہی اور ہواے تند اور سپاہی
اپنے وہان کمرا اور ایسی دردجہ جیسا جینے کیوقت عورت کو ہوتا ہے اوس بولی ہوا کی جو تیسی ڈھیا نکو
توڑ ڈالتی ہی ان فقرون مین اسی ہوا کا بیان ہے اور یہ غزوہ موسم سرما مین ہی تھا اور یہ کریما یا ایہا
الذین امنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیہم ریحا وجنودا لم تروہا وکان اللہ
بما تعملون بصیرا + اسی غزوہ کی باد صبا کی چلنی اور فرشتونکی اوترنی کا بیان ہی اور اس غزوہ کے بعد آپ نے
فرمایا تھا اب وہ ہم پر نہ آوین گے ہم ادہر جاوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا فتح حرم محترم مکہ معظمہ زادہا اللہ
شرفا اور ۱۶ اور ۱۷ وین پیشرونکو مانند پامال ہوگئے واجات زمین موت آئین جو جانینگے اور زہرا کا صحیفون
مسلط ہونگے ۱۸ کلام اللہ مین قصہ قوم لوط علیہ السلام مین سورہ رعد مین فرمایا الیس الصبح بقریب
کیا نہین ہی صبح نزدیک شاہ عبدالقادر صاحب نور اللہ مرقدہ نے آیت پر حاشیہ تحریر فرمایا ہی کہ یہ سنا کے مکہ والونکو کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان صبح کو ہی مکہ معظمہ پر مسلط ہوئی اس تحریر میں جو اللہ عبد صاحب کے اور بہ یہ اور
آیات الہی جہنکا ذکر آتا ہی اس میں اسی فتح کا ذکر ہی اونکا سامان میں اور وہ صبحکو فوجونکو یون پر مسلط ہو
اور ان لوگون تمام حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی بیان ہی اور زبور ۳ ورس ۲ مین ایک خاص فتح مجید
فتح مکہ معظمہ کا بیان فرمایا گیا ہی ورس ۴ خداوند کا منتظر رہ اور اوسکی راہ کو یاد رکھ کہ وہ تجکو زمین کا وارث کرنیکو
بخشیگا اور جب شریر کاٹے جاوینگے تو دیکھیگا ۲۰ خطاب سیدنا محمد بن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور
پاک نے آپکو زمین کا وارث کرکے سرفراز بخشی اور اگلے ورس میں جب شریر کاٹے جاوینگے الخ بیان سننے قصہ عجیب کا ہی کہ جب ام القری فتح
ہوا اور تمام عرب بلکہ تمام دنیا زمین پر یکین خاتم احمدی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اور ظہور اسکا تا قیام قیامت آگی ستیز ہوا اور وہ
کہ غزوہ احد مین جب مسلمانونکو کفار سے حد زیادہ تکلیف پہونچی اور ہم رسول اللہ حضرت حمزہ سید الشہدا جو آپکے رضاعی بھائی تھی
اور انکا کلیجا تک نکالا کاٹا چبا ڈالا گیا اوسوقت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی زبان مبارک سے وحی ترجمان جاری ہوا کہ اگر قریش
قابو پاوینگے تو ہم بھی ستر ادمی بمثل شہادت اسکے قتل کرونگا خداوند کریم نے اوسوقت یہ آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر شئی او یتوب
او یعذبہم فانہم ظالمون یعنی ایسا ارادہ نہین کرنا چاہیے اور وہ بھی تمہارے مالک کی بندے ہین رجوع لاوین اور ستید خالد ابن ولید بھی
زمانہ آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم نے فتح سرفراز فرمایا تو عنایت فرمایا قرآنی سبیل کی کلام کو بولا فرمائی دیکھو یہ سلسلہ موعود
جب مکہ معظمہ فتح ہوا تو حضرت خالد ابن ولید کی ہی تو وہ بیچ زیادہ شروع کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قتل کرنا شروع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

خالد کو منع کرا بھیجا کہ انکو بازر کہو اور کسیکو قتل نکرو جب قاصد چلا راستہ مین اوسکو ایک
شیطان ملا اوسنے کہی کہ خالد سے جاکر یہ کہو کہ قتل کرو چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا اور خالد نے
قتل کرنا شروع کیا اور حضرت کو خبر دی تا آنکہ ستر آدمی قتل کر چکے اور آپکو جب خبر ہوئی
تو آپنے خالد کو منع کیا اور کہا کہ تم نے میری حکم کا کیون خلاف کیا انہون نے عرض کیا کہ مجھے
قتل کا حکم پہونچا اور آپکی رسول نے مجھے یہی حکم پہونچایا ہے آپ نے قاصد سے ملاکر پوچھا اوس نے
حکم فرشتہ جو حکم الہی تہا عرض کیا آپ نے فرمایا صدق اللہ وصدق رسولہ ہمکی دین مین نے کہا تہا
کہ اگر قریش پر مجھے غلبہ ہوگا تو ستر آدمی اونمین سے قتل کرونگا اور اللہ پاک نے مجھے اوس سے
منع فرمایا لیکن آج میری بات کو پورا کر دیا اور حبقوق علیہ السلام کے صحیفہ مین حلت قتال کی
کو حرم محترم مین خاصہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا قسم قرار دیا ہے بشارت فتح
نوریہ باب ۳ ورس ۱۳ تو اپنی قوم کو رہائی دینے کے لیے ہان اپنے ممسوح کو رہائی دینے کے
لیے نکل چلا تو نے بنیاد کو گردن تک ننگا کر کے شریر کے گہر کے سر کو کچل ڈالا ہے بنیاد
البیت شریف ہے اسلیے کہ اسماعیل کعبہ شریف سے بنے ہے اور ترجمہ مین کا بنیاد ڈہا دی اور گردن تک
ننگا کرنا حلت قتال کی طرف اشارہ ہے چونکہ باوجود فتح عنوۃ کے بہی خاصہ علیہ اللہ المسمیم
کی سامنے قتل سے بچی اور انکی مال اور جانین محفوظ رہین اسلیے فقط گردن تک ننگا فرمایا
وعلمائم واحکام اور صورت اس فتح الہی کی یہ ہوئی کہ چھٹے سال ہجری مین صلح قریش سے
ہو گئی تہی اور شرائط صلح سے ایک یہ شرط تہی کہ کوئی طرفین سے حلیفون اور ہم
عہدون کے بہی متعرض نہو اور لڑائی اور مخاصمت نکرے اور ہر ایک قبیلہ کو اختیار
ہے کہ چاہے عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین آئے یا عہد قریش مین داخل ہو پس
بنی بکر اس شرط کے موافق عہد قریش مین آگئے اور قبیلہ خزاعہ عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مین داخل ہوا اور ان دونون قبیلون مین نزاع زمانہ
جاہلیت سے چلا آتا تہا مگر بسبب افزونی بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سب اوسکو بہول گئے تہے اب بعد صلح اطمینان چندی حاصل کرکے پہر حالت اصلی

اور نزاع قدیم کے درپے ہوئی اسی اثنا مین ایکروز ایک شخص نی بکرسی کلمات
بی ادبی شان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین کہہ رہا تہا ایک خزاعی وہان کہڑا تہا اوسنے منع کیا
باز نہ آیا آخر اس خزاعی نی غصہ ہوکر اوسکو مارا اور سر اور مونہہ اوسکا زخمی کردیا پس اس شخص
نی استغاثہ بنی بکر سے کیا پس ایک قوم بنی بکر سے مشہور بہ نفاثہ لڑائی خزاعہ کی لیے مستعد ہوئی
اور بنی مدلج سے استمداد چاہی انہون نی انکار کیا پس قریش کی طرف رجوع لائی اور انسے
استعانت چاہی پس ایک جماعت نی قریش سے اپنی صورت بدل کر اور اپنی مونہون پر نقاب
ڈالکر بنی بکر کے ساتھ ہوکر خزاعہ پر شبخون مارا اور بازار جنگ خوب گرم ہوا یہانتک کہ خزاعہ بہاگ
کر داخل حرم ہوگئی بنو خزاعہ نی فریاد کی اور نوفل بن معاویہ سے کہ سردار بنو بکر تہا کہا اسی
ڈر اور حرمت حرم کو نگاہ رکہو نوفل بن معاویہ نی کہا یہہ بات بہت بڑی ہی اور مین جانتا ہون
لیکن فرصت عمل کرنیکی اسپر نہین رکہتا ہون اور کہتی ہین کہ خزاعہ سے بیس آدمی اس لڑائی
مین مارے گئے اور گمان قریش یہہ تہا کہ کسی آدمی نی ہمین نہین دیکہا اور یہہ قصہ پوشیدہ
رہیگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی شب حق تعالی سے اطلاع ہوئی اور ذکر کیا حضرت عائشہ
ام المومنین سے اپنی ذکر کیا کہ قریش نی نقض عہد کیا اور یہہ عمرو بن سالم چالیس آدمی ساتھ لیکر
مدد کی اہل مکہ سے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا اور یہہ قصہ بیان کیا
اور طلب مدد کی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چادر کہینچتی اوٹہی اور فرمایا اگر تمہاری
مدد نکرون اس شے مین کہ اپنی نفس کی مدد کرتا ہوتا تو مین مدد نہ کیا جاؤن
اور فرمایا یہہ ابر مجہے خبر دیتا ہی نصرت بنی کعب کی اور یہہ قوم خزاعہ سے ہی اور فرمایا
کہ تم اپنی وطن کو لوٹ جاؤ اور غم نکہاؤ کہ زمانہ نصرت اور فتح قریب آیا ع رسید
مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند ، چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند ، پہلی لوگ جو آئی تہی پس
اپنی اصحاب سے فرمایا کہ مجہی نظر آتا ہی کہ ابوسفیان تجدید عہد اور زیادتی مدت صلح اور
عذر کیلئی آیا ہی اور خائب و خاسر لوٹ گیا ہی اور روایت ہی کہ قریش نی اپنی فعل سے

پشیمان ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ابوسفیان کو بھیجا تا عہد
اور کہی کہ یہہ کام میری مشورہ سے نہین ہوا اور پھر از سر نو عقد صلح قایم اور مضبوط کرے
اور کچہ مدت صلح مین بھی زیادہ کرے پس ابوسفیان مدینہ مین آیا اور پہلی اپنی لڑکی
ام المومنین کی گھر گیا اور فرش نبوی پر بیٹھنے لگا انہون نے ... وہان سے کھینچ لیا
اور پھر کہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین آیا اور چند تجدید عہد مین گفتگو کی
نہ ہوا ... ناامید ہوکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آیا وہان سے بھی
پھر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آیا یہان سے بھی سوائے ناامیدی کچھ نہ
فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خدمت مین آیا اور کہا تمہاری بہن زینب ...
امان دیا تہا اور حضرت نے جایز رکہا تہا آپ نے فرمایا مجھے اس امر مین کچہ مداخلت
آخر ہار دا ... علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آیا وہان
... کچہ ہاتہہ نہ آیا آخرالامر خایب و نامراد مکہ کو لوٹ آیا اور بعد لوٹنے ابوسفیان
... اور حکم تیاری صحابہ کرام کو دیا اور ... یہہ صحابہ کو معلوم
... کا ارادہ ہے سوای چند خواص کے اور بعد اسکی تبلادیا اور پہر صحابہ کرام کو ان
... جو مسلمان ہوی تہی واسطے تیاری سفر بہیجا اور حاطب ابن
... ایک خط ... وہ خط بہی روضۂ خاخ سے بعد معلوم کرنے بوحی الہی علی ...
اور زبیر او ... رضی اللہ عنہ بہیجکر منگوالیا اور دوسری تاریخ رمضان ...
... بشتم ہجری کو مدینہ منورہ سے بقصد قریش نہضت فرمائی اور
... لشکر کو صاف نوجوان مہاجرین جنکی تین سوا تہہ شمار مین آئی ...
... سے معلوم ہوی اور ... ہزار اور قبایل سے اسطرح
... ہزار تہی کل سوار و پیادہ دس بارہ ہزار جوان ہوگئے ... اکی
... الہی اور ... جلی جنکی الظہران مین تب اب فاطمہ ...

Marfat.com

مکہ معظمہ سے دس بارہ کوس ایک جگہہ ہے اور اب بھی مدینہ منورہ جاتی ہوی پہلی منزل یہی ہوتی
ہوی الغرض یہان حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی طرف اس تلاش مین اپنی خچر پر سوار
ہوکر دوڑے کہ کوئی قریش اگر ملجای تو خبر کر دین تاکہ ایسا نہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناگاہ
اگر سر قریش پر پہنچے تو سب ہلاک ہون اتفاق سے ابوسفیان ملگئے ملاقات ہوئی اسے اس قصہ
سے خبردار کیا اور اپنے ساتھ لاکر مسلمان کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ابوسفیان
کے گھر مین داخل ہو یا ہتیار ڈالدے یا گھر مین بیٹھ رہے اور دروازہ بند کرلے یا مسجد الحرام مین
داخل ہو وہ امان مین ہے اور ابوسفیان نے مکہ مین خبر کر دی مگر قریش نے نمانا اور انکار کیا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کو روانہ کیا اور حکم کیا کسی قریش سے نلڑنا البتہ اگر کوئی منقابلہ
کرے تو خیر ہے دریغ نکرنا اور خالد کو بہی یہی حکم دیا اور انکی ساتھ لشکر بہت تہا اور اسفل مکہ سے
قریب عمارت مکہ کی حکم دیا کہ تم اپنا نشان وہان نصب کرنا لیکن جب خالد رضی اللہ عنہ نے وہان
کا ارادہ کیا قریش مانع ہوی آخر کار نوبت جنگ پہونچی اور سخت لڑائی ہوئی اور لڑتی لڑتے
کعبہ شریف کے قریب تک پہونچ گئی اور ستائیس قریش اسمین مارگئے اور دو اہل اسلام شہید ہوگئے
انکو جب یہہ خبر پہونچی فرمایا مینے لڑائی سے خالد کو منع کیا تہا عرض کیا گیا کہ قریش مانع ہوئے تہے
اس سبب سے اتفاق جنگ ہوا فرمایا قضاء اللہ خیر بعد اسکے ایک شخص اپنے خالد کو پاس بہیجا اور فرمایا ضع عنہم
السیف یعنی تلوار انسے علیحدہ رکہو کہ اور انہین قتل نکرو وہ گیا اور اسنے کہا ضع فیہم السیف یعنی انمین تلوار رکہو
اور انہین قتل کرو اور خالد کے ستر آدمی قتل کئے پس جب یہہ خبر انکو پہونچی خالد سے پوچہا خالد نے عرض کیا میں کیا
کرون جس شخص کو اپنے میرے پاس بہیجا تہا اسنے مجہسے آکر کہا ضع فیہم السیف انہون اوس شخص کو بلا کر پوچہا کہ
مین نے تجہے کیا کہا تہا اور تو نے کیا کہا عرض کیا کہ مین جب آپکی حضرت سے علیحدہ ہوا ایک شخص مجہے ملا کہ
جسکا سر مینڈہا لگا تہا اور اسکی پاس ایک حربہ تہا اسنے مجہسے کہا کہ تو ضع فیہم السیف خالد سے جاکر کہہ اگر نکہیگا تو وہ
تجہے مار ڈالیگا اس سبب سے مینے یہہ جاکر کہا تب آپ نے فرمایا صدق اللہ وصدق رسولہ اس دن کے کہنے ہم فرمایا اگر مین منع نکرتا تو
تو ستر آدمی انمیں قتل کرتے لگا گو اوس مرا اللہ عزوجل نے منع کیا مگر آج اپنی رسول کی بات پوری کردی

بیان غزوہ بنی قریظہ و بنی نضیر بشارت مصطفائیہ درس ۲۳ کون ہے تمہارے درمیان جو اپنے کان دہرے اور
کون ذرکہی لگادے اور سنے سن نا کرے کس نے یعقوب کو حوالہ کیا کہ غنیمت ہووین اور اسرائیل کو کہ غیرون کے ہاتہ
مین پڑین کیا خدا نے نہین جسکی مخالفت کی اونہون نے گناہ کیا کیونکہ اونہون نے نہ چاہا کہ اوسکی راہون چلین اور
دی اوسکی شریعت کے شنوا نہین ہوے اسلیے اوسنے اپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اوس پر ڈالا اوس پر گردا گرد
آگ لگی پر وہ اوسی دریافت نہین کرتا وہ اوس سے جل جاتا پر وہ خاطر مین نہ لاتا غزوہ بنی قریظہ کا
بیان یہہ ہے کہ حیی بن اخطب یہودی بنی نضیر سے منازل بنی نضیر سے جلاوطن ہو کے وہان جا رہا تہا غزوہ خندق مین
جسکا ابہی بیان ہوا ہے قریظہ سے نقض عہد کرایا جبریل امین آئے اور حکم غزا بنی قریظہ لائے آپ غسل ہی کرتے
نہ پائے تہے اور بعد ظہر آپ نے اوسی دن پنجشنبہ کو کہ غزوہ خندق سے فراغت پائی لشکر کشی بنی قریظہ پر کی اور عصر
سے پہلے منازل بنی قریظہ مین آپ خیمہ زن ہوئے اور پچیس روز اور بقولے پندرہ روز تک بنی قریظہ کا محاصرہ کیے رہے
آخر کار خداوند قدیر نے اونکے قلوب مین رعب ڈالا اور اونہون نے عرض کیا کہ ہمکو اجازت ہو کہ مثل بنی نضیر جلاوطنی اختیار کرین اور ہم
مع اپنے عیال و اطفال کے اور اپنے مال کے جو ہمارے اونٹ اوٹھا سکین سواے ہتہیارونکے لیکر کہین نکلجائین پہر کہا کہ ہم اپنے مال و اسباب
سے دست بردار ہوے ہمکو اجازت ہو کہ اپنے عیال و اطفال کو لیکر نکلجائین آپ نے فرمایا یہہ بہی منظور نہین مگر یہہ کہ میرے
پاس اتر آؤ اور جو ہم حکم دین وہ منظور کرو نبیں کعب نے جو لوگونکا اونمین رئیس تہا کہا کہ اے لوگو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
لاؤ وہ رسول خدا ہے اور وہ وہی ہے کہ تعریف اوسکی توریت مین منے پڑہی ہے اور منے جان لیا ہے کہ وہ پیغمبر برحق ہے اور انکار ہمارا
فقط حسد اور بغض کی وجہ سے ہے پس ابن کوا اپنے رسالت سے کہا نہ ملا اور یہ کعب بہی انکے ساتہ دوزخ مین گیا اور یا کو ابن عمار بہتیرون نے کہ لوگ کہینگے کہ جان
دیکر مسلمان ہو گیا اجتناب کیا اعاذنا اللہ من ہذہ الشقاوۃ بعد ازان کعب نے کہا کہ مین تین چیزین پیش کرتا ہون ایک کے ساتہ تمہین
عمل کرو اول یہ کہ ایمان لاؤ جیسا کہ مینے تمہین کہا اور اگر اس سے انکار کرتے ہو تو آؤ ہم اپنے بچون اور عورتون کو مار ڈالین بعد ازان
محمد اور انکی اصحاب سے لڑین جو کچہ خدا کرے سو ہو اگر ہم مارےگئے تو خیر ہمکو تو اپنے کوئی نہین جو رسوا ہو اور اگر فتح پاتے تو عورتین
و فرزند ہو سکتے مین ایسے بہی نہ تہا اور کہا بیگناہونکو کسطرح مارین اور یہہ کیا زندگی ہے کے بی زن
و فرزند زندہ رہین اسکے بعد کعب نے کہا اگر یہہ بہی نہین کرتے ہو تو آؤ شب شنبہ ہی او محمد اور اونکے یار
ہم سب سے بیخوف ہین اور بی اندیشہ ہین یکایک شبخون مارین اور دیکہین کہ کیا ہو اسکو بہی نہ مانا اور کہا
تعظیم اس شنبہ کی ہمارے دین مین ہے اوسکو کسطرح ہاتہ سے دین اور پہلون نے ترک اس تعظیم کا کیا انپر کیا عذاب

Marfat.com

مسیح وضعف ناک ہوئی القصہ بنی قریظہ حصار سے تنگ ہو کر اندنی پر راضی ہوئی اور حکم انحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم پر راضی ہوئے اور رای سعد بن معاذ نے حق مین قتول کی پس آپکے حکم سے مشکین مردونکی باندہی
گئین اور عبد اللہ بن سلام نے آپکے حکم سے عورات اور اطفال اور اموال او ہتیار اونکی جمع کئی گئین کہ پندرہ سو
شمشیر اور تین سو زرہ اور دو ہزار نیزہ اور پانسو سپر اس ۔۔۔ مین موجود ہتین اور مال اور اونٹ بیشمار تہا اوسوں نے کہ ہم قسم بنی قریظ
ہتی عرض کیا کہ جیسی بنی قینقاع مین کہ ہم قسم عبد اللہ بن ابی کی ہتے آپنے رحمت فرمائی اور انکی تقصیر معاف فرمائی ایسی ہی انکی تقصیر
بہی جو نقض عہد ہے معاف فرمائی آپنے کچہ جواب نہ فرمایا اور تغافل کیا اور سعد بن معاذ کے پاس ایک شخص بہیجا اور وہ
بسبب زخم کے حاضر نہ تہی ایک دراز گوش پر سوار کرکے اونہین لائے جسوقت سعد نواحی بنی قریظہ مین پہونچی
اوسے اونکی پاس گئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے حق مین حکم تمہاری رای پر
موقوف رکہا ہے اور وہ تمہاری ہم قسم مین اور وہ ہر طرف سے مونہہ پہیر کر تمہاری طرف
مونہہ لائی ہین دیکہو عبد اللہ بن ابی نے اپنی ہم قسم بنی قینقاع کی خلاصی مین کیسی سعی کی
اور انکو آفت سے بچا لیا اب تم سے یہہ امید ہے کہ تم بہی مراسم شفقت و رحمت انکی حال پر مبذول
رکہو تا کہ بلیہ قتل سے خلاص پا دین اور سے ہر چند بہت کچہ کہتے رہے مگر سعد بن معاذ ساکت رہے
جب الحاح انکا حد سے گذرا کہا ملامت کرنیوالی راہ خدا مین اس تک نہین پہونچ سکتی ہین
پس وے ناامید ہوئے اور جانا کہ اونکی قتل کا حکم کرینگے القصہ سعد خدمت نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم مین حاضر ہوئے اور اوسہون نے باوجود ناامیدی پہر وہی الفاظ و حکایت سفارش
انکی سعد سے کہا میثاق خداوند تعالی اس پر ہے کہ جو کچہ مین کہون سب اوس پر راضی ہو
اوسہون نے کہا کہ ہان ہم راضی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی فرمایا کہ ہان حکم
وہ ہے جو تم کرو پس سعد نے کہا مین کیا حکم کرون حکم یہہ ہے کہ انکی مرد قتل کیے جاوین اور
عورات اور اطفال انکے سب بندی بنائی جاوین اور مال و اسباب انکا مسلمانون مین تقسیم
ہو آپ نے فرمایا ای سعد تونے وہ حکم کیا کہ خداوند تعالی نے سات آسمانونکے اوپر سے
حکم کیا ہے اور ایک روایت مین حکم کیا تونے بحکم بادشاہ یا بحکم فرشتہ بعد ازان بحکم

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی مشکین باندہ کر مدینہ منورہ مین لائے اور قید کیا انہین بعد ایک شب
اور ہی آپکے مدینہ منورہ مین حکم نبوی سے خندقین کہودی گئین اور علی اور زبیر رضی اللہ عنہما حکم نبوی سے
انکی گردنین اڑانے لگے اور خندق مین خون کی رو بہنے لگی اس روز شام تک علی اور زبیر رضی اللہ
عنہما نے بنی قریظہ کو قتل کیا اور جو باقی رہے انکو روشنی مشعل مین قتل کیا اعوذ باللہ من غضب
اللہ ومن غضب رسولہ اب بعد بیان کیفیت غزوہ ہذا شرح فقرہای مذکورہ مشتہرہ
معروض ہے پس یہہ امر مسلم ہے کہ یہہ باب بشارت احمدی ہے اور ثبوت قیدامت صلی اللہ
علیہ وسلم مین اس دعوی کا بیان گذر گیا اور بعد تسلیم اس دعوی کے لابد یہہ حال مانند احمدی ہے
اور کسی غزوہ احمدی کا بیان ہے اور بعد دیکہنے غزوات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے معلوم ہو
کہ یہہ بیان اسی غزوہ کا ہے اور دلیل اسکی یہہ ہے کہ بیسوین ورس مین ہے کون ہے تمہارے درمیان
جو اس پر کان دہرے کون جی لگاوے اور آیندے مین سنا کرے یہہ الفاظ تمہید اس امر کو
بیان کرتے مین کہ آگے کسی امر عظیم الشان کا بیان ہے کہ جو بعد اس زمانہ مین واقع ہوگا اور
قولہ کس نے یعقوب کو حوالہ کیا کہ غنیمت ہووین اور اسرائیل کو کہ لٹیرون کے ہاتہہ مین پڑیں یعقوب
سے بنی یعقوب اور اسرائیل سے بنی اسرائیل مراد ہین اور لٹیرے وہ لوگ جنکو لوٹ یعنی غنیمت حلال
ہے اور وہ امتہ محمدیہ صلی اللہ علی نبینا وسلم ہے نکتہ اس نکتہ سے یعنی بیان اس امر سے کہ لوٹ
مسلمانونکو حلال ہے اتنی بات تو یقیناً معلوم ہوگئی کہ یہہ غزوہ بعد غزوہ بدر ہوگا واللہ اعلم اتم واحکم اور
یہہ بہی معلوم ہوگیا کہ یہہ حکم یعنی قتل مردان وسبی نساء واطفال خواص زمانہ نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہے اور سعد اگر یہہ حکم نکرتا تو کیا کرتا اور یہہ فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا کہ تونے وہ حکم کیا کہ اللہ نے حکم کیا ہے باعتبار صحف وکتابت وانزال ما تقدم بہی صحیح اور
بجا ہے اور اسوجہ سے کوئی عرض آنکی جلاء وطن کی دونون طرز بعینہ بیان غزوہ ہذا مقبول
سہو فی اسلیے کہ یہہ فقرہ اس امر کو بیان کرتا ہے کہ خود بنی اسرائیل مع تمام مردون اور
ورثہ عورتون اور بچون کی غنیمت والون کے ہاتہہ مین پڑے اب چاہیے وہ قتل کرین اور

Marfat.com

چاہین غلام بناوین اور چاہین کسیکو چھوڑ دین اور آزاد کر دین اور اس صورت مین سے بنے
اسرائیل کہان ہاتہ مین پڑتی بلکہ انکا مال بارہہین پڑتا اور کوئی اور ایسا غزوہ بنی اسرائیل زمانہ
نبوی مین نہین ہوا ہے اور غزوہ بنی نضیر مین یہہ مال ہاتہ مین آخر پڑا تہا قولہ کیا خداوند نے نہین
جسکی مخالف ہوگی انہون نے گناہ کیا اور انہون نے چاہا کہ اوسکی راہون پر چلین یعنی شق یعنی
یہہ سزا کفر اور نقض عہد کی وجہ سے ہوئی اگر کافر حالت حصار مین ہی کہتے کہ ایمان لیتے
اور ایمان لاتے تو بچ جاتی اور قولہ خداوند اس امر کو بیان کرتی ہی کہ یہہ حکم جبرئیل امین لیکر
آئی مین اور حضرت نبوی کو انکے بیچ … نہین اور رعب خداوند کریم نے انکی دلوں مین ڈالا ہے اور
فرشتے بہی اس غزوہ مین موجود اور حاضر مین تہوا اور وہی انکی شریعت کے شہوا نہین
موسی شریعت شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے قولہ اسلحے اور … کا شعلہ انہی … جنگ کا
غضب الٰہی پر ڈالا یعنی مردونکو قتل کرلیا اور خندق … انکا خون بہا دیا اور لڑکونکو جو بچ
رہے وہ … مقتل مین قتل کرایا اور … اسد اللہ … ہزارون کی انکی گردنون پر جلوائی
اور انکی بچون اور عورتون کو لونڈی و غلام بنا دیا اور مال کو مسلمانون مین تقسیم کرایا قولہ
سو اوس پر گرد اگرد آگ لگی وہ جانے ہے اچہل جاتا پر خاطر مین غم لاتا یہہ بیان غزوہ بنی نضیر
کا ہی اور … کو … خیال … کیا ہی اور یہہ مدینہ مین تہی وہ بنی نضیر نے نقض عہد کیا
تہا اور انکو سزا یہہ دیگئی تہی کہ گرد اگرد انکے آگ لگوا دی تہی اور انکی کھجورین تہا … بہائی
عبداللہ ابن سلام … جلا … وطن کی گئی تہی مگر … خیال نکیا اور … بہی
نقض عہد کیا اور یہی ہین … اخطب یہودی … بنی النضیر کو جو سخت دشمن ہمارے حبیب کا کیا بلکہ
خدا الٰہی دشمن تہا … شہر آیا اور کچہ خیال نکیا اسلیٔ تہین اور … زیادہ … پس اب ان دو …
مین دونون غزوون کا بیان ہو گیے اور نقض عہد بنی قریظہ کا تو بیان ہو گیا نقض عہد
بنی نضیر اور اس غزوہ کا ذکر ہے مناسب معلوم ہوتا ہی پس واضح ہو کہ بنی نضیر بہی ایک
قبیلہ عظیم یہودی تہا اور قریب مدینہ منورہ کہ ایک مدت دراز سے بامید ہجرت خاتم النبین

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین آرہے تہے پس جب انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت
فرماکر مدینہ منورہ مین جلوہ فرما ہوے پہچان گئے مگر حسد و بغض سے ایمان نہ لاے اور درپے
عداوت ہوے مگر بظاہر صلح کی ایکروز انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ مین سے چند
مہاجرین و انصار کے رونق افروز ہوے اونکے یہان بتقریب ضیافت آپکو اور آپکے ہمراہیونکو
ٹہیرالیا آپ اور آپکے ہمراہی ایک دیوار کے تلے بیٹہ گئے یحیی ابن اخطب یہودی جو اعداء نبوی سے
تہا اور آخرالامر اسی عداوت کی وجہ سے دام قضا نے جلا وطن اونہونے دیا اور نبی قریظہ
کے ساتہہ اوسکا شکار کیا اوسنے کہا کہ اے نبی نضیر تمہین پہر کبہی ایسی تنہائی ابو القاسم سے نملیگی
تم مین کوئی ایسا نہین جو چہت پر چڑہکر ایک بڑا سا پتہر لیکر اوپر سے سر مبارک پر مارے
لعنت اللہ علیہ حجاش نے کہا مین اس کام کو پورا کرونگا ابن مشکم نے ہر چند منع کیا اور کہا تمہارا کام
پورا نہوگا اور اوپر آسمان سے خبر ملیگی اور باعث نقص عہد ہوگا اونہون نے ایک نسنی شعر + اذا جار القضا ضاق الفضاء
یحجب الابصار اذا جاء القضا اور یہ مردود عمرو بن حجاش چہت پر چڑہکر چاہتا تہا کہ
اپنا کام کرے جبرئیل امین نے آکر خبر دی آپ ایسی طور سے اوٹہ کہڑے ہوے کہ کوئی قضاے حاجت
کو جاتا ہے اور آپکے صحابہ بعد تہوڑی دیر جب آپکے آنے مین دیر دیکہی اوٹہکر آپ سے راہ مین
آملے آپ نے یہ ماجرا بیان کیا اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ آیہ کریمہ یا ایہا الذین آمنوا
اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ ہم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیہم فکف ایدیہم
عنکم واتقوا اللہ و علی اللہ فلیتوکل المومنون اسی مقدمہ مین نازل ہوئی پس انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے محمد بن سلمہ کو بنی نضیر مین بہیجا کہ تم ہماری دیار
سے نکل جاؤ کہ تمنے عہد شکنی کی دس روز کی تمہین مہلت ہے اور جو دس روز
کے بعد یہان رہیگا وہ گردن مارا جائیگا پس یہود کا ارادہ جلا وطنی ہوا اور جنگل سے
اپنے اونٹ اونہون نے منگوالئے اور اونٹ کرایہ کئے تاکہ جلا وطن ہو جائین ناگاہ
عبد اللہ ابن ابی نے ایک شخص اونکے پاس بہیجا کہ تم اپنے وطن کو نہ چہوڑو اور حرز الجمال

اپنی قلعون مین رہو مین دو ہزار آدمیون سے تمہاری مدد کی لیے آتا ہون اور یہود بنی قریظہ
ور بنی غطفان تمہاری ہم قسم بہی تمہاری مددگار رہونگی پس یہود قول اس منافق سی مغرور
ہو گئی اور جواب مین خدمت نبوی مین کہلا بہیجا کہ ہم وطن نہین چہوڑ سکتی جو چاہو سو
تم کرو پس جب یہہ خبر آپکی خدمت مین پہونچی آپ نی بلند آواز سے تکبیر کہی اور آپکی صحابہ
نی بہی آپکی موافقت سے تکبیر کہی اور باشارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ تیاری اسباب
غزا مشغول ہوی پس ابن ام مکتوم کو مدینہ منورہ مین خلیفہ کیا اور علی بن ابیطالب رضی
اللہ عنہ کو نشان بردار کیا اور مدینہ منورہ سے نہضت فرماکر قریب منازل بنی نضیر
کی نماز عصر ادا کی اور یہود بنی نضیر مدینہ منورہ کی پاس ہی رہتی تہی پس یہود نی سپاہ اسلام
دیکہ کر دروازی قلعون کی بند کر لئے اور تیر اور پتہر سے لڑنا شروع کیا اور نماز عشا تک مقابل
کرتی رہی اور بعد نماز عشا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع چند صحابہ کے مدینہ منورہ مین
تشریف لای اور تمام صحابہ کرام حصار مین نماز صبح تک مشغول رہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پندرہ روز تک انکا محاصرہ کئی رہے اور عبد اللہ بن ابی اور قبیلی کچہ فریادرسی
انکی نکر سکی پس آپ نی ابو لیلا مازنی اور عبد اللہ ابن اسلام کو حکم دیا کہ کہجورین بنی نضیر
کی کاٹ ڈالین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جلا دین پس ابو لیلا عمدہ انواع کہجور
کاٹتے تے اور کہتی تے کہ بنی نضیر پر انکا کاٹنا زیادہ گران ہی اور عبد اللہ ابن اسلام
ارد انواع کہجور کاٹتی تہی اور کہتی تہی کہ مجہے معلوم ہی کہ عنقریب متعلقات یہود ملک مسلمین
ہونگی پس عمدہ انواع کو اہل اسلام کے لیے چہوڑتا ہون اور بخاری اور مسلم
مین ابن عمر سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نخل بنی نضیر کو آگ
لگوا دی تہی اور اسی مین ہے شعر مشہور حسان بن ثابت کا وہان علی سراة بنی لوی
حریق بالبویرة مستطیر + اور بویرہ وسجکیہ کا نام ہے جہان نخل بنی نضیر تہی القصہ حق تعالی
نی انکی قلوب مین رعب ڈالا اور اونہون نے عرض کیا کہ ہم تمہاری شہر سے نکلی جاتی ہین۔

Marfat.com

اپ نی فرمایا اج تمہاری عرض قبول نہین مگر باین طور کر تمام ہتیار یہان چہوڑ و اور
جو مال تمہاری اونٹ اوٹھا سکین وہ لیجاؤ اور باقی یہین چہوڑو پس بضرورت واضطرار
راضی ہوی اور اپنی مکانون کو خراب کرنی لگی اور آیہ کریمہ ہو الذی اخرج الذین
کفروا من اہل الکتاب من دیارہم لاول الحشر ما ظننتم ان یخرجوا وظنوا انہم مانعتہم حصونہم
من اللہ فاتہم اللہ من حیث لم یحتسبوا وقذف فی قلوبہم الرعب یخربون
بیوتہم بایدیہم وایدی المومنین فاعتبروا یا اولی الابصار ولولا ان کتب اللہ
علیہم الجلاء لعذبہم فی الدنیا ولہم فی الاخرۃ عذاب النار اسی باب مین نازل ہی جیسہو
اونٹون پر اسباب لاد کر مدینہ منورہ سے نکل کر بعض شام کیطرف اور بعض خیبر اور
نواحی خیبر کیطرف نکل گئے اور باقی اموال و اسباب باغ و منقولات اور غیر منقولات بغیر لڑنی
اور قتال کے ملک مسلمانون کے ہوی اور اکثر مہاجرین پر بر ضار انصار تقسیم ہوی
اور ترجمہ اس ایہ کریمہ پر شاہ عبد القادر صاحب مے نے لکہا ہے جب یہہ قوم
ملک شام سے نصاری کی غلبہ مین بہا گئی تہی تو انکی بڑون نے کہا تہا تمہین یہان
سے ویران ہوکر پہر جانا ہوگا شام مین مدینہ سے اوجڑ کر خیبر مین رہے پہر وہان سے
اوجڑ کر شام کو گئی یہہ بیان اس غزوہ کا ہی اور شاید ملکوت صحف بشین ہو یعنی
اس آیت مین اردہو اور منبہہ شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ بہی اس اشارہ کا موید ہے
بیان غزوہ خیبر بشارت سلایہ کتاب پیدایش باب ٤٩ ورس ١٠ یہودا سی ریاست
کا عصا جداگانہ ہوگا اور نہ حاکم اسکی پانون کی درمیان سے جاتا رہیگا جب تک
کہ سیلا نہ آوی اور قومین اوسکے پاس اکٹھی ہونگی وہ اپنا گدہا انگور سے درخت
سے ہان اپنی گدہی کا بچہ خاصہ انگور کی درخت سی باندہیگا اپنا لباس مے مین
اور اپنی پوشاک اب انگور مین دہو دیگا ۳۔ اوسکی انکہین می سے لال ہون گی

Marfat.com

اور اوسکے دانت دودہ سے سفید ہونگی الخ ش یعنی زمانہ بعثت نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم مین بیان اس بشارت کا گذر گیا اور وہ نبی ہے کہ سلیلا لقب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہا سلی کے ترجمہ اوسکا جو حق شہر امنوالا انکی بعض ترجمون نے
کیا ہی آپکے اوصاف سے ہی اور عصای ریاست اور نیزہ ریاست یہود سے آپکی زمانہ مین
ہی خاصکر اوس روز کہ آپ نے خیبر پر فتح پائی اور آپ وہان تشریف لائی جدی
ہو گئی اسلئے آپکی زمانہ سے پہلی عرب مین آزاد رہتے تہی اور حصون اور قلعون مین
چہین کرتی تہی اور اپنی حکومت رکہتی تہی اور قبل فتح خیبر کے خیبر مین حکومت کرتی
تہی یہانتک کہ بعض بنی نضیر جلا وطن ہو کر خیبر مین ہی آتی تہی مگر بعد تشریف
آوری آپکی خیبر پر اور فتح خیبر کے چہین گئی حکومت یہود سے اور عصای ریاست یہود
سے چہین لیا گیا اور باعتبار شرع کے بہی یہود سے خلافت موقوف ہوئی یعنی خلیفہ
ہونا یہود سے اگرچہ مسلمان ہی کیون نہ ہونا جائز ہوا اور قریش مین خلافت آگئی خلاصہ
یہ کہ خلافت نبوت خلافت ملکی وسلطنت استقرار کی صورت سے یہود سے آپکی زمانہ
بعثت مین چہین گئی اور ریاست کا عصای اون سے لیلیا گیا اور وہ قریش کو دیا
گیا اور اسواسطے بیان زوال ہر دو حکومت و خلافت کی اس امر کو دو فقرون مین
بیان کیا اور پہلی فقرہ مین خلافت حقہ اور دوسری سے حکومت مراد رکہی مذہب اسلام
مین ہو یا غیر اسلام مین قولہ اور قومین اوسکی پاس اکہٹی ہونگی الخ ش یعنی آپکی بعثت عام
اقوام کیلئے ہوگی بنی اسماعیل اور بنی اسرائیل کے ساتہ ہی خاص نہ ہوگی قولہ وہ اپنا گدہا
انگور کی درخت سے الخ ش مدارج النبوت مین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب خیبر کو فتح کیا ایک حمار سیاہ وہان دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ
اوسنے کلام کیا آپ نے اوس سے فرمایا تیرا کیا نام ہے کہا یزید ابن شہاب اللہ نے میرے
دادی کی نسل سے ساٹہ حمار پیدا کئے ہین کہ انپر سوای نبی کے سوار نہین

Marfat.com

نہین ہوا ہے اور مجکو امید ہے کہ آپ میرے اوپر سوار ہونگے اور میری دادی کی نسل سے
سوای میرے باقی نہین رہا اور انبیا سے سوای آپکے باقی نہین رہا اور آپ نے اوسکا
نام یعفور رکہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر سوار ہوتے تہے اور جب آپ اس سے
ادنی تمام آپکو جسے بلانا ہوتا اوسے بہیجتے یعفور اوسکے دروازے پر سر مارتا تہا
وہ شخص جب باہر آتا یعفور اشارہ کرتا اور وہ شخص سمجہ کر خدمت نبوی مین حاضر
ہوتا اور بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپکے غم سے ایک کنوین
مین گرکر مرگیا اور وہ کنوان اوسکی قبر ہوا ایسے یہہ بیان اوسی حمار کا ہے اور شراب
اس فتح خیبر مین گرادی گئی ہے اور آپکے زمانہ مین شراب حرام ہوگئی
اور گوشت حمار اہلی بہی فتح خیبر مین ہی حرام ہوا ایس گدہے کا
درخت انگور سے باندہنا شاید کنایہ حرمت شراب سے ہو قولہ وہ
اپنی پوشاک ہی مین اور اپنا لباس آب انگور مین [illegible] رنگا لینگے آپ
غرق نشہ شراب محبت الٰہی ہونگے حاصل یہ ہے کہ اگرچہ یہ شراب آپکے
زمانہ مین حرام ہوجائیگی مگر شراب محبت الٰہی مین ہمیشہ غرق رہینگے اور اسکی
آپکے زمانہ مین ترقی ہوگی قولہ اسکی آنکہین مے سے لال اور اسکے دانت
دودہ سے سفید ہونگے آپکی آنکہین سرخ تہین اور دندان مبارک دودہ کی مانند
تہے چنانچہ حلیہ مین بیان ہوچکا ہے اور یہہ فتح خیبر حضرت علی شیر
خدا ملقب بہ ہارون رضی اللہ عنہ کے نامزد ہے کہ انکے ہاتہ قلعہ خیبر آپکی
ہاتہ فتح ہوا [illegible] فصل دوم [illegible] حالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین اس فصل مین
ارہاصات نبوت خاتم الانبیا علیہ السلام و معجزات آپکے قبل [illegible]
ارہاصات سے باطنین پہلا ارہاص اصحاب فیل کا قصہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

سے لیے جس زمانہ مین کہ آپ ساد رتیم صدف شکم بی بی آمنہ مین پرورش پاتا تہا یہ قصہ ہوا اور ان لوگونکا ارادہ یہی تہا کہ خانہ کعبہ کو منہدم کرین اور بی انتہا لشکر لیکر وہ لوگ آئی تہے پس جب وہ حرم کی قریب پہونچی خداوند کریم نے غیب سے سبز سبز جانور بہیجی اور اونکی چونچون اور منقارون مین کنکریان تہین پس وہ تمام لشکر پر محیط ہوی اور مینہ کنکریون کا برسانا شروع کیا اور ہر جانور کی پاس تین تین کنکر مین تہین جسکی یہ کنکری لگتی تہی پارہ ہوجاتی تہی اور وہ شخص ہلاک ہوتا تہا غرض کہ اسیطرح وہ تمام لشکر ہلاک ہوگیا اور گویہ تائید غیبی خانہ کعبہ کے لیے تہی مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محبوب کعبہ شریف کی نبوت کی بہی دلیل ہی اور اگر خفیہ کعبہ شریف کو تسلیم کرو اور فقط اس خرق عادت کو تائید کعبہ اللہ ہی پر منحصر رکہو تب بہی ہمارا مطلوب فوت نہین ہوتا اور نہ حقیقت رسالہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خفیہ خانہ کعبہ و قرآن شریف پر غیر بہرحال اس ارہاص عظیم الشان کا بیان مکاشفات یوحنا کی سولہوین باب مین ہی اور آسمان سے آدمیون پر من من بہر کی اولی گری اور اولی کی آفت سے آدمیون نی خدا پر کفر بکا کیونکہ اوسکی اولی کی نہایت ہی سخت آفت تہی شروع ہی اس باب مین ذکر قرب پیدایش محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور ان اولون سے وہی کنکر مین مراد ہین جو آسمان سے تہین اور عالم غیب کی ہی جانور اور کنکر متن نہین اور وہ لشکر ابرہہ پر گرتے تہین اور وہ اس آفت مین کلمات کفر بکتی ہونگی گو وہ حقیقت مین مصدق کعبۃ اللہ شریف نہین لیکن مصیبت کے وقت مین خاص کر ایسی جاہل کلمات کفر بکتی اوٹہتی ہین اور اسکی تمنی کا کیا ٹہکانا کہ تمام لشکر اوس مار سے تباہ ہوگیا۔ اور بیان اوسکا پہلی ہوچکا ہی دوسرا ارہاص زلزلہ ایوان کسری وغیرہ ہے اور ثبوت اسکا بشارت نوح ہے کے اس حمایہ اور زمین ندیان کی بیردی کانپ گئی

علی ارجح التاویلین سے ہوگیا ہی اور خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ شروع سے اس
کل باب مین پیدایش سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے اور اس مین
یہہ جملہ بھی ہی اور اس جملہ کی معنی یہہ ہین کہ وقت پیدایش نور خدا صلی اللہ علیہ
وسلم دار السلطنت فارس یعنے مدائن مین زلزلہ ہوا اور کنگری ایوان کسری کی
گری اور محل شق ہوگیا ہے حقیقت در افواہ دنیا فتادہ تزلزل در ایوان کسری
فتادہ تفسیر ارہاص ظہور نور وقت پیدایش نور النبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہی جس سے آپ کی والدہ ماجدہ نے بصری شام کی محل دیکھی اور بشارت ممدوح
کہ اس جملہ کے بار مین اپنے تجلیون نے عالم کو روشن کیا اس ارہاص کا بیان ہے
یعنے وقت ولادت سید الاولین والاخرین کی ایک نور ظاہر ہوگا جس سے عالم
روشن ہوجاویگا اور بیان اسکا ابھی گذرا کہ آپکی والدہ مکرمہ نے شہر بصری
شام کی محل اس نور سے دیکھی تھی جو وقت ولادت سید الاولین والاخرین ظاہر
ہوا تھا چوتھا ارہاص بحیرہ ساوہ کا خشک ہوجانا ہے اور یہہ ارہاص بھی بشارت
مذکور کی اس جملہ سے کہ دریاون پر تیرا قہر تھا ثابت ہے پانچواں ارہاص شب ولادت
شریف مین سماوہ ندی کا جاری ہونا ہے جو خشک پڑی تھی اور یہہ بھی بشارت
موصوف کی اس جملہ سے تو نے زمین کو چیر کے اسی ندیان کر دیا ثابت ہی
چھٹا ارہاص مہر نبوت کا پشت خاتم انبیا پر ہونا ہے جو پیدایش کے وقت ہی
انکی ختم نبوت کی دلیل ہے اور وہ یہودی اسی خاتم نبوت کو دیکھکر بیہوش ہوکر
گر پڑا تھا اور یہہ ارہاص بہت جگہہ بیبل اور مذکور ہے اور بشارت مصطفا ہین جو
واثر سلسلہ ہی ہی مشہور اور بیان اسکا ہوچکا ہے مکاشفات یوحنا مین ہے
باب ۱۹ درس ۱۶ اس کی لباس اور اسکی ران پر یہہ نام لکھا ہے خداوند ولنا
کا خداوند اور بادشاہون کا بادشاہ یعنے محمد مصطفے علیہ السلام سے بجلے

Marfat.com

لباس یعنی پشت پر علامت نبوت ہوگی اور انکی یار غار کی ران پر علامت خلافت ہوگی غزل الغزلات مین ہے باب ۵ ورس ۱۲ میری بوا میری زوجہ ایک مقفل باغیچہ ہی اور بند کیا ہوا ایک سوتا ہے اور سر بمہر ایک چشمہ ہے بیان حلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین یہہ ورس ہے اور آپکے معجزہ جسم مطہر سے خوشبو آنیکا اور انگلیون مبارک سے پانی جاری ہونیکا اور پشت مبارک کے مہر نبوتکا اس انداز سے بیان کیا ہے کہ آپ گویا کہ ایک چشمہ تھے لیکن سر بمہر یعنی خاتم النبیین ساتوان ارہاص قد مبارک کا بلند رہنا ہی اور آپ کا قد مبارک سب سے بلند رہتا تھا اور کسی شخص کا قد مبارک پر بلندی نہین پا سکتا تھا اس معجزہ کی خبر غزل الغزلات مین ہے باب ۵ ورس ۱۰ دس ہزار آدمیون کے درمیان وہ جھنڈے کے مانند کھڑا ہوتا ہے یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ قد مبارک مثل علم کے تمام آدمیون سے بطور معجزہ اونچا رہا کریگا اور یہی بات آپ کی قد مبارک مین تھی چنانچہ حضرت علی سے روایت ہے کہ آپ یون تو میانہ قد سے کچھ بلند تھے مگر بطور اعجاز آپکا قد مبارک تمام آدمیون کے قدون سے اونچا اور بلند رہتا تھا اور بیان اسکا حلیہ شریف مین ہوا ہے - اٹھوان ارہاص شیرین ہونا ظاہری و باطنی حبیب الہی کا ہے اور باب مذکور کے اس ورس مین اسکا مونہہ شیرینی ہی ہے دونون قسم کی شیرینی ثابت ہے نوان ارہاص خوشبوی جسم عنبرین ہر اور ورس ۵ مذکور کی اس عبارت سے مقفل باغیچہ ہے یہہ ارہاص ثابت ہی لیکن ارہاط رحمہ کی اس عبارت خوشبو مین مدغم اور رہیں بیہ جار لگی ہوئی ہے جو بجلسہ تقل [illegible] وغیرہ وہ خوشبو کچھ نکل آتی ہے اور [illegible] اصل خوشبو وہ اس [illegible] ظاہر نہین ہو سکتی ہے جہان ظاہر ہونگی

تمام کون ومکان کو معطر کردی گئی اللہ جل جلالہ ہمین بھی اوس سے بہرہ ور کرے
اور ہماری مشام جان کو معطر فرماوے آمین ثم آمین اور زبور دہم کے اٹھوین
درس مین بھی خوشبوی جسم مطہر کا بیان آیا ہی فرماتی مین تیرے ساری لباس
سے مر اور عود اور سیح کی خوشبو آتی ہے جن سے ہاتھی دانت محلون کے
درمیان انہون نے تجھے خوش کیا ہے اس درس مین خطاب سیدنا محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور ثبوت اسکا پہلے مذکور ہوچکا ہے اور اپکے
جسم مبارک کو ہاتھی دانت کی محل کے ساتھ تعبیر فرمایا ہے اور وجہ اسکی
یہ ہے کہ اکثر اعضا محل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھی دانت کے ساتھ
کلام الہی مین تشبیہ دی ہی گردن مبارک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے غزل الغزلات
باب ۷ درس ۴ تیری گردن ہاتھی دانت کی برج کے مانند ہے خطاب
سید الاولین والاخرین کو ہی چنانچہ حلیہ شریف مین بیان ہوچکا ہے
اور اپکی گردن مبارک صفائی مین مثل ہاتھی دانت کے تصویر کی گردن
کے مثل ہے اور حدیث صحیح مین تشبیہ وارد ہوی ہے اور وہ حدیث حلیہ
شریف مین منقول ہوچکی ہے شکم مبارک کی نسبت فرماتی ہین غزل الغزلات
باب ۵ درس ۱۴ اس کا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہے خطاب انحضرت
کو ہی اور چونکہ شکم مبارک صاف تھا اسلئے ہاتھی دانت کے ساتھ تشبیہ دی
ہے اور حدیث شریف مین بھی کاغذ کے ساتھ تشبیہ وارد ہوی ہے ساق یمین
کی نسبت ارشاد ہے اسکے پیر ایسی جیسے سنگ مرمر کے ستون - اس جا مین
عبرانی مین جو لفظ ہے کہ جسکا ترجمہ پنڈلی ہے لیکن مترجمین نے پیر کے ساتھ
ترجمہ کیا ہے اور پیر ساق کو بھی شامل ہے اور احادیث مین کھجور کے جڑ کی
گودی کی ساتھ تشبیہ وارد ہوئی ہے اور مقصود بیان

Marfat.com

تر و تازگی و سپیدی ہی اور وہ دونون تشبیہون سی حاصل ہے پس اسوجہ سی
کہ اکثر اعضای شریف کو از سر مبارک تا قدم پاک ہاتھی دانت سے
تشبیہ دی ہے کل جسم مبارک کو ہاتھی دانت کا محل قرار دیا اور بوجہ عظمت
کی واحد کو جمع بولا اور مطلب یہ ہی کہ یہہ خوشبوی جسم مبارک سی آتی ہی جو قضا
و قدر نے جسم اطہر مین خمیر کی ہی اور خوشبوی خارجی نہین ہے **فصل شانزدہون**
خوارق و معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین **معجزہ اول مباہلہ**
ہے جو یہود کے ساتھ ہوا اور وہ اس مین ہاری اور اسلام کا حق ہونا
ظاہر ہوا اور بیان اس مباہلہ کا قران شریف مین ہے سورہ بقر مین خطاب کر کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے قل ان کانت لکم الدار الاخرۃ عند اللہ خالصۃ
من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ولن یتمنوہ ابداً بما قدمت
ایدیہم واللہ علیم بالظالمین ترجمہ اس ایہ کریمہ کا یہہ ہی
تو کہہ ای محمد ہماری رسول یہود سے خطاب کر کی کہہ اگر ہو وی تمہاری
لئے پچھلا گہر اللہ کی یہان خالص سوای اور آدمیون کے پس تمنای موت
کرو یعنی ایک دفعہ یہہ کہو تو کہ ہم تمنای موت کرتی ہین اور ہرگز تمنای موت
نکرینگے بسبب اونکی جو مقدم کی انکی جانون نے اور اللہ جانتا ہے ظالمون
کو یہود کہتے تہی نحن ابناء اللہ واحباءہ ہم ہین اللہ کے بیٹے اور اوس کے
دوست اور جنت مین ہمین ہے جن ہوگی آ اور جہنم مین سے
چالیس روز سے زیادہ کوئی جہنم مین نرہیگا اور قران شریف مین صاف انکی
کفر اور مغضوبیت اور خالدیت جہنم کا ارشاد ہوا اس پر وہ بہت بگڑتی اور اتباع
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی انکار کیا اور موسی علیہ السلام کی شریعت
کو غیر منسوخ بتلانے لگی اور اس زمانہ شمس الرسل مین بہی روشنی موسوی

Marfat.com

ہوتی اپنا منور فرار دینی لگی اور جو دیکہ اسکا وقت ہو چکا تہا اور روشنی نور الہی مین داخل ہونیسی انکار کیا پس اللہ جل جلالہ نے ایک آسان طریقہ سے ان کی اس غرور کو توڑا اور انکی دلکی بات کو ظاہر فرمایا اور ان سے ارشاد ہوا کہ تم دار آخرت کو خاص اپنی ذات اچہی لی میراث بی اتحاد مذہب سمجہتی ہو اور اسمین میراث جاری ہوتی ہوئیں اچہا ایک دفعہ زبان سے یون تو کہو کہ ہم تو مرنا چاہتے ہین تا کہ ہمین تمہاری اس عقیدہ کا کہ پہلا گہر ہماری ہی واسطے ہی حال معلوم ہو پس یہہ آیت کریمہ یہود کو سنائی گئی مگر کسی یہودی نے تمنای موت نکی چنانچہ اللہ تعالے نے پہلی سی ہی یہہ خبر دیدی تہی کہ وہ ہرگز تمنای موت نکرین گے اس لئے اونکو اپنی پاپ ہین خوب معلوم ہین اور دوزخ مین گرنیکا یقین ہے پس تمنای موت کیونکر کرین پس یہہ مباہلہ بہت بڑا معجزہ ہی کہ ذرا سی بات مین عاجز کر دیا قید و جلا وطنی و قتل و خواری کو اختیار کیا مگر یہہ لفظ زبان سے نہ نکالا کیونکہ نکالتے خوب جانتے تہے کہ اس صورت مین اگر ایسا کیا تو زبان نکلکر باہر جاتی گی تکذیب نبی اللہ کیا چہوٹی بات ہے اور اس معجزہ عظیمہ کا بیان صحیفۂ یسعیاہ علیہ السلام کی باب ۲۸ مین ہے فرماتی ہین تمہارا عہد جو موت سی ہوا توٹیگا اور تمہارے موافقت عالم غیب سے قائم نہ رہیگی خطاب بنی اسرائیل سے ہی اور بشارت نبوی ہے اور زمان بعثت کی یہ علامت ارشاد فرمائی ہے کہ تم جو کہا کرتے تہے کہ ہمارے ہی واسطے آرام آخرت کا ہے اور ہم لقاء اللہ کے ہر وقت مشتاق جام موت ہین یہہ عہد تمہارا ٹوٹ جائیگا اور ہم سے درخواست کی جاتی گی کہ تم تمنای موت کرو اور تم تمنای موت نکر سکو گے چنانچہ زمانہ سید الاولین والآخرین مین ایسا ہی ہوا اور بیان اس کا ابہی ہوا۔ **دوسرا معجزہ** وہ مباہلہ ہے جو نصاری کے ساتہ ہوا اور

اور بیان اسکا یہ ہی کہ نصاری سے تمام قران شریف مین جابجا امور واقعی نسبت
روح اللہ حضرت مسیح علیہ السلام اور انکی والدہ صدیقہ مریم علیہا السلام سے ارشاد
فرمائی اور انکی الوہیت کو طرح طرح سے باطل فرمادیا اور رسالۃ اور قرب او عبدیت
کو ثابت فرمایا کہین ارشاد فرمایا ان مثل عیسے عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب
ثم قال لہ کن فیکون ـــ ترجمہ بیشک مثل عیسی کی اللہ کی نزدیک مثل آدم
کی ہی پیدا کیا اوسکو مٹی سی پہر کہا واسطے اوسکے ہو سو ہوگیا کہین ارشاد ہوا کانا یاکلان الطعام
ترجمہ تہی وہ دونون کہ کہاتی تہی کہانا کہین انکی زبان مبارک سے اقرار عبدیت کو نقل فرما
وقال انی عبد اللہ اور اکثر مواضع مین قران مجید مین انکی الوہیت کی ابطال
مین دلائل عقلیہ اور نقلیہ اللہ علیم جل جلالہ نے بیان فرما مگر نصاری نے
باوجود دانا اور عاقل اور ہونیکی توجہ تقلید ابا ان کی انکی طرف توجہ نکی اور عبدیت
عیسوی سی بہت ناراض ہوئی اور ختم المرسلین سی عرض کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کو جو آپ عبد اللہ فرماتی ہین اور وہ ابن اللہ ہین تو اپ انکو تم کرتی ہو آپ کرتی ہو تب خدا
کریم نے بطور مباہلہ انکو ساکت کرنا قرار دیا اور یہ ایت کریمہ نازل فرمائی فمن حاجک
فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم
وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین ـــ ترجمہ جو شخص حجت کری تجھ سی
بعد اوسکی کہ آیا آپکی پاس علم سی پس کہ آو بلاوین ہم اپنی عورتونکو اور تمہاری
عورتونکو اور اپنی جانونکو اور تمہاری جانونکو پس گروانیں ہم لعنت اللہ کی اوپر جہوٹونکی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین نصاری نجران سے مباہلہ کا ارشاد فرمایا انہون
نے قبول کیا اور مباہلہ پر آمادہ ہوئے اور تاریخ معینہ سی طرف سی ختم المرسلین مع
اپنے تمام لخت جگران یعنی حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین سے نصاری نجران کی
طرف روانہ ہوتی جسم اطہر سے اپنی صاحبزادی اور حسین سی ارشاد فرمایا

کہ میری دعا کی ساتھ تم سے کہتا مگر وقت [illegible] نصرانیون کا ایک [illegible] عالم
نے قافلہ الٰہی کو دیکھا کہا کہ اے لوگوں سے مباہلہ [illegible] ایسے [illegible]
کہا [illegible] وہ [illegible] اور [illegible] وہ صورتیں دیکھ [illegible] اگر یہ لوگ [illegible]
اور [illegible] کی دعا [illegible] تو پہاڑ [illegible] کو ہٹا دیں لوٹ [illegible]
کی سکنے سے سب وہ جزیہ قبول کر کر لوٹ گئی اور مباہلہ [illegible]
نجران بلکہ خاک سیاہ ہو جاتا اور پرندے تک انکی [illegible] میں جل جاتے [illegible]
کا ذکر بھی عصمت انبیا علیہم السلام میں بھی [illegible] علیہ السلام [illegible]
[illegible] بیان [illegible] بیان کریں یا ہم کو [illegible] میں کو [illegible]
وہی [illegible] کو دونوں [illegible] ثابت [illegible] اور لوگ [illegible]
[illegible] میری گواہ ہو اور میرا شہید [illegible]
[illegible] بیان [illegible] مباہلہ کا بھی اور [illegible]
[illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] منقول [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بعثت [illegible] وی میں ہوتا [illegible]
[illegible] ارشاد ہوا آو ربت الساعۃ [illegible]
[illegible] یہ معجزہ [illegible] رسول اللہ [illegible]
[illegible] ابو جہل وغیرہ [illegible]
[illegible] واسطے استہزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]

Marfat.com

علیہم السلام سے بہی اس قسم کا معجزہ ظہور مین نہین آیا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اشارہ انگشت شہادت سے چاند دو ٹکڑے ہوا کہ پہاڑ حرا اُن دونون
کی درمیان نظر آنی لگا اور آپ نے فرمایا اشہدوا گواہ ہو تم اور اس معجزہ
عظیمہ کا ذکر جو علامت قرب قیامت ہی ہی اب اس بیل مین دو جگہ ہے زبور
۵ مین فرماتی ہین تیر اذنہا ہاتھ تجہکو مہیب کام سکہاویگا اُنکا خطاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اسلیے کہ انکا نام مبارک سابق مذکور تھا اور آپکی ہی انگشت کی
اور انکی دست مبارک سے مہیب کام مثل شق القمر کی اور کوئی نہین ہوا اور مہیب کیون نہو گویا کہ ساعت قایم ہو رہی ہے
شیخ علاء الدین سعدی شیرازی نور اللہ مرقدہ کی زبان مبارک سے ہی یہی لفظ قایم ہوی کیون
ایسے لوگ مویہ معجزہ القدرت سے ہوتی ہین بوستان مین فرماتی ہین سے جو
دستش براہیت تمشیر ہم بمعجز میان قمر زد دو نیم بیان الف کرنا لفظ ہیم اور
کا مہیب مترادف المعنی ہی اور دوسری صحیفہ شعیاہ علیہ السلام کے باب کی
۲۴ ورس ۲۳ مین ہی ورس ۲۳ اور چاند مضطرب ہوگا اور سورج شرمندہ جسوقت ایہ
الافواج کوہ صیہون اور یروشلم پر اپنی بزرگون کے آگے حشمت سے سلطنت کریگا
الافواج کو یروشلم مین ہوگی اضطراب چاند اور شرمندگی سورج قرار دیگی ہے اور
بادشاہت رب الافواج سے وہ سلطنت مراد ہے جسمین تمام قوانین اور
احکام جانی اور مالی اور ملکی موافق حکم الہی کے ہو وین اور وہ سلطنت سحجز
سلطان دو جہان فخر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے سلطنت کی اور کسکی
ہوگی اور آپکی ہی سلطنت الہی کے زمانہ مین چاند مضطرب ہوا یعنی اپنی چال
سے متغیر ہوا اور منشق ہوا چنانچہ بیان اسکا ابہی ہوا اور سورج شرمندہ ہوا کہ
ایک مرتبہ حرکت معکوس اپنی کو کرنی پڑی اور حرکت ارادی کی عقیدہ کا بطلان
ہوا مسخر اور قیدی او گنہگار ہو نکلے اور بیان اسکا یہ ہے کہ غزوہ خیبر کی منزل

تہیا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دمین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر مبارک
لگی ہوئی تہی کہ آپ پہ آثار وحی ظاہر ہوئے اور غروب آفتاب تک زمانہ نزول وحی ممتد
رہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز عصر قضا ہو گئی پس بعد افاقہ کی آپ نے
دریافت فرمایا کہ اے علی نماز پڑہی آپ نے عرض کیا نہین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے دعا کی کہ الٰہی علی رہ تیری اور تیرے رسول کی اطاعت
مین تہا کہ نماز قضا ہوئی پس اپنی رحمت سے واسطے ادای نماز علی رضا کے سورج
کو پھر طلوع فرمایئے پس دعای حبیب الٰہی صلی اللہ علیہ وسلم مقبول ہوئی اور
حضرت شمس پھر مغرب سے طلوع ہوئے کہ دہوپ اسکی زمین پر پہیلی اور حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کی اور دوسری دفعہ جلتی جلتی ٹہر گئی اور وہی حر
ارادی کے خلاف ہرگواہ پیدا ہوا اور بیان اسکا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کی بعد مشرکین سے کہا کہ شب کو مین زمین شام سے
عرش بریں اور لامکان تک کی سیر کر آیا ہون اور راستہ مین تمہارا قافلہ شام
سے آتا ہوا ملا [illegible] ایک اونٹ بہاگ گیا تہا اور ایک
شخص اسکے پیچھے [illegible] فرماتے کہ وہ قافلہ یہان کب
[illegible] قافلہ کا انتظار مین
[illegible] اور شام قریب آئی
[illegible] اپنی حرکت سے باز
[illegible] بیان کی خاص سرور کائنات
[illegible] بشارت ہوئی ہے اور اگر بادشاہت رب الافواج
[illegible] امام مہدی [illegible] علیہ السلام کی خلافت [illegible] تو کچہ
[illegible] خلافت سلطنت الٰہی ہو گی کہ تمام [illegible] بیعت

الہی کے احکام جاری ہونگی اور کل کرہ زمین پر اعلاء وطنطنہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ کا [illegible] ہوگا جیسے وقت ہوجائیگا تمام زمین کو آپ عدل سے
بھر دینگی اور [illegible] فوج فوج [illegible] آپکا فتح ہوگی اور [illegible] اور [illegible] آپکی زمانہ میں
اخراج ہونگی غرضکہ [illegible] رب الافواج کی سلطنت اس خلافت کو کہہ سکتے ہیں
اس صورت میں [illegible] افضل [illegible] اور [illegible] کی سربلندی [illegible] سوچ کر
عبارت ہے [illegible] وقت خیر [illegible] ایک [illegible] حضرت امام کو
بیعت ہوگی [illegible] ہونگا اور اس صورت میں اضطرار [illegible] یہی کہ غیر وقت میں
[illegible] ہوا اور [illegible] کی سورت [illegible] کہ غیر وقت میں [illegible] ہوا [illegible] واللہ
اعلم واحکم [illegible] ہے اور بیان [illegible] معجزہ
معجزہ معجزات عظیمہ سے [illegible] انگلیوں مبارک سے جاری ہونا [illegible]
انگلیوں سے [illegible] اعجاز جاری ہوا اور [illegible]
نے [illegible] کیا اور [illegible] زندگی پائی اور یہ معجزہ احمدی [illegible]
[illegible] صحابہ اور [illegible] مقامات [illegible] واقع ہوا اور ایک
جماعت سے روایت ہے اس [illegible] غزوہ [illegible]
[illegible] غزوۃ العسرہ بھی [illegible] میں یہ معجزہ اصابع ساقی حوض کوثر
ظاہر ہوا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صحابہ کو اس غزوہ میں پیاس
کی تکلیف بہت ہوئی [illegible] عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم
پیاسے مرتے ہیں [illegible] ہماری پیاس کے ماری جان بلب ہیں سے
[illegible] لبا ہم تو آب حیات پر رحم فرماکر [illegible] تشنہ لبی [illegible] آپ نے
[illegible] کی اور فرمایا کہ [illegible] کچھ پانی ہو تو [illegible] اور پھر
[illegible] ساتھ کوئی [illegible] ایک پرانی مشک [illegible]

Marfat.com

تہوڑا سا پانی پیالی میں سے آیا پس آپ نے دست مبارک [illegible] اس میں [illegible]

[illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] چشمہ خود دیکھا آپکی انگلیوں سے [illegible] رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے جاری ہوا [illegible] پیا اور وضو [illegible]

[illegible] باقی [illegible] رکہا اور عبد اللہ [illegible]

[illegible] آیا [illegible] پانی

[illegible] سے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک [illegible]

[illegible] دیکھا کہ پانی آپکی انگلیوں [illegible] مبارک کی بیچ میں سے [illegible]

[illegible] اور ایک روایت [illegible] کہ اطراف انگلیوں [illegible] پانی

نکلتا تہا [illegible] اور کوئی باقی نہ رہا انس رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] سوال کیا کہ کتنے آدمی تہے [illegible]

[illegible] روایت ہے کہ ایک [illegible]

[illegible] پیالہ لے آیا آپ نے [illegible] مبارک [illegible]

[illegible] آپکا [illegible] چاروں انگلیاں

بیچ میں رکہیں [illegible] پانی جاری ہوا اور [illegible]

رضی اللہ عنہ [illegible] دن [illegible] رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی جمع ہوئی [illegible] تہوڑا سا پانی تہا [illegible]

[illegible] پاس کس [illegible] ہوئی [illegible] کہا یا رسول اللہ پانی [illegible]

کو [illegible] آپ کی پاس [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مبارک [illegible]

رکہا تو [illegible] انگلیوں میں سے پانی مانند چشموں کی جوش مارنے [illegible]

پیا اور وضو کیا جابر رضی اللہ عنہ [illegible] اور [illegible]

تب بہی [illegible] جابر رضی اللہ عنہ سے روایت [illegible]

کہ غزوہ بواط مین چند قطری ایک مشک مین پانی ملا لیس آپ نی اوسکو ایک پیالہ
مین نچوڑ کر اپنی اونگلین مبارک پہیلا کر اوسمین رکہین پس انکی اونگلیون مبارک کی
درمیان سی پانی جوش مارنی لگا لیس آپ نی حکم کیا کہ پانی پیویں پس لوگون نی پیا او
سیراب ہوی اور اس معجزہ عظیمہ کا ذکر غزل الغزلات مین ہی باب ۴ ورس ۱۲ میری بہن
ہوا میری زوجہ ایک مقفل باغیچہ ہے بند کیا ہوا ایک سوتا ہی اور سربمہر ایک چشمہ
ہے باعتبار رسالت خطاب خاتم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور آپ مقفل
باغیچہ ہین کہ مہر نبوت اپ کی تہی اور خوشبو متن جسم مبارک سی انکی اتی تہین اور آپ
بند کئی ہوی سوتی اور سربمہر چشمہ تہی کہ انکی جسم مبارک سی پانی کی چشمی بطریق اونگلیون
مبارک کی مقامات مختلفہ مین جاری ہوی اور بیان اسکا ہو چکا ہے چہٹا معجزہ
پہاڑون کا ہلنا ہے اور یہ معجزہ چند مرتبہ واقع ہوا ہی احد اور حیرا وغیرہ پر واقع
ہوا اور بشارت توریت کی ورس ۱۱ کی اس جملہ سی پہاڑون نی تجہی دیکہا اور کانپ گئی
یہ زلزلہ ثابت ہی ساتوان معجزہ فخیمہ معراج شریف ہی جو قبل انکی اس حیثیت سی
تمام رسل وانبیا علی نبینا وعلیہم السلام مین کوئی اس قدر ومنزلت کی ساتہہ
مفتخر نہین ہوا اور نہ بعد انکی ہوا اور معراج سید المرسلین اس جسم کی ساتہہ ہوی اور آپ
تمام آسمانون اور عرش برین اور دوزخ وجنت کی سیر کی اور قرب مالک والا
کا انکو اس قدر ہوا کہ کسیکو نہین ہوا تہا یہانتک کہ دیدار الہی مین ہی اگر بفرض
کسیکو کلام رہا تو رہا ورنہ کل مدارج قرب طی ہو چکی اور دیدار ہی اکثر علما کی
نزدیک ہوا اور یہ قصہ معراج احمدی صلی اللہ علیہ وسلم یقینی ہی اور
قرآن شریف مین بہی مذکور ہی اور احادیث کثیرہ مین مروی ہی اور اس معجزہ
عظیمہ کا ذکر ستیالیسوین زبور مین ہے اور اس زبور کا نام بشارت معراجیہ
زبور ۴۷ ورس ۴ وہ ہمارے لئی پسند کرتا یعقوب کا فخر جسی وہ چاہتا ہی ۵۵

خوشی سے للکارتے ہوتے اوپر چڑھا ہان خداوند نرسنگی کی آواز کی ساتھ
گیت گاؤ خدا کی ستایش کرو ہمارے بادشاہ کی ستایش کے
گیت گاؤ خدا سارے جہان کا بادشاہ ہے سمجھ سمجھ کے اوسکی
ستایش کے گیت گاؤ خدا قومون پر بادشاہت کرتا ہے خدا اپنی
مقدس تخت پر بیٹھا ہے قومون کے امرا ابرہام کی خدا کے لوگون کی
ساتھ ملکی جمع ہوتے ہین کیونکہ جہان کی سپرین خدا کے ہین وہ نہایت
بلند ہین ش نصرانیون مین اور ہم مین اس بات کا اتفاق ہے کہ داود
علیہ السلام اس باب مین کسی کی بشارت دیتے ہین اور اوسکی اطاعت
کا حکم فرماتے ہین مابہ النزاع یہ بات ہے کہ آیا یہ بشارت خاتم النبیین
صاحب کتاب ثانی کے حق مین اونکی ہے اور یا حضرت مسیح علیہ السلام
کی ہے جن کے شان مین بل رفعہ اللہ الیہ قرآن حمید مین وارد ہوا اور وہم
متوہمین کو دور کیا ہے ہم اول کا اعتقاد رکھتے ہین اور نصرانی دوسری
بات کا زبان سے اقرار کرتی ہین ہمارے پاس تو اپنے دعوی کے
ثبوت مین اس مسئلہ سے اتنی حجتین ہین حجت اول ورس ۵ سے
خدا خوشی سے للکارتے ہوتے اوپر چڑھا اس ورس مین خدا
کی طرف چڑھنے کو نسبت کیا جو خوشی کے ساتھ ہوا اور خدای جلشانہ
چڑھنے اور اوترنے سے بری ہی پس خدا اپنے معنی حقیقی پر نہ بلکہ
اور معنی پر محمول ہے اور محمل اسکا ہمارے نزدیک بمعنی صاحب سے
اور کوئی محمل نظر نہین آتا ہے اسلئے کہ خدا بمعنے صاحب آتا ہے
اور صاحب لقب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی
کلام پاک مین فرمایا وما صاحبکم بمجنون اور نہین تمہارا صاحب دیوانہ

Marfat.com

اور واضح ہے اس آیہ کریمہ میں لقب صاحبنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ ہی کی
خوشی کے ساتھ للکارنے ہوئی تحریر بھی یعنی جس وقت آپ نے خطبہ پڑھا اور اس خطبہ میں
آپ نے اپنے فضائل مختصر بیان فرمائے اور تمام رسل انبیا کرام علی نبینا و علیہم السلام نے آپ کی ہمدردگی
تسلیم کی اور آپ کے ساتھ اتفاق کی اور مسیح علیہ السلام کا لقب صاحب ہے اور نہایت خوشی
کے ساتھ للکارنے ہوئی اور جو تمہارے نزدیک مصلوب ہو بنا کر بعد پھر زندہ ہو کر اوٹھایا گیا
اور بالتحقیق اور نہ تمہارے نزدیک قتل صلیب اللہ پاک نے آپ کو اوٹھا لیا لیکن بعد اس کے
سے سچائی کے واسطے نہ خوشی کے واسطے اور سیر کے واسطے حجت ہے وہم ان خداوند ہی کی آواز
کے ساتھ اس جملے میں انقضا کی تغیر فرما دی کہ وہ بھی بشارت نہیں ہے بلکہ یہی نعرہ
ہے یعنی صاحب اور حملہ شرعی کی آواز کے ساتھ بعثت صاحب و اسرفیل علی نبینا و علیہ
السلام کی طرف اشارہ ہے اور آپ تماشہ پر وارسید نا اسوقت تھی اور سید نا
مسیح علیہ السلام کے ساتھ حضرت اسرفیل علیہ السلام نے تحیۃ ... ہوئی ... قوموں کے
امرا ابرہام کی خدا کی لوگوں کے ساتھ ملکی جمع ہونگے ... اولاد
یعقوب علیہ السلام کا جنگیں ... منظور ہوتا ... اسرائیل علیہ السلام یعقوب اور ...
منزلت آل مسیح اللہ علیہ السلام کا بیان منظور ہوتا ... ابراہیم علیہ السلام ...
اور ... قبیل میں ... نہیں متصور ہو ... حضرت ...
ابراہیم علیہ السلام کا نام لیا ... کہ یہ بیان آل مسیح ... آل اسرائیل ...
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس لئے تشریف ... میں اس لئے یہ لکھا ہے ذکر ہوا اور تمام مومنوں
کے اسرائیل وغیرہ کے امرا و غربا آپ کے ساتھ جمع ہونگے کہ بیعت و حدیث کے واسطے ... کوئی اس ...
... ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ... ثابت کہ از معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
... اقوال علماء متقدمین کی کتابوں سے بھی ثابت ... کہ رضی اللہ ...
... ہمارے علم معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے ... حجاز ... عربی قرشی ہاشمی ... واللہ اعلم

Marfat.com

سولہوین فصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیون کے
بیان مین اور پیشین گوئی یعنے زمانہ آئندہ کے حالات کی خبر دینے تھے لوازمات
نبوت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اسواسطے بشارت فارقلیطیہ
کہ سولہوین باب کی تیرہوین ورس مین ہے لیکن جب وہ یعنی روح آوے تو وہ تمہین
ساری سچائی کی راہ بتاویگی اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی بلکہ جو کچھ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہین
آئندہ کی خبرین دیگی پس اس صفت کے ظہور کا بیان بھی ضرور ہوا [illegible] اسلئے دو مقصد
مین بیان کرتے ہین مقصد اول کلام اللہ شریف کی پیشین گوئیون کے بیان مین
اور اس بشارت مین ترتیب سور اور آیات کا لحاظ رکھا گیا ہے پہلی پیشین گوئی سورہ بقرہ
کے تیسرے رکوع مین فرمایا ہے وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى
عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا
النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ
لِلْكٰفِرِيْنَ [illegible] اور اگر تم [illegible]
[illegible] اسکی اور [illegible]
سچے [illegible] تو ایک سورت [illegible]
[illegible] کیونکہ [illegible]
کے مانند [illegible] چھوٹی سی چھوٹی سورت [illegible]
[illegible] قرآن [illegible]
تو اس [illegible] سیدنا محمد رسول اللہ [illegible]

اور وہ کیا بلکہ تمام جن [illegible] کی قوت سے خارج تہا چنانچہ سورۂ بنی اسرائیل میں
ارشاد ہوتا ہی قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا
بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا یعنی کہہ دے اگر جمع ہوویں آدمی اور جن اس پر کہ لاویں
قرآن نہ لاوینگے ایسا اور پڑے مددگار ہوں ایک کی ایک ... اور ایک امر کا تمام جن و بشر
کی قوت سے خارج ہونا بلکہ تمام مخلوق کی قوت سے [illegible] دلالت کرتا ہی کہ وہ کام خدا
کا ہی مخلوق کا نہیں المقصود دوسری پیشین گوئی [illegible] کی [illegible] رکوع میں بید ارشاد اہل
کتاب خاصکر یہود کی نسبت وارد ہی قُلْ إِن كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ
عِندَ اللَّهِ خَالِصَةً مِّن دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ
إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ وَلَن يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا
بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ
یعنی تو کہہ اگر تم کو ملنا ہی پچہلا گہر آخرت کا اللہ کی ہان الگ سوای اور لوگوں کے
تو تم مرنے کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو اور ہرگز آرزو کبھی نکرینگے جو اسطی آگے بہیج چکی ہیں
ہاتہ اونکے اور اللہ خوب جانتا ہی گنہگاروں کو اس آیت کریمہ میں یہود کو ایک
طریقہ سہل تکذیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا کہ تمنا موت کرو اور پہر فرمایا کہ تم ہرگز نکروگے
چنانچہ کسی یہودی سے تمنای موت نکی قتل و اسیری و جلای وطنی اختیار کی
اور ذلیل ہلاک ہوئے لفظ تمنای موت زبان سے نہ نکالا اور یہ اعجاز
کا بشارت تنزیل [illegible] تیسری پیشین گوئی [illegible] کی چھبیسوین رکوع میں
مسلمانوں کی نسبت [illegible] أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا
الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم
مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ
کیا تم کو خیال ہے کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر آئی نہیں احوال
اونکی جو آگے ہو چکے تم سے پہونچی سختی اور تکلیف اور جھڑجھڑائے گئے یہانتک
کہ کہنے لگا رسول اور جو اوسکے ساتھ ایمان لائے کب آویگی مدد اللہ کی سن رکھو
اللہ کی مدد نزدیک ہے ۔۔۔ اس آیۂ کریمہ میں خبر ہے کہ مسلمانوں پہلی نزول
فتح الہی کی ایک مرتبہ اور شدت ہوگی یاس اور محنت ۔۔ ہوچکیگی اور پھر مدد الہی
نازل ہوگی چنانچہ غزوہ احزاب میں مسلمانوں پر تکلیف شدید ہوئی اور پھر مدد الہی
نازل ہوئی اور پھر کفار قریش مدینہ منورہ علی صاحبہا الف صلوات وتسلیمات پر چڑھکر
نہیں گئے بلکہ مسلمانوں کی کفار قریش پر چڑھائی شروع ہوگئی آخر ام القری فتح ہوگیا
اور پھر اور تمام عالم میں فتوحات اہل اسلام کو خداوند کریم نے عنایت فرمائی اور سورہ
احزاب میں مسلمانوں کی زبانی هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ اللہ عزوجل نے فرمایا
یعنے مسلمانوں نے سختی غزوہ احزاب میں کہا یہ وہ تکلیف ہے جسکا وعدہ ہمارے
ساتھ اللہ نے کیا تھا یعنے اس آیۂ سورۂ بقرہ میں واللہ اعلم دوسری پیشین گوئی سورہ
آل عمران کی گیارھویں رکوع میں یہود کی خواری ابدی کی خبر دی اور فرمایا ضُرِبَتْ
عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ
وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا
يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذٰلِكَ
بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ماری گئی اون پر ذلت جہاں دیکھے جاوی
رسی اوپر اللہ کے اور رسی دست اوپر لوگوں سے اور کما لائے غصہ اللہ کا اور ماری
گئی اون پر محتاجی یہ اسواسطے کہ وہ رہے ہیں منکر اللہ کی آیتوں سے اور مارتے رہے نبیوں کو
ناحق اور یہ واسطے اس خبر کے دنیا میں کہیں ایک بیگھہ زمین پر حکومت یہود کی نہیں ہے پہلے خود فرمیں حکومت

Marfat.com

حکومت مستقلہ رکھتے تھے تا بعہد نصرانی قیصر وغیرہ کے پھر کبھی ساری روی زمین پر
حکومت نہین ہوئی اور نہ قیامت تک کبھی اونکی حکومت ہو پانچوین پیشین گوئی سورۂ
مائدہ کی ساتوین رکوع مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتقال کے بعد خبر دی
کہ بعض الناس کا ارتداد ظہور ہوگا اور مومنین ثابت قدم رہینگے اونکو مرتد پر لا سینگے
اور فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ
یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ
یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآىٕمٍ ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ای ایمان
والو جو کوئی پھرے گا تم مین سے اپنی دین سے تو اللہ آگی لاویگا ایک لوگ کہ اللہ
چاہتا ہے اونکو اور وہ اوسکو چاہتے ہین نرم دل ہین مسلمانون پر اور زبردست ہین کافرون
پر لڑتی ہین اللہ کی راہ مین اور ڈرتی نہین کسیکی الزام سے یہہ فضل ہی اللہ کا دیگا جسکو
چاہی اور اللہ کشایش والا ہے خبردار ہے اور موافق خبر صادق اللہ عزوجل کے بعد
انتقال سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض لوگ پھر گئے اور کہنے لگے کہ اگر آپ نبی ہوتے تو انتقال
نہ فرماتے نبوت کو خدائی سمجھگئی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ انکی ساتھ جہاد کیا
اور انکو پھیر لائی اور ان پر اللہ کا فضل ہوا چھٹی پیشین گوئی سورۂ مذکورۃ الذکر کے
نوین رکوع مین خبر دی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافرون سے بچے رہینگے اور
کوئی آپکو شہید نکر سکیگا اور فرمایا یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ
مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ
النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ای رسول پہنچا جو نازل کیا گیا تجکو تیرے
رب سے اور اگر یہہ نکیا تو تو نے کچھ نہ پہونچایا اوسکا پیغام اور اللہ تجکو بچاویگا لوگون سے
اللہ راہ نہین دیتا منکرونکو ۔ موافق اس خبر الہی کے آپ امن مین رہے اور

Marfat.com

آسمان پر تشریف [illegible] لیے گیے اور آپ کو کوئی شہید نکر سکا [illegible]
نزول اس آیۂ کریمہ کے بہرا وغیرہ [illegible] پیشین گوئی سورۂ [illegible]
تیسری رکوع مین پیشین گوئی تباہی کفار قریش کی کی اور فرمایا ولکل [illegible]
فاذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون [illegible]
ہر فرقی کا ایک [illegible] جب ابہی اونکا [illegible]
[illegible] اجل انکی [illegible]
[illegible] علے عجیب [illegible]
[illegible] یا ایہا النبی قل لمن فی ایدیکم
من الاسری [illegible] فی قلوبکم خیرا یؤتکم خیرا مما اخذ منکم
ویغفر لکم واللہ غفور رحیم [illegible] اونکو جو تمہارے
ہاتہ مین قید [illegible] دیگا اللہ تمہاری دلون مین نیکی تو دیگا تمکو بہتر اوس سے
[illegible] بخشیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اس آیۂ کریمہ کا شان
نزول [illegible] بدر مین [illegible] قید ہو کر آئی اور ان قیدیون مین
[illegible] بن عبد المطلب [illegible] تھے اور اخراجات قیدیون کا جو تھا
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس کے
[illegible] قیدیون کی [illegible] کا حکم دیا تھا اور عقیل ابن ابی طالب کا اور نوفل بن
حارث کا اور یہ دونون حضرت عباس کے بھتیجے تھے اور قیدیون مین تھے اور [illegible]
علیہ [illegible] عباس رضی اللہ عنہ نے کہا [illegible] چاہتے ہو کہ تمہارا چچا اپنے بچانے سے مال [illegible]
[illegible] سے لاؤن اور کسطرح ادا کرون آپ نے فرمایا وہ [illegible]
جو ام الفضل [illegible] اور اوسوقت وہ دو باتین کہین تھے [illegible]
[illegible] حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مین تو یہ باتین پوشیدہ [illegible]

Marfat.com

تمہین کیسی معلوم ہوئین اور آپ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے وحی سے معلوم
کرادیا پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ یہہ معجزہ دیکھکر مسلمان ہوئے اور اپنا اور ان
تینون کا فدیہ ادا کیا مگر دل مین ملول ہونگے لیکن آیۃ کریمہ واسطے تسلی حضرت عباس
رضی اللہ عنہ کی انکی شان مین نازل ہوئی اور اس آیۃ کریمہ مین ان سے وعدہ کیا گیا
کہ جتنا تم سے مال لیا گیا ہے اگر تم مومن کامل ہوگے تو اللہ تمہین اس سے زیادہ
عنایت کریگا اور اللہ تمہین بخشدیگا گو تم نے مقابلہ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کیا
اور اس وعدہ کو اللہ عزوجل نے انکی ایمان دیکھکر پورا کیا حضرت عباس رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے میرے رب نے مجھسے دو وعدہ
کیے تھے ایک تو ان مین سے یہہ تہا کہ جتنا مجھسے فدیہ مین مال لیا گیا تہا اوس سے زیادہ
دنیا مین عنایت کری یہہ تو اللہ نے پورا کیا اب میری بیس غلام ہین اور ہر ایک ان مین
سے میری مال سے میری لیے بیس ہزار دینار کی تجارت کرتا ہے اور سقایہ زمزم مجھے
عنایت کیا اور وہ مجھے سب مالون سے عزیز ہے اور دوسرا وعدہ مغفرت ہے
سو اللہ سے مجھے امید ہے کہ اوسے بھی وہ پورا کریگا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی
اولاد مین بہت سے بادشاہ ہوئے اور یہہ کتنے بڑی خیر ہی نوین پیشین گوئی سورہ
ہود کی پہلی رکوع مین قریش کی نسبت فرمایا فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّی
اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ
یَوْمٍ کَبِیْرٍ اور اگر تم پھر جاؤگے تو ڈرتا ہون
تم پر ایک بڑی دن کی مار سے ... اور اس عذاب سے یا عذاب قیامت مراد ہے
اور اس صورت مین مراد دن وہی دن ہوگا یا عذاب روز بدر مراد ہے یا وہ عذاب
بہوک مراد ہے جو قریش پر کئی برس تک رہا اور اوسمین مردار کھا گئی لیکن دوسری تفسیر
صمت انبیاء سابقین سے موافق ہے اسلئے کہ زبور مین ابوجہل کی نسبت فرمایا ہے

Marfat.com

خداوند اس پر ہنستا ہے کیونکہ دیکھتا ہے کہ اوسکا دن آتا ہے اور اوس دن سے
روز بدر مراد ہے کیونکہ وہ اسی دن مارا گیا ہے پس بیان ہی ہونکہ عذاب قریش
کا بیان ہوا اور لفظ یوم سے ساتھ اسکے وقت کو بیان کیا ہے غالب ہے کہ وہی
مراد ہو واللہ اعلم دسوین آیتین ہود کی سورہ مذکور کے اسی رکوع مین قریش کی ہی نسبت
فرمایا وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰی اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ
لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ
وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور اگر ہم دیر لگاوین اون سے عذاب
کو ایک مدت گنتی تک تو کہنے لگین کیا رک رہا ہی اوسکو سنتا ہی جسدن اویگا اون پر
نہ پھیرا جاویگا اون سے اور الٹ پڑیگا اون پر جسپر ٹھٹھی کرتے تھے ..... پانچ
شخص اشراف قریش سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تکلیف دیتے تھے اور بہت
ایذا انکی حد سے بڑھی تھی اس آیہ کریمہ مین اونکے ہلاک ہونیکا بیان ہے اور انکی
عذاب کی تعیین گویا یہی ہے اور صورت وقوع اس عذاب کی اونپر یہ ہوئی کہ ایکروز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ مسجد الحرام مین تشریف رکھتے
تھے اور وہ پانچون آئے اور اپنے قاعدہ قدیم کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے استہزا کے ساتھ پیش آئے اور طواف کعبہ شریف کا کرنے لگے جبرئیل علیہ
السلام نے عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو مین اونکے شر کو کفایت کرون پس حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی کی طرف اشارہ کیا اور عاص بن وائل
کے تلوے کی طرف اور حارث بن [illegible] کی ناک کیطرف اور اسود بن عبد یغوث کے
پیٹ کی طرف اور اسود بن مطلب کی آنکھ کیطرف اشارہ کیا اور اس اشارہ سے ہی
اون سب کا کام تمام کیا یعنی ولید ایک تیرگر کی دکان کے پاس سے گذرا اور
ایک تیر اسکی دامن مین اٹکا اسنے بسبب تکبر کے سر نہ جھکایا اور اوسے نہ نکالا

Marfat.com

پس اوس تیر قضا سے اسکی پنڈلی زخمی ہوئی اور ایک شریان اوس سے کٹ
گئی اور وہ مرکر دار البوار مین پہونچا اور عاص بن وائل کی تلوی مین ایک کانٹا
چبھا اور پیر سوج کر مرگیا اور حارث کی ناک سی خون اور پیپ جاری ہوا اور مرگیا
اور اسود بن عبد یغوث مونہہ کو زمین پر مارتے مارتے مرگیا اور اسود بن مطلب
کی ایک آنکھہ بی نور ہوگئی اور غضب سے سر زمین پر ویدی مارتا تہا یہانتک کہ
مرگیا اور آیۃ کریمہ انا کفیناک المستہزئین بیان ہی ہین پانچون کی شر کی کفایت کا
ہے **گیارہوین پیشین گوئی** سورہ حجر کی پہلی رکوع مین فرمایا ہی
انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہمنے آپ اوتاری ہی یہ نصیحت اور
ہم اوسکے نگہبان ہین ۔۔۔۔ اس آیۃ کریمہ مین یہ خبر ہے کہ قرآن شریف
آخر دہر تک نہ معدوم ہوگا نہ محرف اور مشتبہ اور مشکوک ہوگا اور یہ پیشین گوئی
آج تک پوری ہی اور انشاء اللہ قیامت تک پوری رہیگی **بارہوین پیشین**
گوئی سورہ بنی اسرائیل کے ساتوین رکوع مین فرمایا ان کادوا لیستفزونک
من الارض لیخرجوک منہا واذا لا یلبثون خلافک الا قلیلا
اور وہ تو لگتی تہی گہبراتی تجھکو اس زمین سے کہ نکال دین تجھکو یہان سی اور تب
نہ ٹہیرینگے تیرے پیچہے مگر تہوڑا ۔۔۔ اس آیۃ مین پیشین گوئی ہے کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین مکہ سی ہجرت کرجاینگی پہر قریش اس جای امان سی مکہ مین تہوڑے
سے دنون ٹہیرینگے اور پہر وہ ہلاک ہونگی اور ایساہی ہوا کہ جب آپ نی ہجرت
کی ہجرت سے اگلی ہی برس مین قریش ہلاک ہوئی یعنی جنگ بدر مین اکثر سے قریش مارے گئی اور
قید ہوگئی **تیرہوین پیشین گوئی** سورہ بنی اسرائیل کی ہی آٹہوین رکوع مین فرمایا
وقل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا اور کہہ آیا سچ اور نکل بہاگا جہوٹ بیشک جہوٹ
ہے بہاگنے والا

وہاں بسیں گے اور اسلام غالب ہوگا اور مسلمان وہاں بسیں گے اور مطابق
واقع ہے و للہ الحمد اور بروز فتح مکہ معظمہ شرفہا اللہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی اور خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے اور وہ شیشہ
وغیرہ سے زمین مین جمے ہوئے تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لکڑی سے
اون بتون کی طرف اشارہ فرماتے اور یہہ آیت کریمہ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
تلاوت فرماتے پس وہ بت اوندھے گر پڑتے اور اس آیہ کریمہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دن مین معلوم ہوتا ہے کہ یہہ پیشین گوئی فتح مکہ
معظمہ کی تھی اور جو اصنام مین مکہ معظمہ مین تھے وہ اور باطل یعنی شرک کفر اور سب دین
مکہ معظمہ سے نکل گیا و للہ الحمد چودھوین پیشین گوئی سورہ انبیا کے آخیر رکوع مین فرمایا
وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ
الصَّالِحُونَ اور ہمنے لکھدیا ہے زبور مین نصیحت کے پیچھے کہ آخر زمین
کے مالک ہونگے میرے نیک بندے مین نے خاتمہ اس کتاب مین اس
ملک کا نشان بتلا دیا ہے اگر مانلین تو مطلب حاصل ہے اور اخبار بالغیب
اور اگر شاید ابائی مین اگر مانین تو پیشین گوئی صادق ہے اسلیے کہ صحابہ کرام
زمین کے مالک ہوئے اور ہزاروں شہر انہون نے فتح کئے اور امت محمدیہ
بھی مشرق سے مغرب تک مالک زمین ہوئے پندرھوین پیشین گوئی سورہ حج
کی چھٹی رکوع کے شروع مین فرمایا أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ
ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ حکم ہوا اونکو جن سے لوگ لڑتے ہین
کہ ان پر ظلم ہوا اور اللہ اونکی مدد کرنے پر قادر ہے اور یہہ آیہ کریمہ ہجرت سے
برس روز کے بعد نازل ہوئی اور اس آیہ کریمہ مین پیشین گوئی ہے کہ اللہ کی مدد سے
مسلمان فتح پاوینگے اور قریش مغلوب ہونگے اور بحمد اللہ ایسا ہی ظہور مین آیا

Marfat.com

سولہوین پیشین گوئی سورہ نور کی ساتوین رکوع مین فرمایا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ
لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ

ت وعدہ دیا اللہ نے جو لوگ تم مین ایمان لاے ہین اور کیے ہین نیک کام
البتہ پیچھے حاکم کریگا اونکو ملک مین جیسا حاکم کیا تہا اگلون کو اور جما دیگا اونکو دین
اونکا جو پسند کردیا اونکو اور دیگا انکو اونکے ڈر کے بدلے امن میری بندگی
کرینگے شریک نکرینگے میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کریگا اس سے پیچھے
وہی لوگ ہین بے حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ
عنہم کو خطاب ہے اور موافق وعدہ الہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ خلیفہ
ہوے اور دین الہی کی ترقی ہوئی اور انہون نے اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت
کی اور کسیکو اوسکا شریک نہین کیا اور اس وعدہ کا زبور سے بھی نشان ملتا ہے اور خاتمہ
اس رسالہ مین اسکا ملاحظہ کرنا چاہیے۔ سترہوین پیشین گوئی سورہ قصص کی چہوتی
رکوع مین فرمایا اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّکَ
اِلٰی مَعَادٍ جس شخص نے حکم بھیجا تجہپر قرآن کا وہ پھر لانے والا ہے
تجکو پہلی جگہ اتہی جسوقت مین آپ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کی اوسوقت
یہہ آیت نازل ہوئی اور موافق وعدہ الہی آپ پھر مکہ معظمہ مین تشریف لائے
اور مکہ معظمہ مفتوح بھی ہوا اٹھارہوین پیشین گوئی سورہ روم کا شروع
الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ
سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ
وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰہِ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ
وَعْدَ اللّٰہِ لَا یُخْلِفُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ

Marfat.com

ت دب گئی ہین روم لگتی ملک مین اور وہ اس دبی پیچہے اب غالب ہونگی کئی برس مین
اللہ کی ہاتہہ مین کام ہے پہلے اور اوسدن خوش ہونگے مسلمان اللہ کی مدد سے
مدد کرے جسکو چاہے اور وہی ہے زبردست رحم والا اللہ کا وعدہ ہوا خلاف نکریگا
اللہ اپنا وعدہ لیکن لوگ بہت نہین جانتے اس آیہ کریمہ کا شان نزول یہہ ہے کہ بعثت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نوین برس مین خسرو پرویز شاہ فارس نے لشکر بیشمار
ولایت روم پر بہیجا اور اونہون نے کچہہ شہر ملک عراق سے رومیون کی شہرون سے
لیلئے اور لشکر اونکا بہاگ گیا پس جسوقت مکہ مین یہہ خبر پہونچی کفار قریش خوش ہوکر مومنون
سے کہنے لگے کہ تم اور نصرانی اہل کتاب ہو اور ہم اور فارسی امی ہین پس جیسی ہمارے بہائی
تمہاری بہائیون پر غالب ہوئے ہین ہمین بہی امید ہے کہ ہم بہی تمپر غالب ہونگے اور
مومنون کو اونکی اس خوشی سے رنج پہونچا پس حق سبحانہ نے یہہ آیہ کریمہ نازل کی اور
فرمایا کہ اب واقعی رومی مغلوب ہوگئے ہین اور تم بہی تو اپنے مغلوب ہو مگر بضع سنین کی
مدت مین رومی پہر غالب ہونگے اور تم بہی قریش پر غالب ہوگے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے
اس آیہ کریمہ کی نزول کی بعد مشرکین سے کہا کہ تمہاری بات پوری نہوگی اور تمہاری آنکہین
ٹہنڈی نہ رہین گی دیکہو اب چند برس مین رومی پہر غالب ہونگے ابی ابن خلف
مشرک نے کہا رومی غالب نہونگے اور اگر غالب ہون تو میری تمہاری شرط ہے دس
دس جوان اونٹون پر اگر رومی غالب ہوئے تو مین دونگا نہین تو تم دیجو اور تین برس
کی مدت قرار پائی ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
مین یہہ تمام قصہ بیان کیا آپنے فرمایا بضع تین سے نو تک ہوتی ہین جا مال اور مدت
مین زیادہ کر پس صدیق رضی اللہ عنہ نے لوٹ نو برس کی مدت سو سو اونٹ کی
شرط پر مقرر کی اور جانبین سے ضامن لیئے گئے اور اسی مدت مین پہر فارسیون
اور رومیون مین لڑائی ہوئی اور موافق خبر الہی رومی پر غالب ہوئے اور ملک عرب مین

Marfat.com

اس خبر کی تحقیق فتح بدر کے دن یا غزوہ حدیبیہ کے زمانہ مین ہوئی اور دونون
دن مسلمانون کی فتح کی تھی پہلی دن کی تو فتح ظاہر ہے اور دوسرے دن بہی وہ
صورت صلح مثل اوسکے ہے جس سبب سی مکہ معظمہ فتح ہوا اور صدیق رضی اللہ عنہ پہلی تقدیر
پر ابی ابن خلف سی سو اونٹ لیے اور دوسری تقدیر پر اوسکی ضامن سے سو اونٹ لیے
اس واسطیکہ ابی ابن خلف غزوہ احد مین مقتول ہو چکا تہا اٹہارویں پیشین گوئی سورہ
احزاب کی پانچوین رکوع مین فرمایا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ
وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ترجمہ محمد نہین باپ
کسیکا تمہاری مردون مین لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیون پر اور ہی اللہ
سب چیز جانتا انتہی اس آیہ کریمہ مین پیشین گوئی ہے کہ کوئی صاحبزادہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا جوان نہین ہوگا اور ایسی ہی ظہور مین آیا۔ انیسوین پیشین گوئی
سورہ صافات کی پانچوین رکوع مین فرمایا وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا
الْمُرْسَلِينَ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ فَتَوَلَّ
عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ
ترجمہ پہلی ہو چکا ہمارا حکم اپنے بندون کی حق مین جو رسول ہین بیشک انہین کو مدد
ہونی ہے اور ہمارا لشکر جو ہی بیشک وہی زبر ہے سو تو انسی پہر ا ایک وقت
تک اور انکو دیکہتا رہ کہ آگی دیکہ لیں گے انتہی اس آیہ کریمہ مین پیشین گوئی ہے
کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غالب ہونگی اور کفار خائب بحمد اللہ
تعالی ایسا ہی ظہور مین آیا بیسوین پیشین گوئی سورہ دخان کی پہلے رکوع مین فرمایا
فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ
أَلِيمٌ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ أَنَّىٰ لَهُمُ
الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ

Marfat.com

وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ تک موقوف ہوا دیکہ جس دن کہ لاوے آسمان دہوان صریح
گہیر لیوے لوگون کو یہہ ہے دکہ کی مار اے رب کہول دے ہم سے یہہ آفت ہم یقین لاتے
ہین اور کہان ملی انکو سمجہنا اور آچکا انکے پاس رسول کہول کر سنانیوالا پہر اس سے
پہیری اور کہنے لگے سکہایا ہوا ہے باولا انتہی اس آیۃ کی تفسیر مین دو قول مشہور
ہین ایک یہہ کہ یہہ پیشین گوئی ہے اوس عذاب شدت قحط کی جو قریش پر مسلط
ہوا جسمین وہ مردار وغیرہ کہاتے اور کئی برس تک وہ اسمین مبتلا رہے اور دہوان
ایام قحط مین بسبب شدت بہوک زمین و آسمان کے درمیان نظر آیا کرتا ہے اور
اسی طرح حدیث مین فرمایا ہے اور دوسرا قول یہہ کہ دہوان قیامت مین ہوگا اور
کافر اس سے بیہوش ہو جاوینگے اور مومنون کو اس سے زکام کی سی
کیفیت پیدا ہو جاویگی اور پہلی تقدیر پر ظہور اس پیشین گوئی کا ہو لیا اور دوسرے
قول پر قیامت کو ہوگا اکیسوین پیشین گوئی سورہ دخان اسی آیۃ کے بعد فرمایا
إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ
الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ترجمہ ہم کہولتے ہین عذاب تہوڑے دنون تم
پہر وہی کرتے ہو جسدن پکڑینگے ہم بڑی پکڑ ہم بدلا لینے والے ہین جب
شدت قحط ہوئی ابو سفیان خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا اور عرض
کیا کہ آپ صلہ رحمی کا حکم کرتے ہو اور آپکی قوم ہلاک ہوئی جاتی ہے جناب باری
جلشانہ مین دعا کیجئے کہ یہہ عذاب ہماری قوم پر سے اٹہے آپنے دعا کی اور وہ عذاب
اوٹہہ گیا مگر اس آیۃ کریمہ مین فرمایا کہ جب ہم عذاب تہوڑی سی دنون کو اوٹہا لینگے
تم پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت کی طرف رجوع ہوگے اور پہر ہم بڑی پکڑ پکڑینگے
اور ایسا ہی ظہور مین آیا کہ بعد رفع عذاب عداوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مین سرگرم ہوئی اور اللہ عز وجل نے بہی موافق وعدہ کے پکڑ کی روز بدر سخت

بدر مین بکثرا کو سے مارے گئے اور مقید ہوگئے اور پہلے صحیفون مین بھی غزوہ ہذا کے بیان مین لفظ دن وار قع ہوا ہے اور میان غزوات مین وہ بشارت منقول ہو چکی بائیسوین پیشین گوئی سورہ محمد کی آخری رکوع مین فرمایا۔ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ترجمہ اور اگر تم پھر جاوگے بدل لیگا کوئی لوگ سوا تمہارے پھر وہ نہون گے تمہاری طرح کی انتہی اُس آیہ کریمہ مین پیشین گوئی ہی کہ سوای دیار عرب کے اور ملکون مین بھی اصحاب دین ہان تیار پیدا ہون گے اور موافق مشہور ترین اقوال کے اس قوم سے فارس والے مراد ہین اور ہزارہا علما اور فضلا وہان پیدا ہوئے ہی اور امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ بھی فارس سے ہی اور حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہین اور سلمان فارسی آپ کی پاس حاضر تھے آپ نے سلمان کی ران پر ہاتھ مار کے فرمایا ہذا وقومہ یہہ اور قوم اسکی تیئیسوین پیشین گوئی سورہ فتح کے شروع مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکے فرمایا اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ترجمہ ہمنے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ انتہی غزوہ حدیبیہ مین یہہ آیت نازل ہوئی اور اس مین بشارت دی کہ یہی صلح باعث مکہ معظمہ کی فتح کی ہوگی اور ایسا ہی ہوا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا چوبیسوین پیشین گوئی ختم سورہ فتح کی دوسری رکوع مین فرمایا سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ترجمہ اب کہین گے پیچھے رہ گئے جب چلوگے غنیمتین لینے کو چھوڑو ہم چلین تمہارے ساتھ

Marfat.com

چاہتے ہین کہ بدلین اللہ کا کہا تو کہہ ہمارے ساتھہ نہ چلو گے یون ہی کہہ دیا اللہ نے پہلے سے
پھر اب کہین گے نہین تم جلتے ہو ہمارے بہلے سے کوئی نہین پر وہ سمجھتے نہین تھے
مگر تہوڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت عمرہ کا ارادہ کیا تو
عرب کے قبیلون کو جو مسلمان ہو گیے تھے مثل سلم اور اشجع وغیرہ کو ہمرکابی کے لیے
اشارہ فرمایا مگر وہ ہمرکابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سفر مین جو مبدء
فتوحات تہا محروم رہے اور یہان حدیبیہ مین صلح ہو گئی اور لڑائی ہوتے ہوتے
رہ گئی اور بیعۃ الرضوان بہی ہوئی اور اللہ عز وجل اون سب سے راضی اور خوشنود
ہوا اونکو جزا عاجل اس اطاعت و فرمان برداری کی خیبر نواح خیبر عطا فرمایا اور
اس کی اس آیۂ کریمہ مین پیشین گوئی کی کہ اوسکو ایسا فرمایا کہ گویا غنیمت رکہی ہوئی
تہی اوٹہا لینے کو فقط جانا ہے چنانچہ موافق وعدہ الہی وہ فتح ہوا لیکن حکم دیدیا
کہ جو اس سفر مین ساتھہ نہین ہوا وہ اس غنیمت کے حاضر ہونے سے محروم ہے
چنانچہ کوئی اور اس مین حاضر نہین ہوا اور وہ حصہ خاص اصحاب بیعۃ الرضوان کا رہا
پچیسوین پیشین گوئی سورہ فتح مین اس آیۂ کریمہ کے بعد فرمایا قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ
مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ
تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا
وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ
عَذَابًا أَلِيمًا کہہ دے پیچھے رہ گئے گنوارونکو آگے تمکو بلاوینگے ایک لوگون پر بڑی
سخت لڑائی والے تم اون سے لڑوگے یا وہ مسلمان ہونگے پہر اگر حکم مانوگے دیگا
اللہ تمکو نیک اجر اور اگر پلٹ جاوگے جیسے پلٹ گئے پہلی بار مار دیگا تمکو دکھہ کی
مار اور اس قوم بڑی سخت سے مراد اہل مسلمہ کذاب کی مراد مین اور صدیق
رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین یہہ لڑائی واقع ہوئی اور اللہ عز وجل نے فتح دی اور

مسیلمہ کذاب مارا گیا اور یا قبیلہ ہوازن مراد ہے جو غزوہ حنین مین مقابل تھے اور
یا فارس اور روم والی مراد ہین اور چارون تقدیر پر یہہ پیشین گوئی پوری ہو چکی
۲۶ چھبیسوین پیشین گوئی سورہ فتح کی تیسری رکوع کی شروع مین فرمایا لَقَدْ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا
وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا
ترجمہ اللہ خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھ ملانی لگی تجھسے اس درخت کی
نیچے پھر جانا جو انکی جیمین تھا پھر اتارا ان پر چین اور انعام دی انکو ایک فتح نزدیک اور
غنیمتین جو انکو ملینگی اور ہی اللہ زبردست حکمت والا انہی اس آیہ کریمہ مین خیبر کو
فتح قریب فرمایا چنانچہ اس صلح حدیبیہ کے بعد ہی فتح ہوا اور بہت سی غنیمتین فارس
و روم وغیرہ کی اللہ عزوجل نے مسلمانون کو عنایت کی ۲۷ ستائیسوین پیشین گوئی
سورہ قمر کی تیسری رکوع مین فرمایا اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ
مُّنْتَصِرٌ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ترجمہ کیا کہتے ہین ہم سب کا
میل ہی بدلا لینی والے اب شکست کہاویگا میل اور بھاگین گے پیٹھ دیکر انتہی
یہہ غزوہ بدر کی شکست کفار کی بقیہ ہزیمت خیبر کی اور ایسی ہی واقع ہوا ہے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر مین راہ پھرتے تھے اور فرماتے تھے سیہزم الجمع
و یولون الدبر اور اس سے اشارہ تھا کہ وہ ہزیمت کفار بدر آج واقع ہو گی اور حضرت
فاروق رضی اللہ عنہ سے یہہ روایت ہی ۲۸ اٹھائیسوین پیشین گوئی سورہ نصر مین
فرمایا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ
دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ
اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ترجمہ جب پہونچ چکی مدد اللہ کی اور فیصلہ اور تو نی دیکھے

Marfat.com

لوگ بیٹے اللہ کی دین مین فوج فوج تب پاکی بولو اپنی رب کی
اور گناہ بخشواو اوس سے بی شک وہ معاف کرنیوالا ہے یہہ سورت آخر
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نازل ہوئی اور اس مین فرمایا کہ کافرستان کا
فیصلہ کہ اب مکہ فتح ہو چکا اور ملک عرب مین مسلمان دل کی دل ہونے لگے
وعدہ سچا ہوا اب امت کی گناہکی بخشش کی طلب کرو تا درجہ شفاعت کا ملے
اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ لیا دنیا مین جو میرا کام تھا وہ پورا
ہوا اب فقط کار آخرت باقی رہا جو شفاعت امت ہی اور سفر آخرت قریب آیا اور
اس سورت کی نزول کے دو برس کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا
اور کوئی پوری سورت اس سورت کی نازل ہونیکے بعد نازل نہین ہوئی روایت ہی
کہ بعد نازل ہونی اس سورہ کے آپنی یہہ سورت پڑہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ
روپڑی آپ نی فرمایا کیون روتی ہو عرض کیا کہ اس سورت مین آپکی انتقال کی خبر ہے
آپ نے فرمایا ہان اور کشاف مین روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس سورت کی نازل ہونیکی بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا ای
میری بیٹی میری وفات کی خبر دی ہے شعر نامہ رسید ازان جہان سفر اختیار
برم ❊ عزم رجوع میکنم رخت بعرش می برم ❊ پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رو دین
پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اہل بیت سے میری پاس پہلی
تم پہنچوگی پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑین اور ایسی ہی ظہور مین آیا کہ تمام
اہل بیت نبوی سے پہلی بعد انکی انتقال کی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہانے چہہ مہینے گذرنے
کے بعد اس جہان فانی سے انتقال فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
ملاقات کی دوسرا مقصد حدیث شریف کی پیشین گوئیون کے بیان مین پہلی
پیشین گوئی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیْٓءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی
رَوَاهُ البخاري والمسلم عن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا اوسنے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہین قایم ہوگی تاوقتیکہ نہ نکلے ایک
اگ حجاز سے جس سے روشن ہوجاوین گردنین اونٹونکے بصری مین اس حدیث
کو بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے اور یہہ اگ جو علامت قیامت تہی سنہ ۶۵۴
ہجری مین حجاز مین نکلی اور نکلنا اسکا بتواتر ثابت ہے اور بیان اسکا یہہ ہے
کہ سنہ مذکور کی ماہ جمادی الآخر کو مدینہ منورہ سے ایک منزل کی فاصلہ پر جمعہ کی
دن یہہ اگ ظاہر ہوئی اور روشنی اوس اگ کی ایسی تہی کہ ان راتون سے دن
شرماتا تہا اور رات کو تمام اہل مدینہ دنکی مانند کام کر سکتے تہے اور چاند اور سورج کی روشنی
اون دنون مین ماندہ ہوگئی تہی اور بعض اہل مکہ نے روشنی اوسکی یمامہ اور بصری
مین دیکہی اور منگل تک ظہور اسکا کم رہا اور پہر ظہور اسکا زیادہ ہوا اور اسی وجہ سے
بعضون نے کہا ہے کہ تیسری جمادی الآخر کو بدہ کے دن یہہ اگ ظاہر ہوئی مگر
صحیح یہہ ہے کہ شروع اسکا غرہ جمادی الثانی کو ہوا اور زیادتی ماہ مذکورہ کی
تیسری تاریخ کو ہوئی اور چہارشنبہ سے زلزلہ بہی اسکی ساتہ آیا اور سب زمین ہلنے لگی
اور اوس جنگل کے سنگریزے اور ڈہیلے اور دیوارین ہلنے لگی گویا کہ زمین ایک کشتی ہوگئی تہی جو دریاے
ذخار کی امواج مین ڈانواڈول ہوتی ہو اور تمام اہل مدینہ کو اس زلزلہ سے
ہلاک ہونیکا یقین ہوا اور جمعہ کو تو پہر کچہ ٹہکانا ہی نہ رہا دوپہر کے وقت آسمان
مین دہوان پہیل کر مثل اگ کے بہڑک اوٹہا اور قریظہ مین قاع التنعیم کی پاس
یہہ دہوان ٹہیرا اور اس مین ایک بڑی شہر کی صورت نظر پڑتی تہی اور اس کے
گرد قلعہ بنا ہوا نظر آتا تہا اور اس قلعہ پر کنگرے اور برج بہی موجود تہے
اور اوسکی ہانکنے والے بہی آدمیون کی صورتون مین نظر آتے تہے اور جس پہاڑ پر یہہ

Marfat.com

وہ گذرتی تھی اوسی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی تھی اور پگھلا دیتی تھی اور درختوں کو جلا دیتی
تھی اور پتھرون کو پانی کر دیتی تھی اور اوس میں سے ایک بہت بڑا شور اور ایسا
بجلی نظر آتی ہیں اور گرج کی آواز اوس پانی میں سے نکلتی تھی اور بہت لوگ اور
پتھرون کو اپنی آگ رکھتی تھے مگر برکت رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کے مدینہ منورہ میں ہوا سرد آتی تھی اور ایک پتھر اوسکا حرم مدینہ میں داخل تھا
اور اوسکا خارج تھا خارج کو پھونک دیا اور اوس کو جو حرم مدینہ منورہ میں تھا نہ
جلا سکے اور وہان آکر سرد ہوگئی اور ستائیسوین رجب کو شب معراج میں وہ آگ
موقوف ہوگئی اور امام قسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ
مسمی بجمل الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز اس آگ کے حال میں لکھا ہے اور اس آگ
کے ظہور سے صدق اکثر پیشین گوئیوں کا جو بہ نسبت احوال آگ دوزخ کے قرآن و حدیث
میں وارد ہیں ہو گیا اور اسی وجہ سے یہ علامت قیامت ہے دوسری پیشین گوئی

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ
بِغَائِطٍ یُسَمُّوْنَہُ الْبَصْرَۃَ عِنْدَ نَہْرٍ یُقَالُ لَہٗ دِجْلَۃُ یَکُوْنُ عَلَیْہِ جِسْرٌ یَکْثُرُ اَہْلُہَا
وَیَکُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِذَا کَانَ اٰخِرُ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ
الْوُجُوْہِ صِغَارُ الْاَعْیُنِ حَتّٰی یَنْزِلُوْا عَلٰی شَطِّ النَّہْرِ
فَیَتَفَرَّقُ اَہْلُہَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَۃٌ یَاْخُذُوْنَ فِیْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ
وَالْبَرِّیَّۃِ وَہَلَکُوْا وَفِرْقَۃٌ یَاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِہِمْ وَہَلَکُوْا
وَفِرْقَۃٌ یَجْعَلُوْنَ ذَرَارِیَّہُمْ خَلْفَ ظُہُوْرِہِمْ وَیُقَاتِلُوْنَہُمْ وَہُمُ
الشُّہَدَاءُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میری امت کے کچھ آدمی ایک میدان میں اوتریں گے جس کا نام بصرہ
رکھتے ہیں ایک نہر کے پاس جس کو دجلہ کہتے ہیں اور اوسکے بسنے والے بہت ہونگے

Marfat.com

اور وہ مسلمانون کے بڑی شہرون مین سے ہوگا اور جب آخر زمانہ ہوگا تو آوین گے
قنطورا کے بیٹے چوڑی مونہہ اور چھوٹی آنکھین ہونگی یہانتک
کہ وہ اتریگی نہر کے کنارے پر پس شہر والے تین فرقے ہو جاوینگے ایک فرقہ زمین
اور بیلون کی دمون کے پیچھے ہوگا اور ہلاک ہوسی اور ایک گروہ
امان چاہین گے اور یہ بھی ہلاک ہونگے اور ایک گروہ اپنی اولاد کو اپنی پشت پر ڈالینگے اور لڑینگے
اور یہی شہید ہون گے ابو داؤد نے اس حدیث کو روایت کیا اس حدیث مین رسول اللہ نے بغداد
کی آبادی اور معمورے کی خبر دی اور بصرہ بغداد کی قریب ایک جگہہ ہے اور بغداد
کا باب البصرہ اسی طرف کا دروازہ ہے اور یہہ شہر دجلہ پر آباد ہوا اور جای
تخت تھا ان خلافت عباسیہ کا اور ۶۵۶ ہجری مین جیسی اپنی خبر دی تھی ظہور
مین آیا کہ ترک چڑھ آئے اور اہل بغداد تین گروہ ہو گئے ایک کسان پہنی وہ
بہی ہلاک ہوی ایک گروہ امان چاہتے ہوئے نکلے وہ بہی مارے گئے اور
معتصم باللہ خلیفہ عباسی بہی اسی گروہ مین تھا اور ایک گروہ لڑا اور لڑتے
لڑتے میدان مین شہید ہوی اور زندگی ابدی حاصل کی تیسری پیشین گوئی
وعن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لتفتحن عصابۃ من المسلمین کنز آل کسرٰی الذی
فی الابیض رواہ مسلم۔ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا اونے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کھولی گے ایک جماعت مسلمانون کے خزانہ
آل کسریٰ کا جو کوشک سفید مین ہے اس حدیث کو مسلم نے نقل کی ہے
کسری فارس کے بادشاہ کا لقب تھا اور ابیض مداین مین ایک قلعہ تھا اور فارس
والی اسی سفید کوشک کہتے تھے اور اب اوسکی جگہہ مداین مین مسجد ہے اور یہہ
خزانہ سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کی زمانہ مین مسلمانون نے نکالا۔

Marfat.com

چوتھی پیشین گوئی عن نافع بن عتبة قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم تغزون جزیرة العرب فیفتحها الله ثم تغزون فارس فیفتحها الله ثم تغزون الروم فیفتحها الله ثم تغزون الدجال فیفتحها الله رواہ مسلم

روایت ہے نافع بن عتبہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم جہاد کرو گے جزیرۂ عرب پر پس اللہ فتح نصیب کریگا [illegible] جہاد کرو گے فارس پر پس اللہ فتح دیگا اوس پر پھر جہاد کرو گے روم پر پس اللہ فتح عنایت فرماویگا اوس پر پھر جہاد کرو گے دجال سے پس اللہ فتح دیگا تمکو اوس پر مسلم نے یہ حدیث نقل کی ہے انتہی جزیرۂ عرب پر فتح ہوا اور ایسے ہی فارس اور روم بھی مفتوح ہوا اور یہ تینوں پیشین گوئیاں پوری ہوئیں چوتھی باقی ہے وہ دجال پر فتح یابی ہے اور انشاء اللہ اوس پر بھی اللہ تعالی فتح عنایت کریگا اور یہ پیشین گوئی پوری ہوگی پانچویں پیشین گوئی

عن ابی ہریرة قال [illegible] رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینهما مقتلة عظیمة دعواهما واحدة [illegible]

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قایم نہوگی تاوقتیکہ قتال کرلیں دو جماعت ہوویگا اونمیں بڑا قتال اور اون دونوں کا ایک دعوے ہوگا یہ پیشین گوئی بھی اوس لڑائی کے جو درمیان سیدنا علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے

Marfat.com

ہیں اور دونوں کا ایک دعوی تھا کہ ہر ایک اپنی حقیت کا دعوی کرتا تھا مگر حق بجانب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ تھا۔ ایجاد پنجم پیشین گوئی عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِلٰی جَنْبِہٖ وَھُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّۃً وَّعَلَیْہِ اُخْرٰی وَیَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰہَ یُصْلِحُ بِہٖ بَیْنَ الْفِئَتَیْنِ الْعَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ رواہ البخاری روایت ہے ابی بکرہ سے کہا دیکھا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر اور حسن بن علی انکے پہلو میں بیٹھے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ لوگوں کی طرف توجہ فرماتے تھے اور دوسری مرتبہ حسن بن علی کی طرف یعنے لوگوں کی طرف واسطے وعظ و نصیحت کے توجہ فرماتے تھے اور حسن بن علی کو ازراہ شفقت و محبت دیکھکر اپنی آنکھیں مبارک ٹھنڈی فرماتے تھے اور اسیوقت آپ فرماتے تھے کہ یہ بیٹا میرا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالی اسکی سبب سے ایکدو بڑی جماعتوں میں مسلمانوں کی صلح کرا دیگا۔ اور یہہ دو بڑی جماعت ہمراہیان حضرت امام حسن اور ہمراہیان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما ہیں اور دونوں مسلمان تھے اور یہہ لڑائی برابر مسلمانوں میں چلی جاتے تھی مگر بطفیل وجود مبارک حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے مسلمانوں میں صلح ہو گئی اور لاکھوں بندگان خدا بچ گئے اور پیشین گوئی رسول صلی اللہ علیہ وسلم انکی بھی پوری ہو گئی۔ ساتویں پیشین گوئی عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّھَا دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَاَیْتُ حُلْمًا مُّنْکَرًا اللَّیْلَۃَ قَالَ وَمَا ھُوَ قَالَتْ اِنَّہٗ شَدِیْدٌ قَالَ وَمَا ھُوَ قَالَ رَاَیْتُ کَاَنَّ قِطْعَۃً مِّنْ جَسَدِکَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِیْ حِجْرِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتِ خَیْرًا تَلِدُ فَاطِمَۃُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غُلَامًا

Marfat.com

تكون في حجرك فولدت فاطمة الحسين فكان في حجري
كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخلت
يوما على رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضعته
في حجره فكانت مني التفاتة فاذا عينا رسول الله
صلى الله عليه وسلم تهريقان الدموع قالت فقلت
يا نبي الله بابي انت وامي ما لك قال اتاني
جبرئيل فاخبرني ان امتي ستقتل ابني هذا فقلت
هذا قال نعم واتاني بتربة من تربته حمراء

ت روایت ہے ام الفضل حارث کی بیٹی سے کہ وہ بیان کرتی تھیں کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے آج کی رات ایک خواب خوفناک دیکھا ہے آپ نے فرمایا کیا ہی وہ مین نے عرض کیا وہ سخت ہی آپ نے فرمایا کیا ہی وہ مین عرض کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ ایک ٹکڑا آپکی جسم مبارک سے کاٹا گیا اور میری گود مین رکھا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا ہے انشاء اللہ فاطمہ کے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ تیری گود مین ہوگا یعنے پرورش کی واسطے پس حسینؓ فاطمہ سے پیدا ہوئے اور وہ میری گود مین تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے موافق پس ایک روز مین خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوئی اور مین نے حسینؓ کو آپکی گود مین رکھدیا پھر تھوڑی سی ہے اور طرف توجہ ہوئی تھی کہ ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنکھون مبارک سے آنسو بہتے ہین کہا اسنے پس عرض کیا مینے کہ آپکی میری ماں باپ قربان آپکے آنکھون بہا رہی

آنسو کیون جاری ہوگئے فرمایا ابھی میرے پاس جبرئیل آئی اور مجھکو خبر دی
کہ میری امت میری اس بیٹے کو قتل کریگی یعنے ازراہ ظلم شہید کرینگے مین نے
عرض کیا اسکو فرمایا ہان اور لائی میرے پاس جبرئیل تھوڑی سی سرخ مٹی
وہان کی مٹی سے یعنے جس جگہ آپ شہید ہونگے وہان سے جبرئیل مٹی لائے
اور وہ میدان کربلا تہا اور آپ وہین شہید ہوئے **اٹھون غشیین عرش**

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عِصْمَةَ اَلْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ وَالْمُبِيْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَعِشْرِيْنَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَمُبِيْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ

ت روایت ہے عبداللہ ابن عمر سے کہا اونسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ثقیف مین ایک بڑا جھوٹا ہوتا ہے اور ایک مفسد اور ہلاک کرنیوالا کہا عبداللہ بن عصمہ تابعی نے بڑا جھوٹا تو وہ مختار ہوا جسنے دعوی نبوت کیا اور آخر کار ہوا وہ موافق وعدہ الٰہی مارا گیا اور ہلاک کرنیوالا وہ حجاج بن یوسف ہے اور ہشام بن حسان نے کہا ہے لوگون نے ان مقتولون مظلومون حجاج بن یوسف کا شمار کیا جو اوسنے قید سے مارے تھے تو ایک لاکھ بیس ہزار ہوئے

Marfat.com

اور مسلم نے اپنی صحیح مین روایت کی ہے کہ جسوقت حجاج نے عبد اللہ ابن الزبیر کو
شہید کیا کہا اسما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پیشین گوئی
کی تھی کہ ثقیف مین ایک کذاب اور ایک ہلاکو ہوگا پس کذاب تو ہم دیکھ چکو
لیکن وہ مختار تھا اور ہلاکو میری دانست مین تو حجاج بن یوسف وہی ہلاکو تھا جسکی
ہمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی **نوین پیشین گوئی** عن ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الذین
یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم رواہ الترمذی

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہا اونسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جسوقت دیکھو تم ان لوگون کو کہ برا کہتے ہون میرے صحابہ کو پس کہو تم اللہ
کی لعنت ہو تمہاری شر پر اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور مصداق
اس پیشین گوئی کے خوارج وروافض ہین ھداھم اللہ **دسوین پیشین گوئی**
وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی مرضہ ادعی لی ابا بکر اباک
واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی
متمن ویقول قائل انا ولا ویابی اللہ والمؤمنون
الا ابا بکر رواہ مسلم وفی کتاب الحمیدی
انا اولی بدل انا ولا روایت ہے عائشہ سے کہا اونسے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو بلا دے
تاکہ لکھ دون مین سند خلافت کی پس تحقیق مجکو خوف ہوتا ہے کہ تمنا کرے
کوئی تمنا کرنیوالا اور کہے کوئی کہنے والا کہ مین مستحق خلافت ہون اور میرے
سوا کوئی مستحق خلافت نہین ہے انکار کرے گا اللہ اور مومن مگر ابو بکر کو

Marfat.com

یعنی خلیفہ بلا فصل میری بعد ابوبکر ہی ہوگا اللہ ہی ابوبکر کو ہی خلافت کے لیے پسند فرمائیگا اور مسلمان ہی ابوبکر کو ہی پسند کرینگے اور ایسا ہی ظہور مین آیا مسلم نے یہہ حدیث نقل کی ہی اور حمیدی کی کتاب مین انا ولا کی جگہہ لفظ انا اولی ہے یعنی کہی کہ مین بہتر ہون خلافت کے لئے **گیارہوین بشیین کوئی** عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیْ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ لِیْ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِيْبُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابوموسی اشعری سے کہا اونے تہا مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باغ مین مدینہ کی باغون سے اور اوس باغ کا دروازہ بند تہا پس آیا ایک شخص اور اوسنے دروازہ کہلوانا چاہا اور ہمنے اوسنے نہ پہچانا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی لئے دروازہ کہولدی اور خوشخبری جنت کی اوسی سنادی پس مینی دروازہ جاکر کہولا پس ناگاہ ابوبکر تہی پس بشارت دی مینی ساتہہ اوسکی کہ فرمایا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس حمد بجالایا اللہ کی ابوبکر پہر ایک شخص آیا اور اوسنے دروازہ کہلوایا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی لئی

دروازہ کھولدے اور جنت کی خوشخبری اسی دی پس کھولا مین نے دروازہ ایس شخص کیے لئے پس ناگاہ وہ شخص عمر تھی پس خبر دی مینے ساتھ اوس امر کے کہ فرمایا تھا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تعریف بجالایا اللہ کی عمر رضی اللہ تعالی عنہ و ارضاہ پھر ایک شخص نے دروازہ کہلوایا پس فرمایا حضرت نے اسکی لئی دروازہ کھولدی اور بہشت کی خوشخبری سنادی ساتھہ بلای عظیم کی کہ ہوچکیگی اوسکو پس کھولا مینے دروازہ پس ناگہان وہ شخص عثمان تھی پس خبر دی مینے ساتھہ اوس کے فرمایا تھا حضرت نے پس شکر کیا اللہ کا عثمان نے یہہ کہا اللہ ہے مدد چاہا گیا ہے یہہ حدیث بخاری اور مسلم نے نقل کی ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی جیسے بلوی اور بلا کے ساتھہ شہادت ہوی ظاہر و باہر ہے بارہوین پیشین گوئی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے عبد الرحمن بن سلیمان سے کہا اونھون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب ہی کہ اوے گا ایک بادشاہ عجم کی بادشاہون سے پس غالب ہوگا تمام شہرون پر سوای دمشق کے نقل کیا اس حدیث کو ابو داود نے اور یہ امیر تیمور کی خبر ہی اور یہہ بادشاہ سوا دمشق کے اور تمام شہرون پر اوس ملک کے غالب ہوگیا تھا واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

Marfat.com

دوسرا باب کلام مجید کی بیان مین

پہلی فصل اس بیان مین کہ محمد عربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تنہا کلام الہی نازل
ہوگا اور وہ قران شریف ہی ہے پہلی دلیل بشارت مصطفائیہ زبور کی دسوین اور
گیارہوین ورس مین ہی خداوند کے لئی ایک نیا گیت گاؤ اور اے تم جو سمندر پر گذر
ہوتے ہو اور اسکی بسنے والی ایک گیت گاؤ نئے گیت یعنی کلام الہی ہے اور زبور کا
ترجمہ گیت کے ساتھ بیبل مین کرتی ہین اور نیا گیت قران شریف جو صاحب
بشارت پر نازل ہوا دوسری دلیل بشارت بیت العتیق کے تیرہوین ورس
مین ہی اور تیری سب فرزند ہی خداوند سے تعلیم پاوینگے خطاب کعبہ شریف کو ہی
اور فرزندان کعبہ شریف آل اسماعیل ذبیح اللہ اور انکی تعلیم قران سے ہی ہوئی

دوسری فصل اس بیان مین کہ قران شریف مثل توریت کی الواح پر لکہا ہوا
نازل نہوگا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر اولا نازل ہوگا اور بواسطہ زبان فیض ترجمان امت کو پہونچیگا
بشارت استثنا ورس ۱۸ مین انکے لئے انکی بہائیون مین سے تجھ سا ایک نبی برپا
کرونگا اور اپنا کلام اوسکے موہنہ مین ڈالونگا اور اپنا کلام قران مجید کلام اللہ
ہے اور موہنہ مین ڈالنے سے یہی مطلب ہی کہ اولا قلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر نازل ہوا اور آپ کو انہین کلمات اور نظم سے محفوظ رہے اور آپ اپنی زبان
مبارک سے امت کو پہونچاتے **تیسری فصل** اس بیان مین کہ قران شریف ایک
مرتبہ ہی پورا نازل نہوجاویگا بلکہ تہوڑا تہوڑا نازل ہوگا اور وہ بہی ایک جگہ نہین
بلکہ ازمنہ متعددہ اور مقامات مختلف مین نازل ہوگا بشارت تنزلیہ ورس ۹
وہ کسکو دانش سکہاویگا اور کسکو وعظ کرکے سمجہاویگا انکو جنکا دودہ چہڑایا گیا
جو چہاتیون سے جدا کئے گئے ۱۰ کیونکہ حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون
پر قانون ہوتا جاتا تہوڑا یہان تہوڑا وہان ۱۱ ہان وہ وحشی کی سی ہونٹون اور

Marfat.com

اپنی زبان سے اس گروہ کی ساتھ باتین کریگا۔ ۱۲۔ اور اون سے اوسنی کہا یہہ
وہ آرام ہی جو تم اونکو جو تھکے ہوئے ہین آرام دیجو اور یہہ چین کی حالت ہی پر وی شنوا
نہوئی ۱۳۔ سو خداوند کا کلام اونسی یہہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون
پر قانون تہوڑا یہان تہوڑا وہان تاکہ وی چلی جاوین اور پیچہا رکہی گرین اور شکست
کہاوین اور دام مین پہنسین اور گرفتار ہووین یہہ بشارت قرآن شریف کی نسبت کہی ہی
اور خبر اس بات کی ہی کہ قرآن شریف سورہ سورہ اور آیت آیت ہو کر نازل ہوگا اور دفعہ
واحدہ مین نازل نہوگا اور آیۂ کریمہ قُلْ آمِنُوا بِهِ أَوْ لَا تُؤْمِنُوا إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ
إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ
وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا مین اسی بشارت کی طرف اشارہ ہی اور اہل علم اسی بشارت سے
جانتی تہی کہ قرآن شریف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دفعہ واحدہ مین نازل نہوگا
بلکہ تہوڑی تہوڑی ہو کر نازل ہوگا اور پیدایش کی سولہوین باب مین بہ نسبت اسماعیل
علیہ السلام کی مذکور ہے وہ وحشی آدمی ہوگا اور زبان اسماعیل ذبیح اللہ عربی
تہی پس قرآن شریف کی عربی زبان مین نازل ہونیکی اس بشارت مین خبر ہی چوتہی فصل اس بیان مین کہ قرآن شریف
کا شروع بسم اللہ کی ساتہہ ہوگا بشارت بیت المقدس کیونکہ پہاڑ تو جاتی رہینگی اور ٹیلی ہلائی جاوینگی پر میری مہربانی
تجہ سے کبہی غائب نہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش نہ کریگا خداوند جو تجہ پر رحم
کرتا ہی یون فرماتا ہی ورس ۱۳ ۔ اور تیری سب فرزند بہی خداوند سے
تعلیم پاوینگے یہہ خطاب کہ معظمہ کو ہی اور خبر ہے کہ اللہ تجہ پر رحم کریگا
اور کلام مجید تیری فرزندون کی تعلیم کے واسطے نازل ہوگا پس شروع مین اوسکی
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہو تو مناسب ہے پانچوین فصل اس بیان مین کہ
قرآن شریف مین نسخ احکام بہی ہوگا بشارت تنزلیہ ورس ۱۳ ۔ پر خداوند
کا کلام اون سے یہہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون

تہوڑا یہان تہوڑا وہان تاکہ وی چلی جاوین اور پچہاڑی گرین اور شکست کہاوین اور دام مین پہنسین اور گرفتار ہووین آس ورس سے تنے صاف ظاہر ہے کہ کلام مجید کو کبی مرتبہ نازل فرما کر پورا کرینگے اوسکا فایدہ یہہ ہوگا کہ کفار گرفتار ہووین اور اوسکی صورت یہہ ہے ہوگی کہ ضعف اسلام مین آیہ کریمہ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ نازل ہوا اور پہر قوت اسلام مین وَقَاتِلُوا الْمُشْرِکِیْنَ کَافَّةً کَمَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ کَافَّةً نازل ہوا اور اسیکا نام نسخ ہے

چہٹی فصل اس بیان مین کہ قرآن شریف مین آیہ کریمہ قُلْ اِنْ کَانَتْ لَکُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ وَلَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ ہوگی اور اسکی دلیل یہی کہ بشارت تنزیلیہ کو ورسون مذکورہ کے بعد یہہ ورس ہے ورس ۱۴ پس ای ٹہٹہے باز ہو میون جو اس گروہ پر کہ یروسلم مین ہی حکمرا کرتے ہو خداوند کا کلام سنو ازبسکہ تم کہا کرتے ہو کہ ہمنی موت سے عہد باندہا اور عالم غیب سی پیمان کیا جب وہ مہلک تازیانہ بیچ سے ہوگی چلیگا وہ ہم پر نہ پڑیگا کہ ہمنے جہوٹ کو اپنی پناہ کیا ہے اور دروغگوئی کی آڑ مین اپنی تئین چہپایا ہے ۱۶ جو دلئے خداوند یہوواہ یون فرماتا ہے دیکہو مین صیہون مین بنیاد کی لئے ایک پتہر رکہونگا ایک مہنگ مولا ایک مضبوط نیو والا جو ایمان لاوے اوتاولی نکریگا ورس ۱۸ اور تمہارا عہد جو موت سے ہوا ٹوٹ جائیگا ان ورسون مین ذکر اوس کا ہے کہ ای یہود جو تم دعوی اس امر کا کرتے ہو کہ دار آخرة ہمارے واسطے ہے اور عالم غیب سی ہم نے عہد باندہا ہے یہہ عہد اور دعوی تمہارا زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ٹوٹیگا اور تم سے کہا جائیگا کہ تم ایک دفعہ بہی تمنای موت کرو اور تم نکرسکو گے مگر تنزیل کلام مجید کے ساتہ ذکر کرنے سی معلوم ہوتا ہے

Marfat.com

بواسطہ قرآن شریف کے اس دعوی یہود کا نقض ہوگا اور اسمین یہہ کریمہ قُلْ اِنْ کَانَتْ لَکُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ الآیۃ نازل ہوگی چنانچہ یہہ آیۃ نازل ہوئی اور کسی یہودی نے تمنا موت کی نہ کی اور اگر کرتے تو ہلاک ہوتے اسلیے فرمایا ہے وَلَنْ یَتَمَنَّوْهُ اَبَدًا الآیۃ

تیسرا باب کعبہ شریف کے بیان مین

اور اس باب مین کئی فصل مین پہلی فصل اس بیان مین کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام القبلتین ہو گئے اور کعبہ شریف کی طرف کو تو آپ نماز قائم کیا ہی کرینگے اور وہ آپکا اور آپکی امت کا ہمیشہ کے لئے قبلہ ہوگی لیکن مگر ایک زمانہ تک آپ مسجد اقصی قبلہ بنی اسرائیل کی طرف کو نماز قائم فرمائینگے اور اتنی مدت تک وہ آپکا قبلہ رہیگا اور دلیل اس دعوی کی یہہ ہے کہ غزل الغزلات کی پانچوین باب مین ہے ای یروسلم کی بیٹیو مین تمہین قسم دیتی ہون کہ اگر تم میرے محبوب کو پاجاؤ تو تم اسے کہیو کہ مین عشق کی بیمار ہون مسجد الحرام کی زبان سے یہہ عبارت حضرت سلیمان علی نبینا علیہ السلام نے ارشاد فرمائی ہے اور بیٹیان مسجد اقصی ہے اور محبوب کعبہ شریف محبوب خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اور یہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یروسلم کی بیٹیون سے یعنی اون عبادتخانون سے جو اوسکی طرف کو بنی ہوئی تہی اوسکی طرف کو نماز پڑہتے ہی اور سولہ مہینے تک . مدینہ منورہ مین پہونچکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد اقصی کی طرف نماز پڑہی ہی اور اس مدت تک وہی قبلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا اور بعد اوسکے یہہ حکم منسوخ ہوا اور آپ اپنے عاشق کی طرف متوجہ ہو گئے اور عشق کعبہ معظمہ نے قلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اثر کیا اور آپکو اپنا عاشق بنا لیا آیۃ کریمہ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَاءِ اس امر کو بیان فرماتی

Marfat.com

دوسری فصل اس بیان میں کہ کعبہ شریف ہی قبلہ دائمی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اور اونکی امت کا ہوگا صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام بشارت ترجمہ
باب ۵۴ ۱۔ اری بانجھ تو جو نہیں جنتی تھی خوشی سے للکار تو جو حاملہ نہیں ہوتی
تھی وجد کر کے گا اور خوشی سے چلا کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ بیکس چھوڑی
ہوئی کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہے ۲۔ اپنے خیمے کی مقام کو بڑھا دے
ہاں اپنے مسکنوں کے پردے پھیلا دے مت کر اپنی ڈوریاں لمبی اور اپنی میخیں
مضبوط کر ۳۔ اسلئے کہ تو دہنے اور بائیں طرف بڑھیگی اور تیری نسل قوموں
کی وارث ہوگی اور اوجاڑ شہروں کو بسائیگی ۴۔ مت ڈر کہ تو پھر پشیمان نہو گے کہ تو اپنی جوانی کا ننگ بھول
جائیگی اور اپنی بیوگی کا عار پھر یاد نکریگی ۵۔ کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہے اسکا نام
رب الافواج ہے اور تیرا نجات دینے والا اسرائیل کا قدوس ہے وہ ساری
زمین کا خدا کہلائیگا ۶۔ کیونکہ تیرا خدا کہتا ہے کہ خداوند نے تجھے طلاق کی
ہوئی عورت اور دل آزردہ عورت سے ہاں جوانی میں ایک جورو کی مانند
جو رد کی گئی ہو پھر بلایا ہے ۷۔ میں نے ایکدم کے لئے تجھے چھوڑ دیا لیکن میں
بہت سی مہربانیوں کی ساتھ تجھے سمیٹ لونگا ۸۔ قہر کی شدت کی حال میں میں نے
اپنا منہ تجھ سے ایک لحظہ چھپایا پر اب میں ابدی عنایت سے تجھ پر رحم کرونگا
خداوند تیرا بچانیوالا یوں فرماتا ہے ۹۔ کہ میرے آگے نوح کی پانی کا سا معاملہ
ہے کہ جسطرح میں نے قسم کہائی تھی کہ پھر زمین پر نوح کا سا طوفان
کبھی نہ آویگا اسیطرح اب میں نے قسم کہائی کہ میں تجھ سے پھر کبھی آزردہ نہ ہونگا
اور تجھکو نہ جھڑکونگا ۱۰۔ پہاڑ تو جاتے رہیں اور کوہ ٹل جائیں پہ میری مہربانی
جو تجھ پر ہے وہ کبھی غائب نہ ہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش نکریگا خداوند
جو تیرا رحم کرنیوالا ہے یوں فرماتا ہے ۱۱۔ ای تو جو آزردہ خاطر ہے اور آندھی

کی ہی اچہائی ہوئی ہی اور تسلی سے محروم ہی دیکہہ مین تیری پتہرونکو سرمی
سی لگاونگا اور تیری بنیاد نیلمون سے ڈالونگا ۱۲ مین تیری فصیلون کو
لعلون سے اور تیری پہاٹکون کو چمکتی ہوی جواہر سی اور تیری ساری احاطے
بیش قیمت پتہرون کی بناونگا ۱۳ اور تیری سب فرزند خداوند سی تعلیم
پاوینگی اور تیری فرزندون کی سلامتی کامل ہوگی ۱۴ اور تو راستبازی سی پایدار
ہوجائیگی اور تو ظلم سے دور رہیگی اور گہبراہٹ سی کہ وہ تیری قریب نہ اویگی ۱۵
ممکن ہے کہ وی کبہی اوین پر میری حکم سے نہین جو تیری خلاف جمع ہوون وی
اپنونکو چہوڑکی تیری طرف اوینگی ۱۶ دیکہہ مین نے لوہار کو پیدا کیا ہی جو کوئلی
اگ مین ڈالکی دہونکتا ہی اور اپنی کام کی لئی ہتیار نکالتا ہی اور غارتگر کو خراب
کرنیکو لئی مین پیدا کرتا کوئی ہتیار جو تیری برخلاف بنایا گیا کام نہ اویگا اور جو زبان عدالت
مین تجہہ پر چلیگی تو اوسی مجرم کریگی انتہی درس اقولا [illegible] بانجہ مطلب ہی
کعبہ شریف نے کوئی رسول اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی آل ابراہیم
علیہ السلام سی مکہ معظمہ مبعوث نہین ہوا اس سبب سی کعبہ شریف کو بانجہ فرمایا اور
مسجد اقصی کی بانی کی آل سی موسی و عیسی علی نبینا و علیہما السلام جیسی رسول ہوی
ہین اور ہزارون پیغمبر ہوی قولہ خوشی سی جلا اور [illegible] کریگی کا [illegible] وقت [illegible]
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوتی کعبہ شریف خوشی سی جلا اور [illegible]
کعبہ شریف سی اواز ائی قد جاءکم رسول من انفسکم ترجمہ
تمہاری طرف ایک رسول تم مین سی ایا اور [illegible] اس اواز سی بہت کچہ اگی ہی [illegible]
خداوند فرماتا ہی کہ بیکس چہوڑی ہوئی اولاد خصم والیکی اولاد سے زیادہ ہوگی
کعبہ شریف کی اولاد امت محمدیہ ہی اور امت محمدیہ کی زیادتی امت موسوی اور
عیسوی سی ظاہر ہی اسلئے کہ حضرت موسی و حضرت عیسی علیہما السلام کی امت

Marfat.com

نبی اسمٰعیل تھی اور رسالۃ موسوی اور عیسوی خاص بنی اسرائیل کی لئی تھی اور رسالۃ محمدی ثقلین کی واسطے ہی اور پھر دونوں شریعتیں منسوخ ہوگئیں ہیں اور شریعت احمدی باقی ہی اور منسوخ ہونی سے پہلی کبھی امتہ محمدیہ سے نہیں اترتی ہیں اور بیکس کعبہ شریف کو فرمایا اور جسم والی مسجد اقصی کہ اسوقت قبلہ انبیاء علیہم السلام کی تھا ورس ۲ - اپنی خیمی کی مقام کو بڑھا دی الخ تا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام فقط اتنی ہی تھی جس جگہ اب طواف کرتی ہیں اور اسی مطاف بولتی ہیں اور پیغمبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قریش کے مکانات خرید ہو مسجد میں شامل ہوئے اور مسجد بنی اپنی خیمی کی مقام کو بڑھایا اور مسجد الحرام اتنی ہوگئی کہ اب موجود ہی اصل مسجد سے سو حصے زیادہ ہوگئی ہی اور اس ورس میں اس سے زیادہ ہونی مسجد الحرام کا بیان ہی اور اشارہ اس طرف ہی کہ جسقدر مسجد الحرام زیادہ ہو جاوی مگر وہ اصل مسجد کی حکم میں ہی اور نیز یہی حج خانہ کعبہ کرتی ہی وہ فقط عرب تھی اور اب تمام عالم حاجی ہوگیا ہے اور کعبہ قبلۂ عالم ہوگیا ہے ورس ۳ تو داہنے اور بائیں طرف بڑھیگی اور تیری نسل قوموں کی وارث ہوگی مسجد الحرام بھی داہنی اور بائیں طرف بڑھی امتہ محمدیہ بھی داہنی اور بائیں زیادہ پہیلی انتہای مشرق اور انتہای مغرب تک پہنچگئی اور نسل کعبہ شریف امۃ احمدی آل اسماعیل ذبیح اللہ قوموں کی وارث ہوئی نوشیروانیوں سے ایران اور نصرانیوں سے شام وراثت میں لی اور بہت سی ملکوں کی وارث ہوئی قولہ اور اوجاڑ شہروں کو بسا دیگی ہزاروں شہر مشرق سے مغرب تک امتہ محمدیہ سے آباد ہیں والحمد للہ علی ذالک ورس ۴ مت ڈر کہ تو پشیمان نہوگی مت گھبرا کہ تو پھر رسوا نہوگی کہ تو اپنی جوانی کی ننگ بھول جائیگی اور اپنی بیوگی کا عار پھر یاد نکریگی کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہے اسکا نام رب الافواج ہی تیرا نجات دینی والا اسرائیل کا قدوس ہے وہ ساری زمین کا خدا کہلاویگا کہ خداوند نے تجھے طلاق کی ہوئی عورت اور دل آزردہ

Marfat.com

عورت سی تو اور جوانی مین ایک جورو کی مانند جورو کی گئی سو پھر بلایا بھی [illegible]
ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نی کعبہ شریف کو تعمیر کیا تھی اور حضرت ابراہیم اور
حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق لکھی بنیاد علیہم السلام کعبہ شریف کو ہی اپنا قبلہ
سمجھتے تھی اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیاد مسجد اقصی کی کھینچی تھی [illegible] سلیمان
علیہ السلام نی اسکو پورا کیا اسلئی بنی یعقوب علیہ السلام کا یہہ قبلہ قرار پایا اور زمانہ
بنی اسرائیل کی رعایت سی ہی ہوا ہے یہی تک مسجد اقصی قبلہ ابتدا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا قرار پایا مگر وہ حکم پھر منسوخ ہوا اور حکم ہو گیا کہ قیام قیامت تک قبلہ جمیع
عالم کا کعبہ شریف ہی رہیگا اور اون ورسون کی یہی معنی ہین اور خالق [illegible]
شوہر قرار دیا ہے اور محاورات بیل ای قسم کہ ہین اور کعبہ شریف کو جورو قرار دیا ہے
وہ روکی ہوئی کی مانند تھی ہی کہ اپنا اور سی [illegible]
بیٹھی شروع کر دی اور اپنی غلامون کو اوسکی [illegible]
کوئی رسول [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
پھر پشیمان ہونگی اس بات کی خبر دی ہی [illegible]
ہمیشہ کو قبلہ اور مقصود عالم رہیگی اور [illegible]
پڑھین گی اور جلد [illegible]
سی جو اوسی [illegible] عبادت [illegible]
اب مین بہت سی [illegible]
گو اپنا منہ تجھی [illegible]
تیرا سنجانیوالا لون [illegible]
قسم کہانی ہے کہ پھر زمین پر نوح کا سا طوفان کبھی نہ اویگا [illegible]

Marfat.com

قسم کھائی کہ مین تجھسی پھر کبھی آزردہ ہونگا اور تجھکو نہ گھرکونگا پہاڑ تو جاتی رہین اور
کوہ ٹل جائین پر میری مہربانی جو تجھپر ہی کبھی غائب نہ ہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش
نکریگا خداوند جو تجپر رحم کرنیوالا ہے یون فرماتا ہے ذکر غزوات مین بیان ہو لیا
ہی کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی خواص ہتیہ صحف الٰہی مین
ایک یہہ امر بھی تہا کہ حرم محترم مین ایک مرتبہ آپ کی لئی قتال حلال ہوا اور حرم مین
قتال واقع ہوا اور بعد اوسکی جیسی کہ پہلی حرمت تھی ویسی ہی ہوگئی ثابت ہو چکی ہیں
اسی امر کا ان ورسون مین بیان ہی اور یہہ بیان دفعیہ گلہ کعبہ شریف کا ہی جو ملاء نیک
وقت شاید کرتی کہ یہہ عجب جلا وا اور تیار یہہ اکہ پہلی ہی بی عزتی اور بی حرمتی کی اور
دفعیہ اسکا اس طور پر فرمایا ہی جیسکہ زمانہ نوح علیہ السلام مین بسبب شامت کفار کے
ظہور صفت قہاریت ہوا اور تمام عالم کو ڈبو دیا تہا اور تیری جگہہ بہی پانی بہر گیا تہا ایسی
ہی اس وقت مین بسبب سزای تکلیف تیری رسول کی اور شامت کفار فجار کی
بی حرمتی ایکدم کی لئی ہوئی اور یہہ اس بی حرمتی کی ساتہہ تجہی انجاس اصنام سے
پاک کر دیا مگر جیسکہ قسم کہائی گئی ہی کہ نوح کا سا طوفان پہر کبھی زمین پر نہ اویگا ایسی
ہی قسم کہائی گئی کہ تیری حرمت پہر کبھی زائل نہوگی اور تجہہ مین پہر کسیکو قتال حلال
نہین ہوگا اور تیری رسول نی یہہ حکم حجۃ الوداع مین سنا دیا ورس ۱۱- ای تو جو آزردہ
خاطر ہی اور تسلی سی محروم ہی دیکہہ کہ مین تیری پتہرون کو سرمے سی لگاونگا اور
تیری بنیاد نیلمون سی ڈالونگا ۱۲ مین تیری فصیلون کو لعلون سی اور تیری پہاٹکونکو
چمکتی ہوی جواہر سی اور تیری ساری احاطی بیش قیمت پتہرون سی بناونگا ش زمانہ [illegible]
سی تا زمانہ سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کعبہ شریف کی گرد مکانات
حرم محترم اور چہار دیواری مسجد الحرام ہی نہ تہی بلکہ کعبہ شریف کی قریب اور ادہر ادہر
قریش کے مکانات تہی مگر بعد زمانہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطی توسیع [illegible]

Marfat.com

وعمارتی الی لمی تہیں حرم شریف ایسی ہوئی کہ خوبی اوسکی بیان مین نہین اسکتی علامہ
تواریخ مکہ معظمہ مین ہی جب کثرت ہوئی مسلمانون کی زمانہ خلافت عمر ابن الخطاب
رضی اللہ عنہ مین اور مسلمان مسجد الحرام مین نہ سما سکی اور مسجد گہری ہوئی تہی قریش
کی مکانون سی اور اوسکی گرد کچہ احاطہ وغیرہ نہ تہا پس عمر رضی اللہ عنہ نی تجویز کی کہ
مسجد بڑہائی جاوی اور قریش کی مکانات خریدکر اور ڈہاکر مسجد مین داخل کئی اور
بعضی قریشیون نی مکانون کی بیچنے سی انکار کیا تو اون سی زبردستی لیکر مسجد مین
داخل کئی اور اونکی قیمت جو چار آدمیون نی مقرر کی وہ کعبہ شریف مین رکہدی اور
گہر والون نی بعد ہو کر قیمت لی پس ایسی دیوارونکی بنانی کا حکم دیا جو قد آدم سی
کم ہون اور چارون طرف یہہ دیوار تیار ہوئین اور اون پر چراغ روشن ہوتی تہے
اور اس دیوارون مین دروازی پہلی دروازونکی سامنی بنائی گئی تہی اور یہہ تعمیر سترہوین
سن ہجری مین ہوئی پہر جب از حد زیادتی ہوئی مسلمانون کی زمانہ مین حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کی پہر زیادہ کیا مسجد کو حضرت عثمان نی اور قریش
کی گہر خریدکر مسجد مین کئی اور جسنی انکار کیا اوسی قید کا حکم دیا اور یہہ زیادتی سنہ
چبیس ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوئی اور دالان مسجد مین پہلی مرتبہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نی اس دفعہ کی زیادتی مین بنائی پہر زیادہ کیا مسجد الحرام کو عبد اللہ
بن الزبیر رضی اللہ عنہما نی اور قریش کی گہر خریدکر اوسمین داخل کئی یہہ تعمیر صحابہ
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہی اور ثانی اول انمین سی وہ ہین جنکی شان مین
زبان وحی ترجمان سی وارد ہوا ہی لو کان نبیا بعدی لکان عمر اور یہہ تجویز
زیادتی مسجد کی انہین امور عہد سی تہی جو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کی قلب پر عالم غیب سی پڑتی تہی اور اب اور سلاطین اہل اسلام کی تعمیر کا ذکر
ہی پہر تعمیر کیا اوسکو عبد الملک بن مروان نی اور بلند کیا اوسکی دیوارونکو اور

اوچھت اسکی سالکی ڈالی اور ہر ستون کی سر پر پچاس مثقال سونا لگایا اور عمدہ تعمیر کی
اور یہہ ولید بن عبد الملک نے تعمیر عبد الملک کو ڈہوا کر پہر از سر نو تعمیر کی اور یہہ تعمیر محکم اور مضبوط
تہی عبد الملک کی تعمیر سی یہانتک تعمیر سلاطین مدینہ کا بیان ہوا اب سلاطین
عباسی کی تعمیر کا بیان ہی اور سنہ ایکسو اکسٹہہ ہجری مین حکم کیا ابو جعفر منصور
عباسی نی واسطے زیادہ کرنی مسجد کی قریش کے مکانات خرید کر پس زیادہ
کی انہی مسجد رکن شامی کی طرف سے جو قریب ہی دار الندوہ یعنی مصلی حنفی کی اور زیادہ
کیا اوسکی اسفل مین ایک منارہ تک کہ باب بنی سہم مین ہی اور جنوبی طرف مین روکی
دوسی کچہہ نہ بنا سکا اوسکو ویسا ہی چہوڑا اور زیاد حارثی متولی عمارت نی زیادتی کی
اعلی مسجد مین اور امیر المومنین عبد اللہ مہدی نی ہی زیادتی کی مسجد الحرام مین اور تعمیر
کی مسجد الحرام کی اور قریش کی مکانات خرید کر مسعی کی طرف سی اور منہدم
کر کی مسجد مین داخل کیی اور یہہ مکانات سحاب نی بیس ہزار ایکسو پچیس دینار کی خرید
تہی اور ازرق کی ایک مکان مین سی اٹہارہ ہزار کو خریدی تہی اور خزاعیہ کے
مکان کی اڑتالیس ہزار دینار قیمت دیکر مسجد مین داخل کیا اور اسی عبد اللہ مہدی
نی سنگ مرمر کی ستون مصر سی منگوائی اور مسجد مین لگوائی اور زمانہ عباسیہ مین مسجد
الحرام کی بہت زیب و زینت ہوئی اور رباطین اور مدرسی کعبہ شریف کی گرد
بہت بنائی گئی یہہ بیان تعمیر حرم محترم ہولیا اور یہہ قصی جیسی بیان آئی و تمام دنیا بہر
ہی و من دخلہ کان امنا ... اور تیری فرزند بنی خداوند سی تعلیم پاینگی
یہہ قرآن شریف کی نزول کا بیان ہی ہوا اور تیری فرزندون کی سلامتی کامل
ہوگی کوئی شخص کیسا ہی صاحب سلطنت و حکومت کیون نہو تمام امتہ محمدیہ
کو جو فرزندان کعبہ شریف ہین ہلاک نکر سکیگا اور نہ خسف و مسخ جیسا کہ فرزندان
مسجد اقصی مین ہوا ہیان نہوگا کہ امتہ رحمتہ العالمین سے ہے اور دجال بہی حرمین

میں داخل نہو گا ویں ۴ اور راستبازی سے پایدار ہو جاویگی تو ظلم سے دور رہیگی
لہذا ڈریگی اور گھبراہٹ سے کہ وہ تیرے نزدیک نہ آویگی ۵ ممکن ہے کہ وے کبھی اکٹھے ہوں
پر میری حکم سے نہیں جو کوئی تیرے برخلاف جمع ہوں وے انکو چھوڑ کے تیری طرف
آ گرینگے راستبازی کی شریعت کی یہ ہے کہ فرزندان کعبہ شریعت راست گو ہیں اور
الحمد للہ کہ سب فرزندان کعبہ شریف راست گو ہیں اور اور دروغگو فرزندان کعبہ شریف
لا اله الا الله محمد رسول الله کہتے ہیں اور سچے ہیں اور اوراسکی خلاف کہتے ہیں اور [illegible]
مریں اور کعبہ شریف پر گھبراہٹ کبھی نہ ہوگی یعنی بعد واقعہ اصحاب فیل اور [illegible]
ہلاک ہی ہوئی او پندرھویں ورس میں حضرت عبد اللہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ
کی شہادت کا بیان ہے اور آگے ختم باب تک اسی امر کا بیان ہے کہ قتل تھا [illegible]
کعبہ شریف کو منہدم نہ کر سکیگا اور حمایت خداوندی بندوں کی میراث ہے اور انکی
راستبازی مجھ سے ہی اس امر کی پیشینگوئی ہے کہ منتظرین قیامت تک مسلمانوں
کی ہی حکومت رہیگی اور اس بشارت کی تعمیل تو بے شمار نہ ہوگی سو استقلال [illegible]
شریف کا ثابت ہے دوسری دلیل بشارت طلوع اقبال ہی صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام
باب ۶۰ اٹھ منور ہو کہ تیری روشنی آئی اور خداوند کا جلال تجھ پر طالع
ہوا ہے ۲ دیکھ تاریکی زمین پر چھا لیگی اور تیرگی قوموں پر لیکن خداوند تجھ پر طالع ہوگا
اور اسکا جلال تجھ پر نمود ہوگا ۳ اور قومیں تیری روشنی میں اور بادشاہان تیرے
طلوع کی تجلی میں چلینگی ۴ اپنی آنکھیں اٹھا کر چاروں طرف نگاہ کر دیکھ سب کے
سب اکٹھے ہوتے ہیں وے تجھ پاس آتے ہیں تیرے بیٹے دور سے آوینگے اور تیری
بیٹیاں گودوں میں اٹھائی جاوینگی ۵ تب تو دیکھیگی اور تیرا دل اچھلیگا اور کشادہ
ہوگا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری طرف پھریگی اور قوموں کی دولت تیرے
پاس فراہم ہوگی ۶ اونٹوں کی کثرت ہی تجھے آ چھپا لینگی [illegible]

جو ان ویشیمین وی سب جو سبا کی ہین آوینگی وی سونا اور لبان لاوینگی اور خداوند کی تعریفون
کی بشارتین سناوینگی ۷ قیدار کی ساری بہیڑین تیری پاس جمع ہونگی نبیط کی مینڈہی تیری
خدمت مین حاضر ہونگی وی میری منظوری کی واسطے میری مذبح پر چڑہائی جاوینگی اور
مین اپنی شوکت کی گہر کو بزرگی دونگا ۸ یہ کون ہین جو بدلی کیطرح اوڑتی آتی ہین اور
کبوترون کی مانند اپنی کابک کیطرف ۹ یقیناً بحری ممالک میری راہ تکینگی اور ترسیس
کی جہاز پہلی آوینگی تاکہ تیری بیٹونکو اونکی روپی اور سونی سمیت دور سی خداوند تیری خدا
اسرائیل کے قدوس کی نام کی لیے لاوین کیونکہ اوسنی تجہی بزرگی دی ہی ۱۰ اور اجنبیون کے
بیٹی بہی تیری دیوارین اوٹہاوینگی اور اون کی بادشاہ تیری خدمت گذاری کرینگی اگرچہ
مین نے اپنی قہر سی تجہی مارا پر اپنی مہربانیون سی تجہپر رحم کرونگا ۱۱ اور تیری پہاٹک نت
کہلی رہینگی وی دن رات کبہی بند نہونگی تاکہ قومون کی دولت تیری پاس لاوین
اور اون کی بادشاہونکو دہوم دہام کی ساتہ کہ وہ قوم اور مملکت جو تیری خدمتگذاری
نکریگی ہان وی قومین ایک لخت ہلاک کی جاینگی ۱۲ لبنان کا جلال تجہ پاس اویگا
سرو اور صنوبر اور دیودار ایک ساتہ تاکہ مین اپنی مقدس مکان کو آراستہ کرون اور
اپنی پانو کی کرسیکو رونق بخشون ۱۳ اور تیری غارتگرون کی بیٹی بہی تیری آگی جہکی
آوینگی ہان وی سب جنہون نی تیری تحقیر کی تیری پانوپر پڑینگی اور تجہی خداوند کا
شہر اسرائیل کی قدوس کا صیہون تیرا نام رکہینگی ۱۵ اوسکی بدلی کہ تو ترک کی گئی
اور تجہ سی نفرت ہوئی ایسا کہ کسی آدمی نے تیری طرف گذر بہی نکیا تجہی شرافت دائمی
اور پشت در پشت کی لوگون کا سرور بناونگا ۱۶ تو قومون کا دودہ بہی چوس لیگی
ہان بادشاہونکی چہاتی چوسیگی اور تو جانیگی کہ مین خداوند تیرا بچانیوالا اور مین یعقوب
کا قادر تیرا چہڑانیوالا ہون ۱۷ مین پیتل کی بدلی سونا لاونگا اور لوہی کے بدلے
روپا اور لکڑی کے بدلے پیتل اور پتہرون کی بدلی لوہا اور مین تیری حاکمون کو سلامتی اور

Marfat.com

اور تیری عاملون کو صداقت بناؤنگا ۱۸۔ آگی کو تیری سرزمین مین ظلم کی آواز کبھی
نہ سنی جائیگی اور نہ تیری سرحدون مین خرابی یا بربادی کی تو اپنی دیوارون کا نام
نجات اور اپنی دروازون کا نام ستودگی رکھیگی ۱۹۔ آگی کو تیری روشنی دن کو
سورج سی اور راتکو تیری چاندنی چاند سی نہوگی بلکہ خداوند تیرا ابدی نور اور تیرا خدا
تیرا جلال ہوگا ۲۰۔ تیرا سورج پھر کبھی نہ ڈھلیگا اور نہ تیری چاند کا زوال ہوگا کیونکہ خداوند
تیرا ابدی نور ہوگا اور تیری ماتم کی دن آخر ہوجائینگے ۲۱۔ اور تیری سب لوگ
راستباز ہونگی وی ہمیشہ ابد تک سرزمین کی وارث اور میری لگائی ہوئی ٹہنی اور میری
ہاتھہ کی کاریگری ٹہرینگی تاکہ میری بزرگی ظاہر ہو ۲۲۔ ایک چہوٹی سی ایک ہزار
ہونگی اور ایک حقیر سی ایک قوی گروہ ہوگی مین خداوند اسکی عین وقت پر یہہ سب
کچھہ جلد کرونگا ۔ ش ورس ۱۹ مین جو کہ تیری روشنی آگی کعبہ معظمہ کو خطاب ہی اور
یہہ اشارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت ایک نور ظاہر ہوا جس سے مصر و شام
کی محل آپکی والدہ ماجدہ نی دیکھی تھی اور ایسی روشنی باطنی کعبہ شریف کو حاصل ہوئی کہ
تمام عالم سے اوس محل پاک ہوئی دامن کعبہ شریف کی بتون کی نجاست سی الی ابدالآباد
بوجود باجود سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوئی ایسی ہی روشنی
ظاہری بھی حاصل ہوئی اب کئی ہزار قندیل حرم محترم مین ہر شب کو روشن ہوتی ہین
اور ایسی روشنی کی رونق ہوتی ہے کہ بیان مین نہین آسکتی ورس ۲ دیکھہ تاریکی زمین
پر چھاگئی اور تیرگی قومون پر لیکن خداوند تجھپر طالع ہوگا اس ورس مین زمانہ جاہلیت
نور الہی کو کعبہ شریف سی فرمایا ہی یعنی جسوقت کہ تمام عالم مرض شرک و کفر مین مبتلا
تہا اور دین حق پر بعض اہل کتاب ہی تھی اور یہہ مضمون حدیث شریف مین وارد
ہوا ہی ورس ۳ اور قومین تیری روشنی مین اور بادشاہ تیری طلوع کی تجلی مین
چلینگی اس ورس کی پہلی جملی مین اس امر کا بیان ہے کہ جسوقت نور الہی

اسوقت اور شریعتین منسوخ ہوجاتین گی اور قومین تیری روشنی مین چلینگی
تیری نور سی نور حاصل کرینگی اور دوسرا جملہ اس کو بیان فرماوی ہی کہ امتہ محمدیہ
فقط غربا ہی نہ ہونگی بلکہ اس روشنی الہی سے شاہان زمین بہی بہرہ ور ہونگی اور
بادشاہ تیری خادم ہونگی اور اپنا لقب خادم الحرمین الشریفین رکہینگی حفظہا عن شر
الی یوم الفواد ورس ۴ - اپنی انکہین اوٹہا کر چارون طرف لگا کر دیکہ سب کی سب اک
ہوتی ہین وی تجہ پاس آتی ہین تیری بیٹی دور سی آونگی اور تیری بیٹیان گود مین
اوٹہائی جاوینگی یہہ بیان حج ہی اور چارون طرف سی حجاج مثل جانوران پرند
شریف کو اڑی چلی جاتی ہین اور بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی اتنی
کہان ہوتی تہی ورس ۵ تب تو دیکہیگی اور روشن ہوگی ہان تیرا دل اوچہلیگا او
کشادہ ہوگا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری طرف پہریگی اور قومون کی دولت تیر
پاس فراہم ہوگی ش اس ورس مین بیان ہی کہ جسوقت حجاج تیری
کی لیے چارون طرف سی آوینگی اوسوقت مین خلافت تیری آل کی ہوگی اور او
تیری اولاد کی پاس اوسوقت مین اکہٹی ہوگی اور ایسی ہی بحمد اللہ ظہور مین آیا
حجاج کی خلیفہ ثانی سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سی شروع ہوی اور
روز ترقی پہ ہوتی رہی ورس ۶ - اونٹنین کثرت سی تجہی آکر چہپا لینگی
اور عیفہ کی جوان اونٹنین وی سب جو سبا کی ہین آوینگی اور خداوند کی تعریفون
کی بشارتین سناوینگی ش جو کثرت اونٹون کی موسم حج مین حرم محترم مین ہوتی ہی دیکہنی
سی تعلق رکہتی ہی اور ہر طرف سی اونٹون پر حجاج آتی ہین اور بشارت تعریف اللہ
پاک شاید تلبیہ کو فرمایا ہی واللہ اعلم ورس ۷ قیدار کی ساری بہیڑین تیری پاس
جمع ہونگی نبط کی مینڈہی تیری خدمتگاری مین حاضر ہونگی وی میری منظوری
کی واسطی میری مذبح پر چڑہائی جاوینگی اور مین اپنی شوکت کی گہر کو بزرگی دونگا

Marfat.com

اس درس مین قربانی وغیرہ کی ذبح کا بیان ہی اور فقیدا اور منبطد صاحبزادی
اسماعیل علیہ السلام کی تہی اور فقیدار جدامجد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
ہین اور جملہ میری منظوری کی واسطے میری مذبح پر چڑہائی جاوینگے اس امر کو بیان
کرتی ہی کہ یہان ذبح ہدی وغیرہ ہوا کریگی کہ ذبح الہٰی وہی ہے اسلیئی کہ ابراہیم
اور اسماعیل علی نبینا وعلیہما السلام سے وہین امتحان ہوا اور انکی بہلی منیٰ ہا وہین ذبح
وقوع اور وہین انکی شوکت کی گہر کو بزرگی دونکا شرب البیت فی جسم تہم کی کعبہ بعض
کو سا ہے نزول آیہ کریمہ قول وجہک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوہکم

شطرہ بزرگی عطا فرمائی ہی أطہر من الشمس وابین من الامس ہے کہ کروڑون
انسان اسکی طرف مونہ کرکے سجدہ وحدہ لاشریک بجالاتی ہین اور ہزارون اوسکے
قربان ہوتی ہین سیکڑون اسکا دامن پکڑکے رب البیت سی عرض معروض ومناجات
کرتی ہین ہزارون تہا بو نام خدا ہر ہر سال وہان ذبح ہوتی ہین لاکہون خلق خدا امیر و
غریب وشاہ وفقیر ایک وردی سی حاضر ہین سر کہلی ہین بال بکہری ہوئی ہین چہرہ پر
غبار عاشقانہ تمام سوای قربان ہوتی پہرتی ہین مویدالاسلام گیارہوین صفحہ کے
حاشیہ پر بیان کرتے کہ لکہا ہی کعبہ کی عمارت ہین جسکو اہل اسلام سب سی زیادہ مقدس
سمجہتی ہین ایک لکڑی کے ستون لگی ہوئی ہین اور اون ستونون کے بیچ مین چاندیکی
قندیلین اویزان ہین اور سونی کا پرنالا ہی جس سے تمام چہت کا پانی گرتا ہی تمام دیوارین
اندر باہر سیاہ مشجر سی ڈہکی ہوئی ہین اور اوسکے پردی مین طلائی دوڑ بان
آراستہ ہین یہ پردہ ہرسال شاہ روم کی طرف سی بدلا جایا کرتا ہی برخت صاحب
جنہون نی حال مین کعبہ معظمہ کی بیان مین ایک کتاب لکہی ہے یہ فقرہ لکہتی ہین درگاہ
کا انتہا درجہ کی عجیب طرح کی پردی چاندی اور سونی کی افراط چراغون کی روشنی
اور لاکہوں آدمیوں کا مسجد دنیا گمان اور خیال کی طاقت سے باہر ہی۔

Marfat.com

ورس ۸ یہ کون ہین جو بدلی کیطرح اوڑتی آتی ہین اور نیز کبوتروں کی مانند اپنی کابک کیطرف سو تا لاتھون عاشقان الہی ہر سال مثل کبوتروں کی اوڑکر حرم محترم جو اونکی لیئے مثل کابک کی امن اور حرز ہین پہونچتی ہین اور وہان جاکر قمریون کے مانند اپنی اوقات یاد خدا مین گذارتی ہین اور حرم محترم مین کبوترون کی بہی کثرت ہی مدارج النبوت مین ہی بعض سیر کی کتابون مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت ہی کہ خانہ کعبہ کی گرد تین سو ساٹہ بت رکہی تہی اور قبایل عرب اونہین کی لیئے قربانی وغیرہ کرتی تہی اور تلبیہ مین بہی اونہین شریک کرتی تہی پس خانہ کعبہ نی جناب باری مین عرض کیا کہ الہی میری گرداں بتونکی کب تک پوجا ہوا کریگی اور کب تک تیری عبادت میری گرد ہوگی پس اللہ عزوجل نے خانہ کعبہ کی طرف وحی بہیجی کہ قریب ہی کہ پیدا کرون مین تیری لیئے ایک صاحب نور کو اور بہیجون مین تیری طرف ایک قوم کہ آوینگی وہ تیری طرف کرگسون کی مانند اور میل کرینگی تیری طرف جیسا کہ میل کرتا ہی پرند اپنی بیضون کی طرف اور آواز کرینگے تیری گرد تلبیہ کی ساتہ ورس ۵ یقیناً بحری ممالک میری راہ تکینگی اور ترسیس کے جہاز پہلی آوینگی کہ تیری بیٹون کو اونکی روپی اور سونی سمیت دور سی خداوند تیرے خدا اور اسرائیل کے قدوس کی نام کی لیئے لاوین کیونکہ اوسنی تجہی بزرگی دی ہی

ف بحری ممالک راہ تکتی ہین اور ترسیس کسی شہر فارس کا نام ہی اور وہان ہی بہی بوسیلہ دریا ہی حج کو آتی ہین اور چاندی سونا اونکا جہازون مین ہی لدا ہوا آئے رہتا ہی ورس ۹ - اور اجنبیون کی بیٹی تہی تیری دیوارین اوٹہا وینگی اور اونکی بادشاہ تیری خدمت گذاری کرینگی سلطنت عثمانیہ کے زمانہ مین دیوارین کعبہ شریف روکی صدمہ سی سست ہوگئی تہین پہر سلاطین عثمانیہ کی وقت مین تعمیر ہوئی اور سلاطین عثمانیہ ادام اللہ اقبالہم اجنبی محض

Marfat.com

کعبہ شریف ہی ہین نہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد مین نہ ابرہیم علیہ السلام کی آل سے
مین اور انہین کا لقب خادم الحرمین الشریفین ہے ورس ۱۰ اگرچہ کہین نے اپنی قہر سے
کبہی مار ا پر اپنی مہربانیون سے تجہہ پر رحم کرونگا یہہ بیان مطلب قتال حرم محترم کا ہے
جو آپ کے لئے ہوئی اور پہر حرمت ابدی ثابت ہوئی ورس ۱۱ اور
تیری پہاٹکین نت کہلی رہنگی وے دن رات کبہی بند نہ ہون گی اس ایت کی
الہی کی موافق دن رات حرم شریف کی پہاٹکین کہلی رہتی ہین وے دن رات کبہی
بند نہین ہوتی ہین ومن اصدق من الله قیلا اور مسجد ہوی کے دروازے
رات کو بند ہو جاتی ہین ورس ۱۲ کہ وہ قوم اور مملکت جو تیری خدمتگذاری نکریگی
برباد ہو جاوے گی ہان وے قومین ایک لخت ہلاک کی جاوینگی شش ہیود خدمتگذار
کعبہ معظمہ نہ تہی ہلاک ہوئی ایسے ہی کہ نصرانی بہی خدمتگذار کعبہ معظمہ نہ تہی وہ بہی
ہلاک ہوئی اصحاب فیل عدو کعبہ معظمہ تہی وہ بہی ہلاک ہوئی قرامطی جو خدمتگذار
کعبہ معظمہ نہ تہے وہ بہی ہلاک ہوئی ایسے ہی وہابی کہ خدمتگذار کعبہ معظمہ نہ تہی ہلاک ہوئی اب
تہی اور سلطان محمود خان مرحوم ومغفور کی وقت مین حرمین پر مسلط ہو گئی تہی ہلاک
ہوئی ورس ۱۳ لبنان کا جلال تجہہ پاس آویگا سرو اور صنوبر اور دیودار ایک ساتہہ
تاکہ مین اپنی مقدس مکان کو آراستہ کرون اور اپنی پانون کی کرسی کو رونق بخشون
ش لبنان ایک پہاڑ شام کا نام ہے اور وہان کی لکڑی شاید اچہی ہوتی ہو اور پہلی حرم
شریف کی تعمیر مین لکڑی بہت صرف ہوتی تہی پہر جب آگ لگ گئی اور بہت سے
ستون بہی اسمین خاکستر ہو گئی تہی چہت لدا دی ہو گئی ہے اور قبلہ عالم ہوا کعبہ
معظمہ کا پانون کی کرسی ہونی پر صاف دال ہے اور حقیقت یہہ الفاظ از قسم
متشابہات ہی ورس ۱۴ اور تیری غارتگرون کی بیٹی بہی تیری آگی جہکتی ہوئی
اوینگی ہان وے سب جنہون نے تیری تحقیر کی تیری پانون پر جہکینگی اور وے خدا

Marfat.com

اسرائیل کی قدوس کا صیہون تیرا نام رکھینگی پس کعبہ شریف کی غارتگر اصحاب فیل تھی
اور وہ لشکر یمن سے آیا تھا اور تمام اہل یمن مسلمان ہوئی اور کعبہ شریف کی بانون سے
اسی اور الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ زبان وحی ترجمان سے اونکو بشارت ملی
اور بادشاہ حبش بھی مسلمان ہوا اور اوسکی انتقال کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی مدینہ پاک سے کوسون کے فاصلے سے اوسکی نماز جنازہ پڑھی اور مدارج النبوت مین لکھا
ہے کہ مکہ معظمہ کی ناموں سے صیہون بھی ہی اور اگرچہ تھا تو اب ہوگیا ۱۵ اوسکی
بدلی کہ تو ترک کی گئی اور تجھ سے نفرت ہوئی ایسا کہ کسی آدمی نی تیری طرف گذر
بھی نکیا مین تجھی شرافت دائمی اور پشت در پشت کی لوگون کا سرور بناؤنگا
مکہ معظمہ مین قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اکمل افراد انسان یعنی انبیاء
علیہ السلام سے پیدا نہین ہوا اسلیے فرمایا کہ کسی آدمی نی تیری طرف گذر بھی نکیا
اور شرافت دائمی یہی ہی کہ قبلہ دائمی ٹھیرا ۱۶ اور تو قومون کا دودھ بھی
چوس لیگی ہان بادشاہونکی چھاتی چوسیگی اور تو جانیگی کہ مین خداوند تیرا
بچانیوالا اور مین یعقوب کا قادر تیرا چھڑانیوالا ہون پس قومون کی دودھ چوسنے
کی یہ معنی ہین کہ اور سب شرائع اس وقت مین منسوخ ہوجاتین اور بادشاہونکی
کا چھاتی چوسنے کی یہ معنی ہین کہ ایسی خدمت کرین جو حق ہوا اور وہان کی رہنی والون
کو مثل اپنی شیرخوار بچونکی پرورش کرین اور خادم الحرمین الشریفین ادام اللہ اقبالہ
ایسا ہی کرتی ہین ورس ۱۷ مین پیتل کی بدلی سونا لاونگا اور لوہی کی بدلی روپا
اور لکڑی کی بدلی پیتل اور پتھرون کی بدلی لوہا اور مین تیری حاکمون کو سلامتی
اور تیری عاملون کو صداقت بناؤنگا اس ورس کی پہلی جملہ مین بیان ہے
کہ حرم محترم مین بعد بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سونیکی بہت کثرت
ہوگئی اور پیتل کے بدلی سونا صرف ہوگا اور ایسا ہی ظہور مین آیا خلاصہ تواریخ
مکہ معظمہ مین لکھی اور اول جسنی سونا لگایا تھا کعبہ پر وہ عبدالملک بن مروان ہی اور

Marfat.com

اور اوسنے میزاب رحمت پر سونا لگایا تھا اور پھر ولید بن عبد الملک نے
چھتیس ہزار دینار پتری خانہ کعبہ کی دروازی اور میزاب رحمت اور کعبہ شریف
اندرکی ستونون پر لگائی اور امین ابن ہرون رشید نے مسلم کی پاس اٹھارہ ہزار
دینار بھیجی اور یہہ مسلم اوسکی طرف سی مکہ معظمہ کا عامل تھا اور حکم دیا کہ اوسکی
پتری بنوا کی خانہ کعبہ کی دروازی پر لگوا دے پس مسلم نے پہلی پتری اوتروا ڈالی اور
ساتھ ملا کر اور پتری بنوائی اور دروازی خانہ کعبہ پر لگائی اور میخین اور دونون
اور چوکھٹین بھی سونی ہی کی لگائی اور خلیفہ متوکل عباسی نے اسحاق بن سلمہ کو حکم
دیا کہ تمام گوشہائی خانہ کعبہ کو سونی سی بنا دی اور اوسکی سونا بہت سا اس کام کے
واسطے دیا اور مقدار اوسکی اٹھارہ ہزار مثقال تھی پس اوس کام کو کیا
اور جو کہ چھت کعبہ شریف کی پرانی سال کی ہو گئی تھی اوسکو بھی بدل دیا اور
چاندی کی پتری لگوائی اور ستر ہزار درہم سے مقام ابراہیم کو مجلی کیا اور
المقتدر نے حکم دیا تھا کہ خانہ کعبہ کی اندر کی ستونون پر سونا لپیٹ دین پس
ایسا ہی کیا گیا سنہ تین سو دس ہجری نبوی مین صلی اللہ علیہ وسلم اور پانچ ہزار
دینار درمیان رحال بن علی الجواد نے ۹۴۰ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین بابت
واسطے لگانی سونے کے پترون کی خانہ کعبہ کی اندر کی ستونون پر اور منجملہ اونکی
جنہون نے مجلی کیا خانہ کعبہ کو غسانی ملک مظفر صاحب یمن سے اور
اوسکا پوتا بھی اونہین مین سی ہی اور نام اوسکا ملک مجاہد ہے اور مجلی کیا ملک
ناصر صاحب مصر نے خانہ کعبہ کو ساتھ بتیس ہزار درہم کی اور اوسکی پوتی نے بھی
مجلی کیا خانہ کعبہ کو اور سنہ ۹۶۱ ہجری نبوی مین سلیمان خان کے حکم سے
چاندی کی پتری چڑہائی گئے اور نیز خلاصہ تواریخ مکہ معظمہ مین ہے روایت کی
گئی کہ جب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی وقت مین مدائن کسریٰ

Marfat.com

فتح ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہلال کعبہ شریف کو بھیجے اور وہی خانہ کعبہ کے اندر
لٹکائی گئی اور سفاح عباسی نے ایک رکابی سبز بھیجی تھی وہ بھی خانہ کعبہ شریف میں
لٹکائی گئی اور مامون رشید نے ایک یاقوت سبز زنجیر طلائی کے ساتھ بھیجا اور موسم
حج میں خانہ کعبہ کی دروازے پر اوسکو لٹکاتی تھی اور متوکل عباسی نے ایک کاس طلائی
مرصع بھیجا پس لٹکایا گیا وہ روی کعبہ شریف پر اور اوسمین موتی عمدہ اور یاقوت اور
زمرد بیبہا لگی ہوی تھی اور معتصم باللہ نے ایک قفل خانہ کعبہ کے واسطے بھیجا تھا اوسمین
ہزار مثقال سونا تھا اور جب شاہ سنجر سلمان ہوا ۵۱۹ھ ہجری میں تو اسنے خانہ کے
واسطے ایک طوق سونیکا مرصع بھیجا اور اوسمین جواہر بیبہا لگی ہوی تھے اور ایک یاقوت
بھی اوسنے خانہ کعبہ شریف کے واسطے بھیجا تھا پس لٹکایا گیا وہ کعبہ شریف پر متعمد
خلیفہ کی حکمت سے اور سوا اسکے نفائس بیشمار تھین اور بادشاہ بھیجتے تھے قندیلین
سونیکی واسطے لٹکانی کی کعبہ شریف میں اور پھر جب واقع ہوی فتنی مکی مین اور محتاج
ہوی خادم ... شریف کے لیگئی بعض اون نفائس سے اور کہا گئی اور بھی علاوہ
اونکی کہ جب اون پاس مال ہوتا تو صرف کرتی اوسکو حوائج خانہ کعبہ میں اور محتاج
ہوی تو صرف کرتی اونکو اپنی حاجات اور اخراجات اہل جہاد اور دفع فساد مین ملک
خرچ کرتی تمام اوقافون اور مدرسون اور رباطون مین اور مدرسون کی کتابون
مین بھی اونکا معمول تھا یہانتک کہ کہا ایک شیخ نے جب کہ پکڑا گیا وہ اور اوسکی
آستین مین سونی کا ٹکڑا تھا خانہ کعبہ کی قندیل کا کہ نہین نفع دیتا زمانہ کعبہ کو
لٹکانا اسکا اور ہمین ضرر دیتا ہی اونکو نہ لٹکانا اسکا یہ تو پہلی مضمون اس ورق کی
شرح ہوی رہا دوسرا مضمون اور وہ یہ ہی کہ تبری حاکم سلامتی خلق کی
باعث ہونگی اور بیچی ہونگی پس اسکا بیان یہہ ہی کہ حاکم خانہ کعبہ کی اہل ایمان ہین جو
باعث امن خلق ہین اور پہلی حاکم نور خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے صدیق اکبر ہین

Marfat.com

ورس ۱۸ آگی کو تیری سرزمین مین ظلم کی اواز سنی نہ جاییگی اور نہ کہ تیری سرحدون
مین خرابی یا بربادی تو اپنی دیوارون کا نام نجات اور اپنی دروازون کا نام ستودگی
رکھیگی سنگ ظلم عظیم ہے اور وہ وہان سے معدوم ہوا اور دیوارین مسجد الحرام
کی نجات کی ہوا رہن ہین اولمنین آرا اگر قاتل بہی پناہ لے لی تو ہمارے نزدیک اوسکا
وہان سے پکڑنا جایز نہین ہے ورس ۱۹ آگی کو تیری روشنی دن کو سورج
اور رات کو تیری چاندنی چاند سے نہ ہوگی بلکہ خداوند تیرا ابدی نور ہوگا اور
تیرے ماتم کے دن آخر ہو جاینگے تصدیق کامل اس ورس کی اوسکو نصیب
ہوئی جب زیارت خانہ کعبہ ہوا ہوا اور قول برخت صاحب کا پہلی منقول ہو چکا
ہی اور بت پرستی کعبہ شریف کی گردگی موقوف ہونا ماتم خانہ کعبہ کا ختم ہونا ہی
ورس ۲۱ تیری سب لوگ راست باز ہونگی وی ابد تک سرزمین کی وارث اور میری
لگائی ہوئی ٹہنی اور میری ہاتہ کی کاریگری ہونگی تا کہ میری بزرگی ظاہر ہو یہہ امۃ
محمدیہ کی تعریف ہی اور یہ امۃ محمدیہ کی راست بازی ہونیکی سند کی لئی مولانا سلام سے
قول ان کا نقل کرتا ہون وہ صدق مقال و دیانت مسلمانونکی بیان میں بہت سا
حال سلطنت اروم کی مسلمانون صدق و امانت داری کا لکہہ کر کہتا ہی واقعی یہہ بات
تمام قوم کی دیانت کے سبب سے ہی اور اس قوم کی دیانت اور امانت ضرب المثل
ہے اور امۃ محمدیہ ہی لگائی ہوئی ٹہنی ہست قدرت کی ہے اور تمثیلون مین مسیح
علیہ السلام نی بہی اس قسم کے مضمون امۃ محمدیہ کی نسبت بیان فرمائی ہین اور
اس بشارت کی بند رہوین ورس کے جابین کہ بہی شرافت دائمی اور پشت در
پشت کی لوگونکا سرور بنا و لگاسی ثابت ہے کہ کعبہ شریف ہی دائما قبلہ
رہیگا اور یہہ شرافت اوسکی کبہی موقوف نہ ہوگی اور یہہ بہی کعبہ شریف کی بشارت
ہی صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۹ ای بحری سرزمینو میری سنو ای

تم لوگو جو دور کان دہرو خداوند نی مجہی رحم سے بلایا مین جب سے ا
ان کے پیٹ سے نکلا تب ہی سے اوسنی میرا نام مذکور کیا ۲ اور اوسنے
میرے منہہ کو تیز تلوار کے مانند کیا اور مجکو اپنی ہاتہہ کے سایہ تلے چہپا رکہا اوسنے
تیر امدار کیا اور اپنے ترکش مین مجہے چہپا رکہا ۳ - اور اوس نے مجہہ سے
تو میرا بندہ ہی تجہہ مین ای اسرائیل مین اپنا جلال ظاہر کیا لگا در مین ۶ وہ فرماتا
کہ یہہ تو کم ہے کہ تو یعقوب کی فرقون کی برپا کرنے اور اسرائیل کے بچی ہوونکی
پہر آنیکی لیے میرا بندہ ہو بلکہ مین نے تجہے غیر قومون کے لئے نور بخشا کہ تجہہ
میری نجات زمین کی کنارون تک پہونچی ، خداوند اسرائیل کا قدوس
اور اوسے بچانے والا اوسے جسی انسان حقیر جانتا ہے اور اوسے
امت کو نفرت ہے اور اوسی جو حاکمون کا چاکر ہے خداوند یون فرماتا ہے کہ شاہ ا
نظر کرینگے اور اوٹہہ کہڑی ہونگی شاہزادی بہی اور سجدہ کرینگے خداوند کے لئے
جو صادق القول ہی اور اسرائیل کا قدوس ہے جسنے تجہی برگزیدہ کیا
کہ مین نے قبولیت کے وقت مین تیری سنی اور نجات کردن مین نے تیری
مدد کی اور مین نے تیری حفاظت کی اور امت کی لیے تجہے ایک عہد بخشا تاکہ
کو برقرار رکہی اور ویران میراث وارثون کو دیوی ۹ تاکہ تو قیدیون کو کہے کہ نکل
چلو اور انکو جو اندہیری مین بیٹہے ہین کہ اپ کو دکہلاؤ وی راستون مین چرینگے
اور سب اونچی جگہہ اونکی چراگاہین ہونگی نہ وی بہوکی ہونگی نہ پیاسی اور نہ گرمی کا جو
اور دہوپ اونکو ماریگا کیونکہ وہ جس کی رحمت اون پر ہے اونہین لے چلیگا
اور پانی کے سوتون کی طرف اونکی رہبری کریگا ۱۱ اور مین اپنی ساری
کوہستان کو ایک راہ گذر کر والونگا اور میری شاہراہین اونچی کی جاینگی
اور دیکہہ ... لے دور سے اوینگے اور دیکہہ ل آتر سے اور سیم سے اوسنی

کہ ملک سے سوا اے آسمانو گاؤ خوش ہو اے زمین اور نغمہ [illegible] اے پہاڑو
کہ خداوند اپنی لوگونکو تسلی بخشتا ہے اور انکے دکھ سہنے والوں پر رحم کرتا ہے ۱۴ لیکن
صیہون کہتی ہے یہوواہ نے مجھے ترک کیا اور خداوند [illegible] بھول گیا ہے
[illegible] کیا ہو سکتا ہے کہ کوئی عورت اپنی دودھ پیتے بچے کو بھول جاوے اور اپنے
رحم کے فرزند پر ترس نہ کھاوے ہاں وے شاید بھول جاویں پر میں تجھے
نہ بھولونگا دیکھ میں نے تیری تصویر اپنی ہتھیلیوں پر کھودی ہے اور تیری
شہرپناہ ہمیشہ تک میرے سامنے ہے ۱۷ تیرے بیٹے آنے میں جلدی کرتی اور
[illegible] جو تجھے برباد اور اوجاڑ کرتے تھے تیرے بیچ سے نکل جاتی ۱۸ اپنی آنکھیں اٹھا
کر اور چاروں طرف نگاہ کر یہ سب کی سب اکٹھے ہوتے ہیں اور تجھ پاس
آتی ہیں خداوند کہتا ہے اپنے حیات کی قسم تو ان [illegible] پہن لیگی
اور انھیں اپنی پر دلہن کے مانند باندھیگی ۱۹ اگر تیرے خراب اور اجاڑ مکانوں
اور برباد کئے ہوئے ملک میں اب بسنے والوں کی کثرت سے گنجایش نہ ہوگی
اور وے جو تجھکو غارت کرتی تھی دور دفع ہونگی ۲۰ اور تیرے [illegible] لڑکے
تجھ سے لیے گئے تھے تیرے کانوں میں پھر کہینگے کہ جگہ ہمارے لیے تنگ ہے
ہمیں جگہ دے کہ ہم بسیں ۲۱ تب تو اپنے دلمیں کہیگی [illegible]
ہوا کہ میں تو لاولد ہوگئی اور اکیلی تھی میں تو حاج کی ہوئی [illegible]
سو کس نے انکو پالا دیکھ میں تو اکیلی چھوڑی گئی یہ [illegible] ۲۲ خداوند
یہوواہ یوں فرماتا ہے دیکھ میں غیر قوموں پر اپنا ہاتھ [illegible]
اپنا جھنڈا کھڑا کروں گا اور وے تیرے بیٹوں کو [illegible]
تیری بیٹیونکو اپنی کاندھوں پر چڑھا کی لیے چلینگے ۲۳ [illegible] تیرے پالنے والے
باپ ہونگے اور انکی بیگمات تیری پالنے والی [illegible]

Marfat.com

ہونہ مین پر جہکین گی اور تیری پانون کی خاک چاٹینگے اور تو جانیگی کہ مین
ہی خداوند ہون کیونکہ وی جو میری راہ تکتی ہین پشیمان نہ ہونگے ہمارے
نزدیک یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور کعبہ شریف کی شوکت
وعظمت کا جو بعد پیدایش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو حاصل ہوئی اسمین
بیان ہی اسلئے کہ برگزیدہ ترجمہ مصطفے ہی اور مصطفے لقب خاص محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور نیز اسلئے کہ ترکش مین چہپا رکہا اسطرف مشیر ہی کہ وہ
رسول الہی جنکی یہہ بشارت ہی خاتم النبین ہوا در تمام انبیاء ورسل کے بعد پیدا ہو
اور وہ بشارات انبیاء کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہین اور نیز
اسلئے کہ تیسری ورس مین مبشر بہ بشارت ہذا عبد اللہ فرما کر پکارا ہے
اور عبد اللہ بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی القاب سی ہی اور آپ کی والد
ماجد کا بہی نام ہے اور نیز اسلئے کہ آٹھوین ورس مین ہی مین تیری حفاظت
کرونگا اور ہماری نزدیک گو سیدنا مسیح علیہ السلام مصلوب نہین ہوئے
بلکہ آپکی اعدا کو یہہ بات نصیب ہوئی مگر یہہ لفظ اس طرف مشیر ہی کہ امت
مین رکہکر حفاظت کیجائی اور اس قسم کی حفاظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہوئی کہ آپ اعدا مین رہکر حصن حصین واللہ یعصمک من الناس مین محفوظ رہے!
اور نیز اسلئے کہ نوین ورس مین بادشاہون کی نظر کرنیکا ذکر ہے اور یہہ خاصہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ بادشاہون نے نظرین اور ہدیئے اور تحفے خدمت
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین بہیجی اور نیز اسلئے کہ اسی آٹھوین ورس مین ہے
اور امت کی لیئے تجہے ایک عہد بخشا اور یہہ مقام محمود کا جو مخصوص آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مین ہی بیان ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام
بہی آپکی امتی ہونگے اور کتاب اعمال کی تیسری باب سے یہہ دعوی ثابت ہے

Marfat.com

اور نیز اسلئے کہ نوین اور دسوین ورس مین ہی تاکہ تو قید یون کو کہی کہ اکل حلوا ور یہہ
صحابہ کرام کی ہجرت کا بیان ہے اور پانی کے سوت مدینہ منورہ مین تب بہی
جاری تہی اور اب بہی جاری ہین اور نیز اسلئے کہ بائیسوین ورس مین یاین الفاظ
دیکہہ خداوند یہوواہ یون فرماتا ہے کہ مین غیر قومون پر اپنا ہاتہہ اوٹہاونگا شاہ
حبش اور او مسلمانون حبش کا بیان ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
بابرکت مین شرف باسلام ہوی اور خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین مدینہ
منورہ مین حاضر ہوی اور آیہ کریمہ واذا سمعوا ما انزل الی الرسول الاٰیہ انہین کے
شان مین نازل ہوی ہی اور شاہ حبش نے مسلمانون کو بہت ہی راحت سے
رکہا اور خود مسلمان ہوا اور یہہ صحابہ کرام کو مدینہ منورہ مین خدمت نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم مین بآرام تمام پونہچایا والحمد للہ علی ذلک تیسری فصل کعبہ
شریف کی لباس کے بیان مین غزل الغزلات کی پہلی باب مین ہی مین سیاہ
فام پر جمیلہ ہون ای یروسلم کے بیٹو قیدار کی خیمون کے مانند سلیمان کے
پردون کے مانند یہہ کلام کعبہ شریف کا ہے جسکو سلیمان علیہ السلام نے
گویا کہ نقل فرمایا ہے اور کعبہ شریف کی تعمیر بہی گو سیاہ پتہر سے ہو مگر قیدار کی
خیمون اور سلیمان کی پردون کی تشبیہہ سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انہی
لباس کی سیاہی کا بیان فرماتی ہی امر آخر کار اس پیشین گوئی کے موافق خانہ
کعبہ کا لباس سیاہ سے قرار پایا اور بیان اسکا یہہ ہی خلاصہ تواریخ
مکہ معظمہ مین ہے اسعد تبع حمیری نے ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
سے ہزار برس پہلی خانہ کعبہ کو غلاف پہرایا اور اوسمین دروازہ بہی رکہا اور
یہہ غلاف اوسنے خواب دیکہہ کر کہ وہ خانہ کعبہ کو غلاف پہراتا ہی تیار
کیا تہا اور یہہ بہی روایت آتی ہی یعنی اس غلاف پہرانی سکے دو مین کا اسم

Marfat.com

تبع حمیری قریب مکہ کی وارد ہوا اور کوئی اہل مکہ سے اوسکے ملنکو نہ آیا پس
پر غضب ہوا اور کہا کعبہ شریف کو مین ضرور منہدم کرونگا اسلئے کہ یہی ان کی
تکبیر کا باعث ہے پس وہ بیمار ہوگیا اور ایسا بیمار پڑا کہ سب طبیب اوسکے
علاج سے عاجز ہوگئے اور کوئی ہوا اوسی نفع نہ بخشتی تہی پس کہا ایک بوڑہی
نے میری رای مین یہہ بیماری اوس ارادہ بد کی وجہ سے ہے پس توبہ کی اسعد
نے اپنی اوس ارادہ بد سے اور تندرست ہوا اور حاضر ہوا مکہ معظمہ مین زیارت
خانہ کعبہ کو اور تعظیم کی مکہ کی رہنیوالون کی اور کعبہ شریف کو بڑا قیمتی غلاف
پہرایا اور مورخون نے لکہا ہے کہ اکثر کعبہ شریف کے واسطے عمدہ عمدہ
غلاف ہدیہ بہیجتی تہی وہ غلاف یمن کی چادرون کی اور منط کے بنے ہوئی ہوئی
تہی اور منط ایک عمدہ کپڑا ہوتا ہے اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بہی کعبہ شریف کو یمن کی چادرون کا ہی غلاف پہرایا ہی اور پہر حضرت عمر اور
حضرت عثمان رضی اللہ تعالی قباطی غلاف پہرایا اور پہر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی دیبا اور قباطی
غلاف پہرایا اور پہر یمن کی چادرون کا اور زیادہ کیا اور پہر ہر سال کعبہ شریف کو دیبا کا غلاف پہرایا جاتا تہا اور مامون رشید
کی خلافت مین ایک برس مین تین مرتبہ غلاف پہرایا جاتا تہا آٹہوین ذیحجہ
کو دیبائی سرخ اور پہلی رجب کو قباطی اور عید کو دیبائی ابیض اور پہر بعد
ختم خلافت عباسیہ کے ہوتا تہا لباس کعبہ شریف کا کبہی مصر سے اور
کبہی یمن سے اور پہر ... سلطان ملک مصر نے ایک گانون اور وقف کیا اوسکا
غلاف کعبہ شریف ... پہرا دے پہر جب ممالک عرب کی سلاطین آل عثمان مالک ہوئی
تو ... کعبہ شریف کا غلاف دیباہی رکہا جیسا پہلی ہوتا تہا
لیکن سلطان ... عثمانی سے حکم کیا کہ کعبہ شریف کا غلاف ہمیشہ
سیاہ رہے ... آج تک برابر کعبہ شریف کا غلاف ہمیشہ سیاہ ہی

Marfat.com

ہوتا ہی اور اس پیشین گوئی صادق ہو گئی اور باعتبار ذات اگر لیجو تو ہمیشہ کو دو بد
سے تہی او قیداریون کی بہی اکثر خیمی سیاہ ہی ہوتی ہین اور سلیمان علیہ السلام
نے بہی یہی دی سیاہ ہی بنوائی ہونگے چوتھی فصل کعبہ معظمہ کے خوارق کے بیان
مین (۱) کعبہ معظمہ کے خرق عادات سے ہی ہلاک ہونا اصحاب فیل کا جانورون
سے کہ وہ جانور اوپر سے اونکی کنکری ڈالتے تہی جسکی تہی گولی زیادہ کام وہی تہی
غرض یہہ کہ اون جانورون نے انہین کہائے ہوئے بہس کی طرح ہلاک کر دیا اور
ذکر اسکا مکاشفات یوحنا کی سولہوین باب کی اکیسوین ورس مین ہی اور آسمان
سے آدمیون پر من من بہر اولی گری اور اولون کے آفت سے آدمیون نے
خدا پر کفر بکا اور یہہ کنکری وہ کام دیتی تہین کہ من من بہر کا اولا اتنا ہی کام دیتی
اور تمام بیان اونکی ہلاکی کا پہلی باب مین مذکور ہو چکا (۲) اور کعبہ معظمہ کی ہی خرق عادات
سے تہا وہ کہ غزوہ حدیبیہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ مبارک
جسکا نام قصوا تہا بیٹھ گئی اور نہ اوٹھی اور لوگون نے کہا اونٹنی کی عادت بیٹھنی کی ہو گئی یا بدخلقی
نہین بلکہ بٹھا دیا اسکو اوس نے جس نے روک دیا اصحاب فیل کو یعنی اللہ
عزوجل نے پس آپ نے قسم رب البیت یاد کی اور فرمایا کہ جو کفار قریش
ایسے بات کہینگے جسمین حرم محترم کا احترام ہوگا مین وہ سب قبول
کرونگا پس ناقہ مبارک اوٹھ کہڑی ہوئی ایضاً (۳) اور کعبہ معظمہ کی ہی خوارق
سے تہا وہ کہ قرامطیون کے فساد کی زمانہ مین ایک قرامطی میزاب رحمت
خانہ کعبہ یعنی میزاب سے اوکہاڑنے چڑہا وہ گرکے مرا پہر دوسرا چڑہا وہ بہی
گر کی مرا اور نہ نکل مقصود دونون کا [illegible] (۴) انہین خوارق
کعبہ شریف سے ہی نکلنا برق کا بنیاد قدیم کعبہ شریف سے اور بنیاد قدیم کعبہ
شریف تہی سنگ سبز سے پس جب ابتدائی نسل [illegible] آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے عالم شباب مین پہر از سر نو خانہ کعبہ کی تعمیر کی وہ
بنیاد ظاہر ہوئی پس اوسپر کسی نے پہاوڑا وغیرہ مارا پس اس قسم
کی تجلی نکلی کہ قریب تہا کہ اونکو کہا جائی اور اونہون نے پہر اوسے پتہرا
اور اوسپر خانہ کعبہ کی دیوار قائم کی (۵) اونہین خوارق سے بیمار ہوتا ہے
سعد تبع حمیری کا اوس ارادہ بد کی وجہ سے اور اوسنے ارادہ کیا تہا کہ کعبہ
شریف کو منہدم کرون اور نہ صحت پائی کسی دوا سے اور صحت پائی بعد توبہ
کرنے کی اس ارادہ بد سے (۶) اور انہین خوارق سے ہی یہہ ایک حاکم مکہ
نے اس زمانہ مین خانہ کعبہ کی داخلی چاہی خدام کعبہ شریف نے اسوقت
کسی وجہ سے انکار کیا اوسنے خانہ کعبہ کی بزور حکومت کنجی منگوائی کہ
ہم خود کہول لینگے پس دروازہ کعبہ شریف کا قفل ہرگز نہ کہلا عاجز ہو کر انہین
کے خدمت مین آدمی بہیجا کہ جنکو کنجی خانہ کعبہ کی ابدالآباد کے لئے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے پس اونہون نے اپنے بچے خورد
کو بہیجا کہ اسکا ہاتہ کنجی پر رکہدیجو قفل کہل جاویگا پس اونہون نے ایسا ہی کیا اور قفل دروازہ
شریف کا کہل گیا (۷) انہین خوارق سے یہ ہے کہ زمانہ سابق مین خانہ کعبہ کے اندر ایک مرد عورت نے
برا کام کیا تہا وہ دونون پتہر ہوگئے تہے ایک کا نام اساف تہا دوسرے کا نائلہ نام تہا اور اونکو عبرت
کیواسطے رکہ چہوڑا تہا اور پہر رفتہ رفتہ اونکی پوجا ہونی لگی تہی (۸) اور اونہین خوارق سے
ہی یہہ کہ مطاف مین کعبہ شریف کے پاس مقام ابراہیم پر ایک مقدمہ خون مین اٹہائیس
آدمیون نے جہوٹی قسمین کہائین وہ سبکے سب برس روز کے اندر مر گئے (۹) اونہین خوارق سے یہہ کہ مطاف
طواف کرنیوالے سے خالی نہین رہتا کبہی نہ کوئی ہر وقت طواف کرتا رہتا ہے کیسی ہی گرمی کیون
نہو اور کیسی ہی اندہیری اور بارش کیون نہو مگر کوئی نہ کوئی قربان ہوتا رہتا ہے (۱۰) اونہین
خوارق سے یہ ہے کہ آب زمزم ہر مرض کیواسطے شفا ہے (۱۱) اونہین خوارق سے ہی قبول ہونا دعا کا خانہ کعبہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم - خاتمۃ الکتاب خلفاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان مین مکاشفات یوحنا باب (۱۹) ورس (۱۶) اوسکی لباس اور اوسکی ران پر یہ نام لکھا ہی خداوند ونکا خداوند اور بادشاہونکا بادشاہ — پہلی باب مین شرح اس بشارت کی مذکور ہوچکی اور وہان معلوم ہوگیا ہی کہ اس جملہ مین مہر نبوت کا بیان ہی اور جزء اخیر اس ورس مین خلیفہ اول خاتم الخلفاء خاتم خلافت صدیقیہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی مہر خلافت کا ذکر ہی اور وہ تل تھا جو ران یار غار پر تھا اور جسکو ایک راہب نے ملک یمن مین دیکھکر بشارت خلافت خاتم النبیین دی تھی اور روضۃ الاحباب سی ذیل مین شرح بشارت ہذا کی یہ کل قصہ منقول ہوچکا ہی — صحیفہ دانیال باب (۷) ورس (۲۵) اور وہ حقتعالی کی مخالفت مین باتین کریگا اور حقتعالی کی مقدسونکو تصدیعہ دیگا اور چاہیگا کہ وقتون اور شریعتونکو بدل ڈالے اور وے اوسکے قبضہ مین دیے جاینگی [illegible] ایک زمان اور زمانون اور آدھی مدت گذرجانے تک — ۲۶ پر عدالت بیٹھیگی اور وے اوسکی سلطنت اوس سے لے لینگی [illegible] اوسے ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کرین — بدانکہ اس بشارت کی شرح مین معلوم ہوچکا کہ ان ورسون مین خلفاء ثلاثہ یعنی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور خلیفہ ثالث حضرت ذی النورین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان ہی اور مدت خلافت ہر ایک کا بھی اس بشارت سے نشان معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر یزدگرد بادشاہ اس سلطنت کا ہلاک ہوا اور مدت اول قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مدتین زمانہ خلافت شیخین ہی اور آدھی مدت نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جسکو ایسی انداز سے بیان کرتی ہی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مدت خلافت خلفاء ثلاثہ معلوم ہوگئی شیخین کی تمام مدت خلافت صاف صاف معلوم ہوگئی اور کل مدت خلافت حضرت عثمان کی نصف کے معلوم ہونے سے واضح ہوگئی اور [illegible] کعب احبار نے زمانہ ملوک مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عمر بیان کی تھی واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم — [illegible] (۲۳) بدکارون کی سبب

تو مت کڑھ بری کام کرنیوالونسے تو حسد نہ کر (۲) کہ وی جلدی گھاس کی مانند کاٹ ڈالی
جائینگے اور ہری سبزی کیطرح مرجھاوینگی (۳) خداوند پر توکل رکھہ اور نیکی کر تو سر زمین مین ج
زندگانی بسر کر اور دیانتداری پر چرا کر (۴) خداوند کی یاد مین مسرور رہ کہ وہ تیری دل
کی مطالب پوری کریگا (۵) اپنی راہ خداوند پر چھوڑ دی اوسپر توکل کر وہ خود بنا لیگا (۶)
وہ تیری نیت بھلا کو نور کیطرح ظاہر کریگا اور تیری عدالت کو دوپہر کی سی روشنی بخشیگا (۷) خداوند کے انتظار
چپکے رجوع ہو اور آہستگی سے انتظار مین ٹھہرا رہ اوس شخص کے سبب جو اپنی راہ مین کامیاب ہوتا ہے مت کڑھ
(۸) غصہ کرنیسے باز آ اور غضب کو ترک کر اپنی تئین مت اوسکا ایسا نہو کہ تو شرارت مین گری
(۹) کہ بدکار کاٹ ڈالی جائینگے لیکن وے جو خداوند کے منتظر ہین زمین کو میراث مین لینگے (۱۰) کہ ایک
تھوڑی سی مدت ہی کہ شریر نہوگا تو غور کر اوسکا مکان ڈھونڈیگا اور وہ نہوگا (۱۱) لیکن وی
جو حلیم ہین زمین کی وارث ہونگی اور بہت سی راحت پاکر خوشدل ہونگی (۱۲) شریر صادق کی مخالفت
بندشین باندھتا ہے اور اوسپر دانت کچکچاتا ہی (۱۳) خداوند اوسپر ہنستا ہی کیونکہ دیکھتا ہی کہ اوسکا
دن آتا ہے (۱۴) شریر اپنی تلوار نکالتے اور اپنی کمان کھینچتی تاکہ مسکین اور محتاج کو گرا دین اور ا
جنکی راہین سیدھی ہین جان سے مارین (۱۵) اونکی تلوار انہین کی دلونمین پیٹھی گی اونکی
کمانین ٹوٹ جائینگی (۱۶) تھوڑا سا جو صادق کا ہی بہت سی شریرون کے مال و اسباب سی بہتر
(۱۷) کہ شریرونکی بازو توڑ دیجائینگے پر خداوند صادقونکا تھامنیوالا (۱۸) خداوند دیندارون
کی دنونکو پہچانتا ہی اور اونکی میراث ابدی ہوگی (۱۹) وی بری وقت مین شرمندہ نہووینگی
بلکہ کال کی دنونمین سیر رہینگے (۲۰) لیکن وی جو شریر ہین ہلاک ہونگی اور خداوند کی دشمن
بروَن کی چربی کی مانند فنا ہونگی وی دھوئین کی مانند جاتی رہینگے (۲۱) شریر اودھار لیتا ہی
ادا نہین کرتا ہی پر صادق رحم کرتا ہی اور انعام دیتا ہی (۲۲) کہ جن پر اونکی برکت ہی زمین
وارث ہونگی اور جنپر اوسکی لعنت ہی کٹ جائینگے (۲۳) انسان کے قدم خداوند ثابت رکھتا
اور اوسکی راہ کو دوست رکھتا ہی (۲۴) اگرچہ وہ گر جاوے پر پڑا نرہیگا کیونکہ خداوند اوسکا ہاتھ تھامتا

Marfat.com

(۲۵) مین جوان تہا اب بوڑہا ہوا پر مینی صادق کو ترک کیئی ہوئی اور اوسکی نسل مین سے کسیکو ٹکڑی مانگتی نہ دیکہا (۲۶) وہ سدا رحم کرتا ہی اور قرض دیا کرتا ہی اوسکی نسل مبارک ہی (۲۷) بدی سے بہاگ اور نیکی کر اور ابد تک آباد رہ (۲۸) کہ خداوند عدالت کا دوستدار ہی اور اپنے مقدس لوگونکو ترک نہین کرتا ہی وہ ابد تک محفوظ رہینگے پر شریرون کی نسل کاٹی جائیگی (۲۹) صادق زمین کے وارث ہونگے اور ابد تک اوسپر بسینگے (۳۰) صادق کا مونہ دانائی کی بات کہتا ہی اور اوسکی زبان سے عدالت کا کلمہ نکلتا ہی (۳۱) اوسکی خدا کی شریعت اوسکی دل مین ہی اوسکا پانو کبہی نہ پہسلیگا (۳۲) شریر صادق کی گہات مین لگا ہی اور اوسکی قتل کی دہن مین رہتا ہی (۳۳) خداوند اوسکو اوسکی ہاتہہ مین نچہوڑیگا اور عدالت کیوقت اوسے مجرم نہ ٹہرائیگا (۳۴) خداوند کا منتظر رہ اور اوسکی راہ کو یاد رکہہ کہ وہ تجہکو زمین کا وارث کرکے سرفراز بخشیگا اور جب شریر کاٹے جائینگے تو تو دیکہیگا (۳۵) مینی شریر کو بڑا زبردست دیکہا جو اپنی تئین ہری درخت کی مانند جو خود رو ہو پہیلاتا تہا پر وہ گذر گیا گویا تہا ہی نہین مینی اوسی ڈہونڈہا وہ کہین نہ ملا (۳۷) کامل کو تاک اور سیدہے کو دیکہہ کہ ایسی آدمی کا انجام سلامتی ہی (۳۸) پر خطا کار سبکی سب ہلاک ہوجائینگے شریر کا انجام نیستی ہی (۳۹) صادقون کی نجات خداوند سے ہی دکہہ کی وقت وہ اونکا محکم قلعہ ہی (۴۰) خداوند اونکی مدد کریگا اور اونہین رہائی دیگا اور اونکو شریرون سے چہڑائیگا اور بچا دیگا اسلیئے کہ اونکا بہروسا اوسپر ہی ❊ اس بشارت کی شرح کا پہلی تمہی وعدہ کیا تہا چنانچہ اپنا وعدہ ایفا کرتی ہین اور اس بشارت کی شرح کرتی ہین پس معلوم ہو کہ پہلی برس مین پانچوین ورس تک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت ہی اور وعدہ نصرت و فتح ہی اور جس قسم کی ان ورسونمین وہ فتح مذکور ہی اسیقسم سی کلام اللہ شریف مین بہی آیات الہی مین فتح اور نصرت کی وعدی مصرح اور مفسر ہین اور غالب یا بلکہ تحقیق ہی کہ شروع بشارت ہذا مین بہی مثل بشارت حسنیکے یا محمد ہوگا مگر مثل تحریف بشارت زبور (۴۵) کی اس زبور مین بہی تحریف کی اور نام سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم اس بشارت سی علیحدہ کرکے اپنا نام متصل الحین سی علیحدہ ورق

Marfat.com

حک کرایا اور دلیل میری اس ثبوت کی یہ ہی کہ ورس (۸) کی پہلی جملہ میں فرماتی ہین وہ
تیری صداقت کو نور کیطرح ظاہر کریگا ۔ اور اس جملہ مین بظاہر گو نصیحت داؤد علیہ السلام کو ہی مگر در
حقیقت اسمین خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کی خبر ہی اور شب معراج مین نور کیطرح اوسکے
تسلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت صدیق ظاہر کر گئی اور پھر دوسری جملہ مین فرماتی
ہین اور تیری عدالت کو دوپہر کیسی روشنی بخشیگا اور اسمین موافق جملہ اول کی بظاہر وعدہ
ہی مگر درحقیقت خلیفہ عادل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا ذکر ہی اور آپکی خلافت کی وقت
مین ترقی اسلام ایسی ہوئی کہ آفتاب اسلام عین دوپہر پر چڑہ گیا اور بعد انتقال خلیفہ ثانی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کی دوپہر ہوچکا اور اوسکو زوال آیا اور تیسرا پہر شروع ہوگیا اور حدیث مین
وارد ہوا ہی کہ عمر کی زندگی ہی دروازہ فتنہ بند ہی جب یہ دروازہ گر جایگا پھر دروازہ فتنہ
کہل جایگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ زمانہ خلیفہ ثانی تک مسلمانون مین کسی قسم کا فتنہ نہ ہوا
اور بعد انتقال کی دروازہ فتنہ کی کہل گئی اور نیز پہلا ہے کہ ہم نی بیان کیا ہی کہ جب تک زندہ
ہوئی برابر ترقی اسلام ہوتی رہی اور ظاہر ہی کہ آپکی انتقال کی بعد فتنہ شروع ہو گیا ۔
اور ورس (۹) مین کہ بدکار کاٹ ڈالی جاینگے لیکن وی جو خداوند کی منتظر ہین زمین کو میراث
مین لینگے مسلمانونکی فتح اور کفار کی تباہی اور بلاد و جاگیر ہی کا بیان ہی اور ایسی ہی ورس
(۱۱) لیکن وی جو حلیم ہین زمین کی وارث ہونگے آنحضرت کی خلافت کا بیان ہی اور یہہ آیت
ہی خلافت کا اصالت ... ہی اور قرآن شریف مین ارشاد فرمایا ولقد کتبنا فی الزبور
من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون اور بالتحقیق لکہا ہی ہمنی زبور مین
ذکر کی بعد تحقیق زمین کے وارث ہوونگی اوسکی میری بندی صالح ہیں مطلب اوسکا ترجمہ
قریب ہین اور ذکر سی مراد یا توریت ہی اور یا ہی نصیحت جہان تک ہو سکی اشارہ مین ہی
ورس (۱۲) شریر صادق کی برخلاف بندشین باندہتا ہی اور اوسپر دانت پیستا ہی
(۱۳) ہم خداوند اسپر ہنستا ہی کیونکہ دیکہتا ہی کہ اوسکا دن آتا ہی ۔ اس ورس مین

[ابو]جہل فرعون اس امتہ کا ہی اور صادق یا لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور یا ج
[ص]ادق صدیق ہین اور روز بدر ابوجہل کا دن تہا اور اوسیدن وہ ہلاک ہوا اور کلام مجید
[مین] یوم نبطش البطشۃ الکبری انا منتقمون فرمایا اور بیان غزوہ بدر مین لفظ لوم
[... تا]کہ مطابق صحف سابقین ہو جاوی ورس (۱۲) سی (۲۰) تک مسلمانونکی فتح اور کفار کی
[ہ]ارکا بہی بیان ہی اور اونکی کمانین غزوہ بدر مین ٹوٹ گئین اور وہ ہلاک ہوئی اور
[...] جالکہ نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی شر سی محفوظ رکہا اور ورس (۲۳) مین
[غز]وہ احد کا ذکر ہی ورس (۲۶) مین خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر ہی اور ورس (۴۳)
[مین] فتح مکہ معظمہ اوسی واقعہ قتل کا بیان ہی جسمین [...] کا فر مارے گئی ورس (۱۰) مین حجر
[کا] ذکر ہی اس زبور سی خلافت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ
[ثا]بت لگیا اور یہہ بہی معلوم ہوگیا کہ خلیفہ اول صدیق ہونگی اور خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ
[ہون]گی اور یہہ بہی معلوم ہوگیا کہ زمانہ ترقی اسلام ہی ہوگا جسمین خلافت حضرت عمر العادل
ہوگی اور اگرچہ اور مضامین عمدہ اس بشارت مین ہین مگر وہ باب خلافت سی تعلق نہین رکہتی
[...] ورس (۱۹) [...] خداوند دو رمت [...] اہی تیر [...] جلد میری مدد کی لئی آ (۲۰) میری
[جا]ن کو تلوار سی [...] کو [...] ہاتہ سی بچا [...] ورس (۲۲) [...] جماعت مین تجہہ [...]
[...] ہوگی ہین [...] آگی [...] ڈرتی ہین اپنی نذرین [...] (۲۶) [...] حلیم
[...] اور [...] ورس [...] ہونگی
[...] (۲۷) [...] اور [...]
[...] آ[...] سجدہ [...] (۲۸) سلطنت خداوند کی ہی تو [...] ہی (۲۹) سالم
[...] دنیا کی [...] اور سجدہ [...] سب [...] جو خاک [...]
[...] جہکینگی اور [...] جان [...] (۳۰) [...] ہوگی [...]
[...] اسمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

ج کی بیان مین پہلی باب مین معلوم ہوچکا ہی کہ یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور
نام پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اب شرح ورسون مابعد کی ضروری ہی لیس معلوم ہو کہ قرآن
شریف مین سورہ حج مین فرمایا ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض
کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی
لایشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون ترجمہ وعدہ دیا اللہ نی جو
تم مین ایمان لائی ہین اور کئی ہین نیک کام البتہ پیچھے حاکم کریگا اونکو ملک مین جیسا حاکم کیا تھا
اونسی اگلون کو اور جما دیگا اونکو دین اونکا جو پسند کردیا اونکو اور دیگا اونکو اونکی ڈر کی بدلے
امن بندگی کرینگی شریک نکرینگی میری کوئی اور جو کوئی ناشکری کریگا اس پیچھے سو وے لوگ ہین نافرمان اور یہ تقریر کرتے دیکہ یہہ وعدہ ہی
جو اس زبور مین منقول ہی اور یہہ بعینہ گویا کہ ترجمہ زبور مذکور ہی لیکن بسبب تغیرات کثیرہ
کی اسقدر فرق ہوگیا ہی ورس (۲۶) سی شروع ہی اور فرمایا وی جو حلیم ہین کہا یئنگی
اور سیر ہو وینگی وی جو خداوند کی طالب ہین اوسکی ستایش کرینگی اس ورس مین خلافت
کا ذکر کیا اور مقصود اس سے یہ ہے کہ خلافت مہاجر مہاجرین مین ہی ہوگی اور قران مجید نی بھی
ارشاد فرمایا ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ اور طالب خدا
مہاجرین للہ اور مہاجرین ہی فتوحات الہی اور نعمائی الہی پر حمد وثنا الہی بجا لاوینگے ورس
(۲۷) ساری جہان کو سر یاد آویگا الخ یعنی رسالہ عامہ خیر الرسل کا بیان ہی اور مقصود بیان
خلافت عام ہی ورس (۲۸) کہ سلطنت خداوند کی ہی قومون کے درمیان وہی حاکم
ہی گویا کہ ترجمہ لیستخلفنہم فی الارض کا ہی اور خلافت نبوت سلطنت خداوندی ہی
پورا پورا شریعت کی موافق جب عمل ہوا گویا کہ وہی حاکم ہی ورس (۲۹) دنیاکی سب دولتمند
کہا وینگے اور سجدہ کرینگی گویا کہ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم کا ترجمہ ہی اور سب ہی جو خاک مین ملتے ہین
حضور جہکینگے اور وے جنکی مجال نہین کہ اپنی جان بچاوین گویا کہ ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا
کا ترجمہ ہی اور یہ پہلے جزو مین تتمیم کا بیان ہے ورس (۳۰) ایک نسل ہوگی جو اوسکی بندگی کریگی

Marfat.com

قوعدا فیضا بعد ونی لا یشرکون بی شیا کا ترجمہ اور ورس (۱۳) آونگی الخ ہین ومن کفر بعد ذالک فاولئکہم الفاسقون کیطرف اشارہ ہی اور اس زیور سی ہی خلافت خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا پتا ملگیا اور خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بشارت بابلیہ کی اس جملہ سی وہان ہرگز عرب لوگ خیمہ استادہ نکرینگی ثابت ہی اسلئے کہ قضیہ صفین مین آپنی خیمو نکو مارنی سی بابل مین منع کیا اور خلافت حضرت امام حسن و امام مہدی رضی اللہ عنہما کی بشارت حسنیہ کی اس جملہ سے تو انہین تمام زمین کے سردار مقرر کریگا ثابت ہی اور بشارت ابجدیہ کی اس جملہ اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے خلافت ان خلفا کی ثابت ہی حقہ اور جمہ او خلیفون یہ خلافت نبوت کا ذکر ہی جو قیام قیامت تک پورے ہو جائینگے۔ واللہ عاقبۃ الامور ۔ وصلی اللہ تعالی علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ **دعای مقبول** یا اللہ جل شانہ وعم نوالہ تیرا ہزار ہزار شکر ہی کہ تو نے اپنی رحمت سی مجھی معدوم سے موجود کیا اور پھر اشرف المخلوقات مین پیدا کیا اور پھر اشرف الرسل کی امت سے کیا اور شرف نسب مصطفی علیہ السلام بھی عنایت فرمایا شکر ہی کہ تو نے اپنی رحمت سے مجھی ہر نفسی بچا کر اپنی دین کی تائید کیطرف متوجہ کیا اور علوم اولین و آخرین یعنی قران و حدیث سے بہرہ ور کیا اور پھر خاص تو نے اپنی رحمت سی فخر ومن عندہ علم الکتاب اور اہل ذکر سی مشرف کیا اور علم کتب سابقین عنایت کیا اور پھر تالیف رسالہ ہذا کی توفیق عنایت فرمائی فلک الشکر کما فیا والحمد وافیا۔ خداوندا تیری بندہ سی موافق تیری وعدہ صادق کی دعا کرتا ہون کہ تو اس کتاب کو قبول فرما اور زاد آخرت بنا اور پھر تفسیر قران کی توفیق عطا فرما اور والدین کو مغفور بنا اور تمام سلسلہ نسبی انکی کے ساتھ میرے ماں باپ کو اور ان کی ذریت کو جنات عدن مین برابر داخل کر اور حلل بہشتی انہین پہنا اور ان کے درجے بلند کر ان پر وہ بشارت نازل فرما کہ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون اونہین کردی خداوندا تو اپنی رحمت سے میرے سب دوستون اور معلمون اور استادون کو تمام غم دنیوی و دینی عطا فرما خداوندا تو اپنی رحمت سے عم بزرگوار اپنی بندی خیر خواہ خلایق اور اصلح صنوانی سید محمد فتح خان صاحب کو میرے سر پر قایم رکھ اور انکی اولاد اور انکے لخت جگر اخوی عزیزی الی زید علمہ سی بہرہ مند رکھ خداوندا اپنی مہربانی سے مجھ کو منبر اسلام کا خادم بنا اور تعلیم علوم دین میں میری تائید کر خداوندا تمام مسلمانان عالم کو دینی اور دنیوی

Marfat.com

حمد رب العالمین که وصحایف خویش عظمت خود را بالطف اتفاق نواخت تاج الکلام است و نعت خاتم النبیین که خدای تعالی از نقشبند
لوای عرش بر افراخت معراج الاسلام است - محمدت اصحاب کبار که خالق عالم در توریت بیاد شان پرده حقیقت [illegible]
ایقالست ومنقبت آل اطهار که پیغمبر اوشان را درة التاج رتبه ساخت حرز بازوی ایمانست - در صورت معنی هم
از عیان و نهان پیدا - که شرح فضیلت این مربع از حد حرتبه قیاس تجاوز است که طاقت تقریر و طاقت تحریر
یکی از هزار عاجز - اگر غور مددگاری کند و فکر غمخواری - اینجا گرم خروشی بیهوده سرایست و خاموشی عین صفت ذات گویا
اما بعد بزم آرای گنج زبانی محمد انوار حسین **تسلیم** سهسوانی - دست را آشنای خامه میسازد و خامه را میل ختم آمد

راقمه حسن الفاظ دیدنی دارد + بوی معنی شنیدنی دارد + حاصل مدعا ما اینست + این سلاله خریدنی دارد + درین ایام
میمنت انجام و زمانه فیض التیام - سیاح وادی بلاغت سیاح صحرای فصاحت مفتاح خزانه سنت مصباح کاشانه متانت اشرف المتقدمین
فخر المتاخرین - قبله اصحاب دین کعبه ارباب یقین - نور ناصیه علم قره باصره حلم قدوه متشرعین اسوه متورعین - سرا پا خدمت
تسلیم و رضا - روح روان جسم حیا و وفا - عالم باعمل فاضل بی بدل بلبل بوستان فروع [illegible] پروانه شمع معقول و منقول
محقق بی عدیل - مدقق بی مثیل - حاوی علوم حامی فهوم - کاشف مشکلات عقلیه فاتح مغلقات نقلیه - محور چرخ خرد
مرکز دایره هوشیاری - مبین فرزند فطنت ابو الآبای فطرت - محی مراسم سنت ماحی خیر الانام - مسیل بدیای ناپیدا کنار اسلام -
نور سپیدی و سیا مولانا و اولانا رحمه الهی که سینا سینه اش از پرتو جمال الهی جاوه طورست و مدینه دل او از ستاع عشق
معمور نقش پایش عینک چشم آئینه هوشیاران و حرف حق نمایش تازیانه تاد باطل کوشان - ساله رحمت ابواب مقاله بر اثبات
رسالت ختم المرسلین ملقب و مخاطب به رحمة للعالمین از بیبل یعنی از انجیل بی تکلف تصنع و بی تکلیف تاویل پیشنودگی صفا بیان تحریر
معانی نوشته اند و بساط تعصب و تعسف که هنجار ناکسانست یکدست در نوشتند - خطاب مرام مناظره بزبان عربی نوشته اند و در کمال او مباحثه گذاشتند
نشیب [illegible] و فراز تحسین را انتیدند و تا سر بی بهره در رسن سرکشی نه تافتند - در زبان اردو این کتابیست عبارتش سلیس به پایه لاجواب تالیف
نه کار انسانی است بلکه محض لطف و فضل یزدانی - اگر (انوار محمد صادق) ۱۲۹۵ هجری خواستش کافیست و اگر (دعاوی خاتم النبی) ۱۲۹۳ هجری دانشش بسنده است اگر از
جلال رسول) نامش هم حق است و اگر نامزد (مناظره دلچسپ) گویم معرف فن مستحق [illegible] سواد زلف حور و بیاض چهره [illegible] علما
رعنا گشتند و تبیین او جلوه [illegible] عمر [illegible] رعنا [illegible] نظم قصه مختصر [illegible] این تصنیف شریف تالیف لطیف سرمایه تدوین [illegible] آوازه اش
خزانه زینت [illegible] و سواد محبت [illegible] الفت [illegible] اوراق [illegible] نظر [illegible] سخن [illegible] دعا
ستوده کاری گرامی [illegible] منشی [illegible] بهادر [illegible] مطبع انوار الاخبار که بیشتر از بیشتر بلکه بیشتر از بیشتر اخلاق [illegible]
با [illegible] خلایق از کمال [illegible] که شیمه کریمه [illegible] اشاعت علوم دینی و اهتمام امور اسلامی [illegible]
چنانچه [illegible] محمود [illegible] المعظم [illegible] کمال [illegible] شرح و بسط [illegible]
که حرفی [illegible] لفظی از کتابی [illegible] تسوید [illegible] اظهار [illegible] الله تعالی [illegible]
المختصر [illegible] کلام [illegible] تاریخ [illegible]

Marfat.com

صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب
۱	دیباچہ	۲۹	سوال وجواب لطیف۔	۵۹	حدیث شریف مطابق بشارت
	مقدمۃ الکتاب	״	سوال وجواب لطیف درباره	۶۱	تیسری دلیل بشارت کتیبہ تیریہ
ایضاً	فصل اول عدم ضرورت بشارات		ہاجرہ علیہا السلام	״	نسب نامہ آنحضرت۔
	کی ثبوت نبوت کی بیان مین۔	۳۱	تیسری دلیل بشارت تثلیثیہ۔	۶۲	تیسری فصل زمان بعثت کی بیان مین
۳	دوسری فصل ختم نبوت کی بیان مین	۳۲	بشارت پطرسیہ	״	دلیل اول بشارت دانیلیہ حجریہ
۶	تیسری فصل تحریف کی بیان مین	۳۳	سوال وجواب لطیف۔	۶۵	دوسری دلیل بشارت توسیہ
۱۱	سوال جواب لطیف درباب تحریف	۳۹	بیان مماثلت موسوی محمدی۔	۶۹	تیسری دلیل بشارت بابلیہ۔
۱۲	باب اول آپکی رسالت کے ثبوت مین	۴۴	سوال وجواب لطیف۔	۷۲	جواب نوشیروان وتعبیر بوزرجمہر آرا
ایضاً	فصل اول اس بیان مین کہ اسماعیل	۴۵	سوال وجواب لطیف درباره		پیدایش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
	علیہ السلام کی اولاد سے پیدا ہونا		حفظ رسل الہی علیہم السلام۔	۷۴	چوتھی بشارت بشارت نذیریہ
	ایک نبی کا ثابت ہے۔	״ برحاشیہ	بیان لطیف بابت حفاظت	۷۸	پانچوین بشارت قدیم الایامیہ۔
۱۴	دلیل اول بشارت ابجدیہ۔		رسل الہی کے بیان مین	۸۲	نقل فرمان محمدی بنام خسرو پرویز
۱۷	دوسری دلیل بشارت قومیہ	״	چوتھی دلیل بشارت بڑی دوسیہ	۸۵	چھٹی بشارت بشارت تنزیلیہ
برحاشیہ	بیان لطیف اعداد اسمای مبارک	۴۶	دوسری فصل آپکی قیداری	۸۹	بیان کرامت فاروقی رضی اللہ عنہ
	محمد واحمد صلی اللہ علیہ وسلم۔		ہونیکے بیان مین۔	۹۰	دلیل آٹھوین بشارت سیلائیہ۔
۲۴	موازنہ لطیف بشارات اسماعیلی	״	دلیل اول بشارت جملیہ بدریہ	۹۱	فصل چوتھی سنہ میلاد کی بیان مین
	واسحاقی مین	۵۱	دوسری دلیل بشارت مصطفائیہ	״	بشارت میلادیہ
۲۴	بشارات مطلقہ	۵۶	نکتہ لطیف۔	۹۳	پانچوین فصل شب میلاد کی بیان مین
۲۵	بشارات اسماعیلیہ۔	۵۸	ذکر سلع پہاڑ مدینہ	״	بشارت میلاد محمدیہ۔

Marfat.com

صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب
۱۱۰	بیان جسم احمدی ۔	۱۴۳	بیان ہاتھون مبارک کا ۔	۱۵۱	بشارت باب ۵۲ و ۴۹ صحیفہ یسعیاہ
رر	بیان قامت مبارک ۔	۱۴۴	بیان شکم مبارک کا ۔	۱۵۲	باب ۵۵ صحیفہ مذکور ۔
۱۲	بیان عظم جسم مبارک	۱۴۵	بیان نرمی شکم مبارک کا ۔	۱۵۳	بیان نام مبارک احمد
۱۳	بیان راستی قامت مبارک	رر	بیان سفیدی شکم مبارک کا ۔	رر	بشارت فارقلیطیہ
رر	بیان سر مبارک ۔	رر	بیان ناف مبارک کا ۔	۱۶۳	ذکر لقب شریف مصطفے ۔
۱۲۱	بیان موی سر مبارک ۔	رر	بیان لطیفہ سرور کائنات کا	۱۶۴	باب ۴۳ صحیفہ یسعیاہ ۔
رر	بیان کمیت موی شریف	رر	بیان سیلی شکم مبارک کا ۔	۱۶۸	باب ۴۲ صحیفہ یسعیاہ ۔
رر	بیان کیفیت راستی و ترو لیدگی موی شریف ۔	۱۳۶	بیان شق صدر کا ۔	۱۷۳	ذکر اسم شریف وحید ۔
		رر	بیان موی مبارک اعالی صدر	رر	بشارت وحید زبور ۳۵ ۔
۱۲	بیان زلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		[illegible] مبارک کا ۔	۱۷۳	دسوین فصل اس بیان مین کہ آپکی رسالت عام ہوگی ۔
	بیان رنگت موی شریف		[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم		
۱۱	بیان سفیدیت سر کمال کبر کا	۱۴۰	بیان [illegible] مبارک [illegible] کا	۱۷۴	بشارت طلوعی ۔
۰	بیان موی شریف عالم پیری ۔	رر	[illegible] در زمان ولادت بیان	۱۷۵	گیارھوین فصل اس بیان مین کہ آپ خاتم النبیین ہونگے ۔
۱۲	بیان آنکھون مبارک کا ۔	رر	تنبیہ		
۱۱	بیان بینی مبارک کا ۔	۱۴۱	بیان مہر نبوت	رر	بشارت حجر زاویہ قصر نبوت ۔
۱	بیان رخسار محبوب الہی کا ۔	۴۷	بیان خوشبوی جسم مبارک	۱۷۷	بارھوین فصل اس بیان مین کہ آپکو تادیب عالم کا حکم ہوگا ۔
۰	بیان لبون مبارک آنحضرت کا	۱۴۸	نوین فصل نامون مبارک کی بیان		
رر	دندان مبارک محبوب الہی کا بیان		بیان نام پاک محمد ۔	۱۷۹	بشارت حسینہ زبور ۴۵ ۔
۱۱	بیان گردن شریف	رر	بشارت برنابہ	۱۸۰	بشارت [illegible]

Marfat.com

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

طالبین راہ حق کو مژدہ ہو کہ آئینہ جمال احمدیہ و مصدق ...

بشارات محمدی

یعنی

آئینہ فی اثبات النبوۃ الاحمدیۃ

معروف بہ

بشارت نامہ

حسب فرمائش جناب مصنف مولانا مولوی رحم الٰہی صاحب منگلوری عم فیضہ

مطبع انوار محمدی لکھنؤ میں طبع ہوا

Marfat.com